الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

1

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

AlHidayah - الهداية

الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

1

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

اردو بازار ○ لاہور

AlHidayah - الهداية

عنوانات

عنوان	صفحہ
المقدمة	
باب 1: اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۷۱
ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کلام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرے	۱۷۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے اسباب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے کرے تاکہ اس کے اسباب (یعنی کام) غیر مکمل شدہ نہ ہوں	۱۷۱
سنت اور اس سے متعلق دیگر اُمور جو نقل کے اعتبار سے ہوں' حکم کے اعتبار سے ہوں' یا ممانعت کے اعتبار سے ہوں انہیں مضبوطی سے تھامنا	۱۷۳
مصطفیٰ کریم ﷺ کی اُمت جن فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے نجات پانے والے فرقے کی صفت کا تذکرہ	۱۷۴
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات واجب ہے' وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کو لازم پکڑ لے اور اپنے آپ کو ہر اس شخص سے بچائے جو اہل بدعت سنت کا انکار کرتے ہیں	۱۷۶
اس بات کا تذکرہ کہ وہ راستہ جو صراط مستقیم ہے اسے لازم پکڑنا اور دوسرے راستوں کو ترک کرنا آدمی پر لازم ہے	۱۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ سے محبت کرتا ہے' وہ ان دونوں کے حکم اور ان دونوں کی رضامندی کو ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی رضامندی پر ترجیح دیتا ہے	۱۷۷
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہدایت کو لازم پکڑے اور اس کے لیے دنیا میں جو کچھ مباح قرار دیا گیا ہے' اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے' اس سے ہٹنے کو ترک کر دے	۱۷۸
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے افعال میں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے اور ہر بدعت سے لاتعلق رہے	۱۷۹
اس شخص کے لئے کامیابی کا اثبات' جس کا مقصد مصطفیٰ کریم ﷺ کی سنت ہو	۱۸۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی تمام سنتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں آپ ﷺ کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہے	۱۸۱
اقوال اور افعال ہر معاملے میں مصطفیٰ کریم ﷺ سے روگردانی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۱۸۲
(فصل): اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو قول اور فعل دونوں حوالوں سے ان چیزوں کا حکم دیا ہے جس کی لوگوں کو دینی معاملات میں ضرورت ہے	۱۸۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز کے بارے میں حکم دینا اسی وقت درست ہوگا' جب اس کی وضاحت کی گئی ہو اور خطاب کے الفاظ کے ذریعے اس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو	۱۸۴
جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' جو انہوں نے حکم دیا ہے یا جس چیز سے منع کیا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ	۱۸۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ سے منقول وہ احکام	

عنوان	صفحہ
جن میں آپ نے کسی چیز سے منع کیا ہے یا کچھ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ کی اُمت پر اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے' اور ان کے لئے ان احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کی گنجائش نہیں ہے	۱۸۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جن اُمور سے منع کیا ہے' تو یہ حکم حتمی اور واجب ہے	۱۸۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں''	۱۹۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''تمہیں میں جس چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ''	۱۹۰
جو شخص نبی اکرم ﷺ کی سنت کے سامنے سر نہیں جھکاتا' اس کے مقابلے میں غلط سلط قیاس پیش کرتا ہے یا باطل اختراعات پیش کرتا ہے	۱۹۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص سنت کے مقابلے میں مضحل تاویلات پیش کرتا ہے' اور سنتوں کو قبول کرنے کے لئے سر نہیں جھکاتا' وہ بدعتی ہے	۱۹۳
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کے معاملے میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے' جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو	۱۹۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص بھی اللہ کے دین کے معاملے میں کوئی ایسا نیا حکم پیدا کرے گا' جس کا ماخذ کتاب و سنت نہ ہوں' تو وہ معاملہ مردود ہو گا' قبول نہیں کیا جائے گا	۱۹۵
جو شخص مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف کوئی چیز منسوب کرے اور اسے اس کی نسبت صحیح ہونے کا علم نہ ہو	۱۹۶
تو اس کے لئے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ	۱۹۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے گزشتہ باب میں اشارہ کیا ہے	۱۹۷
دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے	۱۹۷
نبی اکرم ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے	۱۹۷
جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ	۱۹۸
اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف' جھوٹی بات منسوب کرنا' سب سے بڑا جھوٹ ہے	۱۹۸
(کتاب: وحی کے بارے میں روایات)	
وحی کا آغاز کیسے ہوا؟	۲۰۰
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ بات اس روایت کے برخلاف ہے' جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۲۰۲
نبی اکرم ﷺ وحی کے نزول کے وقت غار حرا میں جتنا عرصہ مقیم رہے تھے' اس کی مقدار کا تذکرہ	۲۰۴
نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی ہے' اس وقت فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ	۲۰۵
وحی کے نزول کے وقت آسمان والوں (یعنی فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ)	۲۰۶
نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کی کیفیت کا تذکرہ	۲۰۷
وحی کے نزول کے وقت نبی اکرم ﷺ کا وحی کو محفوظ کرنے کے لئے جلدی کرنے کا تذکرہ	۲۰۸
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اللہ تعالیٰ نے ہر آیت مکمل طور پر ایک ہی مرتبہ نازل کی	۲۰۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ابواسحاق سبیعی نامی راوی نے یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے	۲۰۹

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ ایک آیت کے نزول کے بعد دوسری آیت کے نازل ہونے پر کاتبین وحی کو کیا حکم دیا کرتے تھے؟	۲۱۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کے حبیب ﷺ پر وحی کے نزول کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوا	۲۱۲
جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا سے جنت کی طرف نہیں لے گیا	۲۱۲
(کتاب: واقعہ معراج کے بارے میں روایات)	
نبی اکرم ﷺ کے براق پر سوار ہونے اور رات کے کچھ حصے میں مکہ مکرمہ سے	۲۱۳
بیت المقدس تک تشریف لے جانے کا تذکرہ	۲۱۳
نبی اکرم ﷺ کے براق پر سوار ہونے کے وقت براق کے شوخی کرنے کا تذکرہ	۲۱۴
اس بات کا بیان کہ معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کے پاس	۲۱۵
براق کو پتھر کے ساتھ باندھ دیا تھا	۲۱۵
(معراج کی رات) نبی اکرم ﷺ کے بیت المقدس سے آگے سفر کرنے کا تذکرہ	۲۱۵
اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت مالک بن صعصعہ ؓ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں	۲۲۱
اس جگہ کا تذکرہ جہاں مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا	۲۲۲
معراج کی رات مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس کیفیت میں دیکھا' اس کا تذکرہ	۲۲۸
اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی"	۲۲۹
ان خطیبوں کی حالت کا تذکرہ' جو صرف بات چیت پر تکیہ کیے رہتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں' تو معراج کی	۲۲۹
رات میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں کس حال میں دیکھا	۲۲۹
معراج کی رات میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کا جو محل دیکھا تھا' اس کا تذکرہ	۲۳۰
اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بیت المقدس دکھا دیا تھا' تاکہ آپ اسے دیکھیں اور قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان کریں	۲۳۱
اس بات کا بیان کہ واقعہ معراج جاگتی آنکھوں کے ساتھ پیش آیا تھا' نیند کے دوران نہیں ہوا تھا	۲۳۲
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا	۲۳۳
ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرنے والی روایت کا تذکرہ	۲۳۳
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم میں مہارت نہیں رکھتا کہ	۲۳۳
یہ روایت اس روایت کی متضاد ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں	۲۳۴
اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا جو قول ہم ذکر کر چکے ہیں' سیّدہ عائشہ ؓ اس بات کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیتی ہیں	۲۳۵
(کتاب: علم کے بارے میں روایات)	
باب 1: قیامت کے دن تک علم حدیث کی خدمت کرنے والوں کی مدد ہونے کا اثبات	۲۳۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان ایک دوسرے تک سنتوں کا علم منتقل کرتے رہیں گے	۲۳۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ علم کا سماع کرے' پھر اس کی پیروی کرے اور اسے قبول کرے	۲۳۹
آدمی کے سنتوں کے تحریر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ آدمی	۲۴۰

www.islamicurdubooks.com

عنوان	صفحہ
اس پر ہی اکتفاء کر لے گا اور انہیں حفظ نہیں کرے گا	۲۴۰
اس بات کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی اُمت کے اس فرد کو	
دعا دی ہے	۲۴۱
جو کسی سنی ہوئی حدیث کو آگے منتقل کر دے	۲۴۱
اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونے کا تذکرہ، جو مصطفیٰ کریم ﷺ	
کی اُمت تک	۲۴۲
آپ ﷺ سے منقول ایک صحیح حدیث کی تبلیغ کرے	۲۴۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی،	
جو ہمارے بیان کردہ طریقے	۲۴۳
کے مطابق احادیث کو منتقل کرتا ہے (یعنی جس طرح اس نے	
احادیث کو سنا تھا)	۲۴۳
اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدیلی کے نقل کر دیتا ہے	۲۴۳
قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ روشن ہوگا، جو نبی اکرم ﷺ کی	
کسی ایک مستند حدیث کو	۲۴۴
اسی طرح آگے نقل کر دے، جس طرح اس نے اسے سنا تھا	۲۴۴
ان اشیاء کی تعداد کا تذکرہ، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس	
کی مخلوق کے پاس نہیں ہے	۲۴۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح	
ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۴۵
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دنیاوی اُمور کا علم حاصل	
کرے اور پھر اس میں انہماک اختیار کر لے اور آخرت کے اُمور	
سے ناواقف رہے، اور اس کے اسباب سے لاتعلق رہے	۲۴۶
مسلمان شخص کے لئے قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے	
کی ممانعت کا تذکرہ	۲۴۶
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات	
ارشاد فرمائی ہے: ''تم لوگ جس چیز سے ناواقف ہو، اس کو اس	
کے عالم کی طرف لوٹا دو''	۲۴۸
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے	
بارے میں بحث مباحثہ کریں	۲۴۸
اور جو شخص ایسا کرتا ہے، اس سے لاتعلق رہنے کا حکم ہونا	۲۴۸
اس علم کی صفت کا تذکرہ جس کے طلب گار کے بارے میں یہ	
توقع ہے، وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوگا	۲۴۹
اہل کلام اور تقدیر کے منکرین کی ہم نشینی اور ان کے ساتھ بحث و	
مباحثہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۲۵۰
اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنی اُمت کے حوالے سے	
اس بات کا اندیشہ تھا، کہ منافق کے ساتھ بحث کی جائے گی	۲۵۰
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے	
نفع دینے والے	۲۵۲
علم کا سوال کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو یہ چیز عطا کرے	۲۵۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، ہم نے	
جس چیز کا تذکرہ کیا ہے (یعنی نفع دینے والے علم کے ہمراہ) چند	
دیگر چیزوں سے بھی پناہ مانگے	۲۵۳
اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص دنیا میں علم کے حصول کے راستے پر چلتا	
ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے	۲۵۳
اس بات کا تذکرہ کہ علم کے طلب گار کے طرزِ عمل سے راضی	
ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں	۲۵۴
اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص علم کی مجلس میں جاتا ہے، اور اس	
بارے میں اس کی نیت صحیح ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے امان	
دے دیتا ہے	۲۵۴
اس بات کا تذکرہ کہ علم کا طالب اور معلم اور اللہ کی راہ میں جہاد	
کرنے والا شخص برابر ہوتے ہیں	۲۵۵
ان علماء کی صفت کا تذکرہ، جنہیں وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے، جسے	
ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۲۵۶
جو شخص دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کے، اس کیلئے،	
دونوں جہانوں میں بھلائی کے ارادے کا تذکرہ	۲۵۷
جس شخص کو حکمت دی گئی ہو، اور وہ شخص لوگوں کو اس کی تعلیم دے، اس	

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۲۵۸
اس بات کا بیان کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے	۲۵۹
جس کو دین کی سمجھ بوجھ بھی حاصل ہو اور اس کا اخلاق بھی اچھا ہو	۲۵۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مشرکین میں سے جو لوگ بہتر سمجھے جاتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے	۲۵۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو چیز چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے بہتر علم ہے	۲۶۰
اہل علم اور دین دار افراد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنے کا حکم ہونا	۲۶۱
مسلمانوں کو جس علم کی ضرورت درپیش ہوتی ہے اسے چھپانے والے کے لئے	۲۶۱
قیامت کے دن سزا لازم ہونے کا تذکرہ	۲۶۱
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرتی ہے	۲۶۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عالم شخص اپنے کچھ علم کو چھپا سکتا ہے جب اسے اس بات کا علم ہو کہ سننے والوں کے ذہن اس کو سمجھ نہیں سکیں گے	۲۶۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اعمش اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے	۲۶۳
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۲۶۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے احادیث کی تعظیم و توقیر میں	۲۶۴
کمی سے بچنے کے لئے آدمی مسلسل احادیث بیان کرنے کو ترک کرے	۲۶۵
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کسی پوچھے گئے سوال کا کنایہ کے طور پر جواب دے سکتا ہے	۲۶۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عالم شخص پر یہ بات لازم ہے وہ علم کی نسبت اپنی ذات کی طرف نہ کرے اور اسے ہر حالت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا محتاج تصور کرنا چاہئے	۲۶۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عالم شخص کے لئے یہ بات مباح ہے وہ سوال کرنے والے شخص کو تشبیہ اور قیاس (یعنی مثال کے ذریعے) کوئی جواب دے سوال کا تفصیلی جواب نہ دے	۲۶۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے جس شخص سے سوال کیا گیا ہے اس کے لئے یہ بات مباح ہے وہ سوال کرنے والے شخص کو فوری جواب دینے کی بجائے ذرا دیر کے بعد جواب دے	۲۶۹
اس بات کا تذکرہ کہ عالم کے لئے یہ بات مباح ہے جب اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ کچھ دیر کے لئے اس کا جواب نہ دے اور پھر نئے سرے سے بات شروع کر کے جواب دے	۲۷۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے عالم شخص اپنے شاگردوں کے سامنے کسی چیز کے بارے میں سوال رکھ سکتا ہے جس کے بارے میں وہ یہ چاہتا ہو کہ انہیں اس حوالے سے تعلیم دے اور انہیں اس کی مثال کے ذریعے ترغیب دے	۲۷۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے	۲۷۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے شاگرد شخص عالم کے سامنے اعتراض	۲۷۳
یعنی سوال پیش کر سکتا ہے جو اس بارے میں ہو جس کی تعلیم اسے دی گئی ہے	۲۷۳
آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے جس سے وہ واقف ہے بشرطیکہ اس کا مقصد مذاق اڑانا نہ ہو	۲۷۳

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے دین میں تکلف کو ترک کرے' دین میں تکلف (یعنی پابندی لگوانے) کو ترک کرے' جس (مسئلے کے بارے میں) اس سے پہلوتہی کی گئی ہو' یا جس کے بارے میں پہلے ہی حکم دینے سے چشم پوشی کی گئی ہو	۲۷۴
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ علم میں جو مہارت رکھتا ہے' اس کا اظہار کرے' بشرطیکہ اس اظہار میں اس کی نیت درست ہو	۲۷۵
اس شخص کے حکم کا تذکرہ' جو ہدایت یا گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اور اس کی پیروی کی جاتی ہے	۲۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عالم پر یہ بات لازم ہے' وہ لوگوں کو یعنی اللہ کے بندوں کو' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے	۲۷۷
اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ عالم شخص اللہ کی کتاب کی تالیف کرسکتا ہے (یعنی قرآن کو کتابی شکل میں جمع کرسکتا ہے) ..	۲۷۸
اللہ کی کتاب کی تعلیم دینے کی ترغیب کا تذکرہ' اگرچہ آدمی اس کا مکمل طور پر علم حاصل نہ کرے	۲۷۹
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ بطور خاص فتنے کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرے اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرے	۲۸۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے	۲۸۲
قرآن کی تعلیم کے ہمراہ اسے محفوظ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ ..	۲۸۲
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اللہ کی کتاب کا جو علم دیا گیا ہے' آدمی اسے خوش الحانی سے نہ پڑھے	۲۸۳
جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا گیا ہے' اور جس شخص کو ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دی گئی ہے' اس کی مثال کا تذکرہ	۲۸۳
قرآن کا علم حاصل کرنے والے سے گمراہی کی نفی کا تذکرہ	۲۸۴
جو شخص قرآن کی پیروی کرے' اس کیلئے ہدایت اور جو قرآن کو ترک کرے اس کیلئے گمراہی کے اثبات کا تذکرہ	۲۸۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص عمل کے حوالے سے قرآن کو اپنا پیشوا بنالے گا	۲۸۵
قرآن اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص عمل ترک کرنے کے حوالے سے قرآن کو پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا	۲۸۵
جس شخص کو اللہ کی کتاب کا علم دیا گیا ہو' وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو	۲۸۶
اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۲۸۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''وہ اس میں سے رات دن خرچ کرتا رہتا ہے''	۲۸۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کے بارے میں یہ بات ممکن نہیں ہے' وضو اور نماز کے بعض احکام ان سے مخفی رہ گئے ہوں	۲۸۷
(کتاب: ایمان کے بارے میں روایات)	
(فطرت کا بیان)	۲۸۹
جن تین اشیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے' ان کے درمیان مناسبت کے اثبات کا تذکرہ	۲۸۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے	۲۹۱
اس روایت کو نقل کرنے میں حمید بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے	۲۹۱
اس روایات کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے' یہ اس روایت کے برخلاف ہے' جو روایات ہم اس سے پہلے ذکر کرچکے ہیں	۲۹۲
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت	

AlHidayah - الہداية

عنوان	صفحہ
کے برخلاف ہے' جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں	۲۹۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان	۲۹۴
''ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے''	۲۹۴
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی	۲۹۵
''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟''	۲۹۵
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اچھے طریقے سے' اس کے مآخذ سے حاصل نہیں کیا ہے	۲۹۶
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ	۲۹۷
یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں.	۲۹۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کا مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے سے منع کرنا' آپ کے اس فرمان کے بعد ہے: ''وہ بچے ان مشرکین کا حصہ ہیں''	۲۹۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جس نے سنت کے علم سے چشم پوشی کی اور اس کے متضاد میں مشغول ہوا ...	۲۹۹
باب 2: تکلیف (یعنی مکلف کرنے کا بیان)	۲۹۹
ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ان احکام کا پابند نہیں کیا' جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے	۳۰۱
ان روایات کا تذکرہ جو ایسی حالت کے بارے میں ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''دین میں زبردستی نہیں ہے''	۳۰۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ فرض جسے اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہو' یہ ممکن ہے' اسے دوبارہ فرض قرار دے دیا جائے' تو وہ عمل جو پہلے آغاز میں فرض تھا' وہ اختتام میں دوسرا فرض بن جائے	۳۰۳
ان روایات کا تذکرہ جو اس علت کے بارے میں ہیں (جن کی وجہ سے یہ حکم ہے) کہ جب وہ علت درپیش ہو' تو لوگوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے' اور ان کا کوئی گناہ (نوٹ نہیں کیا جاتا)	۳۰۵
ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس کے صحیح ہونے کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ	۳۰۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ہم نے سابقہ ذکر کردہ روایات کی جو تاویل بیان کی ہے' وہ صحیح ہے' اور ان لوگوں سے قلم کو اٹھا لیا گیا ہے' جن کا ذکر ہم نے کیا ہے' اور یہ قلم ان کی برائیاں لکھنے کے حوالے سے اٹھایا گیا ہے' ان کی نیکیاں لکھنے کے حوالے سے نہیں اٹھایا گیا	۳۰۷
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیا ہے' جس کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے' جسے بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے	۳۰۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اور احادیث کے مفہوم میں غور و فکر نہیں کرتا کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے' اس کا پایا جانا ''محض ایمان'' ہے	۳۰۸
آدمی کیلئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے ذہن میں شیطانی وسوسے آئیں' اس کے بعد کہ جب اس کے ذہن میں شیطان وسوسہ ڈالے' تو وہ ان کے بارے میں قلبی اعتقاد نہ رکھتا ہو اور وہ انہیں مسترد کر دے	۳۰۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کیفیت ذکر کی ہے' اس کو اپنے ذہن میں محسوس کرنے والے شخص کا حکم اور اس بارے میں سوچنے والے شخص کا حکم برابر ہے	۳۱۰
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۳۱۰

عنوان	صفحہ
آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس کے محبوب ﷺ کی رسالت کا اقرار کرے جب شیطان اس کے ذہن میں وسوسہ ڈالتا ہے	۳۱۱
باب: ایمان کی فضیلت	۳۱۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے	۳۱۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت، جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں، اس میں مذکور ''واؤ'' وصل کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ واؤ ''ثم'' کے معنی میں ہے	۳۱۴
(باب 4: فرض ایمان کا بیان)	۳۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے دو نام ہیں	۳۲۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں	۳۲۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی معنی کے دو نام ہیں اور وہ مفہوم اقوال اور افعال دونوں پر مشتمل ہے	۳۲۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں	۳۲۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روایت کے الفاظ کا مخرج عموم ہے، لیکن مراد مخصوص ہے، اس سے مراد بعض لوگ ہیں، تمام لوگ مراد نہیں ہیں	۳۲۶
اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اسلام اور ایمان کے مفہوم کے درمیان فرق ہے	۳۲۶
اس روایت کا تذکرہ جس نے احادیث کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی کا شکار کیا، جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے، جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں	۳۲۷
دو شہادتوں کا ایک ساتھ اقرار کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ	۳۲۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان کے اجزاء ہوتے ہیں اور اس کے کچھ شعبے ہوتے ہیں	۳۳۰
جن میں سے کچھ اعلیٰ ہوتے ہیں، اور کچھ ادنیٰ ہوتے ہیں	۳۳۰
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی راوی منفرد ہے	۳۳۱
اس روایت کا تذکرہ جس میں اسلام اور ایمان کی صفت بیان کی گئی ہے	۳۳۵
اور ان دونوں کے تمام شعبوں کے ہمراہ (بیان کی گئی ہے)	۳۳۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا، جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کامل ایمان سے مراد (صرف) زبان کے ذریعے اقرار کرنا ہے اس کے ساتھ اعضاء کے ذریعے کئے گئے اعمال کو نہیں ملایا جائے گا	۳۳۷
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے آئمہ میں سے ان صاحب کے مؤقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کے قائل ہیں: یہ روایت مکہ سے تعلق رکھتی ہے اور احکام کے نازل ہونے سے پہلے ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے	۳۳۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنا ہے اعمال، ایمان کا شعبہ نہیں ہے	۳۴۰
نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے	۳۴۰
اور اس کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار کرے''	۳۴۱

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام کے شعبے اور اجزاء ہوتے ہیں اور یہ بات دوامین افراد حضرت محمد ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حکم کے ذریعے ثابت ہے اور یہ اس روایت کے علاوہ ہے جسے ہم اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں	۳۴۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جو بھی تعلیمات لے کر آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا' ایمان کا حصہ ہے	۳۴۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جو کچھ بھی لے کر آئے ہیں' اس پر ایمان	۳۴۵
رکھنے کے ہمراہ' اس پر عمل کرنا ایمان کا حصہ ہے	۳۴۶
ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء پر عمل کرے	۳۴۷
ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اقرار کے شعبوں میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے	۳۴۹
ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس شعبے کے اجزاء میں سے ایسے جزء کا ارتکاب کرے' جو شعبہ معرفت ہو	۳۵۰
ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' کہ لوگ اپنی جانوں اور اموال کے حوالے سے اس سے محفوظ ہوں	۳۵۰
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ایک ہی حقیقت ہے' جس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی	۳۵۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تمام مسلمانوں کا ایمان ایک سی حیثیت رکھتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی	۳۵۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا): ''اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو''	۳۵۲
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق وہ لوگ پہلے کوئلہ ہو جانے کے بعد دوبارہ سفید ہو جائیں گے	۳۵۲
اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے	۳۵۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے اس میں کوئی کمی یا کمال شامل نہیں ہوتا	۳۵۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس لفظ کے اطلاق کی صراحت کرتی ہے' جس کی مراد یہ ہے	۳۵۵
ایسی چیز سے اسم کی نفی کی جائے جو کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہو	۳۵۶
تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے	۳۵۷
اس بات کا بیان کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کرتے ہیں' کیونکہ وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کر دیتے ہیں کیونکہ وہ کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہوتی ہے	۳۵۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ایک چیز کا تذکرہ کرتے ہیں' جو کسی دوسری چیز کے اجزاء کا ایک حصہ ہوتی ہے' لیکن اس کا تذکرہ' دوسری چیز کے نام کے ذریعے کرتے ہیں	۳۵۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''بے شک یہ مومن ہے''	۳۶۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''ایمان کے 70 اور کچھ دروازے ہیں''	۳۶۰
ایسے شخص کے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کسی ایسی حرکت کا مرتکب	

عنوان	صفحہ
ہوتا ہے	۳۶۰
جس کے ارتکاب سے ایمان میں کمی آجاتی ہے	۳۶۰
اس روایت کا تذکرہ جوان روایات کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے	۳۶۱
اس روایت کا تذکرہ جواس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات سے مراد یہ ہے	۳۶۲
کسی چیز سے کسی معاملے کی نفی سے مراد کامل ہونے کی نفی ہے .	۳۶۲
اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات کا مفہوم وہ ہے' جو ہم بیان کر چکے ہیں بعض اوقات عرب کامل ہونے میں نقص کے حوالے سے کسی چیز سے اسم کی نفی کر دیتے ہیں اور اسی طرح کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کر دیتے ہیں' کیونکہ وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے	۳۶۲
ایسے شخص کیلئے اسلام کے اثبات کا تذکرہ کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں	۳۶۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' وہ ان سب کے مقابلے میں بہترین اسلام والا ہوتا ہے	۳۶۴
ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لئے لازم ہونے کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور وہ قرض اور خیانت سے محفوظ ہو	۳۶۵
ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے اور اس وجہ سے اس شخص پر جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ	۳۶۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے لازم ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور وہ اپنے دل کے یقین کے ساتھ ایسا کرتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: محض شہادت کا اقرار کرنا' جنت کو واجب کرتا ہے اس شخص کے لئے جو اس کا اقرار کرتا ہے' حالانکہ وہ خلوص کے ساتھ اس کا اقرار نہیں کرتا	۳۶۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہوتی ہے' جو اپنے دل کے یقین کے ساتھ وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور پھر وہ اسی کیفیت میں مر جاتا ہے	۳۶۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے حق میں واجب ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور اس کے ہمراہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے	۳۶۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بے شک جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے	۳۶۹
اس بات کا بیان' جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو یقین کے ساتھ اس چیز کی گواہی دیتا ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور پھر اسی حالت میں مر جاتا ہے	۳۷۰
جو شخص مرتے وقت وہی چیز کہتا ہے' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا اسے صحیفہ کے لیے نور عطا کرنے کا تذکرہ	۳۷۱
اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دونوں جہانوں میں ثابت رکھتا ہے	۳۷۱
جو اس چیز کو کرتا ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں	۳۷۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں وہ اس کے ہمراہ جنت اور جہنم کے اقرار کو بھی ملا دیتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتا ہے	۳۷۳
نبی اکرم ﷺ کے اس شخص کو دعا دینے کا تذکرہ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور اس شخص کے خلاف دعائے ضرر کرنا' جو اس حوالے سے انکار کرتا ہے	۳۷۳
جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کے ہمراہ انبیاء و	

عنوان	صفحہ
مرسلین کی تصدیق کرتا ہے اس کے لئے جنتوں میں درجات کی صفت کا تذکرہ	۳۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو ان امور کو سرانجام دیتا ہے ایمان کے جن شعبوں کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ہمراہ ان تمام عبادات کو ملا دیتا ہے جو جسم کے اعمال ہیں	۳۷۵
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں سے جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے لئے شفاعت واجب ہونے کا تذکرہ	۳۷۷
جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے بعد سیدھا راستہ اختیار کرے اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے جنت کو نوٹ کر لینا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دینا	۳۷۸
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے	۳۸۰
جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو	۳۸۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمان اور اس کے کافر قاتل کو جمع کر دے گا جبکہ وہ کافر شخص بعد میں سیدھا راستہ اختیار کرے اور اسلام قبول کر لے	۳۸۲
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آئیں	۳۸۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل ایمان میں سے بہترین فضیلت والے شخص سے بھی بعض اوقات علم کی کوئی بات مخفی رہ جاتی ہے جس کا علم اس شخص کو ہوتا ہے جو اس حوالے سے اس سے بلند مرتبے کا مالک ہو	۳۸۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال اسی صورت میں محفوظ کر سکتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس گواہی کے ہمراہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی رسالت کو بھی ملا دے (یعنی اس کا بھی اعتراف کرے)	۳۸۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو ان دو شہادتوں کے اقرار کے ذریعے محفوظ کرتا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ فرائض کی انجام دہی کے ہمراہ ان کا اقرار کرتا ہے	۳۸۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو اس وقت محفوظ کرتا ہے جب وہ ہر اس چیز پر ایمان لے آتا ہے جسے مصطفیٰ کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کے آئے ہیں	۳۸۷
اس روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جو شخص اس گواہی کے ہمراہ	۳۸۸
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس پر جہنم میں داخلہ ہر حالت میں حرام ہو جائے گا	۳۸۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''یہ کہ وہ دونوں اسے جہنم سے بچالیں گے''	۳۸۹
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام کیا ہے جو خلوص کے ساتھ اس کی وحدانیت کا اعتراف ایک حالت میں کرتا ہے اور دوسری حالت میں نہیں کرتا	۳۹۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل نہیں کرے گا جس کے دل میں ایمان کے شعبوں میں سے سب سے کم تر شعبہ ہوگا	۳۹۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اپنے بندوں میں سے جس کے گناہوں کی چاہے گا مغفرت کر دے گا کیونکہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی (رسالت) کی گواہی دی ہوگی	۳۹۳
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کی مغفرت کر دے گا جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو	

عنوان	صفحہ
اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا' جو اللہ تعالیٰ کے اور اس بندے کے درمیان میں ہوں گے	۳۹۵
اللہ تعالیٰ کا اہل کتاب میں سے اسلام قبول کرنے والے شخص کو دو مرتبہ اجر دینے کا تذکرہ	۳۹۵
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اسلام میں اچھائی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ یہ فضیلت دے گا کہ اس کی نیکیوں کو دگنا کر دے گا (یا کئی گنا کر دے گا)	۳۹۷
(باب 5 اہل ایمان کی صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)	۳۹۸
وہ اُمور جن کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کر سکتے ہیں ان کے بارے میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم ہونا	۳۹۹
نبی اکرم ﷺ کا اہل ایمان کو ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو تھامے ہوئے ہوتا ہے	۳۹۹
نبی اکرم ﷺ کا اہل ایمان کی مثال بیان کرنا' جو اس حوالے سے ہے کہ ان پر جو شفقت اور مہربانی لازم ہے	۴۰۰
جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ	۴۰۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' تو ایسے شخص سے ایمان کی نفی سے مراد ایمان کی حقیقت کی نفی ہے نفس ایمان کی نفی مراد نہیں ہے	۴۰۱
جو دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت نہیں رکھتے ان سے ایمان کی نفی کا تذکرہ	۴۰۱
جو شخص اللہ کے لئے کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کے لئے ایمان کی حلاوت کی موجودگی کے اثبات کا تذکرہ	۴۰۲
اس بات کا تذکرہ کہ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کو پورا کرنا واجب ہے	۴۰۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اس مذکورہ عدد سے مراد	۴۰۴
یہ نہیں لیا کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے	۴۰۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ عدد جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے	۴۰۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سعید بن میتب سے منقول روایت میں مذکور "عدد" سے مراد یہ نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے	۴۰۵
اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے	۴۰۶
اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمان کی درخت سے تشبیہ کی صفت بیان کی گئی ہے	۴۰۶
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۴۰۸
مصطفیٰ کریم ﷺ کا مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینا' جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے	۴۰۸
(فصل: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی انسان کو کافر قرار دے تو وہ لازمی طور پر کافر ہو جاتا ہے)	۴۱۰
نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ	۴۱۱
"وہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ آتا ہے"	۴۱۱
باب 6: شرک اور نفاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۱۲
اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے' تو وہ لازمی طور پر جہنم میں داخلے کا مستحق ہو جاتا ہے	۴۱۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اسلام شرک کی ضد ہے	۴۱۲
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے پر لفظ "ظلم" کا اطلاق ہو سکتا ہے	۴۱۳

AlHidayah - الہدایۃ

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص نفاق کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے	۴۱۴
اس پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے	۴۱۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے	۴۱۵
اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن مرہ نامی راوی منفرد ہے.	۴۱۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کا خطاب غیر مسلموں کے لئے وارد ہوا ہے	۴۱۶
اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص تین مرتبہ جمعے کی نماز میں شریک نہ ہو	۴۱۶
اس پر کسی حد بندی کے بغیر لفظ نفاق کا اطلاق ہو سکتا ہے	۴۱۶
جو شخص عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کر دے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جائے	۴۱۷
اس شخص پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہونے کا تذکرہ	۴۱۷
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے	۴۱۸
اس روایت کو نقل کرنے میں علاء بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے	۴۱۸
عصر کی نماز کو سورج زرد ہونے تک مؤخر کرنے والے شخص پر لفظ ''منافق'' کے اثبات کا تذکرہ	۴۱۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کرنا کہ سورج زرد ہو جائے' یہ منافقین کی نماز ہے	۴۱۹
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۴۲۰
اس روایت کا تذکرہ جو منافق کی مسلمانوں کے ساتھ طرزِ معاشرت کی صفت بیان کرتی ہے	۴۲۰
باب 7: صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۲۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وہ صفت جو مخلوق میں پائی جائے گی' تو وہ ان کے لئے نقص سمجھی جائے	۴۲۲
اس روایت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر اہل بدعت ہمارے آئمہ پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ ان اہل بدعت کو اس کے مفہوم کے ادراک کی توفیق ہی نصیب نہیں ہوئی	۴۲۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس نوعیت کے الفاظ جب مثال بیان کرنے اور تشبیہ کے طور پر ذکر کئے جائیں' تو وہ لوگوں کے عام محاورے کے حساب سے ہوتے ہیں	۴۲۶
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ روایات جب تمثیل اور تشبیہ کے طور پر	۴۲۷
نقل کی جائیں' تو یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال ہوں گی اس سے مراد ان کی حقیقت کی کیفیت یا ان کا حقیقی وجود مراد نہیں ہوگا	۴۲۷

(کتاب: نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات)

عنوان	صفحہ
(1 سچائی اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا)	۴۲۹
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی اگر دنیا میں باقاعدگی کے ساتھ سچ بولتا رہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ''صدیقین'' میں نوٹ کر لیتا ہے	۴۲۹
دنیا میں سچ بولنے کی وجہ سے جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونے کی اُمید ہونے کا تذکرہ	۴۳۰
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے معاملات میں سچ بولنے کو عادت بنائے' اور جھوٹ بولنے سے کنارہ کشی کرے	۴۳۱
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ حق بات بیان کرے' اگرچہ اسے لوگ پسند نہ کریں	۴۳۱
اللہ تعالیٰ کے اس شخص سے راضی ہونے کا تذکرہ' جو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے	۴۳۲

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے اگرچہ مخلوق ناراض ہوتی ہو	۴۳۳
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی جب کوئی منکر دیکھے یا اسے پہچان لے تو حق بات کہنے سے خاموش رہے جبکہ اس صورت میں اس کی اپنی جان جانے کا اندیشہ نہ ہو	۴۳۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کے حوض پر آئے گا اور	۴۳۴
اس کی وجہ یہ ہوگی: اس نے دنیاوی حکمرانوں کے سامنے حق بات بیان کی ہوگی	۴۳۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی دنیا میں حکمرانوں کے سامنے جو حق بات کہے گا	۴۳۵
اس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اُمید ہوگی	۴۳۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۴۳۶
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق وہ شخص قیامت کے دن حوضِ کوثر پر نہیں آسکے گا جو حکمرانوں کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا	۴۳۷
اس بات کا تذکرہ کہ وہ شخص مصطفیٰ کریم ﷺ کے حوض پر نہیں آسکے گا جو حکمرانوں کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا یا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا	۴۳۸
حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرنے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۴۳۹
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی حکمرانوں کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے یا ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے	۴۴۰
اس بات کی شدید مذمت کہ کوئی شخص اس لئے حکمرانوں کے پاس جائے تاکہ ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے	۴۴۰
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ایسے شخص کے لیے لازم ہو جاتی ہے جو حکمرانوں کے پاس اس لئے جاتا ہے تاکہ ان کے پاس ایسی بات کرے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے نہیں دی ہے	۴۴۱
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے: وہ دین اور دنیا میں اپنے سے اوپر والے اپنی مانند اور اپنے سے نیچے کے مرتبے کے شخص کو نیکی کا حکم دے جبکہ اس کا ارادہ اس حوالے سے خیر خواہی کرنا ہو کسی کو عار دلانا مقصود نہ ہو	۴۴۲
اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نیکی کا حکم دینے والے کو اس پر عمل کرنے والے کا سا ثواب عطا کرے گا حالانکہ اس عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی	۴۴۶
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اسلامی سلطنت میں نیکی کا حکم دے کر اور برائی سے منع کر کے اللہ تعالیٰ کے کافر دشمنوں کے خلاف (اللہ تعالیٰ کی مدد کو اپنے لئے حلال کروالے)	۴۴۷
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے: جب ممنوعہ چیزوں کا ارتکاب کیا جانے لگے	۴۴۷
اس وقت وہ غصے کا اظہار کرے	۴۴۸
اس روایت کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ اولاد آدم کے غصے سے زیادہ شدید ہوتا ہے	۴۴۸
اس روایت کا تذکرہ جس میں اس چیز کی صفت بیان کی گئی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے	۴۴۸
ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ	۴۴۹
اس روایت کا تذکرہ جو اس غیرت کے بارے میں ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے	۴۴۹
جو شخص اللہ کے غیر کے لئے غضبناک نہیں ہوتا اس کے لئے اللہ کے غضب سے محفوظ ہونے کی اُمید کا تذکرہ	۴۵۰
اس روایت کا تذکرہ جس میں اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور	

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی صفت بیان کی گئی ہے	۴۵۱
مصطفیٰ کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے اور اس کی حدود کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو سفینے میں سوار ایسے افراد سے تشبیہ دینا جو اتھاہ سمندر میں سفر کر رہے ہوں	۴۵۲
جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے صدقے کو نوٹ کر لینے کا تذکرہ' جبکہ وہ ان دونوں کاموں میں کسی علت سے محفوظ رہتا ہے	۴۵۳
اس بات کا تذکرہ' جو لوگ نیکی کا حکم نہیں دیتے ہیں اور برائی سے منع نہیں کرتے ہیں' حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے ہیں' وہ اس بات کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ ان سب پر اللہ کا عذاب نازل ہو	۴۵۴
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے لئے عام لوگوں میں سے اہلکار مقرر کرے' اگر ایسا کرنا ہو تو ان حکمرانوں میں سے اہلکار مقرر نہ کئے جائیں' جو خود ان برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں	۴۵۴
ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے امکان کا تذکرہ' جو گناہوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہو' لیکن وہ انہیں ختم نہ کرے	۴۵۵
اس بات کے جائز ہونے کا تذکرہ کہ آدمی منکر کو اپنے ہاتھ کے ذریعے روک سکتا ہے' اگرچہ وہ زبان کے ذریعے ایسا نہ کرے' جبکہ اس صورت میں کسی زیادتی کا امکان نہ ہو	۴۵۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ منکر اور ظلم جب غالب آ جائیں' تو جس شخص کو یہ علم ہو' تو اس پر یہ بات لازم ہے: وہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرے' تاکہ ان دونوں کی وجہ سے لوگوں پر نازل ہونے والے عذاب نازل سے بچا جا سکے	۴۵۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آیات کی تاویل کرنے والا شخص' اپنی تاویل میں بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' اگرچہ وہ اہل فضل اور اہل علم ہو	۴۵۸
منکر سے روکنے کی صفت کا تذکرہ' جب آدمی اسے دیکھے یا آدمی کو اس کا علم ہو	۴۵۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:	۴۵۸
اس روایت کو نقل کرنے میں طارق بن شہاب نامی راوی منفرد ہے	۴۵۹
طاعات اور ان کے ثواب کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۶۱
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق دنیا میں ہر قسم کی نیکی کرنے والے شخص کو جنت کی طرف، اس نیکی کے مخصوص دروازے سے بلایا جائے گا	۴۶۱
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق اطاعت کے لئے لفظ ''قنوت'' استعمال کرنا جائز ہے	۴۶۲
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب (یعنی روزمرہ کے معمولات) میں نیکی کے کام کرنے کی عادت بنائے	۴۶۲
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرے، یوں کہ اپنے اعضاء کے ذریعے طاعات بجا لائے، صرف یہ نہیں' (محض) اپنی زبان کے ذریعے (شکر) کا تذکرہ کرے	۴۶۳
اس علت کا تذکرہ، جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی موجودگی میں (بعض) نیک اعمال ترک کر دیتے تھے	۴۶۴
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے (بعض) نیک اعمال ترک کئے	۴۶۵
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا لازم ہے	۴۶۷
اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا تذکرہ کہ وہ روزہ نہ رکھنے والے شخص کو، صبر کر کے روزہ رکھنے والے' کا سا اجر و ثواب عطا کرتا ہے، جب وہ شخص اپنے پروردگار کا شکر بجا لاتا ہے	۴۶۷
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ	

عنوان	صفحہ
وہ نوافل کی ادائیگی کے ہمراہ	۴۶۷
فرائض کی ادائیگی کی کوشش کرے اور اس کے بعد اپنی جان اور اپنے اہل خانہ کو ان کا حق دے	۴۶۸
ہم نے جو سنت ذکر کی ہے اس کی خلاف ورزی کرنے والے کی شدید مذمت کا تذکرہ	۴۶۹
اس بات کا تذکرہ' آدمی کی کچھ نفلی نیکیاں جہاد کی قائم مقام بن جاتی ہیں	۴۷۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نیکیوں کی	۴۷۱
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی جان اور اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی کے ہمراہ رات کے وقت نوافل ادا کرے	۴۷۱
اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے ان میں اہتمام کرے	۴۷۱
اور ممنوعہ چیزوں سے بھرپور طریقے سے بچے	۴۷۳
اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں باقاعدگی اختیار کرے	۴۷۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نیکی وہ ہے جسے کرنے والا شخص باقاعدگی سے اسے سرانجام دے اگرچہ وہ نیکی تھوڑی ہو	۴۷۴
ذوالحج کے پہلے عشرے میں' مختلف طرح کی نیکیوں میں اہتمام کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۴۷۴
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق ذوالحج کا پہلا عشرہ اور رمضان کا مہینہ فضیلت کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں	۴۷۵
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اللہ تعالیٰ اہل اطاعت سے اپنی اطاعت کا کام لیتا ہے	۴۷۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کے نیک لوگوں پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائے' اور خود نیکیوں کے حوالے سے کوشش نہ کرے	۴۷۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جو شخص ایک بالشت یا ایک ہاتھ (کے برابر) نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے' تو وسائل اور مغفرت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ (جتنا) اس کے قریب ہو جاتے ہیں	۴۷۷
جب غیر مسلم لوگ نیک اعمال سرانجام دیں' تو اس پر "بھلائی" کے لفظ کا اطلاق کرنا	۴۷۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ اعمال جنہیں کوئی غیر مسلم شخص سرانجام دیتا ہے' اگرچہ وہ نیک اعمال ہوتے ہیں' لیکن اگر اس (غیر مسلم) نے دنیا میں یہ نیک اعمال کئے تھے' تو یہ آخرت میں اسے فائدہ نہیں دیں گے	۴۷۹
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اگر کافر شخص کے دنیا میں کیے گئے نیک اعمال زیادہ بھی ہوں' تو ان میں سے کوئی بھی چیز اسے آخرت میں فائدہ نہیں دے گی	۴۷۹
اس مقصد کا تذکرہ جس کی وجہ سے زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنے انساب میں نیکیاں کیا کرتے تھے	۴۸۰
نیکیاں کرنے کے حوالے سے' جو اہتمام کرنا آدمی پر لازم ہے اس کا تذکرہ اگرچہ اس سے پہلے آدمی کی طرف سے ایسے ممنوعہ امور کا ارتکاب ہو چکا ہو' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے	۴۸۱
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب بنانے والے اعمال کو سرانجام دیئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فیصلے (یعنی تقدیر کے لکھے) پر اکتفاء کرنے کو ترک کرے	۴۸۲
اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان اعمش نامی راوی منفرد ہے	۴۸۲
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور چیزوں پر عمل پیرا ہونے اور ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرنے	

AlHidayah - الہدایۃ

عنوان	صفحہ
کوترک کرکے نافذ ہونے والی قضاء (یعنی تقدیر کے فیصلے) پر تکیہ کرنے کوترک کرے	۴۸۳
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مامور احکام پر عمل پیرا ہونے اور مختلف طرح کی نیکیوں (پر عمل پیرا ہونے کی) کوشش کرنے کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو	۴۸۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ہر کسی کے لئے آسانی کردی جاتی ہے''	۴۸۴
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جن نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا ہے........	۴۸۵
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے عمل کے آخری حصے پر	۴۸۵
اعتماد کرے نہ کہ پہلے حصے پر (اعتماد) کرے	۴۸۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق جس شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیدی گئی وہ ان لوگوں میں شامل (شمار) ہوگا جن کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا گیا	۴۸۷
اس روایت کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی عمر کے آخری حصے میں نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے' تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے	۴۸۷
اس بات کا بیان' جب کسی شخص کو مرنے سے پہلے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا کردی جائے' تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اہل خانہ اور اس کے پڑوسیوں کے دل میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے	۴۸۷
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس پر بعض اوقات میں نیکیوں کے حوالے سے کمی کی کیفیت طاری ہو' تو آدمی (اس صورتحال میں) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو........	۴۸۸
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو	۴۸۹
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ کے فضل) کی امید رکھے اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو	۴۸۹
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام احوال میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے	۴۹۰
امور میں احتیاط کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ اور اس اطاعت پر تکیہ کرنے کوترک کرنا	۴۹۱
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں سیدھا رہے' اور میانہ روی اختیار کرے	۴۹۱
اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے' کیونکہ آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی وجہ سے ہوگی اعمال کی کثرت کی وجہ سے نہیں ہوگی.	۴۹۳
صبح وشام اور رات کے ابتدائی حصے میں نیکیوں کا حکم ہونے کا تذکرہ' جبکہ ان میں میانہ روی اختیار کی جائے	۴۹۳
آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ وہ نرمی کے ساتھ نیکیاں سرانجام دے اور ان کے بارے میں اپنی ذات کے حصے کوترک نہ کرے (یعنی اس کے حقوق کا خیال رکھے)	۴۹۴
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے	۴۹۵
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ اس رخصت کو قبول کرے	۴۹۵
جو اسے اپنی ذات پر بوجھ لادنے کوترک کرنے کے حوالے سے دی گئی ہے' جو ان نیکیوں کے حوالے سے ہے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا	۴۹۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ملنے والی رخصت کو قبول کرے نہ کہ وہ اپنے اوپر ایسا بوجھ لاد دے' جس کو اٹھانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہو	۴۹۷

AlHidayah - الہدایة

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیکیوں میں نرمی اختیار کرے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا	۴۹۸
نیکیوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم ہونا' نہ یہ کہ آدمی اپنے اوپر ایسا بوجھ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا	۴۹۹
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے کاموں میں میانہ روی کو لازم پکڑے اور جو نیکیاں وہ کرتا ہے' ان سے بشارت حاصل کرے	۴۹۹
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نیکیاں کرتے ہوئے نرمی سے کام لے اور اپنے اوپر ایسا بوجھ نہ لادے' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا	۴۹۹
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کو نیکیوں کے حوالے سے' جو فضائل دکھائے جاتے ہیں' ان کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار ہو	۵۰۰
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' اس کا ہر بھلائی میں کوئی حصہ ہو' اس امید کے تحت کہ اس میں سے کسی ایک کی وجہ سے اسے آخرت میں نجات مل جائے	۵۰۱
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ طور پر عبادت کو لازم پکڑے	۵۰۱
اس امید کے تحت کہ آخرت میں اسے اس کی وجہ سے نجات مل جائے گی	۵۰۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے' تاکہ یہ بات اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرنے تک لے جائے	۵۰۷
اہل عقل اور اہل دین میں سے خواص لوگ جب کسی شخص سے محبت کریں اور لوگ کسی شخص کی تعظیم کریں' تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اس شخص سے محبت رکھنے پر استدلال کرنے کا تذکرہ	۵۰۷
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اہل آسمان اور اہل زمین اس بندے سے محبت کرتے ہیں' جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے	۵۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے پہلے جس محبت کا تذکرہ کیا ہے' جو نیکیوں کے حوالے سے آدمی کو ملتی ہے' تو یہ اسے دنیا میں پہلے ہی مل جانے والی خوشخبری ہے	۵۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کا کسی شخص کی اچھائی بیان کرنا اور اس کی تعریف کرنا' اسے دنیا میں مل جانے والی خوشخبری ہے	۵۰۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ بھلائی یا برائی کے حوالے سے اس کے عمل کو دگنا کر دیتا ہے (یا کئی گنا کر دیتا ہے)	۵۱۰
(فصل)	۵۱۰
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے	۵۱۰
جس کی صفت ان کے حواس میں سے کوئی بھی حس بیان نہیں کر سکتی	۵۱۱
اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کے ساتھ ان کے دنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلے میں آخرت میں جس اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے	۵۱۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے	۵۱۲
ان خصوصیات کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل پیرا ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں آ جاتا ہے	۵۱۳
ان خصوصیات کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کیلئے اس کے پروردگار کی طرف سے جنت واجب ہو جاتی ہے	۵۱۴
ان خصائل کا تذکرہ' جب کوئی بندہ ان پر عمل کرتا ہے یا ان میں سے بعض خصائل پر عمل کرتا ہے' تو وہ جنتی ہوتا ہے	۵۱۵

AlHidayah - الہدایۃ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ
اس بات کا تذکرہ جو شخص خفیہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکی کا کام کرتا ہے	۵۱۶
تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر خفیہ طور پر یا اعلانیہ طور پر لکھتا ہے	۵۱۶
اس روایت کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت نیکی کرنے والے شخص کے زیادہ قریب ہوتی ہے	۵۱۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو اس کی نیکیوں کا اجر دنیا میں ہی دے دیتا ہے جس طرح وہ کسی مومن کی برائی کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہے	۵۱۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات کسی ایک نیکی کے بارے میں امید رکھی جاسکتی ہے کہ وہ آدمی کے گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے	۵۱۸
اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس نیکی کا اجر دس گنا لکھتا ہے اور برائی کرنے والے کا بدلہ کا ایک گنا لکھتا ہے	۵۱۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ جب کوئی شخص برائی کا پختہ ارادہ کرے اور پھر اسے ترک کردے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرلیتا ہے	۵۲۰
اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کے لئے ایک نیکی نوٹ کرلیتا ہے جس نے برائی کا پختہ ارادہ کیا تھا پھر اس نے اس پر عمل نہیں کیا	۵۲۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ برائی کے ترک کرنے والے کو اس عمل کی وجہ سے ایک نیکی ملتی ہے جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ کیلئے برائی کو ترک کیا ہو	۵۲۱
اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (یہ بات عطا کی ہے)	۵۲۱
جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کیلئے نیکی نوٹ کرلی جاتی ہے اگرچہ وہ اس نیکی پر عمل پیرا نہ ہوا ہو	۵۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ جب چاہے کسی بندے کی ایک نیکی کے عوض میں اسے دس گنا سے زیادہ اجر و ثواب نوٹ کرلیتا ہے	۵۲۳
اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل پیرا ہونے والے شخص کو اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں پچاس آدمیوں کا سا اجر و ثواب عطا کرے گا جنہوں نے پہلے زمانے میں اس کے عمل کا سا عمل کیا تھا	۵۲۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات تھوڑے نوافل کی وجہ سے بڑے بڑے کبیرہ گناہوں کی بھی مغفرت ہوجاتی ہے	۵۲۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی گناہ پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے ترک کردے	۵۲۶
باب (3) اخلاص اور پوشیدہ طور پر (عمل کرنے) کے بارے میں روایات	۵۲۷
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم کہ وہ اپنے دل (کی کیفیت) کی حفاظت کرے اور اپنے عمل کو اہتمام کے ساتھ پوشیدہ رکھے کیونکہ پوشیدہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پوشیدہ نہیں ہوتا	۵۲۸
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے: اعمش نامی راوی سے یہ روایت صرف ابوضحیٰ نامی راوی نے سنی ہے	۵۲۹
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے ہر اس عمل میں نیت کی اصلاح کرے اور عمل کو خالص رکھے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے	۵۳۰
اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں سے اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے خود کو فارغ کرے	۵۳۰

عنوان	صفحہ

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے دل اور عمل کے ساتھ' خود کو تیار کرے' (یہ نہیں کہ) صرف جان اور مال کے ساتھ خود کو تیار کرے ۵۳۱

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق' جو شخص اپنے عمل کو اپنے معبود کے لئے دنیا میں خالص نہیں کرے گا' اسے آخرت میں اس کا ثواب نہیں ملے گا ۵۳۱

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق مسلمان شخص کا اخلاص اسے فائدہ دیتا ہے' یہاں تک کہ یہ اس کی اسلام سے پہلے کی برائیوں کو بھی ختم کر دیتا ہے' اور آدمی کے نفاق کے ہمراہ نیک اعمال اسے فائدہ نہیں دیں گے ۵۳۲

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ معاملات کا خیال رکھے اور حقیر نظر آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنے کو ترک کرے ۵۳۳

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بعض اوقات آدمی اپنے پوشیدہ معاملات کی اچھائی اور قلبی کیفیت کی بہتری کی وجہ سے اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے ۵۳۳

بعض ایسے خصال کا تذکرہ' جس کی وجہ سے آدمی اس مرتبے تک پہنچ جاتا ہے' جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' حالانکہ وہ نوافل اور نیکیوں میں زیادہ اہتمام کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچتا ۵۳۴

اس بات کے بیان کا تذ[illegible]س وہ کچھ کرتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے ۵۳۴

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پوشیدہ اعمال میں ریاضت اور ان پر باقاعدگی کو لازم اختیار کرے ۵۳۵

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ پوشیدہ اوقات میں اپنے احوال کی حفاظت کرے ۵۳۶

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی خلوت میں ایسے عمل کا ارتکاب کرے' جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بالکل اسی طرح جس طرح آدمی اس جیسا عمل لوگوں کی موجودگی میں نہیں کرسکتا ۵۳۷

جو شخص اپنے عمل میں کسی اور کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس شخص کو آخرت میں اس کا ثواب ملنے کی نفی کا تذکرہ ۵۳۷

عمل میں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانے کے طریقے کا تذکرہ ۵۳۸

ایسے شخص کے لیے آخرت میں ثواب کی نفی کے اثبات کا تذکرہ' جو دکھاوا کرتا ہے' اور دنیا میں اپنے اعمال کی نمود و نمائش کرتا ہے ۵۳۸

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں جندب نامی راوی منفرد ہے ۵۳۹

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے عمل کا دکھاوا کرے گا قیامت کے دن وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۵۴۰

باب 4: والدین کے حق کے بارے میں روایات ۵۴۴

وہ روایت جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس بات کا قائل ہے: بیٹے کا مال باپ کی ملکیت ہوتا ہے ۵۴۵

اس سبب سے ممانعت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے ۵۴۶

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں مسعر بن کدام نامی راوی کو وہم ہوا ہے ۵۴۷

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ ایسا کرنا کفر کی ایک قسم ہے ۵۴۷

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑے' کیونکہ آدمی کا اپنے آباؤ اجداد سے منہ موڑنا کفر کی ایک قسم ہے ۵۵۲

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کی گئی ہے ۵۵۲

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ..	۵۵۹
ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے‘ جو اسلام میں اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے	۵۵۹
ہم نے اس سے پہلے جن دو افعال کا تذکرہ کیا ہے ان کے مرتکب شخص پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت واجب ہونے کا تذکرہ	۵۶۰
جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ فوت ہو جائیں‘ اس کے لئے	۵۶۰
ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کے طریقے کا تذکرہ	۵۶۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ آدمی کا اپنے والدین کو خوش کرنا اس کیلئے نفل جہاد میں حصہ لینے کے قائم مقام ہے	۵۶۱
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ‘ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے کو	۵۶۱
اللہ کی راہ میں نفل جہاد کرنے پر ترجیح دے	۵۶۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ آدمی کا اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک میں مجاہدہ کرنے سے مراد یہ ہے: وہ ان کے ساتھ اچھائی کرنے میں مبالغہ کرے	۵۶۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ والدین کے ساتھ حسن سلوک‘ نفل جہاد سے افضل ہے	۵۶۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کو نفلی جہاد پر ترجیح دے	۵۶۳
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ‘ وہ اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے مبالغہ کرے‘ یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ اس عمل کے ذریعے نیک لوگوں میں شامل ہو جائے گا	۵۶۴
والد کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ	۵۶۴
آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ‘ اگر اس کا باپ اسے حکم دے‘ تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے‘ جب کہ اس صورت میں اس کے دین کو نقصان نہ ہو اور قطع رحمی کی کوئی صورت نہ پائی جاتی ہو	۵۶۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کو طلاق دینے کا حکم دیا تھا	۵۶۶
آدمی کے لئے اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ‘ اگرچہ وہ والد مشرک ہو اور یہ حسن سلوک ان چیزوں کے بارے میں ہوگا‘ جن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو	۵۶۶
اس بات کی امید کا تذکرہ‘ آدمی والد کو اپنے سے راضی کر کے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے راضی کر سکتا ہے	۵۶۷
آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ‘ وہ اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک میں مبالغہ کرتے ہوئے‘ ان کے بعد ان کے بھائیوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے	۵۶۸
اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ولید بن ابو ولید نامی راوی منفرد ہے	۵۶۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ‘ آدمی کا اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنے کا حصہ ہے	۵۶۹
اس روایت کا تذکرہ‘ جس کے مطابق آدمی حسن سلوک کے حوالے سے اپنی ماں کو اپنے باپ پر ترجیح دے گا	۵۶۹
آدمی کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے اپنے والد پر ترجیح دینا‘ جبکہ وہ کسی گناہ کا مطالبہ نہ کرے	۵۷۰
اگر آدمی کے ماں باپ نہ ہوں‘ تو اس کا اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا مستحب ہے	۵۷۰

AlHidayah - الهداية

عنوان — صفحہ

باب 5: صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں روایات ۵۷۲

نبی اکرم ﷺ کا اپنی بیماری کے دوران جس میں آپ کا وصال ہوا' اپنی امت کو صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دینا ۵۷۲

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے جنت میں داخل کے جواب ہونے کا تذکرہ' جبکہ وہ ساری عبادات کے ہمراہ یہ عمل کرے .. ۵۷۲

صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے امن کی حالت میں زندگی بسر کرنے ۵۷۲

اور رزق میں برکت ہونے کے اثبات کا تذکرہ ۵۷۳

اس بات کا بیان کہ امن کی حالت میں زندگی کا پاکیزہ ہونا اور رزق میں برکت ہونا اس صلہ رحمی کرنے والے شخص کے لئے ہے' جبکہ اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے ہمراہ ملایا ہو ۵۷۳

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سابقہ نقل شدہ روایت کی' جو تاویل بیان کی ہے وہ درست ہے ۵۷۴

اس بات کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے رحم کو پیدا کیا' تو اس نے قطع رحمی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بتا دیا تھا کہ' جو شخص رحم کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا' اور جو شخص اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے قطع کردیگا ۵۷۴

اس بات کا تذکرہ' رحم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس شخص کی شکایت کی تھی ۵۷۴

جو اس کو قطع کرے گا یا' جو اس کے ساتھ برا سلوک کرے گا ۵۷۵

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "رحم' رحمٰن سے ماخوذ ہے" ۵۷۶

اس سے مراد یہ ہے: یہ لفظ رحمٰن سے ماخوذ ہے ۵۷۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ' رحم' جو شکایت کرے گا' جس کو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ۵۷۶

یہ قیامت میں ہوگی' دنیا میں نہیں ہوگی ۵۷۶

صلہ رحمی کرنے والے کی صفت کا تذکرہ جس پر صلہ رحمی کرنے کا اطلاق ہو سکتا ہے ۵۷۷

جو شخص اپنی بہنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ ۵۷۷

اس مدت کا تذکرہ' جس کے دوران ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کو بھی اجر ملے گا ۵۷۸

اس بات کے بیان کا تذکرہ اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے جہنم سے ۵۷۸

نجات ملنے اور جنت میں داخل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے ... ۵۷۹

نبی اکرم ﷺ کا صلہ رحمی کرنے کی تلقین کرنا' اگرچہ قطع رحمی کی گئی ہو ۵۷۹

جب کسی شخص کے ساتھ قطع رحمی کی جائے' اور پھر وہ صلہ رحمی کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہونے کا تذکرہ ۵۸۰

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں "دراوردی" نامی راوی منفرد ہے ۵۸۱

عورت کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے مشرک رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے' جبکہ عورت کے اسلام قبول کرنے کے بعد وہ لوگ اس کی توقع رکھتے ہوں ۵۸۱

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مشرکین سے تعلق رکھنے والے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اگر ان سے امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائیں گے ۵۸۲

قطع رحمی کرنے والے شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نفی کرنے کا تذکرہ ۵۸۲

اس بات کا تذکرہ' قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں اس کی سزا مل جاتی ہے ۵۸۳

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قطع رحمی کرنے والے شخص کو دنیا میں ہی جلدی سزا دے دیتا ہے ۵۸۴

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ

باب (6) رحمت کے بارے میں روایات ۵۸۵

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے چھوٹے بچوں پر اس امید پر رحم کرے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا ۵۸۵

مسمانوں میں سے بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحمت کرنے کو ترک کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ ۵۸۵

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے: اولاد آدم کے کمسن افراد کے بارے میں مہربانی کا رویہ اختیار کرے ۵۸۶

یتیموں کی کفالت کرنے والا شخص جب ان کے معاملات کے بارے میں انصاف سے کام لے اور زیادتی سے اجتناب کرے' تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ.. ۵۸۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے........ ۵۸۷

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رحمت (کے جذبات) ۵۸۷

صرف خوش نصیب لوگوں میں ہوتے ہیں........ ۵۸۸

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے کمسن بچوں پر رحم کرے........ ۵۸۹

اس امید کے تحت کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہوگی ۵۸۹

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بڑے مسلمان کی تعظیم اور چھوٹے پر رحمت کو ترک کرے ۵۸۹

ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نفی کا تذکرہ' جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرتا........ ۵۹۰

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف بدبخت لوگوں سے الگ ہوتی ہے ۵۹۰

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ کی رحمت کی نفی اس شخص سے ہوگی........ ۵۹۰

جو دنیا میں اس کے بندوں پر رحم نہیں کرتا........ ۵۹۱

باب (7) اچھے اخلاق کے بارے میں روایات ۵۹۱

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے نرمی کی جائے' اور ان کے ساتھ کشادہ روئی سے ملا جائے ۵۹۲

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی منکسر المزاج' نرم خو' گھلنے ملنے والا ہو اور آسان ہو' تو ان خصوصیات کی وجہ سے اس کو جہنم سے نجات ملنے کی امید کی جاسکتی ہے ۵۹۲

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں عبدہ بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے........ ۵۹۳

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے صدقے کا ثواب نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے زمانے کے افراد کا خیال رکھتا ہے' اور اس بارے میں کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ۵۹۴

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لئے صدقے (کے اجر و ثواب) نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ بات کرتے ہوئے اسے پاکیزہ بات کہتا ہے........ ۵۹۴

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان سے پاکیزہ بات کہنا' مال کی عدم موجودگی میں مال خرچ کرنے کے قائم مقام ہوتا ہے ۵۹۵

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کے لئے صدقے (کا اجر و ثواب) نوٹ کر لیتا ہے' جو اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملتا ہے ۵۹۵

اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے پاکیزہ بات کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہوئی ہے' اور بری بات کو حنظلہ سے تشبیہ دی ہے........ ۵۹۶

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پرہیز گاری اور اچھے اخلاق زیادہ تعداد میں لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے ۵۹۷

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے' جس

AlHidayah - الہدایۃ

عنوان	صفحہ

کا اخلاق زیادہ اچھا ہو ۵۹۸

اس بات کے بیان کا تذکرہ اچھے اخلاق دنیا میں کسی شخص کو دی گئی سب سے افضل چیز ہے ۵۹۸

اس بات کے بیان کا تذکرہ مومنین میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو ... ۵۹۹

اس بات کی امید کا تذکرہ آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے رات (بھر) نوافل ادا کرنے اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھنے والے کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے ۵۹۹

اس بات کے بیان کا تذکرہ قیامت کے دن اچھے اخلاق ان زیادہ بھاری چیزوں میں سے ہوں گے جنہیں آدمی اپنے نامہ اعمال میں پائے گا ۶۰۰

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب بندے کون ہیں؟ ۶۰۰

قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق (زیادہ) اچھے ہوں گے ۶۰۱

اس بات کے بیان کا تذکرہ آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے دونوں جہانوں میں اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے جتنا نفع وہ دونوں جہانوں میں اپنے حسب کی وجہ سے حاصل نہیں کرتا ۶۰۲

اس روایت کا تذکرہ جس کے مطابق آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ طویل عمر ہونے کی صورت میں اپنے اخلاق کو آراستہ کرے ۶۰۲

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں وہ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کے قریب ترین بیٹھا ہوگا

اس بات کے بیان کا تذکرہ جس شخص کے اخلاق دنیا میں اچھے ہوں گے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین فرد ہوگا ۶۰۴

معاف کرنے کے بارے میں روایات ۶۰۵

اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ معاف کرنے کو اختیار کرے اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے کو ترک کرے ۶۰۵

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ کسی شخص سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لے جو شخص اس کے درپے ہوتا ہے یا اسے تکلیف پہنچاتا ہے ۶۰۶

باب 9: سلام کو پھیلانا اور کھانا کھلانا ۶۰۷

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اپنے کلام کو آراستہ کرتا ہے اور سلام کو پھیلاتا ہے ۶۰۸

مسلمانوں کے درمیان سلام پھیلانے کی صورت میں سلامتی کے اثبات کا تذکرہ ۶۰۹

سلام کرتے وقت مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ ۶۰۹

ایسے شخص کے لئے نیکیاں لکھے جانے کا تذکرہ جو اپنے بھائی کو مکمل سلام کرتا ہے ۶۱۰

سلام کا حکم ایسے شخص کے لئے ہونے کا تذکرہ جو کچھ لوگوں کے پاس آ کر ان کے پاس بیٹھتا ہے اسی طرح وہاں سے اٹھتے وقت بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے ۶۱۰

آدمی کو یہ حکم ہے کہ وہ اس وقت سلام کرے جب کسی محفل کے کنارے پر پہنچ جائے اور وہاں سے واپس جاتے ہوئے بھی وہیں پہنچ کر یہ عمل کرے ۶۱۱

ایسے شخص کو سلام کا حکم ہونے کا تذکرہ جو کسی محفل میں آتا ہے اور وہاں سے اٹھتے وقت بھی وہ یہی عمل کرے گا ۶۱۲

تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو پیدل چلنے والے کا بیٹھے ہوئے کو اور سوار شخص کا پیدل چلنے والے کو ابتداء میں سلام کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ ۶۱۲

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ فضیلت والا ہوتا ہے ۶۱۳

اللہ تعالیٰ کے ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے ضامن ہونے کا تذکرہ جو مسلمان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے اہل خانہ

AlHidayah - الہدایة

عنوان	صفحہ
کوسلام کرتا ہے کہ اگر وہ مر گیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور اگر زندہ رہا' تو اس کی کفایت ہوگی اور اسے رزق دیا جائیگا	۶۱۳
اہل کتاب کوسلام میں پہل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ	۶۱۴
مسلمان کے لئے اہل ذمہ کوسلام کا جواب دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۶۱۵
جب اہل کتاب کسی مسلمان کوسلام کریں' تو آدمی کے اسے جواب دینے کے طریقے کا تذکرہ	۶۱۶
پاکیزہ کلام اور کھانا کھلانے کی وجہ سے آدمی کے لئے جنت واجب ہو جانے کا تذکرہ	۶۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے	۶۱۷
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کھانا کھلانا ایمان کا حصہ ہے	۶۱۸
ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید ہونے کا تذکرہ' جو پروردگار کی عبادت کے ہمراہ کھانا کھلاتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے	۶۱۹
ایسے شخص کے جنت میں داخلے کے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو سلام پھیلاتا ہے کھانا کھلاتا ہے' اور ان دونوں کے ہمراہ دیگر تمام عبادات کرتا ہے	۶۱۹
ان بالاخانوں کی کیفیت کا تذکرہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے	۶۱۹
جو کھانا کھلاتا ہے باقاعدگی کے ساتھ رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' اور سلام پھیلاتا ہے	۶۱۹
باب 10: پڑوسی کے بارے میں روایات	۶۲۱
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا' ایمان کا حصہ ہے	۶۲۱
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کے حق کو عظیم قرار دیا ہے	۶۲۱
آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرے' یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا	۶۲۲
آدمی کو شوربے میں پانی زیادہ ڈالنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' تاکہ وہ بعد میں اپنے پڑوسیوں کو اس میں سے کچھ بھجوائے	۶۲۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنے شوربے میں سے پڑوسیوں کو کچھ بھجوا دینا ایسا ہوگا جو کسی اسراف اور کنجوسی کے بغیر ہو	۶۲۳
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر لگانے سے منع کرے	۶۲۴
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی پڑوسی کو ایذاء پہنچائے' کیونکہ اس چیز کو ترک کرنا	۶۲۴
اہل ایمان کے مخصوص افعال میں سے ایک ہے	۶۲۵
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس کو یہ اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی زندہ گاڑھ دی گئی بچی کو اس کی قبر میں سے بچانے کا ہوتا ہے	۶۲۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو دنیا میں اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو	۶۲۶
اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین ساتھیوں اور بہترین پڑوسیوں کے بارے میں ہے	۶۲۷
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ پڑوسیوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر سے کام لے	۶۲۷
باب 11: فعل نیکی اور بھلائی کے بارے میں روایات	۶۲۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا مسلمانوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی کا حصہ ہے	۶۳۱
اس روایت کا تذکرہ' جس کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ برائی کا بدلہ بھلائی کے ساتھ دے	۶۳۱
جو بھی بھلائی اس کے لئے ممکن ہو	۶۳۱

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
اس علامت کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے	۶۳۲
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ جس کی وجہ سے آدمی کی اچھائی اور برائی پر استدلال کیا جاسکتا ہے	۶۳۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے' جس سے بھلائی کی امید رکھی جائے' اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے	۶۳۳
اس روایت کا تذکرہ' جو بہترین لوگوں کے بارے میں اور برے لوگوں کے بارے میں ہے	۶۳۳
جو اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں (اچھے یا برے) ہوتے ہیں	۶۳۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا گمشدہ شخص کی رہنمائی کرنا اور نابینا شخص کو راستہ دکھانا صدقہ ہے	۶۳۴
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کو پل صراط سے گزار دے گا' جو اپنے مسلمان بھائی کی کسی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اسے حاکم وقت یا متعلقہ اہلکار (کے پاس لے جائیگا)	۶۳۵
آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو لوگ متعلقہ اہلکار ہیں ان کے سامنے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے حوالے سے سفارش کرے	۶۳۶
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ مسلمانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کرے	۶۳۷
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضروریات پوری کرتا ہے' جو دنیا میں مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتا ہے	۶۳۷
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی پریشانیوں کو دور کرے گا جو شخص دنیا میں مسلمانوں سے پریشانیاں دور کرتا ہے	۶۳۸
اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ کمزور افراد کے پاس جائے ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرے' اگرچہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ بھی یہ اچھائی کرتا ہو	۶۳۹
ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتا ہے	۶۳۹
ایسے شخص کے لیے مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے	۶۴۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص جس نے راستے سے ٹہنی کو ہٹایا تھا	۶۴۱
اس شخص نے اس کے علاوہ کوئی نیکی نہیں کی تھی	۶۴۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص کے اس فعل کی وجہ سے اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگئی تھی	۶۴۱
ایسے شخص کے لئے مغفرت کی امید کا تذکرہ' جو درختوں اور باغات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے	۶۴۱
جبکہ وہ چیز مسلمانوں کو اذیت پہنچاتی ہو	۶۴۲
آدمی کیلئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمانوں کے راستے سے	۶۴۲
تکلیف دہ چیز کو ہٹائے کیونکہ یہ عمل ایمان کا حصہ ہے	۶۴۲
اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو کسی بھی جاندار چیز کو پانی پلاتا ہے	۶۴۳
ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی امید کا تذکرہ' جو چار پاؤں والے جانور کو پانی پلاتا ہے' جبکہ وہ پیاسا ہو	۶۴۳
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ چوپائے کے ساتھ بھلائی کرنے کی صورت میں بھی' آخرت میں گناہ کی معافی کی امید کی جاسکتی ہے	۶۴۴
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چوپائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو ترک کرے	۶۴۵
آخرت میں اس حوالے سے نجات کی امید رکھتے ہوئے چوپائیوں کے ساتھ اچھائی کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۶۴۶

عنوان	صفحہ

باب 12: نرمی کے بارے میں روایات ٦٤٨

تمام امور میں آدمی کے لئے نرمی کے مستحب ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے ٦٤٨

جو شخص معاملات میں نرمی سے محروم رہے اس کے بھلائی سے محروم ہونے پر استدلال کرنے کا تذکرہ ٦٤٩

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ پیش آنے پر مدد کرتا ہے ٦٤٩

اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے' جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا ......

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نرمی ان چیزوں میں سے ایک ہے' جو اشیاء کو سنوار دیتی ہیں ٦٥٠

اور اس کی ضد (یعنی سختی) چیزوں کو بگاڑ دیتی ہے ٦٥٠

معاملات میں نرمی کے لازم ہونے کے حکم کا تذکرہ' کیونکہ اس پر باقاعدگی اختیار کرنا ٦٥٠

دنیا اور آخرت میں زینت کا باعث ہے ٦٥١

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر اپنے تمام معاملات میں نرمی کو لازم پکڑنا واجب ہے ٦٥١

مصطفیٰ کریم ﷺ کا ایسے شخص کے لئے دعا کرنے کا تذکرہ' جو مسلمانوں کے ساتھ ان کے معاملات میں نرمی کرتا ہے' اور نبی اکرم ﷺ کا ایسے شخص کے لئے دعائے ضرر کرنا' جو ان امور میں اس کے برخلاف طریقے (یعنی سختی) سے پیش آتا ہے ٦٥٢

باب 13: ساتھ رہنے اور ہم نشینی کے بارے میں روایات ٦٥٣

آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور صرف ان پر خرچ کرے ٦٥٣

اس بات کا تذکرہ' آدمی صرف نیک لوگوں کے ساتھ رہے' اور اپنا کھانا صرف ان لوگوں کو کھلائے ٦٥٣

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھنا آدمی کو جنت تک پہنچا دیتا ہے' اور وہ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا اگرچہ وہ نیک لوگوں کے اعمال کے حوالے سے ان کے ساتھ نہ مل سکتا ہو ٦٥٤

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت میں مذکور خطاب کے ذریعے مخصوص افراد مراد لیے گئے ہیں اس کا مفہوم عمومی نہیں ہے ٦٥٤

اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نیک لوگوں سے اور ان جیسوں سے برکت حاصل کرے ٦٥٥

اہل دین اور اہل فضل مشائخ کے ساتھ رہتے ہوئے آدمی کے برکت حاصل کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ ٦٥٦

آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے کھانے اور ساتھ میں پرہیزگار لوگوں اور اہل فضیلت لوگوں کو ترجیح دے ٦٥٦

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' نیک لوگوں اور دیندار لوگوں کی ہم نشینی اختیار کی جائے' نہ کہ ان کی ضد (یعنی گناہگار) مسلمانوں کے ساتھ رہا جائے ٦٥٧

آدمی دنیا میں جس شخص سے محبت رکھتا ہو قیامت میں اسکے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید ہونے کا تذکرہ ٦٥٨

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سوال کرنے والے شخص نے اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے رسول سے محبت کے بارے میں بتایا تھا ٦٥٨

اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ بندہ مسلم کو قوم کے ساتھ محبت رکھنے میں اس کی نیت کا بدلہ عطا کرتا ہے اگر وہ اچھی ہوگی' تو اچھا بدلہ ہوگا' اور اگر وہ بری ہوگی' تو وہ برا بدلہ ہوگا ٦٥٨

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ''معطلہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رہے ہیں ٦٥٨

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے	۶۶۰
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ مکر کرے' یا اس کے معاملات میں اسے دھوکہ دے	۶۶۱
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو خراب کرے	۶۶۱
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے بھائی کو یہ بات بتادے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہے	۶۶۲
آدمی کے لئے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ جب اپنے بھائی کے ساتھ اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو تو اسے اس بارے میں بتادے	۶۶۳
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے	۶۶۳
اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے	۶۶۳
اللہ تعالیٰ کی محبت کے ایسے افراد کے لئے اثبات کا تذکرہ	۶۶۳
جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں......	۶۶۳
اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے افراد کی اس صفت کا تذکرہ' وہ قیامت کے دن (امن کی کیفیت میں ہوں گے)' جبکہ لوگ اس دن غمگین ہوں گے اور خوف کے عالم میں ہوں گے	۶۶۴
جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کو اپنے سائے میں رکھنا' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل کرے	۶۶۴
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں	۶۶۵
اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے شخص کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے....	۶۶۷
اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب ہو جانے کا تذکرہ' واللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے خیر خواہی رکھتے ہیں' اور ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں	۶۶۷
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے مسلمان بھائی کی اس حوالے سے دلجوئی کرے' جو کتاب وسنت کی رو سے ممنوع نہ ہو	۶۷۰
مصطفیٰ کریم ﷺ کا نیک ہم نشین کو عطار کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کے ساتھ آدمی بیٹھتا ہے' تو اس کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے اگرچہ وہ اس سے خوشبو خریدتا نہیں ہے	۶۷۰
اس بات کی ممانعت کہ دو مسلمان تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی میں بات کریں	۶۷۱
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' دو مسلمان سرگوشی میں بات کریں' جبکہ ان کے ساتھ تیسرا فرد بھی موجود ہو	۶۷۱
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' مزید دو آدمیوں کی موجودگی میں دو مسلمانوں کا سرگوشی میں بات کرنا جائز ہے	۶۷۱
اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۷۲
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے .	۶۷۲
اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کے درمیان بیٹھنے کی صفت کے بارے میں بتایا گیا ہے	۶۷۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب محفل کے افراد تنگ ہوں' تو ان پر یہ بات لازم ہے' وہ کشادگی اور فراخی اختیار کریں' جبکہ ان میں کوئی شخص ان میں سے کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھائے نہیں	۶۷۳

عنوان	صفحہ
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے	۶۷۳
اس روایت کا تذکرہ جس میں یہ بات بتائی گئی ہے' جب آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے' تو وہاں واپس آنے کے بعد وہ اس جگہ کا دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتا ہے	۶۷۴
آدمی جب بیٹھا ہوا ہو' تو اپنے بائیں طرف ٹیک لگانے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۶۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کچھ لوگ اپنی محفل میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں' تو یہ بات قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی ..	۶۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ حسرت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس شخص کو لازم ہوگی' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے	۶۷۵
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' لوگ اپنی محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ کر چلے جائیں	۶۷۵
ان الفاظ کا تذکرہ' جب کوئی شخص محفل سے اٹھتے وقت ان الفاظ کو پڑھ لے گا' تو ان پر مہر لگا دی جاتی ہے' جبکہ وہ محفل بھلائی کی ہو اور اگر وہ لغو محفل ہو' تو یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں ..	۶۷۶
اس بات کا تذکرہ' ہم نے' جو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے پڑھنے والے شخص کی' اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جو اس محفل میں اس سے لغو حرکت ہوئی تھی	۶۷۷
باب: راستے میں بیٹھنا	۶۷۸
اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۷۸
ان آداب کو اختیار کرنے کا حکم ہونا کہ راستے میں بیٹھنے والے شخص کے لئے جن پر عمل کرنا ضروری ہے	۶۷۹
اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والا شخص چھینکنے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' تو اسے کیا کہا جائے؟	۶۷۹
اس بات کا تذکرہ' جب چھینکنے والے کو کوئی شخص اس طریقے کے مطابق جواب دے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو چھینکنے والے پر' اسے کیا جواب دینا لازم ہوتا ہے؟	۶۸۰
چھینکنے والا شخص جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا' تو اسے جواب دینے کو ترک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ	۶۸۰
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم نہیں ہے' جب چھینکنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا' تو وہ اسے جواب دینے کو ترک کرے	۶۸۱
ان دو آدمیوں کا تذکرہ جنہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں چھینک آئی تھی	۶۸۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس شخص کو زکام ہو' اس کے حوالے سے یہ بات لازم ہے' جب وہ پہلی مرتبہ چھینکے' تو اسے جواب دے دیا جائے' اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے	۶۸۲
باب 16: گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں روایات	۶۸۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' لوگوں کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد سب سے افضل عمل ہے	۶۸۳
اس بات کا تذکرہ' عبادت کیلئے الگ تھلگ رہنا' فضیلت کے اعتبار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بعد ہے	۶۸۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' علیحدگی اختیار کرنا اس شخص کے لئے' جو اللہ کی عبادت کے ہمراہ اپنی بکریوں کے ساتھ الگ ہو جاتا ہے ایسا شخص اس ثواب کا مستحق بنتا ہے	۶۸۴

کتاب 7: (دلوں کو نرم کرنے والی روایات)

عنوان	صفحہ
باب 1: حیا کے بارے میں روایات	۶۸۶
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اس وقت حیا کو اختیار کرے' جب شیطان اس کے	

عنوان	صفحہ
سامنے اس چیز کو آراستہ کرتا ہے' جس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے	۶۸۷
اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۸۷
اس بات کا بیان کا تذکرہ' حیا ایمان کے اجزاء میں سے ایک جز ہے' کیونکہ ایمان کے اجزاء کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۶۸۸
باب 2: توبہ کے بارے میں روایات	۶۸۹
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: ندامت توبہ ہے	۶۸۹
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ وہ روایت صحیح ہے' جس کی سند لوگوں کے سامنے بیان کی گئی ہے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں	۶۹۰
اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۶۹۱
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی کوتاہیوں پر ندامت اور افسوس کے اظہار کو لازم کر لے' یہ امید کرتے ہوئے کہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا	۶۹۱
616: اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ سہو اور خطا کے صدور کے وقت' توبہ اور اللہ کی بارگاہ میں رجوع کو لازم کر لے	۶۹۲
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اوقات اور اسباب میں توبہ کو لازم کر لے	۶۹۳
اس روایت کا تذکرہ' جو اس گمشدہ اونٹ کے بارے میں ہے' جس کی مثال اس واقعے میں بیان کی گئی ہے	۶۹۳
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے تمام معاملات میں توبہ کو لازم کر لے	۶۹۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ تنہا ہو' تو اپنے سے صادر ہونے والے گناہوں پر رونے کو لازم کر لے اگرچہ وہ ان سے جدا ہو	۶۹۵
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اس شخص کے لئے ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے' اگرچہ وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہو	۶۹۶
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کا گناہ کے ارتکاب کے بعد کسی بھی وقت پر توبہ کر لینا اسے گناہ کرنے پر اصرار کرنے کی حد سے نکال دیتا ہے	۶۹۷
اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنا' جو توبہ کرتا ہے' اور اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہے' جبکہ وہ مغفرت طلب کرنے کے بعد نماز بھی پڑھے	۶۹۸
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور مغفرت طلب کرنے والے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے اگرچہ اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے نماز نہ ہو	۶۹۹
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ دوبارہ توبہ کر کے گناہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے کہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے' جب بھی وہ دوبارہ گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ مغفرت کر دیتا ہے....	۶۹۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جب بھی (توبہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے	۷۰۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ' مکحول نامی راوی نے یہ روایت عمر بن نعیم سے سنی ہے' جو اسامہ سے منقول ہے بالکل اسی طرح جس طرح انہوں نے یہ روایت اسامہ سے بھی سنی ہے	۷۰۱
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے شخص پر یہ فضل کرتا ہے	

AlHidayah - الہدایة

عنوان	صفحہ
کہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ رجوع کرتا ہے جبکہ اس پر موت کے قریب نزع کا عالم طاری نہ ہوا ہو	۷۰۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے جب بھی وہ اس کی طرف سے آتی ہے لیکن یہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس کے بعد نہیں ہوگا	۷۰۲
اس بات کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والے مسلمان پر یہ فضل کیا ہے کہ جب وہ دنیا سے ان دونوں چیزوں (یعنی توبہ اور اسلام) کے ہمراہ نکلتا ہے	۷۰۳
باب 3: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا	۷۰۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا مسلمان شخص کے اچھی طرح عبادت کرنے کا حصہ ہے ..	۷۰۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ اپنے معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھنا آخرت میں بھی فائدہ دے گا یہ اس کے لئے ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ کر لیا ہو	۷۰۴
اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور اپنے احوال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھے	۷۰۵
اس روایت کا تذکرہ جو اس بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان سے لاتعلق رہے اگرچہ دنیا میں اس کی زندگی زیادہ ہو جائے	۷۰۶
اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو وہی کچھ عطا کرتا ہے جو وہ بندہ (اللہ تعالیٰ سے خواہش اور امید رکھتا ہے)	۷۰۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ مسلمان کو یہ حکم ہے کہ وہ نیکیوں میں اپنی کوتاہیوں کے ہمراہ اپنے پروردگار کے بارے میں حسن ظن رکھے	۷۰۶
مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ	۷۰۷
مصطفیٰ کریم ﷺ کا اپنے معبود کے بارے میں حسن ظن رکھنے کی ترغیب دینے کا تذکرہ	۷۰۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ گمان کرنے والے شخص کو اس کے گمان کے مطابق عطا کرتا ہے اگر (بھلائی کا گمان ہوتا ہے تو بھلائی اور اگر برائی کا گمان ہوتا ہے تو برائی ملتی ہے)	۷۰۸
اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ حسن ظن جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے لازم یہ ہے	۷۰۸
وہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ملا ہونا چاہئے	۷۰۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص معبود کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو وہ اس کے گمان کے مطابق ہوتا ہے اور جو شخص برا گمان رکھتا ہے تو وہ اس کے مطابق ہوتا ہے	۷۰۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت ان لوگوں کو مختلف طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں جن لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ ان پر مختلف طرح کا عذاب ہو	۷۱۰
باب 4: خوف اور تقویٰ کے بارے میں روایات	۷۱۱
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ انبیاء کی طرف نسبت کرنا آخرت میں فائدہ نہیں دے گا ان کی طرف نسبت صرف اسی شخص کو فائدہ دے گی جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو	۷۱۲
اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کو دنیا میں کیے جانے والے کسی بھی گناہ کے ارتکاب کا نقصان نہیں ہوگا ..	۷۱۳
اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی پرہیزگار لوگ ہوں گے آپ کے قریبی رشتے دار مراد نہیں ہیں جبکہ وہ گناہگار ہوں	۷۱۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس چیز کے حوالے سے ڈرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دی ہے تو	

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ
وہ کسی صاحب نسب شخص کے مقابلے میں زیادہ معزز ہے	۷۱۵
ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید ہونے کا تذکرہ' جس پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی کیفیت' امید کی کیفیت پر غالب ہو	۷۱۵
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف جب بندے پر غالب آ جاتا ہے' تو قیامت کے دن اس شخص کی نجات کی امید کی جاسکتی ہے	۷۱۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ شخص (جس کا ذکر سابقہ حدیث میں ہے) دنیا میں قبریں کھود کر مردوں کی بے حرمتی کیا کرتا تھا..	۷۱۷
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ غفلت سے لاتعلق رہے' اور ہمیشہ (اپنی حالت کا نگراں رہے' کیونکہ ہولناک چیز (یعنی قیامت آ جانی ہے)	۷۱۸
اس روایت کا تذکرہ' جو ان خصال کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرے	۷۱۹
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں قتادہ نامی راوی منفرد ہے	۷۲۱
اس روایت کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے افعال سے لاتعلق رہے' جس کے مرتکب کے بارے میں آخرت میں سزا ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے	۷۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے دو طرح کی کیفیات مخصوص رکھے جن پر وہ عمل پیرا ہوتا رہے' ان میں سے ایک امید کی ہو اور دوسری خوف کی ہو	۷۲۶
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کو اپنی نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرنا چاہئے اگرچہ آدمی اہتمام کے ساتھ ان نیکیوں کو بجا لاتا ہو	۷۲۶
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اللہ کے عذاب سے خود کو محفوظ سمجھنے میں کمی کرے' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچا کر رکھے اگرچہ وہ شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہونے میں بھرپور محنت کرتا ہو	۷۲۷
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کے ہمراہ رجوع کرے	۷۲۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی موجود نیکیوں پر تکیہ کرنے کو ترک کرے	۷۲۹
اور یہ نہ کرے کہ مختلف حالتوں میں مجبوری کے عالم میں ان کی طرف رجوع کرے	۷۲۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تھوڑی نیکی کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے' یا تھوڑے گناہ کو کمتر سمجھنے کو ترک کرے	۷۲۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام امور میں عواقب کا جائزہ لیتا رہے' اور صرف اسی دن پر اعتماد کرنے سے بچے	۷۲۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے	۷۳۰
اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر بارش سے پہلے تیز ہوا چلنے سے کیا کیفیت نمودار ہوتی تھی؟	۷۳۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی جب رات کے وقت تہجد کی نماز ادا کرے اور نیکی کرنے کے لئے تنہا ہو' تو یہ بات لازم ہے کہ اس پر خوف کی کیفیت غالب ہونی چاہیے	۷۳۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب آدمی نصیحت کے وقت ''تواجد'' کی کیفیت محسوس کرے' تو اس کو اس بات کا حق حاصل ہے	۷۳۲

AlHidayah - الهداية

صفحہ	عنوان
۷۳۴	باب5: فقر، زہد اور قناعت کے بارے میں روایات ....
۷۳۴	اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے' تو اسے دنیا سے بچالیتا ہے..............
۷۳۵	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس زائل ہونے والی دنیا میں کون لوگ کامیاب ہوتے ہیں؟ ....
۷۳۵	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس شخص کے بارے میں ہے' جس کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پاکیزہ کر دیا ہے.....
۷۳۵	اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی ان فضول چیزوں کو ترک کر دے' جو دنیا کی یاد دلاتی ہیں ....
۷۳۶	اور لوگوں کو دنیا کی طرف راغب کرتی ہیں ....
۷۳۶	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس بارے میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے فضول چیزوں سے لاتعلقی اختیار کرے........
۷۳۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس چیز کے بارے میں ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی خوراک میں سے اضافی چیزوں کو ترک کر دے ....
۷۳۷	اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اس دنیا میں صاحب ثروت لوگ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے طویل مدت تک روکے رکھے جائیں گے ....
۷۳۸	اللہ تعالیٰ کا اس امت کے غریب لوگوں پر یہ فضل کرنا جنہوں نے اس چیز پر صبر سے کام لیا ہو' جو انہیں دی گئی (ان پر یہ فضل ہوگا) کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کر دے گا..............
۷۳۹	اللہ تعالیٰ نے غریب مہاجرین پر' جو فضل کیا ہے اس کا تذکرہ' انہیں خوشحال لوگوں سے ایک متعین مدت پہلے جنت میں داخل کر دے گا..............
	اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ تعداد' جو اس روایت میں مذکور رہے
۷۴۰	اس سے نبی اکرم ﷺ کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کی نفی کر دیں ....
۷۴۰	اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس فانی دنیا میں بہت ساری چیزوں کے مالک شخص کے لئے یہ بات جائز ہے اسے ''فقیر'' کہا جائے جس طرح جس شخص کو دنیا کا ساز و سامان نہیں ملتا..............
۷۴۱	اس خوشحالی کی صفت کا تذکرہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں.....
۷۴۲	اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض حالتوں میں بعض غریب لوگ بعض حالتوں میں بعض خوشحال لوگوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں ....
۷۴۳	اس روایت کا تذکرہ' جو اصحاب صفہ کی حالت کے بارے میں ہے ....
۷۴۳	اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کی خوراک عام طور پر کیا ہوا کرتی تھی؟ جب اسلام کے ظہور کا آغاز ہوا تھا
۷۴۴	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں یہ چیز ہوتی تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ....
۷۴۴	اللہ تعالیٰ کا اس غریب مسلمان کے لئے نیکیاں لکھ دینا' جو ملے ہوئے فقر پر صبر سے کام لیتا ہے کہ اسے اس زائل ہو جانے والی دنیا کا ساز و سامان نہیں دیا گیا ....
۷۴۵	اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض فقیر لوگوں کو بعض خوشحال لوگوں پر فضیلت دی گئی ....
۷۴۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس شخص کے لئے قید گاہ بنایا ہے' جو اس کی اطاعت کرتا ہے' اور اس شخص کے لئے باغ بنایا ہے' جو اس کی نافرمانی کرتا ہے ....
۷۴۶	اس بات کے بیان کا تذکرہ' دنیا کو مسلمانوں کے لئے قید خانہ بنایا گیا ہے' تاکہ وہ لوگ دنیا میں اپنی پسندیدہ چیزوں کو ترک کرنے کی وجہ سے آخرت میں جنت میں پورا بدلہ حاصل کریں......

عنوان	صفحہ
اس روایت کا تذکرہ، جو اس بارے میں اطلاع ہے کہ اس فانی ہونے والی زائل ہونے والی (دنیا) کے اسباب پر تغیر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقلی ہوتی رہتی ہے	۷۴۷
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، اس دنیا میں سے، جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ پریشانی اور آزمائش ہے، جو اس کے زیادہ تر اوقات میں ہوگی	۷۴۷
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اسے اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں سے، جو کچھ دیا گیا ہے اس کے حوالے سے کم غلط فہمی کا شکار ہو	۷۴۸
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، آدمی کو اس حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے	۷۴۸
جو اسے اس دنیا میں سے خواتین اور مختلف نعمتیں دی گئی ہیں	۷۴۹
اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچائے، جو اس فنا ہونے والی اور دھوکے دینے والی (دنیا) کی لذات کی طرف لے جاتی ہیں	۷۴۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، مومن پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کی اس چیز سے حفاظت کرے، جو اسے اس کے پروردگار کی بارگاہ میں قرب نہیں دلاتی ہے	۷۵۰
اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس دھوکہ دینے والی زائل ہونے والی (دنیا) سے بچائے	۷۵۱
اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے اہلخانہ کا اس حوالے سے خیال رکھے انہیں ان چیزوں سے بچائے جن کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ ان پر سزا ہو سکتی ہے	۷۵۱
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جو اس چیز کی صفت کے بارے میں ہے کہ آدمی کو اس فانی اور زائل ہو جانے والی (دنیا) میں اس طرح سے ہونا چاہئے	۷۵۲
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، اس فانی اور زائل ہونے والی (دنیا سے محبت رکھنے والوں) کے نزدیک حسب (یعنی فضیلت کا معیار کیا ہے؟)	۷۵۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اہل دنیا کا حسب مال ہے''	۷۵۳
اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد وہ لوگ ہیں، جو اس کی طرف جاتے ہیں	۷۵۳
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، اہل دنیا کے وہ اموال، جو ان کے نزدیک عزت کا معیار ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟	۷۵۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ، اللہ تعالیٰ دنیا میں ابن آدم کے کھانے کا انجام کیا بناتا ہے جو اس کے لئے مثال کی حیثیت رکھتا ہے .	۷۵۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ، اس دنیا میں سے، جو چیز بھی بلند ہوتی ہے اس کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ پست بھی ہو، کیونکہ یہ گندگی ہے، جسے فنا ہونے کے لئے تخلیق کیا گیا ہے	۷۵۵
اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھلائی اور اہل بھلائی کے انجام کے ذریعے نصیحت حاصل ہونے سے اس فنا ہونے والی اور زائل ہونے والی دنیا کی اضافی چیزوں سے بچا کے رکھے	۷۵۶
اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ، آدمی کو دنیا میں سے، جو کچھ دیا گیا ہے	۷۵۶
وہ اسلام اور سنت کے ہمراہ اس پر قناعت کرے	۷۵۷
اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی دنیا سے خالی ہو جائے، اور دنیا سے وہ چیز حاصل کرے، جو مسافر شخص زاد راہ کے طور پر لیتا ہے	۷۵۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ صبح کے وقت اپنے مقصود کی فوتگی کی صورت میں غم کا اظہار کم کرے ...	۷۵۸
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، دنیا میں غور وفکر کرنا آخرت میں	

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
نقصان دیتا ہے' جس طرح آخرت کی طلب میں غور وفکر کرنا دنیا کی اضافی چیزوں کے حوالے سے نقصان دیتا ہے	۷۶۰
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی عمارات بنائے' کیونکہ انہیں بنانا دنیا کی طرف راغب کرتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ بچالے	۷۶۰
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی اس شخص کی طرف دیکھے جو دنیاوی مال واسباب	۷۶۰
کے حوالے سے اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہو	۷۶۱
آدمی کے لئے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ مال اور تخلیق کے اعتبار سے	۷۶۲
اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھے اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھے	۷۶۲
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دنیا کے اسباب کے حوالے سے اپنے سے اوپر والے شخص کو دیکھے	۷۶۲
اس اوپر والے شخص کی صفت کا تذکرہ جس کا تذکرہ ابوصالح کی نقل کردہ اس روایت میں ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں	۷۶۲
اس بات کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے کہ جب آدمی فنا ہونے والی زائل ہونے والی دنیا سے نکلے' تو وہ خالی ہاتھ ہو' اس چیز کے حوالے سے' جس کے حوالے سے اس سے حساب لیا جا سکتا ہے' جو اس کی گردن میں ہے	۷۶۳
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے بچا کے رکھے اور پروردگار کی رضا کے حصول کے لئے (اپنے نفس پر ناپسندیدہ صورتحال کا وزن ڈالے)	۷۶۴
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' طاقتور وہ شخص ہوتا ہے' جو نفسانی خواہش اور وسوسے کے وقت اپنے آپ پر غالب آئے وہ شخص نہیں ہوتا' جو زبان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آئے	
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دنیا میں نفسانی خواہشات سے لاتعلق رہ کر جہنم سے بچنے کی کوشش کرے	۷۶۵
اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے	۷۶۵
باب 6: ورع اور توکل کے بارے میں روایات	۷۶۶
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اسباب میں تورع کو استعمال کرے اور تاویل سے متعلق ہونے کو ترک کر دے' اگرچہ اس کو اس کا حق حاصل ہو	۷۶۶
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس حالت کی صفت کے بارے میں ہے' جس میں آدمی دنیا کی مشتبہ چیزوں سے بچ جاتا ہے..	۷۶۷
اس بات کا تذکرہ' اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا کے اسباب میں سے جو چیز آدمی کو شک میں مبتلا کرتی ہے اس سے بچنا چاہیے	۷۶۸
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی صورتحال میں اس فنا ہو جانے والی .	۷۶۹
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو' تو پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اس کے لئے اجر وثواب محفوظ رکھا گیا ہے؟	۷۷۰
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر تکیہ کرلے اور جو چیز اس میں نہیں ملتی ہے اس پر افسوس کا اظہار نہ کرے	۷۷۱
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت ایسے شخص پر لازم ہو جاتی ہے' جو تمام اسباب میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے	۷۷۲
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ تمام	

صفحہ	عنوان

اشیاء کو اپنے خالق کے سپرد کردے ۷۷۳
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ
(اللہ تعالیٰ کے) حکم کے تحت پرسکون رہے ۷۷۴
اور اپنی مراد کے متضاد صورتحال پیش آنے پر اضطراب کا اظہار
نہ کرے ۷۷۴
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگر نیکیوں کے حوالے سے
بزرگ ہے' اور اس پر تنگی اور نہ ملنے کی کیفیت وارد ہو جاتی ہے' تو
اب یہ بات لازم ہے کہ ایسی صورتحال میں اس کے دل کی وہی
کیفیت ہو' جو وسعت اور نعمتیں ملنے کی صورت میں ہوتی تھی .. ۷۷۴
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے
دل کو مخلوق سے لاتعلق کرے ۷۷۵
جو اس کے احوال اور اس کے اسباب میں ہر حوالے سے ہو ... ۷۷۵
اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ دل
کے ساتھ' توکل کرے اعضاء کے ذریعے ایسا کرنے سے احتراز
کرلے' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے
اسے متروک قرار دیا ہے ۷۷۶
باب 7: قرآن کی تلاوت کرنا ۷۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ' بلند آواز اور پست آواز کی بجائے
ان دونوں کے درمیان میں آدمی کا قرأت کرنا نبی اکرم ﷺ
کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا ۷۷۷
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اس طرح قرآن کی تلاوت
کرنا' جو اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہو' یہ اس کے لئے
اس طرح قرأت کرنے سے افضل ہے کہ اس کی آواز دوسرا شخص
بھی سنے ۷۷۸
نبی اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کے ایک فرد کو اس بات کی ہدایت کرنا
کہ وہ آپ کے سامنے قرآن کی تلاوت کرے ۷۷۹
قرآن کا علم مہاجرین سے تعلق رکھنے والے دو افراد اور انصار سے
تعلق رکھنے والے دو افراد سے حاصل کرنے کا حکم ہونا ۷۸۰
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اس اُمت کے لئے سات
حروف میں قرأت کو مباح قرار دیا گیا ہے ۷۸۰
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص بھی
ان سات حروف میں سے کسی ایک طریقے کے مطابق قرآن
کی تلاوت کرے گا وہ صحیح تلاوت کرے گا ۷۸۱
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اپنے
پروردگار سے اس کی معافات اور مغفرت طلب کی تھی ۷۸۳
اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو عطا کی ہے
کہ انہوں نے قرآن کی تلاوت کے حوالے سے اپنی اُمت
کے لئے جس تخفیف کا سوال کیا تھا' وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر
دی اور ان کی دعا مستجاب ہوئی ۷۸۳
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے قرآن کو
متعین حروف پر نازل کیا ہے ۷۸۵
ان روایات کا تذکرہ جن میں اس روایت کے بعض مفہوم کی
وضاحت ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے ۷۸۶
اس روایت کا تذکرہ' جس کے حوالے "معطلہ" فرقے سے تعلق
رکھنے والے بعض افراد محدثین پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی وجہ
یہ ہے: وہ اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم ہیں ۷۸۶
اس روایت کا تذکرہ جس میں ہماری ذکر کردہ روایت کے مفہوم
کے ایک اور پہلو کی وضاحت کی گئی ہے ۷۸۸
اس بات کا بیان کہ اگر آدمی سات حروف میں سے' جسے بھی
چاہے تلاوت کرے' تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے ۷۸۸
جو شخص سات حروف میں سے کسی حرف کے مطابق تلاوت کر لیتا
ہے اس پر عتاب کرنے کی ممانعت کا تذکرہ ۷۸۹
آدمی کے لئے اپنی تلاوت میں ترجیع کرنا مباح ہے' جبکہ اس کی
نیت اس بارے میں ٹھیک ہو ۷۹۰

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
آدمی کے لئے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو خوبصورت کرنا مباح ہے	۷۹۱
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں عبدالرحمٰن بن عوسجہ نامی راوی منفرد ہے	۷۹۲
قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو آراستہ کرنا مباح ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو توجہ سے سنتا ہے	۷۹۲
اس بات کا تذکرہ' جو شخص اپنی آواز کو آراستہ کرکے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توجہ سے سنتا ہے	۷۹۳
اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری بیان کردہ تاویل کے درست ہونے پر دلالت کرتی ہے' جو دو روایات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' جن دونوں کو ہم ذکر کر چکے ہیں	۷۹۴
اس بات کا تذکرہ' ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کی تلاوت کو اس شخص سے زیادہ غور سے سنتا ہے جتنے غور سے کوئی شخص کسی کنیز کا گانا سنتا ہے	۷۹۵
اس بات کا تذکرہ' اس اُمت میں کس طرح لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے؟	۷۹۵
ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق آدمی ایک ہفتے میں پورے قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے	۷۹۶
قرآن کی تلاوت کرنے والے کو اس بات کا حکم ہونا کہ اس سے کم دنوں میں ختم نہ کرے	۷۹۷
تین دن سے کم میں قرآن کو ختم کرنے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اتنے دن میں آدمی اس میں غور و فکر اور تدبر نہیں کرسکتا ہے	۷۹۷
آدمی کو اس بات کا حکم ہے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرے تو اس کی تلاوت کے ذریعے آخرت کے اجر و ثواب کی نیت کرے' وہ دنیاوی (فائدے کا حصول) اپنے پیش نظر نہ رکھے	۷۹۸
اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے: میں فلاں' فلاں آیت کو بھول گیا ہوں	۷۹۹
اس بات کا حکم ہونا کہ آدمی قرآن کو یاد رکھے اور اس کا خیال رکھے تاکہ اس کو بھول جانے اور کھو دینے سے بچے	۷۹۹
قرآن کی تلاوت باقاعدگی سے کرکے اسے یاد رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ	۸۰۰
باقاعدگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والے کو نبی اکرم ﷺ کا بندھے ہوئے اونٹ سے تشبیہ دینا	۸۰۱
باقاعدگی سے قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص اور اس میں کوتاہی کرنے والے شخص کو نبی اکرم ﷺ کا بندھے ہوئے اونٹوں سے مثال دینا	۸۰۲
اس بات کا بیان کہ قرأت کرنے والے شخص کی جنت میں آخری منزل وہاں ہوگی' جہاں وہ آخری آیت آئے گی' جس کی وہ دنیا میں تلاوت کرتا تھا	۸۰۲
اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ماہر کو جو فضیلت عطا کی ہے' اس کا تذکرہ' وہ سفرۃ (یعنی فرشتوں) کے ساتھ ہوگا	۸۰۲
اور جس شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنا مشکل ہو' اسے دگنا اجر ملے گا	۸۰۳
فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں	۸۰۳
ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں	۸۰۴
آدمی کے قرآن کی تلاوت کرنے کے وقت سکینت نازل ہونے کے اثبات کا تذکرہ	۸۰۴
مومن اور فاجر کی مثال کا تذکرہ' جب وہ دونوں تلاوت کرتے ہوں	۸۰۵
ان روایات کا تذکرہ جن میں مومن اور فاجر کی صفت بیان کی گئی ہے' جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں	۸۰۶

صفحہ	عنوان

اس بات کا بیان کہ قرآن کی وجہ سے کچھ لوگ بلندی حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ پستی میں چلے جاتے ہیں' اس کی وجہ تلاوت کرتے ہوئے ان کی نیتوں (کا فرق ہے) ۸۰۶

اس بات کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے شخص کو ابتداء میں تلاوت کا حکم دیا گیا ۸۰۷

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ' قرآن کی (سب سے زیادہ) فضیلت والی سورت ہے ۸۰۸

اس بات کا بیان کہ سورت فاتحہ' قرأت کرنے والے شخص اور پروردگار کے درمیان تقسیم کی گئی ہے ۸۰۸

سورہ فاتحہ کی بندے اور اس کے پروردگار کے مابین تقسیم کی کیفیت کا تذکرہ ۸۰۹

اس بات کا بیان کہ سورہ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے. ۸۱۱

اور یہی وہ ''سبع مثانی'' ہے' جو حضرت محمد ﷺ کو عطا کی گئی ہے. ۸۱۱

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا شخص اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرنے والا شخص اپنی تلاوت کے دوران جو مانگتا ہے وہ اسے دیا جائے گا ۸۱۲

سورہ بقرہ کی تلاوت کے وقت فرشتے نازل ہونے کا تذکرہ ۸۱۳

نبی اکرم ﷺ کا قرآن کی سورہ بقرہ کی تلاوت کو اونٹ کی کوہان سے تشبیہ دینا ۸۱۳

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اس شخص کے لئے کافی ہوتی ہیں' جو ان کی تلاوت کرتا ہے ۸۱۴

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سورہ بقرہ کا آخری حصہ جب کسی گھر میں تین دن میں پڑھا جاتا ہے' تو اس گھر کے افراد اپنے ہاں شیطان کے داخل ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں ۸۱۴

شیطان کے اس گھر سے فرار ہونے کا تذکرہ' جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے ۸۱۵

شیاطین کا آیت الکرسی کی تلاوت سے احتراز کرنے کا تذکرہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائے ۸۱۵

دجال سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی دس آیات کی تلاوت کرنے کا تذکرہ ۸۱۵

اللہ تعالیٰ ہمیں اس (دجال) کے شر سے بچائے ۸۱۶

اس بات کا بیان' جن آیات کی تلاوت سے آدمی دجال کے فتنے سے محفوظ رہ سکتا ہے ۸۱۷

وہ سورہ کہف کی آخری دس آیات ہیں ۸۱۷

سورہ ملک کی تلاوت زیادہ کرنے کا حکم ہونا ۸۱۷

سورہ ملک کی تلاوت کرنے والے شخص کو حاصل ہونے والے ثواب (یعنی اس سورت کا اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا تذکرہ) ۸۱۸

جو شخص اپنے بستر پر جائے اسے سورہ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونا ۸۱۹

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے ۸۱۹

اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے شخص کو جو فضیلت عطا کی ہے ۸۲۰

اسے ایک تہائی قرآن کا اجر ملتا ہے' اس کا تذکرہ ۸۲۰

اس بات کے بیان کا تذکرہ' عرب اپنی لغت میں بعض اوقات فعل کی نسبت فعل کی طرف ہی کر دیتے ہیں جس طرح کبھی وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں اور دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں ۸۲۰

سورۃ اخلاص سے محبت کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثبات کا تذکرہ ۸۲۱

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا سورہ اخلاص سے اس طرح محبت کرنا کہ اس کی باقاعدگی سے تلاوت کرتا رہے' اسے یہ چیز جنت میں داخل کر دیتی ہے ۸۲۱

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
چیز قرأت نہیں کرتا	۸۲۱
جو سورۂ فلق کے مقابلے میں زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچتی ہو	۸۲۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ' قرأت کرنے والا شخص کوئی ایسی چیز تلاوت نہیں کرتا' جو سورہ فلق اور سورہ ناس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو	۸۲۲
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کے لئے اپنے اسباب میں معوذتین کی تلاوت مستحب ہے	۸۲۳
آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت ایسی حالت میں کرے	۸۲۳
جب کہ اس نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہو' اور وہ عورت حیض کی حالت میں ہو	۸۲۴
بے وضو شخص کے لئے اس بات کی اباحت کا تذکرہ' وہ قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے' جبکہ وہ جنبی نہ ہو	۸۲۴
اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا	۸۲۵
اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس شخص کو غلط فہمی ہوئی' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا	۸۲۵
اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان لوگوں کو یہ وہم ہو' جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں	۸۲۶
باب 8: اذکار کے بارے میں روایات	۸۲۸
اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ بندے کا اپنے پروردگار کا بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز نہیں ہے	۸۲۹
اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ عمل کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۸۲۹
اللہ تعالیٰ کے ان اسماء کا تذکرہ جنہیں شمار کرنے والا شخص (یعنی انہیں یاد کرنے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا	۸۳۰
ان اسماء کا تفصیلی تذکرہ جنہیں یاد رکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردے گا	۸۳۱
اس بات کے بیان کا تذکرہ' پست آواز میں اپنے پروردگار کا ذکر اس سے افضل ہے کہ وہ اتنی بلند آواز میں ذکر کرے کہ دوسرا شخص اس کی آواز کو سن لے	۸۳۲
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندے کا پست میں ذکر کرنا اس سے افضل ہے کہ وہ یوں ذکر کرے کہ لوگ اسے سن سکیں	۸۳۳
اس بات کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس شخص کا تذکرہ ملکوت میں کرتا ہے' جو اپنے دل میں اللہ کا ذکر کرتا ہے' نیز اللہ تعالیٰ اس کے ہمراہ وہ اس شخص کا تذکرہ مقرب فرشتوں میں کرتا ہے	۸۳۳
ان روایات کا تذکرہ (جن کے مطابق) جب بندہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں مغفرت کے حوالے سے اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے	۸۳۵
اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں کے سامنے اپنا ذکر کرنے والے شخص پر فخر کا اظہار کرنا جبکہ اس شخص نے ذکر کے ہمراہ غور و فکر کو بھی ساتھ ملایا ہو	۸۳۶
آدمی کے لئے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ تمام اوقات اور تمام اسباب میں باقاعدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے	۸۳۷
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے' تو اس کی جلدی مغفرت ہونے کی امید کا تذکرہ	۸۳۸
اس بات کا تذکرہ' اس شخص کو جو عزت عطا کرے گا' جو دنیا میں اس کا ذکر کرتا تھا	۸۳۸

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ
آدمی کا اپنے پروردگار کا ذکر کرتے ہوئے بے خود ہو جانے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۸۳۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ذکر کو باقاعدگی کے ساتھ کرنا	۸۳۹
اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال میں سے ایک ہے....	۸۴۰
اس بات کا تذکرہ' جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور آغاز میں اپنے پروردگار کا ذکر کر لیتا ہے' تو پھر آدمی کے گھر میں شیطان کو رہنے کی جگہ اور رات کا کھانا نہیں ملتا	۸۴۰
اس بات کے مستحسن ہونے کا تذکرہ' آدمی بکثرت **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** پڑھا کرے کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے	۸۴۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ جب بھی بکثرت ''**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**'' پڑھے گا تو جنت میں اس کی طرف سے زیادہ درخت لگ جائیں گے	۸۴۱
اس چیز کا تذکرہ' جو اپنے پڑھنے والے کو ہدایت دیتی ہے اور اس کے لئے کفایت کر لیتی ہے اور اس کے لئے بچاؤ (کا ذریعہ) بن جاتی ہے' جب آدمی وہ کلمہ اپنے گھر سے نکلتے ہوئے پڑھتا ہے	۸۴۱
جو شخص صور میں پھونک مارے جانے یعنی قیامت قائم ہونے کا انتظار کر رہا ہے اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ یہ پڑھے	۸۴۲
اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن اشیاء میں نشوونما ہوتی ہے ان میں روح موجود نہیں ہوتی' جب تک وہ تر رہتی ہیں' وہ تسبیح پڑھتی رہتی ہیں	۸۴۳
اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہ یہ کہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں نوٹ کر دیتا ہے	۸۴۴
اس فضیلت کا تذکرہ' جو اللہ نے اس شخص کو عطا کی ہے' جو اس کی پاکی بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں کھجور کے درخت لگانے کا حکم دے دیتا ہے' تا کہ اس کی عزت افزائی ہو	۸۴۴
اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں حجاج صواف نامی راوی منفرد ہے	۸۴۵
اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد' اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر تسبیح بیان کرنے کا حکم کے ہونے کا تذکرہ	۸۴۵
تسبیح اور تحمید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا آدمی کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ	۸۴۶
(اس تسبیح اور تحمید) کی تعداد متعین ہو	۸۴۶
اس تسبیح کا تذکرہ' جسے پڑھنا دن کے ہمراہ رات بھر اور رات کے ہمراہ دن بھر اپنے پروردگار کا ذکر کرنے سے افضل ہے	۸۴۷
اس تسبیح کا تذکرہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی وجہ سے آدمی کا میزان وزنی ہو گا	۸۴۸
اس تسبیح کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آدمی کو آسمانوں کے وزن جتنا اجر و ثواب عطا کرتا ہے	۸۴۸
آدمی کے لئے بکثرت تسبیح، تحمید، تمجید، تہلیل اور تکبیر کہنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ	۸۴۹
یہ اُمید رکھتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کا میزان وزنی ہو گا	۸۴۹
اس بات کا بیان کہ آدمی کا یہ کہنا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے' جس بھی چیز پر بھی سورج طلوع ہوتا ہے' وہ اسے مل جائے	۸۵۰
اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین کلمات میں سے ایک ہیں	۸۵۱

AlHidayah - الہدایۃ

عنوان	صفحہ
اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ کلمات بہترین کلمات میں سے ایک ہیں اور آدمی ان میں سے جس کے ذریعے بھی آغاز کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا	۸۵۱
تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر اتنی تعداد میں کہنے کا تذکرہ' جو اس تعداد کے مطابق ہو جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جسے اس نے پیدا کرنا ہے	۸۵۲
اللہ تعالیٰ کا بندے کے لئے' ہر تسبیح کے عوض میں صدقہ نوٹ کرنا اور اسی طرح تکبیر، تحمید اور تہلیل کے عوض میں بھی (صدقہ نوٹ کرنا)	۸۵۲
اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہم نے تسبیح' تحمید اور تہلیل اور تکبیر کے بارے میں' جو یہ چیز بیان کی ہے کہ یہ افضل' بہترین کلام ہے' تو اس میں آدمی کو کوئی حرج نہیں ہوگا کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے آغاز کرے	۸۵۳
اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ کلمات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے جس میں ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' پڑھا جاتا ہے' تو یہ باقی رہ جانے والی نیکیوں کے ساتھ ہے	۸۵۴
اس بات کا حکم ہونا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت والے کلمات کو اس کی تسبیح کے کلمات کے ساتھ ملا دیا جائے کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن میزان کو وزنی کر دے گی	۸۵۴
اس بات کا مستحب ہونا کہ آدمی اپنی تسبیح وتہلیل، تقدیس کے کلمات کو انگلیوں کے پوروں پر شمار کرے کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی عطا کی جائے گی	۸۵۵
نبی اکرم ﷺ کا اس عمل کو اختیار کرنے کا تذکرہ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے	۸۵۵
اللہ تعالیٰ کا اپنی حمد بیان کرنے والے شخص کو یہ فضیلت عطا کرنا کہ قیامت کے دن اسے میزان بھر کر اجر وثواب عطا کرے گا	۸۵۶
اللہ تعالیٰ کی حمد ایسے الفاظ میں کرنے کا تذکرہ' ان الفاظ کے ہمراہ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے کے لئے اس کی مانند کلمات نوٹ کر لئے جاتے ہیں گویا کہ اس نے ایسا کیا ہے.	۸۵۶
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا' دعا میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا ذکر میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے	۸۵۷
بندہ مسلمان کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اس بات پر بیان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے ایسا وہ اس وقت کرے' جب وہ کسی غیر اسلامی چیز کو یا کسی غیر مسلم کی قبر کو دیکھے	۸۵۸
ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر اللہ تعالیٰ کی حمد اس حوالے سے لازم ہوتی ہے کہ اس نے آدمی کو اس چیز سے بچایا ہے' جس سے منہ موڑ کر وہ شخص اس کی طرف آیا ہے	۸۵۹
اس تہلیل کی صفت کا تذکرہ (یعنی ان کلمات کا تذکرہ' جنہیں دس مرتبہ پڑھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے)	۸۵۹
اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ اس طریقے کے مطابق ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے والے شخص کو غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے' جبکہ آدمی اس میں زندگی اور موت کی نسبت اپنے خالق کی طرف کر لے	۸۶۰
ان کلمات کا تذکرہ' جب بندہ مسلم ان کلمات کو پڑھتا ہے' تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتا ہے	۸۶۱
اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے اسباب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے انہیں محفوظ کرے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر تکیہ نہ کرے	۸۶۲
ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مستحب ہونا اس چیز سے بچتے ہوئے کہ ان میں سے کچھ جگہیں قیامت کے دن حسرت کا	

AlHidayah - الهداية

عنوان	صفحہ

باعث نہ ہوں ۸۶۲

نبی اکرم ﷺ کا اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جہاں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ۸۶۳

اور اس جگہ کی مثال بیان کرنا' جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا.. ۸۶۳

فرشتوں کا ان لوگوں کو ڈھانپ لینے کا تذکرہ' جو اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں' نیز ان لوگوں پر سکینت کا نازل ہونا ۸۶۴

اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کی مغفرت کر دینا' جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس سے جنت مانگتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں ہم بھی اس سے پناہ مانگتے ہیں ۸۶۴

اس بات کا بیان کہ' جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے' تو اس شخص کے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی سعادت عطا کر دیتا ہے ۸۶۶

اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین کا قیامت کے دن جنت کی طرف جاتے ہوئے' دیگر اطاعت گزاروں سے سبقت لے جانے کا تذکرہ ۸۶۷

اگر بندہ صبح اور شام کے وقت ''سبحان اللہ و بحمدہ'' متعین تعداد میں پڑھ لے' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ ۸۶۸

اس چیز کا تذکرہ' جب انسان صبح کے وقت اسے پڑھ لے' تو قیامت کے دن اس شخص جیسا اجر و ثواب اور کسی کے پاس نہیں ہوگا ۸۶۸

اس چیز کا تذکرہ کہ جب آدمی صبح کے وقت اسے پڑھ لے' تو وہ شکر ادا کرنے والا شمار ہوگا ۸۶۹

اس چیز کا تذکرہ جس کی وجہ سے آدمی شام تک اچانک آنے والی بلا سے محفوظ رہتا ہے' جبکہ آدمی نے اسے صبح کے وقت پڑھ لیا ہو' اور جب شام کے وقت پڑھا ہو' تو صبح تک محفوظ رہتا ہے ۸۶۹

اس شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے کے راضی ہوں' اور اس کے ہمراہ' وہ اسلام اور نبی اکرم ﷺ سے رضامندی کا بھی اظہار کرتا ہے ۸۷۰

اس چیز کا تذکرہ' جب آدمی مصیبت کے وقت اسے پڑھ لے' تو پھر یہ امید کی جا سکتی ہے ۸۷۰

کہ وہ مصیبت اس سے زائل ہو جائے گی ۸۷۱

اس بات کا تذکرہ' جس شخص کو کوئی شدت یا پریشانی لاحق ہو' تو وہ تحمید کے ہمراہ ''لا الہ الا اللّٰہ'' پڑھے گا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے گا ۸۷۱

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''محمد'' ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوحاتم'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ منسوب ''تمیمی'' ہے' جو آپ کے جدِ امجد ''تمیم بن مر'' کی نسبت کی وجہ سے ہے' جن کا سلسلۂ نسب الیاس بن مضر پہ جا کر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا اسمِ منسوب ''بُستی'' ان کے آبائی شہر ''بست'' کی نسبت سے ہے۔ یہ مشہور تاریخی صوبے خراسان کے علاقے بجستان کا ایک شہر ہے۔ اور ہمارے زمانے میں یہ افغانستان کا حصہ ہے۔

یہ شہر 43 ہجری میں اسلامی سلطنت کا حصہ بنا تھا' جب عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسے فتح کیا تھا اور وہ اس سے آگے بڑھ کر کابل تک پہنچ گئے تھے۔

کسی تاریخی حوالے سے یہ بات واضح نہیں ہو پاتی کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ پیدائش کیا ہے۔ تاہم اکثر مؤرخین کے نزدیک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے۔ امام ذہبی نے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے تیسری صدی ہجری کے اختتام پر علمِ حدیث کی طلب کا آغاز کیا تھا۔ مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر 20 برس کے لگ بھگ تھی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کی طلب میں طویل اسفار کیے۔ انہوں نے اپنے وقت کے تمام بڑے شہروں میں جا کر وہاں موجود محدثین سے احادیث وروایات کا علم حاصل کیا۔ ان شہروں میں بجستان' ہرات' مرو' سنج' شاش' بخارا' نسا' نیشاپور' تہران' اہواز' بصرہ' کوفہ' موصل' رقہ' انطاکیہ' طرطوس' حمص' دمشق' بیروت' رملہ' بیت المقدس' مصر اور حجازِ مقدس شامل ہیں۔

امام ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ہزار سے زیادہ ہے۔ تاہم شعیب الارناؤط نے یہ بات تحریر کی ہے: امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں 21 مشائخ سے زیادہ احادیث روایت کی تھیں۔

امام ابن خزیمہ (301 روایات)' امام ابویعلیٰ موصلی (1174 روایات)' امام حسن بن سفیان خراسانی (815 روایات)' امام فضل بن حباب بجمی (732 روایات)' امام ابومحمد ازدی جو ابن شیرویہ کے نام سے معروف ہیں (463 روایات)' امام محمد لخمی عسقلانی (464 روایات)' امام ابوحفص بجیری سمرقندی (357 روایات)' امام ابومحمد عبداللہ مقدسی (313 روایات)' امام ابوبکر طائی منبجی (281 روایات)' امام ابواسحاق جرجانی (232 روایات)' امام ابوعباس سراج ثقفی (173 روایات)' امام ابوعروبہ حرانی

AlHidayah - الهداية

جزری (167 روایات)' امام حسین بن ادریس ہروی (136 روایات)' امام ابوعبداللہ سامی ہروی (112)' امام ابوجعفر نسوی (99 روایات)' امام ابوعلی رقی (90 روایات)' امام ابوالحسین رازی (91 روایات)' امام عبدان جوالیقی (73 روایات)' امام ابوجعفر تستری (75 روایات)' امام ابوعبداللہ بغدادی (70 روایات)' محدث اسحاق بُستی (69 روایات)۔

یہ وہ مشائخ ہیں جن سے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کے باقی شیوخ میں سے زیادہ تر وہ حضرات ہیں جن سے انہوں نے 1 سے لے کر 60 تک روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے اکابر محدثین میں سے ایک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خلقِ کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

(i) امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (یہ مستدرک حاکم کے مصنف ہیں)

(ii) امام ابوالحسن علی دارقطنی (یہ سنن دارقطنی کے مصنف ہیں)

(iii) امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق عبدی (یہ کتاب معرفۃ الصحابہ کے مصنف ہیں)

(iv) امام محدث ابوالحسن محمد بن احمد زوزنی (انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی ''صحیح'' روایت کی ہے)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے مطبوعہ کتب کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(i) المسند الصحیح (یہ صحیح ابن ابن حبان کے نام سے معروف ہے)

(ii) الثقات (یہ ثقہ راویوں کے بارے میں ہے)

(iii) معرفۃ المجروحین (یہ صرف ضعیف اور متروک راویوں کے بارے میں ہے)۔

(iv) مشاہیر علماء الامصار (یہ 1600 اہلِ علم کے حالات پر مشتمل ہے)

(v) روضۃ العقلاء (یہ اخلاقیات کے بارے میں ہے)

علم حدیث کی تحصیل اور تعلیم کے حوالے سے بھرپور زندگی گزارنے کے بعد امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے شب جمعہ میں' 22 شوال المکرّم 354 ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انہیں جمعے کی نماز کے بعد ان کے آبائی وطن ''بست'' میں سپردِ خاک کیا گیا۔

AlHidayah - الهداية

صحیح ابن حبان

علم حدیث کے اس عظیم مآخذ کے مصنف امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

فاضل مصنف نے اس کتاب کا نام "المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع" تجویز کیا تھا۔

فاضل مصنف اس بات کے خواہش مند تھے کہ وہ احادیث کا ایسا مجموعہ ترتیب دیں' جس میں موضوعاتی تقسیم کو کسی نئے پہلو سے پیش کیا گیا ہوتا کہ علمِ حدیث کے طلباء اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے احادیث کو ان کے اصل مضمون کے حوالے سے یاد رکھیں۔

فاضل مصنف نے اپنی کتاب کا نام تجویز کرتے ہوئے لفظ "المسند" استعمال کیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں جو روایات منقول ہیں' ان کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ "الصحیح" سے مراد یہ ہے: اس میں مذکور تمام روایات مستند طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ "التقاسیم والانواع" سے مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث کو پہلے ایک بنیادی قسم کے تحت تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ان میں سے ہر ایک قسم کو متعدد ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تقاسیم سے مراد بنیادی تقسیم اور انواع سے مراد ذیلی تقسیم ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب کو پانچ بنیادی حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(i) وہ روایات جن میں کسی کام کو کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

(ii) وہ روایات جن میں کسی کام کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

(iii) وہ روایات جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(iv) وہ روایات جن میں مباح امور کا تذکرہ ہے۔

(v) وہ روایات جن میں ان افعال کا تذکرہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کیا جس میں سے ان پانچ اقسام کی ذیلی اقسام کی وضاحت کی' یہ مقدمہ اس کتاب میں شامل ہے۔

AlHidayah - الهداية

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں احادیث نقل کرتے ہوئے جس اچھوتی طرز کو اختیار کیا ہے وہ سب سے الگ اور نمایاں ہے' لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے: عام قاری اس تقسیم کے تحت حدیث کو تلاش نہیں کرسکتا' کیونکہ وہ یہ اندازہ نہیں کرپاتا کہ اس کی مطلوبہ حدیث اُسے کہاں مل سکتی ہے؟ کیونکہ حدیث کو تلاش کرنا اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب دیگر کتب ''صحاح'' و''سنن'' کی طرح کتاب کو فقہی حوالے سے مرکزی اور ذیلی ابواب میں تقسیم کیا جائے۔ اس طرح قاری ابواب کی فہرست دیکھ کے حدیث کو تلاش کرسکتا ہے۔

علمِ حدیث کے طلباء اور قارئین کی اسی مشکل کو محسوس کرتے ہوئے آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک فاضل امیر علاؤالدین علی بن بلبان فارسی نے اس کتاب کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ' روایتی فقہی ابواب بندی کے ہمراہ مرتب کیا۔ انہوں نے احادیث ذکر کرنے سے پہلے مناسب تراجم ابواب تحریر کیے۔

ابن بلبان نے اپنی اس خدمت کو ''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' کا نام دیا۔

آج دنیا میں زیادہ تر اسی کتاب کے نسخے ''صحیح ابن حبان'' کے طور پر شائع ہوتے ہیں' تاہم سرِ ورق پر یہ صراحت موجود ہوتی ہے کہ یہ کتاب اصل مصنف ابن حبان کی ترتیب کی بجائے ابن بلبان کی ترتیب کے مطابق ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت اس کتاب کا جو نسخہ موجود ہے وہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت' لبنان سے 1418 ہجری بمطابق 1997 عیسوی میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ 16 جلدوں پر مشتمل ہوا۔

اس نسخے کے متن کی تحقیق' احادیث کی تخریج اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ شعیب الارناؤط نے سرانجام دی ہے۔

فاضل محقق نے کتاب کے آغاز میں تفصیلی مقدمہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے کتاب کے مختلف قلمی نسخوں کا تعارف اور ان کے چند صفحات کے عکس بھی مقدمے میں شامل کیے ہیں۔

فاضل محقق نے ابن بلبان کی ترتیب والے نسخے اور اصل کتاب یعنی ''المسند الصحیح'' کے درمیان تقابل کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جو تعلیقات تحریر کی ہیں' ان میں بہت سے فوائد ذکر کردیے ہیں اور کچھ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہم نے اپنی اس طباعت میں شیخ شعیب الارناؤط کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر شامل کرلیا ہے۔ تاہم ان کی تعلیقات میں سے بعض اضافی چیزیں حذف کردی ہیں۔

اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ ہمیں محترم ڈاکٹر راغب حسین نعیمی دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ نعیمیہ لاہور کی مرکزی لائبریری سے فراہم کیا۔ اس کے لیے ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

پس نوشت: ''صحیح ابن حبان'' کے حوالے سے ایک اہم خدمت شیخ حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی نے سرانجام دی ہے' انہوں نے ''صحیح ابن حبان'' کی ان تمام روایات کو ایک جگہ اکٹھا کردیا ہے جو ''صحیحین'' پر زائد ہیں۔ انہوں نے کتاب کا نام ''موارد الظمآن علی زوائد ابن حبان'' تجویز کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں ''صحیح ابن حبان'' میں سے صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو ''صحیح بخاری'' و''صحیح مسلم'' میں نہیں ہیں۔

محدث ابن بلبان رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام علی بن بلبان ہے۔ جبکہ سابقہ ولاحقہ کے ہمراہ آپ کا نام امیر علاؤالدین ابوالحسن علی بن بلبان بن عبداللہ فارسی مصری ہے۔

آپ 675 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے کے اکابر اہلِ علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے ایک امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی (متوفی 705 ہجری) ہیں۔ جو"المتجر الرابح" کے مصنف ہیں۔

ان کے علاوہ آپ کے دیگر مشائخ میں درج ذیل حضرات شامل ہیں:

(i) شیخ بہاؤالدین قاسم بن عساکر (متوفی 723 ہجری)

(ii) شیخ محمد بن علی محروسی خالدی' (متوفی 714 ہجری)

(iii) شیخ علی بن نصراللہ مصری (متوفی 712 ہجری)

(iv) حلب سے تعلق رکھنے والے اپنے وقت کے قطب عبدالکریم بن عبدالنور حنفی (متوفی 735 ہجری) شامل ہیں۔

ابن بلبان' فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ انہوں نے علم فقہ اُس وقت کے شیخ حنفیہ فخر الدین عثمان بن ابراہیم ماردینی سے حاصل کیا' جو ابن ترکمانی کے نام سے مشہور ہیں۔ (انہوں نے سنن بیہقی پر اختلافی نوٹ تحریر کیے ہیں)۔

ابن بلبان کے علم فقہ میں دوسرے بڑے استاد شمس الدین ابوالعباس احمد سروجی حنفی ہیں۔

ابن بلبان' علم حدیث وفقہ کے ہمراہ علمِ نحو میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے عظیم نحودان ولغت دان امام ابوحیان اندلسی سے علمِ نحو میں استفادہ کیا جو قرآن پاک کی نحوی تفسیر "البحر المحیط" کے مصنف ہیں۔

ابن بلبان کے سوانح نگاروں نے یہ بات تحریر کی ہے کہ وہ ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے اور ان کا طبعی میلان اس طرف زیادہ تھا کہ وہ طلباء کی سہولت کے لئے کوئی کام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی دقیق ترین تصنیف "المسند الصحیح علی التقاسیم الانواع" کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیخ ابن بلبان نے امام طبرانی کی "معجم" کو بھی موضوعاتی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا تھا۔

کیونکہ ابن بلبان ایک فقیہ بھی تھے' اس لئے انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الجامع الکبیر" کی ایک تلخیص کی شرح بھی تحریر کی' اس تلخیص کے مصنف کمال الدین خلاطی حنفی تھے۔ کشف الظنون کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ ایک طویل اور بھرپور

شرح ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بھی بیان کی ہے شیخ ابن بلبان نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر بھی ایک کتاب تحریر کی تھی۔اس کے علاوہ انہوں نے حج کے احکام کے بارے میں ایک کتاب تحریر کی تھی' اس کے علاوہ انہوں نے ابن دقیق العید کی تصنیف ''الالمام'' کی تلخیص بھی تحریر کی تھی۔

ابن بلبان کا سب سے عظیم کارنامہ' جس نے انہیں زندہ و جاوید کر دیا' وہ ''صحیح ابن حبان'' کو موضوعاتی ترتیب پر مرتب کرنا ہے۔جس کا نام انہوں نے ''الاحسان'' تجویز کیا تھا۔یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔انہوں نے اس کتاب کو کتب یعنی مرکزی ابواب اور ابواب یعنی ذیلی ابواب کی صورت میں تقسیم کیا ہے۔

شیخ ابن بلبان کا انتقال 9 شوال المکرم 739 ہجری میں کم وبیش 64 برس کی عمر میں ہوا۔اورانہیں مصر میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اصطلاحاتِ حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم وفنون ایجاد کیے گئے ہیں۔ عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت' احوال' فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں ''علم اصول حدیث'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی زبان کو سیکھنے کے دو طریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرائمر کا علم' علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد وضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کرسکتا ہے۔

ابتدائی دو صدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا' کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سُن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کردیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابلِ غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کردی تھیں اس لیے صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصولِ حدیث کا فن ایجاد کیا۔

''اصول حدیث'' کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(i) سند (ii) متن (iii) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط' مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کرسکتا ہے۔

سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

AlHidayah - الهداية

متن: اس سے مرادوہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول وفعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(i) متواتر (ii) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(i) مشہور (ii) عزیز (iii) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگا تار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں ''متواتر'' ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(i) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(ii) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(iii) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذاتِ خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔

غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

(1) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ''مستفیض'' کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ''مشہور'' کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ طبقوں میں کم از کم دو راوی ہوں۔

بعض اہلِ علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود ہوں۔

(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔

بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ''غریب'' کی بجائے ''فرد'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

محدثین نے حدیثِ غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔

(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔

AlHidayah - الهداية

محدثین نے ''غریب'' حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔

(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے' وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو' بلکہ وہ پہلا راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو' تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

''صحیح'' کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو' وہ تمام راوی عادل ہوں' ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شذوذ وعلت نہ ہو۔

''صحیح'' کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبرِ صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی' اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہے کہ ''صحیح'' محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث ''غلط'' ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت ''حسن لذاتہ'' ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی ''حسن لذاتہ'' حدیث کو ''صحیح لغیرہ'' کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذاتِ خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

''حسن'' کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

''جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں' سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شذوذ موجود نہ ہو تاہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یادداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو ''حسن لذاتہ'' کہا جائے گا۔''

حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ ''صحیح لذاتہ'' جتنی مستند ہے' یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہو تاہم اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔

ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

AlHidayah - الهداية

نوٹ: یہاں یہ اصول پیشِ نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے' گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ''موضوع'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جا سکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب وترہیب کے لئے' فضائل کے اظہار کے لیے' وعظ ونصیحت کے لیے' ضعیف روایات کو نقل کیا جا سکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(i) سند میں انقطاع آ جانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(ii) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

(2) مرفوع کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے کسی قول' فعل یا تقریر کا ذکر موجود ہو۔ مرفوع حدیث کی چار قسمیں ہیں:

(i) مرفوع قولی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی قول مذکور ہو۔

(ii) مرفوع فعلی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کے کسی عمل کا ذکر موجود ہو۔

(iii) مرفوع تقریری: وہ متن جس میں اس بات کا ذکر موجود ہو کہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام کیا گیا اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔

(iv) حدیث وصفی: وہ متن جس میں نبی اکرم ﷺ کی کسی صفت کا ذکر ہو جیسے حسن و جمال' جود و سخا اور قوت و بہادری وغیرہ۔

(3) موقوف کی تعریف: اس سے مراد وہ متن ہے جو کسی صحابی یا تابعی کے قول و فعل یا تقریر پر مشتمل ہو' اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) موقوفِ صحابی: وہ متن جس میں کسی صحابی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

(ii) موقوفِ تابعی: وہ متن جس میں کسی تابعی کا قول' فعل یا عمل موجود ہو۔

یہاں ایک بات نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات کوئی روایت بظاہر موقوف محسوس ہوتی ہے لیکن اگر دقت نظر سے جائزہ لیا جائے تو وہ درحقیقت حدیث مرفوع ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک ایسی روایت لفظی طور پر موقوف لیکن معنوی اعتبار سے وہ مرفوع حکمی ہوتی ہے۔

اعتبار کی تعریف:

اگر کوئی راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کی تائید میں کسی دوسرے راوی کی روایت تلاش کرنا۔

متابع کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو تو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کرنا جو لفظی یا معنوی اعتبار سے اس حدیث کے ساتھ مطابقت رکھتی ہو۔ بشرطیکہ دونوں روایات کو روایت کرنے والے صحابی ایک ہی ہوں۔

شاہد کی تعریف:

وہ حدیث جو انفرادی طور پر منقول ہو اس کی تائید کے لیے کوئی ایسی روایت تلاش کی جائے جو اس حدیث کے ساتھ لفظی یا معنوی مشابہت رکھتی ہو البتہ دونوں روایات کو نقل کرنے والے صحابی مختلف ہوں۔

رَبِّ يَسِّرْ بِخَيْرٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا عَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ وَاَلْهَمَ مِنَ التِّبْيَانِ' وَتَمَّمَ مِنَ الْجُوْدِ وَالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ.

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْاِتَّمَانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰى سَيِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ الْمَبْعُوْثِ بِاَكْمَلِ الْاَدْيَانِ' الْمَنْعُوْتِ فِى التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ' وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ' صَلَاةً دَآئِمَةً مَا كَرَّ الْجَدِيْدَانُ وَعُبِدَ الرَّحْمٰنُ.

وَبَعْدُ' فَاِنَّ مِنْ اَجْمَعِ الْمُصَنَّفَاتِ فِى الْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ' وَاَنْفَعِ الْمُؤَلَّفَاتِ فِى الْآثَارِ الْمُحَمَّدِيَّةِ' وَاَشْرَفِ الْاَوْضَاعِ' وَاَطْرَفِ الْاَبْدَاعِ: كِتَابَ "التَّقَاسِيْمِ وَالْاَنْوَاعِ

[1] لِلشَّيْخِ الْاِمَامِ' حَسَنَةِ الْاَيَّامِ حَافِظِ زَمَانِهٖ' وَضَابِطِ اَوَانِهٖ مَعْدَنِ الْاِتْقَانِ اَبِىْ حَاتِمٍ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ' التَّمِيْمِيِّ الْبُسْتِيِّ شَكَرَ اللّٰهُ مَسْعَاهُ' وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ'

فَاِنَّهٗ لَمْ يُنْسَجْ لَهٗ عَلٰى مِنْوَالٍ' فِىْ جَمْعِ سُنَنِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ لٰكِنَّهٗ لِبَدِيْعِ صُنْعِهٖ' وَمَنِيْعِ وَضْعِهٖ قَدْ عَزَّ جَانِبُهٗ' فَكَثُرَ مَجَانِبُهٗ' تَعَسَّرَ اِقْتِنَاصُ شَوَارِدِهٖ' فَتَعَذَّرَ الْاِقْتِبَاسُ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَمَوَارِدِهٖ'

فَرَأَيْتُ اَنْ اَتَسَبَّبَ لِتَقْرِيْبِهٖ' وَاَتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِتَهْذِيْبِهٖ وَتَرْتِيْبِهٖ' وَاُسَهِّلَهٗ عَلٰى طُلَّابِهٖ' بِوَضْعِ كُلِّ حَدِيْثٍ فِىْ بَابِهٖ' الَّذِىْ هُوَ اَوْلٰى بِهٖ' لِيَؤُمَّهٗ مَنْ هَجَرَهٗ' وَيُقَدِّمَهٗ مَنْ اَهْمَلَهٗ وَاَخَّرَهٗ' وَشَرَعْتُ فِيْهِ مُعْتَرِفًا بِاَنَّ الْبِضَاعَةَ مُزْجَاةٌ' وَاَنْ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ' فَحَصَّلْتُهٗ فِىْ اَيْسَرِ مُدَّةٍ' وَجَعَلْتُهٗ عُمْدَةً لِلطَّلَبَةِ وَعُدَّةً'

فَاَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ مَوْجُوْدًا بَعْدَ اَنْ كَانَ كَالْعَدَمِ مَقْصُوْدًا' كَنَارٍ عَلٰى اَرْفَعِ عَلَمٍ' مَعْدُوْدًا بِفَضْلِ اللّٰهِ مِنْ اَكْمَلِ النِّعَمِ قَدْ فُتِحَتْ سَمَاءُ يُسْرِهٖ فَصَارَتْ اَبْوَابًا وَزُحْزِحَتْ جِبَالُ عُسْرِهٖ فَكَانَتْ سَرَابًا وَقُرِنَ كُلُّ صِنْوٍ بِصِنْفِهٖ' فَاَضْحٰى اَزْوَاجًا' وَكُلُّ تِلْوٍ بِاَلِفِهٖ' فَضَاءَتْ سِرَاجًا وَّهَّاجًا' وَسَمَّيْتُهٗ:

الاحسان فى تقريب صحيح ابن حبان

---

[1] یہ خطبہ امیر علاؤ الدین علی بن بلبان فارسی (متوفی ۷۳۹ھ) کا تحریر کردہ ہے۔

وَاللّٰهَ اَسْاَلُ اَنْ يَّجْعَلَهٗ زَادًا لِحُسْنِ الْمَصِيْرِ اِلَيْهِ، وَعَتَادًا لِيُمْنِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ، اِنَّهٗ بِكُلِّ جَمِيْلٍ كَفِيْلٌ، وَهُوَ حَسْبِىْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَهَا اَنَا اَذْكُرُ مُقَدَّمَةً تَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ فُصُوْلٍ:

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ: فِىْ ذِكْرِ تَرْجَمَتِهٖ لِيُعْرَفَ قَدْرُ جَلَالَتِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّانِىْ: فِىْ نَصِّ خُطْبَتِهٖ، وَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِىْ غُرَّةِ دِيْبَاجَتِهٖ وَخَاتَمَتِهٖ، لِيُعْلَمَ مَضْمُوْنُ قَرَارِهٖ، وَمَكْنُوْنُ مَصُوْنِهٖ وَاَسْرَارِهٖ.

وَالْفَصْلُ الثَّالِثُ: فِىْ ذِكْرِ مَا رَتَّبَ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ الْكُتُبِ وَالْفُصُوْلِ وَالْاَبْوَابِ قَصْدًا لِتَكْمِيْلِ التَّهْذِيْبِ وَتَسْهِيْلِ التَّقْرِيْبِ.

مقدمہ

(یہ مقدمہ علامہ ابن بلبان نے تحریر کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' (اس بات پر کہ) اس نے ''بیان'' (بات کرنے) کا علم دیا ہے' اور تبیان (یعنی مافی الضمیر کو واضح طور پر بیان کرنے کی صلاحیت) عطا کی ہے' اس نے (ہم پر اپنا) جو فضل اور احسان مکمل کیا ہے۔

(ایسے) درود و سلام' جو پورے اور مکمل ہوں' وہ عدنان کی اولاد کے سردار' جنہیں سب سے کامل ترین دین کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے' اور جن کا تذکرہ تورات' انجیل اور فرقان (یعنی قرآن مجید) میں ہے (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل ہو' اور ان کی آل' ان کے اصحاب اور ان (آل اور اصحاب) کی احسان (بھلائی) کے ہمراہ پیروی کرنے والوں پر (درود نازل ہو) ایسا درود' جو (اس وقت تک نازل ہوتا رہے) جب تک دن و رات چلتے رہیں گے' اور جب تک ''رحمٰن'' کی عبادت کی جاتی رہے گی۔

(حمد و صلوٰۃ کے بعد) نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایات سے متعلق سب سے جامع تصنیف اور حضرت محمد ﷺ کے آثار کے بارے میں سب سے زیادہ فائدہ مند تالیف' جس میں سب سے عمدہ طریقہ اختیار کیا گیا اور سب سے مختلف طرز اختیار کی گئی' وہ کتاب ''التقاسیم والانواع'' ہے' جو شیخ' امام' ایام کی اچھائی' اپنے زمانے کے حافظ الحدیث' اپنے دور کے (روایات کے الفاظ کے) ضابط' اتقان کا معدن' ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول کرے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنا دے کیونکہ حرام اور حلال سے متعلق احادیث کو جمع کرنے کے حوالے سے' کوئی بھی (دوسرا مصنف) ان جیسے طریقے پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ لیکن اس کتاب کی نرالی طرز اور مختلف اسلوب کے باوجود اس کا وجود کمیاب ہو گیا' اور اس سے لاتعلقی اختیار کی گئی۔ اس کے سرکش (شکار) کو قابو کرنا مشکل تھا' اس لیے اس کے فوائد اور موارد سے روشنی حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس لیے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں اسے قریب (یعنی آسان) کرنے کی کوشش کروں اور اس کی تہذیب و ترتیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ میں اس کے طلبگاروں کے لئے اسے آسان کر دوں' یوں کہ اس کی ہر حدیث کو (اس حدیث کے موضوع سے متعلق مناسب) باب میں رکھ دوں' جو (باب موضوع کی مناسب کے حوالے سے) اس (حدیث) کے لئے زیادہ مناسب ہو' تاکہ جو شخص اس (کتاب) سے لاتعلقی اختیار کر چکا ہے وہ اس کو پیشوا بنا لے اور جس نے اسے پرے اور مؤخر کر دیا ہے وہ اسے مقدم کر لے۔ تو میں' (اپنے پاس) زادِ راہ کم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کیا (اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں نے (یہ مقصد) تھوڑی مدت میں ہی حاصل کر لیا۔ میں نے اسے (علم حدیث

AlHidayah - الھدایۃ

کے) طلباء کے لئے عمدہ اور تیاری (یعنی بنیادی ضرورت کا سامان) بنا دیا' تو اللہ تعالیٰ کی حمد ہے (کہ اس کے فضل کی وجہ سے) یہ کتاب موجود ہوگئی حالانکہ پہلے یہ معدوم کی مانند ہو چکی تھی اور (اب یہ کتاب) پہاڑ کی چوٹی پر رکھی ہوئی آگ کی مانند (لوگوں کا) مقصود بن چکی ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا شمار کامل ترین نعمتوں میں ہوتا ہے۔ اس کی آسانی کے آسمان کو کھول دیا گیا' تو وہ دروازے بن گیا' اس کی مشکل کے پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا گیا' تو وہ راستہ بن گئے' اس کی صنف (یعنی تصنیف) کے خوشوں کو ملایا گیا' تو وہ جوڑی دار بن گئے اور اس کے الف (یعنی تالیف) کے ہر تابع کو (مرتب کیا گیا)' تو وہ چمکتا ہوا سورج بن گیا۔

میں نے اس کا نام

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

(یعنی صحیح ابن حبان سے استفادہ آسان کرنے کے بارے میں بھلائی) تجویز کیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں اچھی حالت میں واپسی کے لئے زادِ راہ بنا دے اور اسے برکت کے ہمراہ اپنی بارگاہ میں حاضری کے لئے تیار کیا ہوا سامان بنا دے۔ بے شک وہ ہر اچھائی کے لئے کفیل ہے اور وہ میرے لئے کافی ہے' اور وہ بہترین کارساز ہے۔

میں یہاں ایک مقدمہ تحریر کروں گا' جو تین فصول پر مشتمل ہوگا۔

پہلی فصل: ان (یعنی ابن حبان) کے حالات کے بارے میں ہوگی' تاکہ ان کی قدر و منزلت کا پتہ چل سکے۔

دوسری فصل: میں ان کا تحریر کردہ خطبہ ہوگا اور انہوں نے اپنے دیباچے کے آغاز اور اختتام پر جو کچھ تحریر کیا وہ سب ہوگا' تاکہ ان کے مقرر کردہ مضمون اور اس کے فوائد و اسرار کا علم حاصل ہو سکے۔

تیسری فصل: اس بات پر مشتمل ہوگی کہ اس کتاب کو ان کتب و فصول و ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے: تہذیب کی تکمیل ہو جائے اور استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

اَقُوْلُ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقِ هُوَ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ الْمُتْقِنُ الْمُحَقِّقُ الْحَافِظُ الْعَلَّامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّانَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فِيْهِمَا ابْنِ مُعَاذِ بْنِ مَعْبَدٍ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهِيْدٍ بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَكَسْرِ الْهَاءِ وَيُقَالُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ هَدِيَّةَ بِفَتْحِ الْهَاءِ وَكَسْرِ الدَّالِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ آخِرِ الْحُرُوْفِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَارِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةِ بْنِ تَمِيْمِ بْنِ مُرِّ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرِ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ اَبُوْ حَاتِمٍ التَّمِيْمِيُّ الْبُسْتِيُّ الْقَاضِيُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الرَّحَّالِيْنَ وَالْمُصَنِّفِيْنَ.

ذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ مِنْ اَوْعِيَةِ الْعِلْمِ فِي اللُّغَةِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَالْوَعْظِ مِنْ عُقَلَاءِ الرِّجَالِ وَكَانَ قَدِمَ نِيْسَابُوْرَ فَسَمِعَ بِهَا مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ ثُمَّ اَنَّهُ دَخَلَ الْعِرَاقَ فَاَكْثَرَ عَنْ اَبِي خَلِيْفَةَ الْقَاضِيِّ وَاَقْرَانِهِ وَبِالْاَهْوَازِ وَبِالْمُوْصِلِ وَبِالْجَزِيْرَةِ وَبِالشَّامِ وَبِمِصْرَ وَبِالْحِجَازِ وَكَتَبَ بِهَرَاةٍ وَمَرْوٍ وَبُخَارِى.

وَرَحَلَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ وَاَكْثَرَ عَنْهُ وَرَوٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ وَاَبِيْ يَعْلَى الْمُوْصِلِيِّ.

ثُمَّ صَنَّفَ فَخَرَجَ لَهُ مِنَ التَّصْنِيْفِ فِي الْحَدِيْثِ مَا لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهِ وَوَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمُدُنِ بِخُرَاسَانَ ثُمَّ وَرَدَ نِيْسَابُوْرَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَرَجَ اِلَى الْقَضَآءِ اِلٰى نَسَا وَغَيْرِهَا وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاَقَامَ بِنِيْسَابُوْرَ وَبَنَى الْخَانَقَاهَ وَسَمِعَ مِنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ.

رَوٰى عَنْهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ وَاَبُوْ عَلِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ الْهَرَوِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَلْمٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ النُّوْقَاتِيُّ وَاَبُوْ مُعَاذٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِزْقٍ السِّجِسْتَانِيُّ وَاَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الزُّوْزَنِيُّ.

وَقَالَ اَبُوْ سَعْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْاِدْرِيْسِيُّ اَبُوْ حَاتِمٍ الْبُسْتِيُّ كَانَ مِنْ فُقَهَاءِ النَّاسِ وَحُفَّاظِ الْاٰثَارِ الْمَشْهُوْرِيْنَ فِي الْاَمْصَارِ وَالْاَقْطَارِ عَالِمًا بِالطِّبِّ وَالنُّجُوْمِ وَفُنُوْنِ الْعُلُوْمِ اَلَّفَ الْمُسْنَدَ الصَّحِيْحَ وَالتَّارِيْخَ وَالضُّعَفَآءَ وَالْكُتُبَ الْمَشْهُوْرَةَ فِي كُلِّ فَنٍّ وَفَقَّهَ النَّاسَ بِسَمَرْقَنْدَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلٰى بُسْتٍ ذَكَرَهُ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيْدٍ فِي الْبُسْتِيِّ.

وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ وَقَالَ وَكَانَ ثِقَةً ثَبْتًا فَاضِلًا فَهِمًا.

AlHidayah - الهداية

وَذَكَرَهُ الْاَمِيْرُ فِيْ حِبَّانَ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَلِيَ الْقَضَاءَ بِسَمَرْقَنْدَ وَكَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْاَثْبَاتِ.

تَوَفِّي بِسَجِسْتَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَقِيْلَ بِبُسْتٍ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ هِيَ الْيَوْمَ مَدْرَسَةٌ لِاَصْحَابِهِ وَمَسْكَنٌ لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ بِهَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْمُتَفَقِّهَةِ مِنْهُمْ وَلَهُمْ جَرَايَاتٌ يَسْتَنْفِقُوْنَهَا وَفِيْهَا خِزَانَةُ كُتُبٍ.

فصل اوّل

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

از-ابن بلبان

میں یہ کہتا ہوں وہ امام عالم' فاصل' متقن' محقق' حافظ' علامہ محمد بن حبان بن احمد بن حبان (اس میں ح پر زیر ہے اور اس کے بعد ب ہے) ابن معاذ بن معبد (یہ ب کے ساتھ ہے) بن سعید بن سہید (اس میں سین پر زبر اور ہ پر زیر ہے)' اور ایک قول کے مطابق بن معبد بن ہدیہ (اس میں ہ پر زبر اور ی پر شد ہے) بن مرہ بن سعد بن یزید بن مرہ بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابو حاتم تمیمی بستی ہیں۔ یہ قاضی تھے اور (علم حدیث کی طلب میں) سفر کرنے والے (اور علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف کرنے والے ائمہ میں سے ایک ہیں۔

امام ابوعبداللہ حاکم نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے یہ لغت، فقہ، حدیث، وعظ میں بھرپور مہارت رکھتے تھے۔

انتہائی سمجھ دار تھے یہ نیشا پور تشریف لائے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن شیرویہ سے احادیث کا سماع کیا پھر یہ عراق تشریف لے گئے اور ابوخلیفہ قاضی اور ان کے معاصرین سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے اہواز، موصل، جزیرہ، شام، مصر، حجاز میں (مختلف محدثین سے احادیث کا سماع کیا)

انہوں نے مرو اور بخارا میں احادیث نوٹ کیں۔

یہ عمر بن محمد بن بجیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بکثرت روایات نقل کیں۔

انہوں نے حسن بن سفیان اور (مسند ابویعلیٰ کے مصنف) ابویعلیٰ موصلی سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

پھر اس کے بعد انہوں نے تصانیف کا آغاز کیا اور علم حدیث میں ایسی تصنیف پیش کی جس کی مثال پہلے نہیں آئی تھی۔

یہ سمرقند اور خراسان کے دوسرے شہروں کے قاضی بھی رہے' پھر یہ 334ھ میں نیشا پور تشریف لے آئے' یہ نساء اور دیگر علاقوں کے قاضی بن کر فرائض سرانجام دینے کے لئے نیشا پور سے چلے گئے اور پھر یہ واپس 337ھ میں نیشا پور تشریف لے آئے اور وہیں قیام اختیار کیا' وہاں انہوں نے خانقاہ بنائی' وہاں ان سے ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔

ان سے احادیث روایت نقل کرنے والوں میں (مستدرک حاکم کے مصنف) امام ابوعبداللہ حاکم، ابوعلی منصور بن عبداللہ بن خالد ہروی، ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن سلم، ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ نوقانی، ابو معاذ عبدالرحمٰن بن محمد بن علی بن رزق

AlHidayah - الهداية

بجستانی، ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد زوزنی شامل ہیں۔

شیخ ابوسعد عبدالرحمٰن بن احمد ادریسی فرماتے ہیں: ابوحاتم بستی اکابر فقہاء میں سے ایک تھے' وہ آثار کے بڑے حافظ تھے اور مشہور ومعروف شخصیت کے مالک تھے۔

وہ طب اور نجوم کا علم رکھتے تھے، مختلف علوم کے ماہر تھے' انہوں نے ایک ''مسند صحیح'' تالیف کی ہے۔

اس کے علاوہ تاریخ لکھی ہے۔

ضعیف راویوں کے بارے میں کتاب لکھی ہے اور ہر فن کے بارے میں مشہور کتابیں تصنیف کی ہیں۔

انہوں نے سمرقند میں لوگوں کو فقہ کی تعلیم دی' پھر وہ ''بست'' واپس تشریف لے گئے۔

عبدالغنی بن سعید نے ان کا تذکرہ ''بُستی'' میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے: یہ ثقہ، ثبت، فاضل اور سمجھ دار تھے۔

امیر نے حبان میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ سمرقند کے قاضی بنے تھے اور یہ حفاظ اور اثبات میں سے تھے (یعنی حافظ الحدیث اور ثبت تھے)

ان کا انتقال جمعہ کی رات 22 شوال المکرّم 354ھ میں بجستان میں ہوا۔

ایک قول یہ ہے: ان کا انتقال ''بست'' میں ان کے اس گھر میں ہوا' جہاں آج ان کے شاگردوں کا مدرسہ ہے۔

اور وہ مسافروں کا مسکن ہے' جہاں وہ علم حدیث سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں اور علم فقہ سیکھنے کے لئے قیام کرتے ہیں۔

ان لوگوں کے لئے وظائف مقرر ہیں جہاں سے وہ خرچ حاصل کرتے ہیں اور وہاں کتابوں کا خزانہ ہے۔

الفصل الثّانیّ

(مقدمة ابن حبان فی صحیحه)

(یہ وہ مقدمہ ہے جو امام ابن حبان نے اپنی تصنیف ''المسند الصحیح علی التقاسیم والانواع'' کے آغاز میں تحریر کیا)

قَالَ رَحِمَهُ اللهُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُسْتَحِقِّ الْحَمْدَ لِآلَائِهِ الْمُتَوَحِّدِ بِعِزِّهٖ وَكِبْرِيَائِهِ الْقَرِيْبِ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ اَعْلٰی عُلُوِّهٖ الْبَعِيْدِ مِنْهُمْ فِیْ اَدْنٰی دُنُوِّهٖ الْعَالِمِ بِكَنِيْنِ مَكْنُوْنِ النَّجْوٰی وَالْمُطَّلِعِ عَلٰی اَفْكَارِ السِّرِّ وَاَخْفٰی وَمَا اسْتَجَنَّ تَحْتَ عَنَاصِرِ الثَّرٰی وَمَا جَالَ فِيْهِ خَوَاطِرُ الْوَرٰی الَّذِیْ ابْتَدَعَ الْاَشْيَاءَ بِقُدْرَتِهٖ وَذَرَاَ الْاَنَامَ بِمَشِيَّتِهٖ مِنْ غَيْرِ اَصْلٍ عَلَيْهِ افْتُعِلَ وَلَا رَسْمٍ مَرْسُوْمٍ امْتُثِلَ ثُمَّ جَعَلَ الْعُقُوْلَ مَسْلَكًا لِذَوِی الْحِجَا وَمَلْجَاً فِیْ مَسَالِكِ اُولِی النُّهٰی وَجَعَلَ اَسْبَابَ الْوُصُوْلِ اِلٰی كَيْفِيَّةِ الْعُقُوْلِ مَا شَقَّ لَهُمْ مِّنَ الْاَسْمَاعِ وَالْاَبْصَارِ وَالتَّكَلُّفِ لِلْبَحْثِ وَالْاِعْتِبَارِ فَاَحْكَمَ لَطِيْفَ مَا دَبَّرَ وَاَتْقَنَ جَمِيْعَ مَا قَدَّرَ.

ثُمَّ فَضَّلَ بِاَنْوَاعِ الْخِطَابِ اَهْلَ التَّمْيِيْزِ وَالْاَلْبَابِ ثُمَّ اخْتَارَ طَائِفَةً لِصَفْوَتِهٖ وَهَدَاهُمْ لُزُوْمَ طَاعَتِهٖ مِنْ اِتِّبَاعِ سُبُلِ الْاَبْرَارِ فِیْ لُزُوْمِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ فَزَيَّنَ قُلُوْبَهُمْ بِالْاِيْمَانِ وَاَنْطَقَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْبَيَانِ مِنْ كَشْفِ اَعْلَامِ دِيْنِهٖ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ نَبِيِّهٖ بِالدُّؤُوْبِ فِی الرِّحَلِ وَالْاَسْفَارِ وَفِرَاقِ الْاَهْلِ وَالْاَوْطَارِ فِیْ جَمْعِ السُّنَنِ.

وَرَفْضِ الْاَهْوَاءِ وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا بِتَرْكِ الْآرَاءِ فَتَجَرَّدَ الْقَوْمُ لِلْحَدِيْثِ وَطَلَبُوْهُ وَرَحَلُوْا فِيْهِ وَكَتَبُوْهُ وَسَاَلُوْا عَنْهُ وَاَحْكَمُوْهُ وَذَاكَرُوْا بِهٖ وَنَشَرُوْهُ وَتَفَقَّهُوْا فِيْهِ وَاَصَّلُوْهُ وَفَرَّعُوْا عَلَيْهِ وَبَذَلُوْهُ وَبَيَّنُوا الْمُرْسَلَ مِنَ الْمُتَّصِلِ وَالْمَوْقُوْفَ مِنَ الْمُنْفَصِلِ وَالنَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ وَالْمُحْكَمَ مِنَ الْمَفْسُوْخِ وَالْمُفَسَّرَ مِنَ الْمُجْمَلِ وَالْمُسْتَعْمَلَ مِنَ الْمُهْمَلِ وَالْمُخْتَصَرَ مِنَ الْمُتَقَصّٰی وَالْمَلْزُوْقَ مِنَ الْمُتَفَصّٰی وَالْعُمُوْمَ مِنَ الْخُصُوْصِ وَالدَّلِيْلَ مِنَ الْمَنْصُوْصِ وَالْمُبَاحَ مِنَ الْمَزْجُوْرِ وَالْغَرِيْبَ مِنَ الْمَشْهُوْرِ وَالْفَرْضَ مِنَ الْاِرْشَادِ وَالْحَتْمَ مِنَ الْاِيْعَادِ وَالْعُدُوْلَ مِنَ الْمَجْرُوْحِيْنَ وَالضُّعَفَاءَ مِنَ الْمَتْرُوْكِيْنَ وَكَيْفِيَّةَ الْمَعْمُوْلِ وَالْكَشْفَ عَنِ الْمَجْهُوْلِ وَمَا حُرِّفَ عَنِ الْمَخْزُوْلِ وَقُلِبَ مِنَ الْمَنْحُوْلِ مِنْ مُخَايَلِ التَّدْلِيْسِ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّلْبِيْسِ حَتّٰی حَفِظَ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّيْنَ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَصَانَهٗ عَنْ ثَلْبِ الْقَادِحِيْنَ وَجَعَلَهُمْ عِنْدَ التَّنَازُعِ اَئِمَّةَ الْهُدٰی وَفِی النَّوَازِلِ مَصَابِيْحَ الدُّجٰی فَهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَاْنَسُ الْاَصْفِيَاءِ وَمَلْجَاُ الْاَتْقِيَاءِ وَمَرْكَزُ الْاَوْلِيَاءِ .

فَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰی قَدْرِهٖ وَقَضَائِهٖ وَتَفَضُّلِهٖ بِعَطَائِهٖ وَبِرِّهٖ وَنِعْمَائِهٖ وَمَنِّهٖ بِآلَائِهٖ.

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا الَّذِى بِهِدَايَتِهٖ سَعِدَ مَنِ اهْتَدٰى وَبِتَايِيْدِهٖ رَشَدَ مَنِ اتَّعَظَ وَارْعَوٰى وَبِخِذْلَانِهٖ ضَلَّ مَنْ زَلَّ وَغَوٰى وَحَادَ عَنِ الطَّرِيْقَةِ الْمُثْلٰى.

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى بَعَثَهُ اِلَيْهِ دَاعِيًا وَاِلٰى جَنَانِهٖ هَادِيًا فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَزْلَفَهُ فِى الْحَشْرِ لَدَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اِنْتَخَبَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ وَلِيًّا وَبَعَثَهُ اِلٰى خَلْقِهٖ نَبِيًّا لِيَدْعُوا الْخَلْقَ مِنْ عِبَادَةِ الْاَشْيَاءِ اِلٰى عِبَادَتِهٖ وَمِنْ اِتِّبَاعِ السُّبُلِ اِلٰى لُزُوْمِ طَاعَتِهٖ حَيْثُ كَانَ الْخَلْقُ فِىْ جَاهِلِيَّةٍ جَهْلَاءَ وَعَصَبِيَّةٍ مُضِلَّةٍ عُمْيَاءَ يَهِيْمُوْنَ فِى الْفِتَنِ حَيَارٰى وَيَخُوْضُوْنَ فِى الْاَهْوَاءِ سُكَارٰى يَتَرَدَّدُوْنَ فِىْ بِحَارِ الضَّلَالَةِ وَيَجُوْلُوْنَ فِىْ اَوْدِيَةِ الْجَهَالَةِ شَرِيْفُهُمْ مَغْرُوْرٌ وَوَضِيْعُهُمْ مَقْهُوْرٌ.

فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى خَلْقِهٖ رَسُوْلًا وَجَعَلَهُ اِلٰى جَنَانِهٖ دَلِيْلًا فَبَلَّغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رِسَالَاتِهٖ وَبَيَّنَ الْمُرَادَ عَنْ آيَاتِهٖ وَاَمَرَ بِكَسْرِ الْاَصْنَامِ وَدَحْضِ الْاَزْلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهٖ وَاَبْدَى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهٖ وَانْحَطَّ بِهٖ اَعْلَامُ الشِّقَاقِ وَانْهَشَمَ بِهٖ بَيْضَةُ النِّفَاقِ.

وَاِنَّ فِىْ لُزُوْمِ سُنَّتِهٖ تَمَامَ السَّلَامَةِ وَجِمَاعَ الْكَرَامَةِ لَا تُطْفَاُ سُرُجُهَا وَلَا تُدْحَضُ حُجَجُهَا مَنْ لَزِمَهَا عُصِمَ وَمَنْ خَالَفَهَا نَدِمَ اِذْ هِىَ الْحِصْنُ الْحَصِيْنُ وَالرُّكْنُ الرَّكِيْنُ الَّذِىْ بَانَ فَضْلُهُ وَمَتُنَ حَبْلُهُ مَنْ تَمَسَّكَ بِهٖ سَادَ وَمَنْ رَامَ خِلَافَهُ بَادَ فَالْمُتَعَلِّقُوْنَ بِهٖ اَهْلُ السَّعَادَةِ فِى الْآجِلِ وَالْمَغْبُوْطُوْنَ بَيْنَ الْاَنَامِ فِى الْعَاجِلِ.

وَاِنِّىْ لَمَّا رَاَيْتُ الْاَخْبَارَ طُرُقُهَا كَثُرَتْ وَمَعْرِفَةُ النَّاسِ بِالصَّحِيْحِ مِنْهَا قَلَّتْ لِاشْتِغَالِهِمْ بِكِتْبَةِ الْمَوْضُوْعَاتِ وَحِفْظِ الْخَطَا وَ الْمَقْلُوْبَاتِ حَتّٰى صَارَ الْخَبَرُ الصَّحِيْحُ مَهْجُوْرًا لَا يُكْتَبُ وَالْمُنْكَرُ الْمَقْلُوْبُ عَزِيْزًا يُسْتَغْرَبُ وَاِنَّ مَنْ جَمَعَ السُّنَنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَتَكَلَّمَ عَلَيْهَا مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالدِّيْنِ اَمْعَنُوْا فِىْ ذِكْرِ الطُّرُقِ لِلْاَخْبَارِ وَاَكْثَرُوْا مِنْ تَكْرَارِ الْمُعَادِ لِلْآثَارِ قَصْدًا مِنْهُمْ لِتَحْصِيْلِ الْاَلْفَاظِ عَلٰى مَنْ رَامَ حِفْظَهَا مِنَ الْحُفَّاظِ فَكَانَ ذٰلِكَ سَبَبُ اِعْتِمَادِ الْمُتَعَلِّمِ عَلٰى مَا فِى الْكِتَابِ وَتَرْكِ الْمُقْتَبِسِ التَّحْصِيْلَ لِلْخِطَابِ.

فَتَدَبَّرْتُ الصِّحَاحَ لِاُسَهِّلَ حِفْظَهَا عَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ وَاَمْعَنْتُ الْفِكْرَ فِيْهَا لِئَلَّا يَصْعُبَ وَعْيُهَا عَلَى الْمُقْتَبِسِيْنَ فَرَاَيْتُهَا تَنْقَسِمُ خَمْسَةَ اَقْسَامٍ مُتَسَاوِيَةٍ مُتَّفِقَةِ التَّقْسِيْمِ غَيْرَ مُتَنَافِيَةٍ.

فَاَوَّلُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهُ بِهَا.

وَالثَّانِىْ النَّوَاهِىْ الَّتِىْ نَهَى اللّٰهُ عِبَادَهُ عَنْهَا.

وَالثَّالِثُ اِخْبَارُهُ عَمَّا اُحْتِيْجَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا.

وَالرَّابِعُ الْاِبَاحَاتُ الَّتِىْ اُبِيْحَ اِرْتِكَابُهَا.

وَالْخَامِسُ اَفْعَالُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اِنْفَرَدَ بِفِعْلِهَا.

AlHidayah - الهداية

ثُمَّ رَأَيْتُ كُلَّ قِسْمٍ مِنْهَا يَتَنَوَّعُ اَنْوَاعًا كَثِيْرَةً وَمِنْ كُلِّ نَوْعٍ تَتَنَوَّعُ عُلُوْمٌ خَطِيْرَةٌ لَيْسَ يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي الْعِلْمِ رَاسِخُوْنَ دُوْنَ مَنِ اشْتَغَلَ فِي الْاُصُوْلِ بِالْقِيَاسِ الْمَنْكُوْسِ وَاَمْعَنَ فِي الْفُرُوْعِ بِالرَّاْيِ الْمَنْحُوْسِ.

وَاَنَا نُمْلِيْ كُلَّ قِسْمٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاَنْوَاعِ وَكُلَّ نَوْعٍ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِرَاعِ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى تَحْضِيْرُهٗ عَلٰى ذَوِي الْحِجَا وَلَا تَتَعَذَّرُ كَيْفِيَّتُهٗ عَلٰى اُولِي النُّهٰى.

وَنَبْدَاُ مِنْهُ بِاَنْوَاعِ تَرَاجِمِ الْكِتَابِ ثُمَّ نُمْلِي الْاَخْبَارَ بِاَلْفَاظِ الْخِطَابِ بِاَشْهَرِهَا اِسْنَادًا وَاَوْثَقِهَا عِمَادًا مِنْ غَيْرِ وُجُوْدِ قَطْعٍ فِيْ سَنَدِهَا وَلَا ثُبُوْتِ جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِيْهَا لِاَنَّ الْاِقْتِصَارَ عَلٰى اَتَمِّ الْمُتُوْنِ اَوْلٰى وَالْاِعْتِبَارَ بِاَشْهَرِ الْاَسَانِيْدِ اَحْرٰى مِنَ الْخَوْضِ فِيْ تَخْرِيْجِ التَّكْرَارِ وَاِنْ آلَ اَمْرُهٗ اِلٰى صَحِيْحِ الْاِعْتِبَارِ.

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا قَصَدْنَا بِالْاِتْمَامِ وَاِيَّاهُ نَسْاَلُ الثَّبَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَبِهٖ نَتَعَوَّذُ مِنَ الْبِدَعِ وَالْآثَامِ وَالسَّبَبِ الْمُوْجِبِ لِلْاِنْتِقَامِ اِنَّهُ الْمُعِيْنُ لِاَوْلِيَائِهٖ عَلٰى اَسْبَابِ الْخَيْرَاتِ وَالْمُوَفِّقُ لَهُمْ سُلُوْكَ اَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ وَاِلَيْهِ الرَّغْبَةُ فِيْ تَيْسِيْرِ مَا اَرَدْنَا وَتَسْهِيْلِ مَا اَوْ مَانَا اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ.

دوسری فصل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' اس کی (عطا کردہ) نعمتوں کی وجہ سے' (وہ اللہ) جو اپنے غلبہ اور کبریائی کے حوالے سے یکتا ہے جو اپنی تمام تر عظمت کے باوجود اپنی مخلوق کے قریب ہے' اپنے قریب ترین ہونے کے باوجود ان سے دور ہے۔ وہ سرگوشی میں کی جانیوالی پوشیدہ بات کا بھی علم رکھتا ہے اور پوشیدہ مخفی افکار پر بھی مطلع ہے۔ زمین کے عناصر کے نیچے جو کچھ پوشیدہ ہے اور مخلوق کے ذہنوں میں جو کچھ گھومتا ہے' (وہ ان سب سے واقف ہے' وہ اللہ) جس نے کسی سابقہ مثال (کے موجود ہونے) کے بغیر' اپنی قدرت کے ذریعے اشیاء کو پیدا کیا اور کسی سابقہ ایجاد (جس کو سامنے رکھ کر) کچھ ایجاد کیا جائے یا سابقہ منظر' جس کی بنیاد پر کچھ بنایا جائے' کے نہ ہونے کے باوجود مخلوق کو بنایا۔

پھر اس نے عقل مند افراد کے لئے عقول کو راستہ بنایا' اور تجربہ کار لوگوں کے طریقے میں (اس عقل کو) پناہ گاہ بنایا اور عقول کی کیفیت تک رسائی کے لئے یہ اسباب بنائے کہ (لوگوں کو) سماعت و بصارت عطا کی اور تحقیق و قیاس آرائی کو اپنانے (کا راستہ بنایا) تو اس نے جو تدبیر کی' اس میں عمدہ طور پر محکم (طریقہ بنایا) اور جو کچھ اس نے تقدیر (میں طے کیا' یا بنایا) ان سب میں مضبوط (طریقہ مقرر) کیا۔

پھر اس نے تمیز کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں اور عقل مند لوگوں کو مختلف قسم کے خطاب کے ہمراہ فضیلت عطا کی اور ایک گروہ کو اپنا مقرب (بنانے کے لئے) اختیار کر لیا اور ان کی اس بات کی طرف رہنمائی کی کہ وہ سنن اور آثار کو لازم کر کے' نیک لوگوں کے راستے کی پیروی کرتے ہوئے اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے حکم کی فرمانبرداری کریں تو (اللہ تعالیٰ) نے ان لوگوں کے دلوں کو ایمان کے ذریعے مزین کر دیا اور ان کی زبانوں کو بیان کے ذریعے گویائی عطا کی۔ (جس بیان کا تعلق اس بات سے ہے کہ وہ لوگ) اس کے دین کی معلومات کی وضاحت کریں اور اس کے نبی ﷺ کی سنتوں کی پیروی کریں۔ اس کے ہمراہ وہ ان سنتوں کو جمع کرنے کے لئے' کوچ اور سفر' اہل خانہ اور اپنی ضروریات سے جدائی (کی شکل میں) مشکلات (کا سامنا کریں) اور اپنی خواہشات کو پرے کر دیں' آراء کو ترک کر کے ان (احادیث) کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

تو ایک گروہ نے (خود کو) احادیث کے لئے مختص کر دیا۔ انہوں نے (اس علم حدیث) کی تلاش کی' اس کے لیے سفر کیا' اسے نوٹ کیا' اس کی تحقیق کی' اسے محکم کیا' اس کا مذاکرہ کیا' اسے پھیلایا' اس کی سمجھ بوجھ حاصل کی' اس کے اصول مقرر کیے' ان پر فروعی مسائل (کا اضافہ کیا) اور اسے عام کیا۔

انہوں نے متصل کے مقابلے میں مرسل' منفصل کے مقابلے میں موقوف' منسوخ کے مقابلے میں ناسخ' فسخ شدہ کے مقابلے

میں محکم، مجمل کے مقابلے میں مفسر، مہمل کے مقابلے میں مستعمل، تفصیلی کے مقابلے میں مختصر، متفصی کے مقابلے میں ملزوق، خصوص کے مقابلے میں عموم، منصوص کے مقابلے میں دلیل، ممنوع کے مقابلے میں مباح، مشہور کے مقابلے میں غریب، مستحب کے مقابلے میں فرض، دہرانے کے مقابلے میں حتمی (روایات کون سی ہیں؟ اس بات کی وضاحت کی) اور مجروح کے مقابلے میں عادل، متروک کے مقابلے میں ضعیف (راوی کون سے ہیں، اس بات کی وضاحت کی۔ انہوں نے) معمول کی کیفیت، مجہول کی وضاحت، اور شکستہ پشت سے جو پھیر دیا گیا اور بیمار سے جو پلٹ دیا گیا، (اس سب کی وضاحت کی) جس کا تعلق تدلیس کی غلط فہمی اور اس میں موجود تلبیس (یعنی دھوکہ دہی) سے ہے۔

یہاں تک کہ ان حضرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے، مسلمانوں کے لئے ان کے دین کو محفوظ کر دیا۔ اور اسے ناقدین کی تنقید سے بچالیا۔ اور ان حضرات کو اختلاف کی صورت میں، ہدایت کا پیشوا بنایا اور نئے پیش آمدہ مسائل میں اندھیرے کا چراغ بنایا تو یہ حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ اصفیاء کے لئے سکون کا مرکز ہیں۔ پرہیزگاروں کے لئے پناہ گاہ ہیں اور اولیاء کے لئے مرکز ہیں۔

تو (اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اس) تقدیر، اس کے فیصلے، اس کے اپنی اس عطا کے ذریعے کیے گئے، فضل، اس کی مہربانی، اس کی نعمتوں اور اس کے نعمتوں کے ذریعے احسان کرنے پر، تمام تر تعریفیں، اس کیلئے مخصوص ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جس کی (عطا کردہ) ہدایت کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والا سعادت مند ہوتا ہے اور اس کی تائید کے ذریعے وہ شخص رہنمائی حاصل کر لیتا ہے جو نصیحت حاصل کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اس کے رسوا کرنے کی وجہ سے، وہ شخص گمراہ ہو جاتا ہے جو پھسل جائے اور سرکشی اختیار کرے اور وہ مثالی راستے سے ہٹ جاتا ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے منتخب بندے ہیں اور چنے ہوئے رسول ہیں، جنہیں اس نے اپنی ذات کی طرف دعوت دینے والا اور اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے اور حشر کے دن انہیں اپنا قرب (خاص) عطا کرے اور ان کی تمام ''طیب وطاہر آل'' پر (بھی درود نازل کرے)

امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے ولی کے طور پر منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف نبی کے طور پر مبعوث کیا تاکہ وہ مخلوق کو اس بات کی دعوت دیں کہ وہ لوگ مختلف اشیاء کی عبادت کو چھوڑ کر، اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں اور مختلف راستوں کی پیروی کو چھوڑ کر، اس (اللہ تعالیٰ) کی فرمانبرداری کو لازم پکڑ لیں (انہیں اس وقت مبعوث کیا) جبکہ مخلوق انتہائی جاہلیت اور گمراہ کن اندھی عصبیت کا شکار تھی۔ وہ حیرانگی کے عالم میں فتنوں میں چکرا رہے تھے اور مدہوشی کے عالم میں نفسانی خواہشات (کی پیروی) میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ گمراہی کے سمندروں میں ادھر ادھر ہو رہے تھے اور جہالت کی وادیوں میں چکر لگا رہے تھے۔ ان کے اونچے طبقے کا فرد دھوکے کا شکار تھا اور نچلے طبقے کا فرد قہر کا شکار تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت محمد ﷺ کو) ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والا بنایا تو نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا۔ اس کی آیات کی مراد کو واضح کر دیا۔ آپ نے بتوں کو توڑنے اور (پانسے کے) تیروں کو پرے کرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ صرف

آپ کی وجہ سے حق روشن ہوگیا اور آپ کی صبح کی وجہ سے (گمراہی کی) رات رخصت ہوگئی۔ آپ کی وجہ سے دشمنی کے جھنڈے سرنگوں ہو گئے اور نفاق کا انڈہ ٹوٹ گیا۔

بے شک آپ کی سنت کو لازم پکڑنے میں ہی تمام سلامتی ہے اور پوری بزرگی ہے۔ جس (سنت) کے چراغ بجھ نہیں سکتے اور اس کے دلائل کو پرے نہیں کیا جا سکتا جو اسے لازم پکڑ لے وہ محفوظ ہو گیا۔ جس نے اس کی مخالفت کی وہ ندامت کا شکار ہوگا۔ کیونکہ یہی (سنت) محفوظ پناہ گاہ اور مضبوط ستون ہے۔ جس کی فضیلت واضح ہے اور اس کی رسی مضبوط ہے' جو شخص اسے مضبوطی سے تھام لے گا وہ سردار بن جائے گا اور جو اس کے خلاف کا قصد کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس سے متعلق افراد دیر سے (یعنی آخرت میں) اہل سعادت ہونگے اور جلدی (یعنی دنیا میں) قابل رشک ہونگے۔

جب میں نے دیکھا کہ روایات کے طرق زیادہ ہو گئے ہیں اور ان (روایات) میں سے ''صحیح'' کے بارے میں لوگوں کی معرفت کم ہو گئی ہے کیونکہ لوگ ''موضوع'' روایات نوٹ کرنے' (روایات میں نقل ہونے والی) غلطیوں کو یاد رکھنے' مقلوب (روایات کو یاد رکھنے) میں مشغول ہیں۔ یہاں تک کہ ''صحیح'' حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے کہ اسے نوٹ نہیں کیا جاتا جبکہ منکر اور مقلوب روایات غالب ہیں جنہیں نادر سمجھا جاتا ہے حالانکہ اہل فقہ و دین سے تعلق رکھنے والے ائمہ عظام نے' احادیث کو جمع کرتے ہوئے اور ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے روایات کے طرق اس لیے ذکر کیے اور ان روایات کو تکرار کے ساتھ اس لیے نقل کیا تاکہ اس شخص کو (روایات کے) الفاظ (کا علم) حاصل کرنے میں (آسانی ہو) جو انہیں حفظ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ (لوگوں نے غیر مستند روایات اس لیے نوٹ کرنا شروع کر دی ہیں) کیونکہ طالبعلم لکھی ہوئی چیز پر اعتماد کرتا ہے۔ اور فیضیاب ہونیوالے نے خطاب (روایات کے متن) کے حصول کو ترک کر دیا ہے۔

تو میں نے مستند روایات میں تدبر کیا تاکہ میں (علم حدیث کے) طلباء کے لئے ان (روایات کو) حفظ کرنے کو آسان کر دوں۔ میں نے اس میں خوب غور و خوض کیا تاکہ فیضیاب ہونیوالے کے لئے ان (احادیث) کو یاد رکھنا مشکل نہ رہے تو میں نے یہ دیکھا کہ یہ (تمام تر) روایات پانچ اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں جو برابر کی متفقہ تقسیم ہے اس میں کوئی منافات نہیں ہے۔

ان میں سے پہلی (قسم) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو'اوامر' دیے ہیں۔

دوسری (قسم) وہ ''نواہی'' ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو منع کیا ہے۔

تیسری (قسم) وہ اطلاعات ہیں' جو ان امور کے بارے میں ہیں۔ جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

چوتھی (قسم) وہ ''اباحات'' ہیں جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

پانچویں (قسم) نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں جنہیں کرنے میں آپ ﷺ منفرد ہیں۔

پھر میں نے یہ دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک قسم میں بہت سی شاخیں (یعنی ذیلی اقسام) ہیں اور ان میں سے ہر ایک شاخ بہت سی معلومات پر مشتمل ہے جس کا فہم صرف عالموں کو حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ (علماء) جو علم میں رسوخ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نہیں جو اصول کے بارے میں اوندھے قیاس میں مشغول ہوتے ہیں اور فروع میں منحوس رائے کے ذریعے غور و فکر کرتے ہیں۔

AlHidayah - الهداية

ہم ان میں سے ہر ایک قسم کو املاء کروائیں گے اوراس میں جوانواع (یعنی ذیلی اقسام) موجود ہیں اوران میں سے ہر نوع میں جو معلومات ہیں (ان سب کو ہم املاء کروائیں گے) تا کہ اہل حجت کے لئے انہیں حاضر کرنا مخفی نہ رہے اوراہل عقل کے لئے ان کی کیفیت متعذر نہ رہے۔

ہم پہلے ہر نوع کے تراجم ابواب املاء کروائیں گے۔ پھر روایات کے الفاظ مشہور اسناد اور قابل وثوق حوالوں سے املاء کروائیں گے (ان روایات) کی سند میں کوئی انقطاع موجود نہیں ہوگا اوراس کے نقل کرنے والوں میں سے (کسی کے بھی) بارے میں جرح ثابت نہیں ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے مکمل ترین متون پر اکتفاء کر لینا' زیادہ مناسب ہے اور مشہور اسانید پر اعتماد کرنا زیادہ لائق ہے۔

بہ نسبت اس کے کہ تکرار کی تخریج کا اہتمام کیا جائے۔ اگرچہ اس کے معاملے نے صحیح اعتبار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرنے والا ہے' جو قصد ہم نے کیا ہے اور ہم اسی سے' سنت اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتے ہیں' اور ہم بدعات' گناہوں اور انتقام کو لازم کرنے والی چیزوں سے' اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ بے شک وہ بھلائی کے اسباب میں اپنے دوستوں کا مددگار ہے اور مختلف قسم کی طاعات کے راستے کی ان لوگوں کو توفیق دینے والا ہے' ہم نے جو ارادہ کیا ہے اس کو آسان کرنے کے لئے اور جو اشارہ کیا ہے اس کی تسہیل کے لئے' اسی کی طرف امید کی جاسکتی ہے۔ بے شک وہ جواد کریم' مہربان اور رحیم ہے۔

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ الْاَوَامِرُ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تدبرت خطاب الاوامر عن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاستكشاف ما طواه فى جوامع كلمه فرايتها تدور على مائة نوع وعشرة انواع يجب على كل منتحل لسنن ان يعرف فصولها وكل منسوب الى العلم ان يقف على جوامعها لئلا يضع السنن الا فى مواضعها ولا يزيلها عن موضع القصد فى سننها.

فاما اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ من انواع الاوامر فهو لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ كافة فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَفِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم الخروج منه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ اَلْفَاظُ الْوَعْدِ الَّتِىْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهِ الْمُخَاطَبُوْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهِ بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته وعارضه بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِىْ قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته قد يسع ترك ذٰلِكَ الامر المفروض عند وجود عشر خصال معلومة فمتى وجد خصلة من هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشىء جائزا تركه ومتى عدم هذه الخصال العشر كان الامر بِاِسْتِعْمَالِ ذٰلِكَ الشىء واجبا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض يشتمل على اجزاء وشعب تختلف احوال الْمُخَاطَبِيْنَ فيها والثَّانِىْ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اِسْتِعْمَالُهُ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّ رده فرض على الكفاية والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

والنَّوْعُ الثَّامِنُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىْ فرض عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ الامر بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ احدها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىْ والثَّالِثُ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ لَا فَرِيْضَةٌ وَّاِيْجَابٌ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ الامر بشيئين مقرونين فى اللفظ احدهما فرض على بعض الْمُخَاطِبِيْنَ على الكفاية والثَّانِيْ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ الامر بِثَلاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّانِىُّ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطِبِينَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فى جميع الاوقات.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ والثَّانِىُّ فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فرض على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فى بعض الاوقات والرَّابِعُ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ الامر باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ والثَّانِىُّ فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِيْنَ فِى بَعْضِ الْاَحْوَالِ والرَّابِعُ امر تاديب وارشاد امر به المخاطب الا عند وجود علة معلومة وخصال معدودة.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ الْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الواحد للشخصين المتباينين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ انسان بعينه فى شىء معلوم لا يَجُوْزُ لاحد بعده استعمال ذٰلِكَ الفعل الى يوم القيامة وان كان ذٰلِكَ الشىء معلوما يوجد.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ الامر بفعل عند وجود سبب لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ وعند عدم ذٰلِكَ السبب الامر بفعل ثان لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ خلاف تلك العلة المعلومة الَّتِىْ من اجلها امر بالامر الْاَوَّلِ.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ الامر باشياء معلومة قد كرر بذكر الامر بشىء من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ المامور بها على سبيل التاكيد.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ الامر بِاِسْتِعْمَالِ شىء باضمار سبب لا يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الشىء الا باعتقاد ذٰلِكَ السبب المضمر فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ الْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ امر على سبيل الحتم مراده استعمال ذٰلِكَ الشىء مع الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ الْمُخَاطَبُوْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ عند وقتين معلومين على سبيل الفرض والايجاب قد دل فعله على ان المامور به فى احد الوقتين المعلومين غير فرض وبقى حكم الوقت الثَّانِيْ على حالته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ الفاظ اعلام مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ الَّتِىْ هى المفسرة لمجمل الخطاب فى

الکتاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْعِشْرُوْنَ لفظة امر بشیء یشتمل علی اجزاء وشعب فما کان من تلک الاجزاء والشعب بالاجماع انه لیس بفرض فهو نفل وما لم یدل الاجماع ولا الخبر علی نفلیته فهو حتم لا یَجُوْزُ ترکه بحال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذکر بعضها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ مجملة مختصرة ذکر بعضها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ بیان کیفیته فی افعاله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرِیْنَ الامر بشیئین متضادین علی سبیل الندب خیر المامور به بینهما حَتّٰی انه لیفعل ما شاء من الامرین المامور بهما والقصد فیه اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثالث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشیئین مقرونین فی الذکر اَلْمُرَادُ مِنْ احدهما الحتم والایجاب مع اضمار شرط فیه قد قرن به حَتّٰی لا یکون الامر بذٰلِکَ الشیء الا مقرونا بذٰلِکَ الشرط اَلَّذِیْ هو المضمر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ والآخر امر ایجاب علی ظاهره یشتمل علی الزَّجْرِ عَنْ ضده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِیْ ظاهره مستقل بنفسه وله تخصیصان اثنان احدهما من خبر ثان والآخر من الاجماع وقد یستعمل الخبر مرة علی عمومه وتارة یخص بخبر ثان واخری یخص بالاجماع.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ الامر بشیئین مقرونین فی الذکر خیر المامور به بینهما حَتّٰی انه موسع علیه ایفعل ایهما شاء منهما.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ ورد بلفظ البدل حَتّٰی لا یَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ الا عند عدم السبیل الی الفرض الْاَوَّلِ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: لفظة امر بفعل من اجل سبب مضمر فی الخطاب فمتی کان السبب للمضمر الَّذِیْ من اجله امر بذٰلِکَ الفعل معلوما بعلم کان الامر به واجبا وقد عدم علم ذٰلِکَ السبب بعد قطع الوحی فغیر جائز استعمال ذٰلِکَ الفعل لاحد الی یوم القیامة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل عند عدم شیئین معلومین فمتی عدم الشیئان اللذان ذکرا فی ظاهر الخطاب کان استعمال ذٰلِکَ الفعل مباحا للمسلمین کافة ومتی کان احد ذینک 4 الشیئین موجودا کان استعمال ذٰلِکَ الفعل منهیا عنه بعض الناس وقد یباح استعمال ذٰلِکَ الفعل تارة لمن وجد فیه الشیئان اللذان وصفتهما کما زجر عن اِسْتِعْمَالُهُ تارة اخری من وجدا فیه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ باعادة فعل قصد المؤدى لذٰلِكَ الفعل اداء ه فاتى به على غير الشرط الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر عند حدوث سببين احدهما معلوم يستعمل على كيفيته والآخر بيان كيفيته فى فعله وامره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ بلفظ الايجاب والحتم وقد قامت الدلالة من خبر ثان على انه سنة والقصد فيه علة معلومة امر من اجلها هذا الامر المامور به.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: المر بالشیء الَّذِیْ كَانَ مَحْظُوْرًا فابيح به ثُمَّ نهى عنه ثُمَّ ابيح ثُمَّ نهى عنه فهو محرم الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ خير المامور به بين ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ عند عدم القدرة على كل واحد منها حَتّٰى يكون المفترض عليه عند العجز عن الْاَوَّلُ له ان يؤدى الثَّانِیُّ وعند العجز عن الثَّانِیُّ له ان يؤدى الثَّالِثُ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِیْ خير المامور به بين امرين بلفظ التخيير على سبيل الحتم والايجاب حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايهما شاء منها.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: لَفْظُ الْاَمْرِ الَّذِیْ خير المامور به بين اشياء محصورة من عدد معلوم حَتّٰى لا يكون له تعدى ما خير فيه الى ما هو اكثر منه من العدد.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ثلاثة اشياء حَتّٰى يكون المفترض عليه له ان يؤدى ايما شاء من الاشياء الثلاث.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ خير المامور به فى ادائه بين صفات ذوات عدد ثُمَّ ندب الى الاخذ منها بايسرها عليه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ خير المامور به فى ادائه بين صفات اربع حَتّٰى يكون المامور به له ان يؤدى ذٰلِكَ الفعل باى صفة من تلك الصفات الاربع شاء والقصد فيه الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هو مقرون بشرط فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط بطل ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بشرط حكم ذٰلِكَ الفعل على الايجاب وسبيل الشرط على الارشاد.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ امر باضمار شرط فى ظاهر الخطاب فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

AlHidayah - الهداية

المضمر موجودا كان الامر واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ضد ذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر احدهما فرض قامت الدلالة من خبر ثان على فرضيته والآخر نفل دل الاجماع على نفليته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين فى الذكر اَحَدًاهما اراد به التعليم والآخر امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ اَحَدًاهما فرض عَلٰى جَمِيْعِ الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ والثَّانِىُّ فرض علٰى بعض الخاطبين فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ له تخصيصات اثنان من خبرين آخرين حَتّٰى لا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهٗ على عموم ما ورد الخبر فيه الا باحد التخصيصين اللذين ذكرتهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْمُرَادُ مِنَ اللفظين الْاَوَّلِيتين امر فضيلة وارشاد والثَّالِثُ امر اِبَاحَةُ لا حتم.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءٍ مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها فرض لا يَجُوْزُ تركه والثَّانِىُّ والثَّالِثُ امران لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ مُرَادُهَا الندب والارشاد.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باربعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلٰى والثَّالِثُ امرا ندب وارشاد والثَّانِىُّ قرن بشرط فالفعل المشار اليه فى نفسه نفل والشرط الَّذِىْ قرن به فرض والرَّابِعُ امر اِبَاحَةُ لاحتم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىُّ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ يذكر تعقيب شىء ماض وَالْمُرَادُ مِنْهُ بدايته فاطلق الامر بلفظ التعقيب والقصد منه البداية لعدم ذٰلِكَ التعقيب الا بتلك البداية.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل فى اوقات معلومة من اجل سبب معلوم فمتى صادف المرء ذٰلِكَ السبب فى احد الاوقات المذكورة سقط عنه ذٰلِكَ فى سائرها وان كان ذٰلِكَ اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل مقرون بصفة معين عليها يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل بغير تلك الصفة الَّتِىْ قرنت به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ باشياء من اجل علل مضمرة فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ لم تبين كيفيتها فى ظواهر الاخبار.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بخمسة شياء مَقْرُوْنَةٍ فِى الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الخاص والثَّانِىُّ والثَّالِثُ لكل واحد منهما تخصيصان اثنان كل واحد منهما من سنة ثابتة والرَّابِعُ قصد به بعض الْمُخَاطِبِيْنَ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَالْخَامِسُ فرض على الكفاية اذا قام به البعض سقط عن الآخرين فرضه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بستة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِى اللَّفْظِ الثلاثة

الْاَوَّلُ فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثلاثة الاخر فرض عَلَى الْمُخَاطِبِيْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بسبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ منهما امرا ندب وارشاد والثَّالِثُ والرَّابِعُ اطلقا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ البعض لَا الْكُلُّ وَالْخَامِسُ والسَّابِعُ امرا حتم وايجاب فى الوقت دون الوقت والسَّادِسُ امر بِاسْتِعْمَالِهِ على الْعُمُومِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ اسْتِعْمَالُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ دُوْنَ غيرهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلْاَمْرُ بفعل عند وجود شيئين معلومين وَالْمُرَادُ مِنْهُ احدهما لا كلاهما لعدم اجتماعهما معا فى السبب الَّذِىْ من اجله امر بِذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بترك طاعة لتفرد المرء باتيانها من غير ارداف ما يشبهها او تقديم مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشيئين مقرونين فى الذكر احدهما فرض لا يسع رفضه والثَّانِيُّ مراده التغليظ والتشديد دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة امر قرن بزجر عن ترك استعمال شىء قد قرن اباحته بشرطين معلومين ثُمَّ قرن احد الشرطين بشرط ثالث حَتّٰى لا يباح ذٰلِكَ الفعل الا بهذه الشرائط المذكورة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده التحذير مما يتوقع فى المتعقب مما حظر عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده الزَّجر عَنْ سبب ذٰلِكَ الشىء المامور به.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ خرج مخرج الخصوص وَالْمُرَادُ مِنْهُ ايجابه على بعض المسلمين اذا كان فيهم الآلة الَّتِىْ من اجلها امر بِذٰلِكَ الفعل موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةِ اَمْرٍ بِقَوْلٍ مُرَادُهَا اسْتِعْمَالُهُ بِالْقَلْبِ دُوْنَ النطق باللسان.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الاوامر الَّتِىْ امر بِاسْتِعْمَالِهَا قصدا منه للارشاد وطلب الثواب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بشىء يذكر بشرط معلوم زاد ذٰلِكَ الشرط او نقص عن تحصيره كان الامر حالته واجبا بعد ان يوجد من ذٰلِكَ الشرط ما كان من غير تحصير معلوم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ امر من اجل سبب تقدم وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاديب لئلا يرتكب المرء ذٰلِكَ السبب الَّذِىْ من اجله امر بِذٰلِكَ الامر من غير عذر.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِىْ وردت مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق دون الحكم والايجاب اَلنَّوْعُ.

الْحَادِىْ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِىْ ابيحت من اجل اشياء محصورة على شرط معلوم للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ عند حدوث سبب باطلاق اسم المقصود على سببه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت مُرَادُهَا التهديد والزَّجر عَنْ ضد الامر الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ عند فعل ماض مراده جواز استعمال ذٰلِكَ الفعل المسؤول عنه مع اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهٗ مرة اخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شیء قصد به الزجر استعمال شیء ثان وَالْمُرَادُ مِنْهُما معا علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا ان استعمال ذٰلِكَ الفعل محرم وان زجر عن ارتكابه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده التعليم حيث جهل المامور به كيفية استعمال ذٰلِكَ الفعل لا انه امر على سبيل الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ والمراد الوثيقة ليحتاط المسلمون لدينهم عند الاشكال بعده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امرت مُرَادُهَا التعليم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ لَمْ تُذْكَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد دل الاجماع على نفى امضاء حكمه على ظاهره.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ شیء باطلاق اسم على ذٰلِكَ الشیء وَالْمُرَادُ مِنْهُ ما تولد منه لا نفس ذٰلِكَ الشیء.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاوامر الَّتِیْ اطلقت بالكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امر بها النساء فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ دون الرجال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ وردت بالفاظ التعريض مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بِاِسْتِعْمَالِهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: لفظة امر بشیء بلفظ المسالة مراده اِسْتِعْمَالُهٗ على سبيل العتاب 2 لمرتكب ضده.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قرن بذكر نفى الاسم عن ذٰلِكَ الشیء لنقصه عن الكمال.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ قرن بذكر عدد معلوم من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذكر ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراءه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ بمجانبة شیء مراده الزجر عَمَّا تولد ذٰلِكَ الشیء منه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ ورد بلفظ الرد والارجاع مراده نفى جواز استعمال الفعل دون اجازته وامضائه.

اَلنَّوْ عُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ المدح للاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْ عُ التِّسْعُوْنَ: الاوامر المعللة الَّتِیْ قرنت بشرائط يَجُوْزُ القياس عليها.

اَلنَّوْ عُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظ الاخبار عن نفي شيء الا بذكر عدد محصور مراده الامر على سبيل الايجاب قد استثنى بعض ذٰلِكَ العدد المحصور بصفة معلومة فاسقط عنه حكم ما دخل تحت ذٰلِكَ العدد المعلوم الَّذِیْ من اجله امر بذٰلِكَ الامر.

اَلنَّوْ عُ الثَّانِیُّ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْفَاظُ الْإِخْبَارِ للاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الْاَوَامِرُ بها.

اَلنَّوْ عُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الامر بالمداومة عليها.

اَلنَّوْ عُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر المضادة الَّتِیْ هي من اختلاف المباح.

اَلنَّوْ عُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاوامر الَّتِیْ امرت لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْ عُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: لفظة امر بفعل مع استعمله ذٰلِكَ الامر المامور به ثُمَّ نسخها فعل ثان وامر آخر.

اَلنَّوْ عُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هُوَ فَرْضٌ خير المامور به بين ادائه وبين تركه مع الاقتداء ثُمَّ نسخ الاقتداء والتخيير جميعا وبقى الفرض الباقي من غير تخيير.

اَلنَّوْ عُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ ثُمَّ حرم ذٰلِكَ الفعل على الرجال وبقى حكم النساء مباحا لهن اِسْتِعْمَالُهٗ.

اَلنَّوْ عُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الفاظ اوامر منسوخة نسخت بالفاظ اخرى من ورود اِبَاحَةُ على حظر او حظر على اِبَاحَةُ.

اَلنَّوْ عُ الْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ هو المستثنى من بعض ما ابيح بعد حظره.

اَلنَّوْ عُ الْحَادِیْ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالاشياء الَّتِیْ نسخت تلاوتها وبقى حكمها.

اَلنَّوْ عُ الثَّانِیُّ وَالْمِئَةُ: الفاظ اوامر اطلقت بالفاظ المجاورة من غير وجود حقائقها.

اَلنَّوْ عُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاوامر الَّتِیْ امر قصدا لمخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْ عُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بالادعية الَّتِیْ يتقرب العبد بها الى بارئه جل وعلا.

اَلنَّوْ عُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ باشياء اطلقت بالفاظ اضمار القصد فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْ عُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ امر لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة وبقى الحكم على حالته فرضا الى يوم القيامة.

اَلنَّوْ عُ السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ على سبيل الندب عند سبب متقدم ثُمَّ عطف بالزَّجر عَنْ مثله

AlHidayah - الهداية

مراده السبب المتقدم لا نفس ذٰلِكَ الشیء المامور به.

اَلـنَّـوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قرن بشرط معلوم مراده الزَّجْر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشرط الَّذِیْ قرن بالامر.

اَلـنَّـوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به مخالفة اهل الكتاب قد خير المامور به بين اشياء ذوات عـدد بـلـفـظ مـجـمـل ثُـمَّ استثنى من تِلْكَ الْاَشْيَاءِ شیء فزجر عنه وثبتت الباقية على حالتها مباحا اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده الاعلام بنفی جواز استعمال ذٰلِكَ الشیء لا الامر به.

AlHidayah - الهداية

سنن (یعنی احادیث کی اقسام) میں سے پہلی قسم جو اوامر کے بارے میں ہے

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے منقول ''اوامر'' کے صحیفوں کے بارے میں' جب میں نے غور وفکر کیا' تا کہ اس بات کا جائزہ لوں کہ ان کے جامع ترین کلمات کن (اقسام) پر مشتمل ہیں؟ تو میں نے اس بات کو دیکھا کہ یہ 110 ذیلی اقسام کے گرد گھومتے ہیں۔

تو سنتوں کا علم حاصل کرنے والے شخص کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی فصول کی معرفت حاصل کرے اور ہر وہ شخص جو علم کی طرف نسبت رکھتا ہے' اسے چاہئے کہ ان کے مجموعہ سے واقفیت حاصل کرے۔

تا کہ وہ احادیث کو ان کے مخصوص مقام پر رکھے اور (ان کی وضاحت کرتے ہوئے) مقصود کے مقام سے اسے زائل نہ کرے۔

جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے' جو اوامر کی اقسام سے تعلق رکھتی ہے' تو وہ قسم یہ ہے: لفظ ''امر'' کا ہو' اور وہ تمام مخاطب افراد پر تمام احوال اور تمام اوقات میں فرض ہو' اور کسی بھی شخص کے لئے' کسی بھی صورت میں' اس سے باہر جانے کی گنجائش نہ ہو۔

دوسری قسم: وعدے کے الفاظ ہوں' لیکن مراد یہ ہو کہ ان اشیاء کو استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

تیسری قسم: امر کا لفظ استعمال ہو' اور اس کے ذریعے مخاطبین کو بعض صورتوں میں (کام کرنے کا حکم دیا گیا ہو) تمام صورتیں مرادنہ ہوں۔

چوتھی قسم: امر کا لفظ ہو' جس کے ذریعے بعض مخاطبین کو' بعض حالتوں میں حکم دیا گیا ہو' تمام حالتوں میں حکم نہ دیا گیا ہو۔

پانچویں قسم: کسی چیز کا حکم دیا گیا ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ کام فرض ہے' جبکہ اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا ایک فعل موجود ہو' اور اس کی موافقت میں بھی ایک روایت موجود ہو۔

چھٹی قسم: امر کا لفظ ہو' اور دوسری روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ وہ فرض ہے اور اس فرض شدہ امر کو ترک کرنے کی گنجائش دس متعین صورتوں میں ہو' تو جب ان دس صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے گی' تو اس چیز پر عمل کرنے کا حکم ایسا ہو گا کہ اسے ترک کرنا جائز ہو گا۔

AlHidayah - الهداية

اور جب یہ دس صورتیں معدوم ہوں گی' تو اس چیز پر عمل پیرا ہونا واجب ہوگا۔

7ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' لیکن ان میں سے پہلی چیز فرض ہے' جو مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں' جب کہ دوسری چیز عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے۔

اور اس سے مراد یہ ہے: بعض صورتوں میں اس پر عمل کیا جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: اس کی ادائیگی فرض کفایہ ہے۔

اور تیسری صورت ندب اور ارشاد یعنی استحباب کے طور پر حکم ہے۔

8ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں' لیکن ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔

اور دوسری تمام مخاطبین پر تمام صورتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری مباح قرار دینے کے طور پر حکم ہے۔ لازمی نہیں ہے۔

9ویں قسم: تین اشیاء کا حکم دیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے ایک تمام مخاطبین پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر مذکور ہیں) فرض اور واجب کے طور پر نہیں ہے۔

10ویں قسم: دو چیزوں کا حکم دیا گیا' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں' جن میں سے ایک چیز بعض مخاطبین پر فرض کفایہ ہے اور دوسری مباح قرار دینے کے لئے ہے لازم نہیں ہے۔

11ویں قسم: تین اشیاء کا حکم ہوا ہے' جو لفظی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکور ہیں' لیکن ان میں سے پہلی مخاطبین پر بعض صورتوں میں فرض ہے۔ دوسری بعض صورتوں میں' بعض مخاطبین پر فرض ہے۔

اور تیسری مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

12ویں قسم: چار اشیاء کا حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا' جن میں سے پہلی تمام مخاطبین پر' تمام اوقات میں فرض ہے۔ دوسری مخاطبین پر' بعض صورتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر' بعض اوقات میں فرض ہے اور چوتھی عمومی لفظ کے ذریعے منقول ہوئی ہے' لیکن اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے' جو دوسری دو روایات سے ثابت ہے۔

13ویں قسم: چار باتوں کا حکم ہوا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے پہلی تمام مخاطبین پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

دوسری مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔ تیسری بعض مخاطبین پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور چوتھی ادب سکھانے کے لئے اور رہنمائی کرنے کے لئے ہے۔

اس کا حکم مخاطب کو اس وقت دیا گیا ہے' جب ایک متعین علت موجود ہو' یا ایک متعین صورت موجود ہو۔

14ویں قسم: ایک چیز کا حکم دو مختلف اشخاص کو ہو' اور اس سے مراد ایک شخص ہے' دونوں اشخاص مراد نہیں ہیں۔

15ویں قسم: ایک ایسا حکم جو ایک متعین شخص کو دیا گیا' اور ایک متعین چیز کے بارے میں ہے۔

AlHidayah - الهداية

اس شخص کے بعد کسی اور شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ قیامت تک اس فعل کا ارتکاب کرے اگرچہ وہ چیز متعین ہے اوراب بھی پائی جاسکتی ہے۔

16 ویں قسم: ایک فعل کا حکم ہو جو ایک متعین علت کی وجہ سے سبب پائے جانے کی صورت میں ہوگا اور اس سبب کی غیر موجودگی میں دوسرے فعل کا حکم ہوگا جو متعین علت کی وجہ سے ہوگا جو پہلی والی متعین علت کے برخلاف ہوگی جس کی وجہ سے پہلا حکم دیا گیا تھا۔

17 ویں قسم: متعین اشیاء کے بارے میں حکم دینا اور جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک چیز کا تذکرہ تکرار کے ساتھ کرنا تاکہ تاکید پیدا ہو۔

18 ویں قسم: سبب کو پوشیدہ رکھتے ہوئے کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم دینا اس چیز کا استعمال صرف اس کے سبب کے اعتقاد کی صورت میں جائز ہوگا جو خطاب کے صیغے میں پوشیدہ ہے۔

19 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا جس کا حکم لازمی طور پر دیا گیا اور اس سے مراد یہ ہے: اس چیز پر عمل کیا جائے اور اس کی متضاد چیز سے ممانعت کی جائے۔

20 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا جس کا حکم مخاطبین کو بعض حالتوں میں دیا گیا ہے جو دو متعین اوقات کے بارے میں ہے اور فرض اور واجب قرار دینے کے طور پر ہے۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شخص کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے ان دو متعین اوقات میں سے اس وقت میں یہ چیز اس پر لازم نہیں ہے۔

اور دوسرے وقت میں اس کا حکم اپنی حالت پر باقی رہے گا۔ (یعنی دوسرے وقت میں وہ لازم ہوگی)

21 ویں قسم: الفاظ ایسے ہیں کہ جیسے کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے اور اس سے مراد حکم دینا ہے اور وہ حکم کتاب میں مذکور "مجمل" حکم کی وضاحت ہے۔

22 ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم دینے کے الفاظ ہیں وہ چیز مختلف اجزاء اور شعبوں پر مشتمل ہے۔

تو اگر وہ اجزاء اور شعبے ایسے ہیں جس پر اتفاق ہے کہ وہ فرض نہیں ہیں تو وہ چیز نفل شمار ہوگی۔

اور جس چیز کے بارے میں قرآن اور حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ نفل ہے وہ لازم شمار ہوگی اسے ترک کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہوگا۔

23 ویں قسم: ایسے امر جو مجمل الفاظ کے ذریعے وارد ہوتے ہیں اور ان کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہے۔

24 ویں قسم: وہ احکام جو "مجمل" اور مختصر الفاظ کے ذریعے وارد ہوئے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ دوسری روایات میں ہے۔

25 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا جس کی کیفیت کا بیان نبی اکرم ﷺ کے فعل سے ثابت ہے۔

AlHidayah - الهداية

26 ویں قسم: دو متضاد چیزوں کا استحباب کے طور پر حکم دینا۔ ان دونوں کے بارے میں مخاطب کو یہ اختیار دیا گیا ہو' یہاں تک کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر سکتا ہو' اور مقصود یہ ہو کہ اسے تیسری صورت سے منع کیا جائے۔

27 ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: ان دونوں میں سے ایک حتمی اور لازمی ہے اور اس میں ایک شرط پوشیدہ ہے' جو اس کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کا حکم صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے' جب وہ شرط بھی اس کے ساتھ موجود ہو' جو خطاب کے صیغہ میں پوشیدہ ہے۔

جبکہ دوسرا حکم ظاہر کے مطابق ''ایجاب'' کے طور پر ہو۔ اور یہ اس کے متضاد کی ممانعت پر مشتمل ہو۔

28 ویں قسم: امر کا لفظ استعمال کیا گیا ہو' جس سے ظاہر یہ ہوتا ہو کہ یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہے' حالانکہ اس کے اندر دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک تخصیص دوسری روایت کے ذریعے ثابت ہوتی ہے۔

اور دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہوتی ہے۔

اور اس حدیث کو کبھی اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہے اور کبھی دوسری روایت کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کا حکم مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

29 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہوا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' اس کے بارے میں مخاطب کو اختیار دیا گیا ہے اور اس کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ ان دونوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔

30 قسم: ایسا حکم جو بدل کے الفاظ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

یہاں تک کہ اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا' ماسوائے اس صورت کے' جب پہلے فرض پر عمل کرنا ممکن نہ ہو۔

31 قسم: امر کا صیغہ ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور کسی سبب کی وجہ سے ہے' جو خطاب کے حکم میں پوشیدہ ہے۔

تو وہ پوشیدہ سبب جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جب بھی وہ متعین ہوگا' تو اس پر عمل کرنا واجب ہوگا۔

اور وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد اس سبب کا علم معدوم ہو گیا ہے' تو اب قیامت تک کسی بھی شخص کے لئے اس فعل کو کرنا جائز نہیں ہوگا۔

32 ویں قسم: دو متعین چیزوں کی غیر موجودگی میں کسی فعل کو کرنے کا حکم دینا' تو جب وہ دو چیزیں معدوم ہوں گی' جس کا ذکر ظاہری خطاب میں ہے' تو اس فعل پر عمل کرنا' تمام مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا اور جب ان اشیاء میں سے کوئی ایک بھی موجود ہوگی' تو اس فعل پر عمل کرنا' بعض لوگوں کے لئے ممنوع ہوگا اور اس فعل کو کرنا' بعض اوقات اس شخص کے لئے مباح ہوگا' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

جس طرح بعض اوقات اس پر عمل کرنے سے اس شخص کو منع کیا گیا ہے' جس میں وہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔

33 ویں قسم: کسی فعل کو دوبارہ کرنے کا حکم ہونا' جس میں کرنے والے شخص نے اس فعل کو ادا کرنے کی نیت کی تھی' لیکن اس نے اس کی شرط کے مطابق اسے ادا نہیں کیا' جس شرط کا حکم دیا گیا تھا۔

AlHidayah - الہدایۃ

34 ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور دو اسباب کے پیدا ہونے کی صورت میں ہے' ان میں سے ایک چیز متعین ہے' جس کی کیفیت پر عمل کیا جائے گا اور دوسری چیز کی کیفیت کا بیان آپ کے فعل اور امر میں ہوگا۔

35 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں واجب قرار دینے اور حتمی لفظ کے ذریعے حکم دیا گیا ہے' اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ عمل سنت ہے اور اس روایت میں مقصود یہ ہے: اس علت کا تعین کیا جائے' جس کی وجہ سے مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

36 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو پہلے ممنوع تھی اور پھر اسے مباح قرار دے دیا گیا' پھر اس سے منع کر دیا گیا' پھر اسے مباح قرار دیا گیا' پھر اسے منع کر دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک کے لئے حرام ہے۔

37 ویں قسم: ایسا حکم جس میں مامور بہ کو تین چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں قدرت نہ ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر پہلی صورت سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ دوسری کو ادا کرے' اور دوسری سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ لازم ہوگا کہ وہ تیسری کو ادا کرے۔

38 ویں قسم: امر کا ایسا صیغہ جس کے ذریعے مامور بہ کو دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے' اور یہ لفظ اختیار کے ذریعے ہے' یہ حتمی اور واجبی طور پر نہیں ہے۔

یہاں تک کہ اس شخص پر یہ بات لازم ہوگی' وہ ان دونوں میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

39 ویں قسم: امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جس کے ذریعے مامور بہ کو چند متعین اور مخصوص چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے یہاں تک کہ اسے اس بات کا اختیار نہیں ہوگا کہ اسے جن چیزوں کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے' ان کی متعین حدود سے تجاوز کر جائے۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو فرض ہے اور اس کے بارے میں مامور بہ کو تین چیزوں کے درمیان اختیار ہو' یہاں تک کہ اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ ان تین اشیاء میں سے جسے چاہے ادا کر دے۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے' وہ متعین صفات کے درمیان اس کی ادائیگی کر دے اور پھر اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی کہ ان میں سے جو چیز اس کے لئے آسان ہے' اسے اختیار کر لے۔

42 ویں قسم: ایسا حکم جس کے بارے میں مامور بہ کو یہ حکم دیا گیا ہے' وہ چار صورتوں میں اسے ادا کر سکتا ہے' یہاں تک کہ مامور بہ ان چار صورتوں میں سے جس صورت کے مطابق چاہے اسے ادا کر سکتا ہے اور اس کا مقصد ندب اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر اس عمل کی ترغیب ہے۔)

43 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو کسی شرط کے ساتھ ملی ہوئی ہو' تو جب وہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب

ہوگا اور جب وہ شرط موجود نہیں ہوگی' تو وہ حکم کالعدم ہوگا۔

44 ویں قسم: کسی ایسے فعل کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا حکم ایجاب کے طور پر ہے' لیکن شرط' ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

45 ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی شرط کو ظاہری خطاب میں پوشیدہ رکھ کے دیا گیا ہو' تو جب وہ پوشیدہ شرط موجود ہوگی' تو وہ حکم واجب ہوگا اور جب وہ پوشیدہ شرط معدوم ہوگی' تو اس حکم کے متضاد پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

46 ویں قسم: دو ایسی چیزوں کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو' ان میں سے ایک فرض ہے اور دوسری روایت کے ذریعے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ چیز فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز نفل ہے اور اجماع اس کے نفل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

47 ویں قسم: دو چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں سے ایک سے مراد تعلیم دینا ہے اور دوسرے سے مراد کسی کام کو مباح قرار دینا ہے۔ لازم قرار دینا مراد نہیں ہے۔

48 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم دینا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے' ان میں سے ایک چیز فرض ہے اور تمام مخاطب لوگوں پر تمام اوقات میں فرض ہے۔

جبکہ دوسری چیز بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہے۔

اور تیسری چیز میں دو خصوصیات پائی جاتی ہیں' جو دوسری دو روایات سے ثابت ہیں' یہاں تک کہ اس روایت میں عمومی طور پر جو چیز منقول ہوتی ہے' اس پر عمل کرنا اسی وقت جائز ہوگا' جب ان دو قسم کی تخصیص میں سے کوئی ایک تخصیص اس میں پائی جائے گی۔

49 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے اور پہلے دو الفاظ سے مراد یہ ہے' یہ فضیلت اور ارشاد (یعنی استحباب کے طور پر) حکم ہے۔

اور تیسری سے مراد مباح قرار دینے کے لئے حکم ہے' لازمی نہیں ہے۔

50 ویں قسم: تین اشیاء کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' ان میں سے پہلی چیز فرض ہے' جسے ترک کرنا جائز نہیں ہے' جبکہ دوسری اور تیسری متعین علت سے متعلق دو حکم ہیں اور اس سے مراد ندب اور ارشاد یعنی (استحباب) ہے۔

51 ویں قسم: چار چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہے' اس میں سے پہلی اور تیسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر حکم ہے' جبکہ دوسری کو شرط کے ساتھ ملایا گیا ہے' تو جس فعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' وہ اپنی ذات کے اعتبار سے نفل ہے۔ اور وہ شرط جو اس کے ساتھ ملائی گئی ہے' وہ فرض ہے۔

جبکہ چوتھی قسم اباحت کے لئے حکم ہے' حتمی نہیں ہے۔

52 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا ذکر کسی گزری ہوئی چیز کے عقب میں کیا گیا ہے اور اس سے مراد آغاز کے طور پر یہ حکم ہو۔

AlHidayah - الہدایة

تو اب امر کا صیغہ ''تعقیب'' کے لفظ کے ہمراہ مطلق ہے' لیکن اس سے مراد ابتدائی اعتبار سے حکم دینا ہے' کیونکہ اب وہ تعقیب معدوم ہے۔

اب صرف نئے سرے سے آغاز ہوسکتا ہے۔

53 ویں قسم: متعین اوقات میں کسی فعل کے کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین سبب کی وجہ سے ہے' تو جب ان مذکورہ اوقات میں کسی شخص کو وہ سبب درپیش ہو' تو تمام اوقات میں اس شخص سے وہ حکم ساقط ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہے۔

54 ویں قسم: کسی فعل کو کرنے کا حکم ہونا' جو کسی متعین صفت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس فعل کا ارتکاب اس صفت کے بغیر کرنا بھی جائز ہے' جس صفت کا تذکرہ اس فعل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

55 ویں قسم: ان چیزوں کے بارے میں حکم ہونا' جو نفس خطاب میں پوشیدہ علتوں کی وجہ سے ہے اور ظاہری الفاظ میں اس کی کیفیت کو بیان نہیں کیا گیا۔

56 ویں قسم: پانچ چیزوں کے بارے میں حکم ہو' جس کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی کا ذکر لفظ کے عموم کے ساتھ ہے' لیکن اس کی مراد خاص ہے۔

دوسری اور تیسری میں سے ہر ایک کی دو تخصیص صورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک سنت ثابتہ سے ثابت ہے۔

چوتھی قسم میں بعض مخاطبین کو بعض صورتوں میں مراد لیا گیا ہے۔

پانچویں قسم فرض کفایہ ہے۔ جب بعض لوگ اسے ادا کریں گے' تو باقی لوگوں سے اس کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

51 ویں قسم: چھ چیزوں کا حکم لفظی طور پر ایک ساتھ دیا گیا ہے' جن میں پہلی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر بعض صورتوں میں فرض ہیں۔

اور باقی تین چیزیں مخاطب لوگوں پر تمام صورتوں میں فرض ہیں۔

58 ویں قسم: سات چیزوں کا حکم ایک ساتھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی اور دوسری ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہیں۔

تیسری اور چوتھی میں لفظ عام ہے' لیکن اس کی مراد ''بعض'' مفہوم ہے پورا مفہوم مراد نہیں ہے۔

پانچویں اور ساتویں قسم میں حتمی اور ایجاب کے طور پر حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ ایک مخصوص وقت میں ہے' جو دوسرے وقت میں نہیں ہے۔

چھٹی قسم میں عمومی طور پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے مراد یہ ہے: یہ عمل مسلمانوں کے ساتھ کیا جائے گا۔ دوسروں کے ساتھ نہیں کیا جائے گا۔

59 ویں قسم: ایک فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جو دو متعین چیزوں کی موجودگی کی صورت میں ہے اور اس سے مراد ایک چیز

ہے دونوں مراد نہیں ہیں۔

کیونکہ وہ دونوں اس سبب میں ایک ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتیں جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

60ویں قسم: ایک اطاعت (یعنی نیکی کے کام) کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جب آدمی منفرد طور پر اسے سرانجام دے۔ اس کے بعد اس کے مشابہ عمل نہ ہو یا اس سے پہلے اس کے مشابہ عمل نہ ہو۔

61ویں قسم: دو چیزوں کا حکم ہونا' جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے' ان میں سے ایک فرض ہے' جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور دوسری سے مراد شدت اور سختی بیان کرنا ہے' حکم دینا مراد نہیں ہے۔

62ویں قسم: امر کا لفظ استعمال ہوا ہے' جس کے ساتھ ممانعت کو بھی ملایا گیا ہے' جو ایسی چیز کے استعمال کو ترک کرنے کے بارے میں ہے جس کی اباحت کا ذکر دو متعین شرطوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور پھر ان دو شرطوں میں سے' ایک کے ساتھ تیسری شرط بھی شامل کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ فعل ان مذکورہ شرائط کے بغیر کرنا مباح نہیں ہوگا۔

63ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز سے منع کرنا ہو' جو اس کے بعد متوقع طور پر آسکتی ہے۔ جس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن سے منع کیا گیا ہے۔

64ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد اس چیز کے سبب سے مامور بہ کو روکنا ہے۔

65ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو مخصوص صورتحال میں صادر ہوا ہے۔

لیکن اس سے مراد یہ ہے: اس کو بعض مسلمانوں کے لئے واجب قرار دیا جائے' جب کہ ان کے درمیان وہ آلہ موجود ہو' جس کی وجہ سے اس فعل کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

66ویں قسم: امر کے الفاظ قولی طور پر ہیں' لیکن اس سے مراد دلی طور پر اس پر عمل کرنا ہے' زبان کے ذریعے اسے بولنا مراد نہیں ہے۔

67ویں قسم: ایسے احکام جن پر عمل کرنے کا حکم اس مقصد کے لئے دیا گیا ہے' تاکہ رہنمائی کی جائے' اور ثواب طلب کیا جائے (یعنی اس پر عمل کرنا مستحب ہے)

68ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین شرط کے ساتھ کیا گیا' تو اگر اس شرط سے کوئی چیز زائد ہو' یا اس سے کوئی چیز کم ہو' تو بھی حکم اپنی حالت پر واجب رہے گا۔

جبکہ وہ شرط پائی گئی ہو' تاہم اس کی حد بندی متعین نہیں ہوگی۔

69ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو اسی سبب کی وجہ سے ہو' جس کا ذکر پہلے ہوگیا ہے' لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو' تاکہ آدمی اس سبب کی وجہ سے' اس چیز کا مرتکب نہ ہو' جس کی وجہ سے اس حکم کو دیا گیا ہے' اور ایسا کسی عذر کے بغیر ہو۔

70ویں قسم: وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں اور اس سے مراد کسی چیز کو مباح قرار دینا ہے اور مطلق قرار دینا ہے' اس سے مراد حکم دینا اور واجب قرار دینا نہیں ہے۔

71ویں قسم: وہ احکام جن میں متعین اشیاء کی وجہ سے کسی چیز کو مباح قرار دیا گیا ہے' جو متعین شرط کی وجہ سے ہے اور یہ وسعت اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے ہے۔

72ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی سبب کے پیش آنے کی صورت میں ہو' اور مقصود کے لفظ کا اطلاق اس کے سبب پر کیا گیا ہو۔

73ویں قسم: وہ احکام جو اس لئے وارد ہوئے ہیں' ان کی مراد یہ ہے: کسی چیز سے روکا جائے' اور اس حکم کے متضاد سے منع کیا جائے' جس کا حکم دیا گیا ہے۔

74ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم' جو کسی گزرے ہوئے فعل کے ساتھ ہو' اور اس سے مراد یہ ہو: اس فعل کو کرنا جائز ہے' جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور اس کے ہمراہ دوسری مرتبہ اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو۔

75ویں قسم: کسی کام کو کرنے کا حکم دیا ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: دوسرے کام کو کرنے سے منع کیا گیا ہو' اور ان دونوں سے ایک ساتھ مراد وہ علت ہو' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس فعل کو کرنا حرام ہے۔

اگرچہ اس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔

76ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد یہ ہو: اس چیز کی تعلیم دی جائے' جس سے مامور بہ شخص ناواقف ہے' اس پر عمل کیسے کیا جائے گا؟ اس سے یہ مراد نہیں ہے: یہ ایسا حکم ہے' جو کسی چیز کو حتمی قرار دینے یا واجب قرار دینے کے لئے ہے۔

77ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جبکہ اس سے مراد اس بات کی تلقین کرنا ہو کہ مسلمان آپ کے بعد اشکال پیش آنے کی صورت میں اپنے دین کے معاملے میں محتاط رہیں۔

78ویں قسم: وہ احکام جو دیئے گئے ہیں' لیکن اس سے مراد تعلیم دینا ہے۔

79ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس کا حکم کسی متعین علت کی وجہ سے دیا گیا ہے' وہ علت نفس خطاب میں مذکور نہیں ہے' لیکن اجماع اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس حکم سے مراد اس کا ظاہری مفہوم نہیں ہے۔

80ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کا حکم ہونا' جس میں اسم کا اطلاق اس چیز پر کیا گیا ہو' اور مراد اس سے یہ ہو: اس چیز سے جو چیز پیدا ہوتی ہے' وہ مراد ہے۔ نفس چیز مراد نہیں ہے۔

81ویں قسم: امر کے وہ الفاظ جنہیں کنایہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہو' تصریح کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔

82ویں قسم: وہ اوامر جن کے ذریعے خواتین کو بعض حالتوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہو۔ یہ حکم مردوں کے لئے نہ ہو۔

83ویں قسم: وہ احکام جو تعریض کے طور پر منقول ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان احکام پر عمل کیا جائے۔

84ویں قسم: سوالیہ الفاظ کے ہمراہ کسی چیز کو کرنے کا حکم دینا اور اس سے مراد یہ ہے: جو شخص اس حکم سے متضاد صورت کا مرتکب ہوا ہو' اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے عمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔

85ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسا حکم دینا' جس میں اس چیز کے اسم کی اس سے نفی کی گئی ہو' کیونکہ اس صورت میں وہ چیز کامل نہیں رہتی۔

86ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کا ذکر کسی متعین تعداد کے ہمراہ کیا گیا ہو' حالانکہ اس سے یہ مراد نہ ہو: اس مخصوص تعداد کے علاوہ کی نفی کی گئی ہے۔

87ویں قسم: کسی چیز سے الگ رہنے کا حکم ہونا' اس سے مراد یہ ہے: اس چیز سے جو چیز آگے آتی ہے' اس سے منع کیا جائے۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا جو لفظ مستر د کرنے یا رجوع کرنے کے ساتھ وارد ہو' اور اس سے مراد یہ ہو: اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی جائے۔

یہ مراد نہیں ہے: اسے جائز قرار دیا جائے' یا باقی رکھا جائے۔

89ویں قسم: الفاظ میں کچھ چیزوں کی تعریف کی گئی ہو' لیکن اس سے مراد یہ ہو: ان پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے۔

90ویں قسم: وہ احکام جو کسی علت کی وجہ سے دیئے گئے ہیں' جو شرائط کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں' ان پر قیاس کرنا جائز ہو۔

91ویں قسم: ایسے الفاظ جو کسی چیز کی نفی کی اطلاع دیتے ہیں' البتہ ایک متعین تعداد کے ذکر کا حکم مختلف ہو۔

اس سے مراد یہ ہوگا: واجب قرار دینے کے طور پر کسی چیز کا حکم دیا جائے' اور اس میں سے اس متعین تعداد کو متعین صفت کے ہمراہ مستثنیٰ کرلیا گیا ہے' تو جو اس متعین تعداد کے تحت داخل ہوگا' اس سے یہ حکم ساقط ہوگا' جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے۔

92ویں قسم: ایسے الفاظ جو کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: ان کا حکم دیا جائے۔

93ویں قسم: ایسے اطلاع' جو کہ چیزوں کے بارے میں ہیں' جس سے مراد یہ ہے: ان پر باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم دیا جائے۔

94ویں قسم: ایسے حکم جو بظاہر متضاد ہیں اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

95ویں قسم: وہ اوامر' جو موجود اسباب یا متعین علتوں کی وجہ سے دیئے گئے ہیں۔

96ویں قسم: صیغہ امر کا استعمال ہوا ہے' جو کسی فعل کے بارے میں ہے اور اس پر عمل ہوا بھی ہے' پھر اس کے بعد دوسرے فعل یا دوسرے حکم نے اسے منسوخ کردیا۔

97ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جو فرض ہے اور پھر مامور بہ کو اس بارے میں اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اسے ادا کرے یا اقتداء کے ہمراہ اسے ترک کردے' پھر اقتداء کا حکم اور اختیار دینے کا حکم دونوں منسوخ ہوگئے اور کسی اختیار کے بغیر فرض باقی رہ گیا۔

98ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہونا' جس کے بارے میں حکم دیا گیا' پھر اس فعل کو مردوں کے لئے حرام قرار دے دیا گیا اور خواتین کے لئے اس کا استعمال مباح کے طور پر باقی رہا۔

99ویں قسم: ایسے الفاظ جو اوامر کے ہیں، لیکن منسوخ ہیں وہ دوسرے الفاظ کے ذریعے منسوخ کئے گئے ہیں، جس میں کسی ممنوع چیز کے مباح ہونے کا ذکر ہے یا کسی مباح چیز کے ممنوع ہونے کا ذکر ہے۔

100ویں قسم: کسی چیز کو کرنے کا حکم ہونا، جو مستثنیٰ ہے، جس کے ممنوع ہونے کے بعد اسے مباح کیا گیا تھا۔

101ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں حکم ہونا، جن کی تلاوت منسوخ ہے، لیکن ان کا حکم باقی ہے۔

102ویں قسم: الفاظ اوامر کے ہوں اور انہیں ان کے حقائق کی موجودگی کی بجائے، صرف مجاورت (یعنی لفظی مناسبت) کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہو۔

103ویں قسم: ایسے احکام جن کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اس کا مقصد مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت ہے۔

104ویں قسم: ایسی دعائیں مانگنے کا حکم ہونا، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بندہ قرب حاصل کرسکتا ہے۔

105ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں حکم ہو، جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں، جن کے ذریعے مقصود کو نفسِ خطاب میں پوشیدہ رکھا گیا ہو۔

106ویں قسم: ایسا حکم جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہے، جب وہ علت اٹھ جائے گی، تو حکم اپنی حالت پر قیامت تک فرض کے طور پر باقی رہے گا۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں استحباب کے طور پر کوئی حکم دیا گیا ہو، جو کسی متقدم سبب کے ساتھ ہو۔

اور پھر اس کی مثل سے منع کر دیا گیا ہو، جو عطف کے ہمراہ ہو، اور اس سے مراد سابقہ سبب ہے۔

وہ چیز مراد نہ ہو، جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہے۔

108ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا، جو کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو، اور اس سے مراد (یہ ہے: اس شرط کے متضاد سے منع کیا جائے، جس شرط کا ذکر اس امر کے ہمراہ کیا گیا ہے۔)

109ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا، جس سے مراد اہل کتاب کی مخالفت ہو، اور مامور بہ شخص کو متعدد چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہو، جو مجمل لفظ کے ذریعے ہو، اور پھر ان اشیاء میں سے کسی چیز کا استثناء کرلیا جائے، اور اس سے منع کر دیا جائے، اور باقی اپنی اصل حالت پر باقی رہیں، یعنی ان پر عمل کرنا مباح ہو۔

110ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو، وہ ایسی چیز ہو، جس سے مراد اس چیز پر عمل کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع دینا ہو، اس کا حکم دینا مراد نہ ہو۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِيُّ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ النَّوَاهِيْ

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وقد تتبعت النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتدبرت جوامع فصولها وانواع ورودها لِاَنَّ مجراها فی تشعب الفصول مجری الاوامر فی الاصول فرايتها تدور علی مائة نوع وعشرة انواع.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ الزَّجْرِ عَنْ الاتكال علی الكتاب وترك الاوامر والنواهی عن المصطفی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ الفاظ اعلام لاشياء وكيفيتها مُرَادُهَا الزَّجْرِ عَنْ ارتكابها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ وجميع الاوقات حَتّٰى لا يسع اَحَدًا منهم ارتكابها بحال.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر بعض الْمُخَاطَبِيْنَ عنها فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه الرجال دون النساء .

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنه النساء دون الرجال.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بعض النساء فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلُّ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها الْمُخَاطَبُوْنَ فی اوقات معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهَا بعض الاحوال فی بعض الاوقات المذكورة فی ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ وردت بالفاظ مختصرة ذكر نقيضها فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءٍ وردت بالفاظ مجملة تفسير تلك الجمل فِيْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ ورد بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وبيان تخصيصه فی فعله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ من اجل علة لَمْ تُذْكَرْ فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وقد ذكرت فی خبر ثان فمتی كانت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجورا عنه ومتي عدمت تلك العلة موجودة كان اِسْتِعْمَالُهُ مزجرا عنه ومتی عدمت تلك العلة جاز اِسْتِعْمَالُهُ وقد يباح هذا الشیء المزجر عنه

فی حالَّتِین اخريين وان كانت تلك العلة ايضا موجودة والزجر قائم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ استثنی بعض ذٰلِكَ العموم فابيح بشرائط معلومة فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ ابيح ارتكابه فی وقتين معلومين احدهما منصوص من خبر ثان والثَّانِیْ مستنبط من سنة اخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْاَوَّلُ

والثَّانِیْ قصد بهما الرجال دون النساء والثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جميعا من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد بين كيفيتها فی خبر ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ المخصوص فی الذكر الَّذِیْ قد يشارك مثله فيه وَالْمُرَادُ مِنْهُ التاكيد.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ احدها قصد به الندب والارشاد والثَّانِیْ زجر عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فمتى ككانت تلك الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هَذَا الشیء موجودة كان الزجر واجبا ومتى عدمت تلك العلة كان استعمال ذٰلِكَ الشیء المزجور عنه مباحا والثَّالِثُ زجر عن فعل فی وقت معلوم مراده ترك اِسْتِعْمَالُهُ فی ذٰلِكَ الوقت وقبله وبعده.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بلفظ التحريم الَّذِیْ قصد به الرجال دون النساء وقد يحل لهم استعمال هذا الشیء المزجور عنه فی حالَّتِین لعلتين معلومتين.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ وردت فی اقوام باعيانهم يكون حكمهم وحكم غيرهم من المسلمين فيه سواء .

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْمُرَادُ مِنْ الشيئين الْاَوَّلَين الرجال دون النساء والشیء الثَّالِثُ قصد به الرجال والنساء جميعا فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ رخص لبعض الناس فی اِسْتِعْمَالُهُ لسبب متقدم ثُمَّ حظر ذٰلِكَ بالكلية عليه وعلى غيره والعلة فی هذا الزجر القصد فيه مخالفة المشركين.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ زجر عنه انسان بعينه وَالْمُرَادُ مِنْهُ بعض الناس فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ قصد بها الاحتياط حَتّٰی يكون المرء لا يقع عند ارتكابها فيما حظر عليه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ اَشْيَاءٍ زجر عنها بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وقد اضمر كيفية تِلْكَ الْاَشْيَاءِ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ مخرجه مخرج الخصوص لقوام باعيانهم عَنْ شَیْءٍ بعينه يقع الخطاب عليهم وعلى غيرهم ممن بعدهم اذا كان السبب الَّذِیْ من اجله نهى عن ذٰلِكَ الفعل موجودا.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ زجر عنه الرجال والنساء ثُمَّ استثنى منه بعض الرجال وابيح 2 لهم ذٰلِكَ وبقى حكم النساء وبعض الرجال على حالته.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجر عَنْ ان يفعل بالمرء بعد الممات ما حرم عليه قبل موته لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ من اجلها حرم عليه ما حرم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ ورد بلفظ الاسماع لمن ارتكبه قد اضمر فيه شرط معلوم لم يذكر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِیْ قصد به الْمُخَاطَبُوْنَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وابيح للمصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استعمله لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ ليست فى امته.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فى الذكر بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ احدهما مستعمل على عمومه والثَّانِیْ بيان تخصيصه فى فعله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ: لفظ التغليظ على من اتى بشيئين من الخبر فى وقتين معلومين قصد به احد الشيئين المذكورين فى الخطاب مما وقع التغليظ على مرتكبهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ: الاخبار عن نفى جواز شیء بشرط معلوم مراده الزَّجر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ الا عند وجود احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: لفظة اخبار عَنْ شَیْءٍ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان قد سئل عنه فزجر عن الشیء الَّذِیْ سئل عنه بلفظ الاخبار عَنْ شَیْءٍ آخر.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الزَّجر عَنْ سبعة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ الْاَوَّلُ منها حتم على الرجال دون النساء والثَّانِیْ والثَّالِثُ قصد بهما الاحتياط.

والتورع والرَّابِعُ وَالْخَامِسُ والسَّادِسُ قصد بها بعض الرجال دون النساء والسَّابِعُ قصد به مخالفة المشركين على سبيل الحتم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: الزَّجر عَنْ استعمال فعل من اجل علة مضمرة فى نفس الحطاب قد ابيح

استعمال مثله بصفة اخرى عند عدم تِلْكَ الْعِلَّةِ الَّتِي هِيَ مُضْمَرَةٌ فِي نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ بفعله وترك الانكار على مرتكبه عند المشاهدة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند حدوث سبب مراده متعقب ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن به اِبَاحَةُ شيء ثان والمراد به 2 الزَّجْر عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ لا انْفِرَادِ كل واحد منهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: الزَّجْر عَنْ ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِي الذِّكْرِ الْاَوَّلُ والثَّانِيُّ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ قصد بهما الْمُخَاطَبُوْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ والثَّالِثُ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ ذكر تخصيصه فى خبر ثان من اجل علة معلومة مذكورة.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو البيان لمجمل الخطاب فى الكتاب ولبعض عموم السنن.

اَلنَّوْعُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الشيء المزجور عنه مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان الزجر واجبا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيُّ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ قرن بشرط معلوم فمتى كان ذٰلِكَ الشرط موجودا كان الزجر حتما ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الشيء.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ لاسباب موجودة وعلل معلومة مذكورة فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِاِسْتِعْمَالِ فعل مقرون بترك ضده مرادهما اَلزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ ثالث استعمل هذا الفعل من اجله.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ نهى عن اِسْتِعْمَالُهُ بصفة ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينة بصفة اخرى غير تلك الصفة الَّتِيْ من اجلها نهى عنه اذا تقدمه مثله من الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ معلومة بالفاظ الكنايات دون التصريح.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شيء عند حدوث شيئين معلومين اضمر كيفيتهما فِيْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ افرادهما واجتماعهما معا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هو منسوخ نسخه فعله واباحته جميعا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ اَشْيَاءٍ قصد بها الندب والارشاد لا الحتم والايجاب.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: لفظة اِبَاحَةُ لشيء سئل عنه مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشيء المسؤول عنه

بلفظ الاِبَاحَۃ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ قصد به الزجر عَمَّا یتولد من ذٰلِكَ الشیء لا ان ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ زجر فی ظاهر الخطاب عنه منهی عنه اذا لم یکن ما یتولد منه موجودا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجر عَنْ اَشْیَاءٍ باطلاق الفاظ بواطنها بخلاف الظواهر منها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجر عَنْ فعل من اجل شیء یتوقع فما دام یتوقع کون ذٰلِكَ الشیء کان الزجر قائما عن استعمال ذٰلِكَ الفعل ومتی عدم ذٰلِكَ الشیء جاز اِسْتِعْمَالُهٗ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ اطلقت بالفاظ التهدید دون الحکم قصد الزَّجْر عَنها بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الفاظ تعبیر لاشیاء مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ اِسْتِعْمَالُهَا تورعا.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاخبار عن الشیء الَّذِیْ مراده الزَّجر عَنْ استعمال فعل من اجل سبب قد یتوقع کونه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الزَّجر عَنْ اتیان طاعة بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ اذا کانت منفردة حَتّٰی تقرن باخری مثلها قد یباح تارة اخری اِسْتِعْمَالُهَا مفردة فی حالة غیر تلك الحالة الَّتِیْ نهی عنها مفردة.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ نهی عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فمتی کانت تلك العلة موجودة کان الزجر واجبا وقد یبیح هذا الزجر شرط آخر وان کانت العلة الَّتِیْ ذکرناها معلومة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: الاعلام للشیء الَّذِیْ مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ الَّذِیْ قرن بمجانبته مدة معلومة مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ 2 فی الوقت المزجور عنه والوقت الَّذِیْ ابیح فیه.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ باطلاق نفی کون مرتکبه من المسلمین وَالْمُرَادُ مِنْهُ ضد الظاهر فی الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجر عَنْ اَشْیَاءٍ وردت بالفاظ التعریض دون التصریح.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: تمثیل الشیء بالشیء الَّذِیْ ارید به الزَّجر عَنْ استعمال ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ یمثل من اجله.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: الزَّجر عَنْ مجاورة شیء عند وجوده مع النهی عن مفارقته عند ظهوره.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اِسْتِعْمَالُهٗ قرن بذکر وعید مراده نَفْیُ الِاسْمِ عَنِ الشَّیْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْکَمَالِ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ سئل عنه بوصف مراده الزَّجْر عَنْ استعمال ضده.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِكَ العدد نفيا عَمَّا وراء ه اطلق هذا الزجر بلفظ الاخبار.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ ضد ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: لفظة استخبار عَنْ فِعْلٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اسْتِعْمَالِ ذَلِكَ الفعل المستخبر عنه.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: لفظة استخبار عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال شیء ثان.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بذكر عدد محصور من غير ان يكون المراد فيما دون ذٰلِكَ العدد المحصور مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: الزَّجْر عَنْ استعمال شیء من اجل علة مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ فاوقع الزجر على العموم فيه من غير ذكر تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: فعل فعل بامته صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ بعينه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ يكون مرتكبه ماجورا حكمه فی ارتكابه ذٰلِكَ الشیء المزجور عنه حكم من ندب اليه وحث عليه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا نهی عنه من الاشياء الَّتِیْ غير جائز ارتكابها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: الاخبار عن ذم اقوام باعيانهم من اجل اوصاف معلومة ارتكبوها مراده الزَّجْر عَنْ استعمال تلك الاوصاف باعيانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ اِسْتِعْمَالُهُ لاقوام باعيانهم عند وجود نعت معلوم فيهم قد اضمر كيفية ذٰلِكَ النعت فی ظاهر الخطاب.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: لفظة اخبار عن نفی فعل مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهُ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن نفی شیء عند كونه وَالْمُرَادُ مِنْهُ الزَّجْر عَنْ بعض ذٰلِكَ الشیء لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی افعال مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ تلك الخصال باعيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عن نفی اشياء مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ الركون اليها او مباشرتها من حيث لا يجب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن الشیء بلفظ المجاورة مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ الخصال الَّتِیْ قرن بمرتکبها من اجلها ذٰلِكَ الاسم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ اخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْها باطلاق استحقاق العقوبة على تِلْكَ الْاَشْيَاءِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتكبها لا نفسها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: الاخبار عن استعمال شیء مراده اَلزَّجْرُ عَنْ شَیْءٍ ثان من اجله اخبر عن استعمال هذا الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ: اَلْفَاظُ الْإِخْبَارِ عَنْ اَشْيَاءٍ بتباين الالفاظ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعيانها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ التمثيل لاشياء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الَّذِیْ بيان تخصيصها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ قصد بها الزَّجْر عَنْ بعض ذٰلِكَ العموم.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ: لَفْظَةُ اِخْبَارٍ عَنْ شَیْءٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنِ استعمال بعض الناس لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ: الفاظ الاستخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ استخبر عنها قصد بها التعليم على سبيل العتب.

اَلنَّوْعُ التِّسْعُوْنَ: لفظة اخبار عن ثلاثة اشياء مَقْرُوْنَةٍ فِی الذِّكْرِ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ الْمُرَادُ مِنْ احدها الزَّجْر عَنْه لعلة مضمرة لَمْ تُذْكَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ والثَّانِیْ والثَّالِثُ مزجور ارتكابهما فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ على عموم الخطاب.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ بالفاظ التحذير مُرَادُهَا اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِیْ حذر عنها فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن نفی جواز اشياء معلومة مُرَادُهَا الزَّجْر عَنْ اتيان تِلْكَ الْاَشْيَاءِ بتلك الاوصاف.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ الَّذِیْ زجر عنه بعض الْمُخَاطَبِيْنَ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وعارضه فی الظاهر بعض فعله ووافقه البعض.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ باطلاق اِلاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفِی الْمَعْنٰی فَيَكُوْنُ احدهما مامورا به والآخر مزجورا عنه.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: الاخبار عن الشیء بلفظ نفی اِسْتِعْمَالُهٗ فی وقت معلوم مراده الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالُهٗ فِیْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ لا نفيه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّیْءِ بلفظة قد استعمل مثله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ادى

الخبران عنه بلفظة واحدة معناها غير شيئين.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: الزَّجر عَنْ استعمال شيء بصفة مطلقة يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ بتلك الصفة اذا قصد بالاداء غيرها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ بصفة معلومة قد ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بتلك الصفة المزجور عنها بعينها لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ هو البيان لمجمل الخطاب فى الكتاب.

اَلنَّوْعُ الْمِئَةُ: الاخبار عَنْ شَيْئَيْنِ مقرونين فى الذكر الْمُرَادُ مِنْ احدهما الزَّجر عَنْ ضده والآخر اَمْرُ نُدْبٍ وَّاِرْشَادٍ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ كان مباحا فِىْ كُلِّ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عنه بالنسخ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وبقى الباقى على حالته مباحا فى سائر الاحوال.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ كان مباحا فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ زجر عن قليله وكثيره فى جميع الاوقات بالنسخ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْمِئَةُ: الاخبار عن الشيء الَّذِىْ مراده الزَّجر عَنْه على سَبيل العموم وله تخصيص من خبر ثان.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ اباح لهم ارتكابه ثُمَّ اباح لهم اِسْتِعْمَالُهُ بعد هذا الزجر مدة معلومة ثُمَّ نهى عنه بالتحريم فهو محرم الى يوم القيامة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ من اجل سبب معلوم ثُمَّ ابيح ذٰلِكَ الشيء بالنسخ وبقى السبب على حالته محرما.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِىْ عرضه اِبَاحَةُ ذٰلِكَ الشيء بعينيه من غير ان يكون بينهما فى الحقيقة تضاد ولا تهاتر اَلنَّوْعُ.

السَّابِعُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَمْرُ بِالشَّيْءِ الَّذِىْ مراده الزَّجر عَنْ ضد ذٰلِكَ الشيء المامور به لعلة مضمرة فِىْ نَفْسِ الْخِطَابِ

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْمِئَةُ: اَلزَّجْرُ عَنِ الْاَشْيَاءِ الَّتِىْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْمِئَةُ: الفاظ الوعيد على اشياء مُرَادُهَا الزَّجر عَنْ ارتكاب تِلْكَ الْاَشْيَاءِ باعيانها

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ وَالْمِئَةُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ كان يكرهها رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب مجانبتها وان لم يكن فى ظاهر الخطاب النهى عنها مطلقا.

سنن کی اقسام میں سے دوسری قسم

جو''نواہی''ہیں

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول ''نواہی'' کی میں نے تحقیق کی اور ان کی فصول کی جوامع میں غور وفکر کیا۔ ان کے ورود کی نوعیتوں (کا جائزہ لیا) کیونکہ فصول کی شکل میں ان کی جزء بندی بھی اصول میں ''اوامر'' کی جگہ ہی ہوگی' تو میں نے یہ دیکھا کہ ان کی بھی ایک سودس قسمیں ہی بنتی ہیں۔

پہلی قسم: اس بات کی ممانعت کہ صرف کتاب (یعنی قرآن) پر تکیہ کرلیا جائے اور مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول اوامر ونواہی کو ترک کردیا جائے۔

دوسری قسم: الفاظ یوں ہوں جیسے کسی چیز اور اس کی کیفیت کے بارے میں اطلاع دی جارہی ہے اور مراد اس چیز کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

تیسری قسم: وہ ممانعت کچھ چیزوں کے بارے میں ہوگی' جس کے ذریعے مخاطب افراد کو تمام حالتوں اور تمام اوقات میں منع کیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی کسی بھی صورت میں اس کے ارتکاب کی گنجائش نہ ہو۔

چوتھی قسم: بعض مخاطب افراد کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا۔ تمام صورتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہے)

پانچویں قسم: مردوں کو منع کیا گیا ہوگا۔ خواتین کو نہیں۔

چھٹی قسم: خواتین کو منع کیا گیا ہوگا، مردوں کو نہیں۔

ساتویں قسم: بعض خواتین کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا۔ تمام حالتوں میں (منع نہیں کیا گیا ہوگا)

آٹھویں قسم: مخاطب افراد کو متعین اوقات میں منع کیا گیا ہوگا اور ان اوقات کا تذکرہ نفس خطاب میں ہوگا اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ خطاب میں جن اوقات کا ذکر ہوا ہے اس کی بعض حالتیں مراد ہیں۔

نویں قسم: وہ ممانعت ایسی اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ مختصر الفاظ میں (حدیث میں) مذکور ہوا ہوگا اور اس کی نقیض کا ذکر دوسری روایات میں ہوگا۔

دسویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ (حدیث میں) مجمل الفاظ میں وارد ہوا ہے اور ان جملوں کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہوگی۔

گیارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی

AlHidayah - الهداية

تخصیص کی وضاحت نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک میں ہوگی۔

بارہویں قسم: وہ ممانعت ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جو عمومی (مفہوم رکھنے والے) لفظ کے ہمراہ منقول ہے اور اس کی ایک علت ہوگی' جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہوگا۔ اس (علت کا تذکرہ) دوسری روایت میں ہوگا' تو جب تک وہ علت موجود رہے گی۔ اس چیز کے استعمال کی ممانعت کا حکم باقی رہے گا اور جب وہ علت معدوم ہو جائے گی، تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور یہی ممنوعہ چیز دوسری دو صورتوں میں مباح قرار دی جائے گی۔ اگرچہ وہ علت بھی موجود ہو' اور ممانعت بھی قائم ہو۔

تیرہویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے ایسے عموم کے ہمراہ ہوگی کہ اس عموم کے کچھ حصے کا استثناء کرلیا گیا ہوگا اور دوسری روایات میں بعض متعین شرائط کے ہمراہ (اس عمل کو) مباح قرار دیا گیا ہو۔

چودھویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں لفظ کے عموم کے ہمراہ ہوگی اور اس عمل کا ارتکاب دو متعین اوقات میں مباح قرار دیا گیا ہوگا ان میں سے ایک کے بارے میں نص دوسری روایت میں موجود ہوگی اور دوسری کا استنباط دوسری سنت سے کیا گیا ہو گا۔

پندرہویں قسم: ان (تین اشیاء میں سے) پہلی اور دوسری کے ذریعے مرد مراد لئے گئے ہوں گے، خواتین مراد نہیں ہوں گی' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مرد اور خواتین سب مراد ہوں گے۔ اس کی وجہ وہ علت ہوگی' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہوگی اور اس کی کیفیت کو دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہوگا۔

سولہویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے ذکر میں مخصوص ہونے (کا مفہوم) پایا جاتا ہے حالانکہ اس کی مثل اشیاء اس بارے میں اس کی شریک ہوں گی اور اس سے مراد تاکید (کا مفہوم واضح کرنا) ہوگا۔

سترہویں قسم: وہ ممانعت ایسی تین اشیاء کے بارے میں ہوگی جن کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہوگا۔ ان میں سے ایک کے ذریعے ندب اور ارشاد مراد لیا گیا ہوگا، دوسری چیز سے ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہوگی' تو جب بھی وہ علت موجود ہوگی' جس کی وجہ سے اس چیز سے منع کیا گیا ہے' تو ممانعت لازم ہوگی، اور جب وہ علت معدوم ہوگی' تو اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال مباح ہوگا۔ تیسری (ذکر شدہ چیز) کسی متعین وقت میں کسی فعل کی ممانعت کے بارے میں ہوگی اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ اس فعل پر اس (مذکورہ) وقت، اس سے پہلے اور بعد والے وقت (یعنی کسی بھی وقت میں) عمل نہ کیا جائے۔

اٹھارویں قسم: وہ ممانعت کسی چیز کے بارے میں ہوگی اور حرام قرار دیئے جانے کے الفاظ کے ہمراہ ہوگی لیکن اس کے ذریعے مراد تردد ہوں گے۔ خواتین مراد نہیں ہوں گی۔ ان کے لئے اس ممنوع قرار دی جانے والی چیز کا استعمال دو متعین علتوں کی وجہ سے دو حالتوں میں جائز ہوگا۔

انیسویں قسم: کچھ اشیاء سے ممانعت کا وہ حکم متعین اقوام کے بارے میں وارد ہوگا لیکن ان لوگوں اور دوسرے مسلمانوں کا اس بارے میں حکم ایک جیسا ہوگا۔

بیسویں قسم: وہ ممانعت تین چیزوں کے بارے میں ہوگی جن کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہوگا۔ ان (تین میں سے) پہلی دو

چیزوں (کا حکم) مردوں کے بارے میں ہوگا۔خواتین کے لئے نہیں ہوگا' جبکہ تیسری چیز کے بارے میں مرد وخواتین دونوں مراد لئے گئے ہوں گے لیکن یہ بعض حالتوں میں ہوگا۔تمام حالتوں میں نہیں ہوگا۔

اکیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس کے استعمال کی پہلے کچھ لوگوں کو اجازت دی جاچکی ہوگی۔ جس کا سبب پہلے گزر چکا ہوگا۔ پھر اس چیز کو ان لوگوں اور دیگر تمام لوگوں کے لئے کلی طور پر ممنوع قرار دیدیا گیا ہو' اور اس ممانعت میں موجود علت یہ ہوگی کہ اس بارے میں مشرکین کی مخالفت کرنا مقصود ہوگا۔

بائیسویں قسم: وہ ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہوگی' جس سے ایک متعین فرد کو منع کیا گیا ہوگا' جبکہ اس سے مراد بعض حالتوں میں بعض حضرات ہوں گے۔

23 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو لیکن اس کے ذریعے مقصود احتیاط ہو' یہاں تک کہ آدمی اس کے ارتکاب کے وقت ممنوعہ چیز کا مرتکب شمار نہ ہو۔

24 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں ممانعت ہو' اور وہ ممانعت لفظ عموم کے ہمراہ اور ان اشیاء کی کیفیت نفسِ خطاب (یعنی روایت کے متن) میں پوشیدہ ہو۔

25 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت ہو' جس کا مخرج' خصوص کا مخرج ہو جو کسی متعین قوم کے بارے میں اور کسی متعین چیز کے حوالے سے ہو لیکن وہ خطاب ان لوگوں اور ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر بھی واقع ہو' جبکہ وہ سبب موجود ہو جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہو۔

26 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ممانعت' لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو اور اس چیز سے مردوں اور خواتین (دونوں) کو منع کیا گیا ہو اور پھر اس میں سے بعض مردوں کا استثناء کرلیا جائے اور ان کے لئے اس چیز کو مباح قرار دے دیا جائے جبکہ باقی خواتین اور مردوں کے لئے وہ حکم اپنی اصل حالت پر باقی رہے۔

27 ویں قسم: وہ ممانعت اس چیز کے حوالے سے ہو کہ کسی آدمی کے ساتھ اس کے مرنے کے بعد کوئی ایسا کام کرنے سے منع کیا گیا ہو' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے اس کے مرنے سے پہلے بھی حرام قرار دیا گیا تھا۔اس پر جو حرام ہوا' سو ہوا۔

28 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو اس کے مرتکب کو سنانے کے الفاظ کے ہمراہ وارد ہوئی ہو اور اس میں ایک متعین شرط پوشیدہ ہو جس کا ذکر نفسِ خطاب میں نہ ہو۔

29 ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت جس سے مقصود بعض احوال میں مخاطب افراد ہو اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے لئے کسی متعین علت کی وجہ سے اس پر عمل کرنا مباح قرار دیا گیا ہو' لیکن یہ اجازت آپ کی امت کے لئے نہ ہو۔

30 ویں قسم: دو چیزوں سے منع کیا گیا' جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا اور عمومی الفاظ کے ہمراہ ہوا ان میں سے ایک پر اپنے عموم کے مطابق عمل کیا جائے گا' اور دوسری کے مخصوص ہونے کی وضاحت آپ کے فعل میں ہوگی۔

31 ویں قسم: لفظی طور پر اس شخص کی مذمت کی گئی ہو' جس نے دو متعین اوقات میں خبر سے متعلق دو چیزیں ذکر کیں' اور اس

کے ذریعے متن میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک چیز ہو اور اس کا تعلق ان چیزوں سے ہو جن کی مذمت ان دونوں کے مرتکب پر ایک ساتھ واقع ہوئی ہو۔

32 ویں قسم: کسی چیز کے جواز کی نفی کی کسی متعین شرط کے ہمراہ اطلاع دینا اور اس سے مراد اس پر عمل کرنے کی ممانعت ہو البتہ اگر تین متعین خصائل میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

33 ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد کسی دوسری چیز کی ممانعت کرنا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو جس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اس سے منع کیا گیا جو دوسری چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ کی شکل میں تھا۔

34 ویں قسم: سات چیزوں سے منع کیا گیا جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ان میں سے پہلی چیز: مردوں کے لئے لازمی ہے خواتین کے لئے نہیں ہے۔ دوسری اور تیسری چیز میں احتیاط اور ورع کا قصد کیا گیا ہے جبکہ چوتھی پانچویں اور چھٹی چیز سے مقصود بعض مرد ہیں خواتین مراد نہیں ہیں۔ ساتویں چیز کے ذریعے حتمی طور پر مشرکین کی مخالفت کا قصد کیا گیا ہے۔

35 ویں قسم: نفس خطاب میں موجود کسی پوشیدہ علت کی وجہ سے کسی فعل پر عمل کرنے کی ممانعت جبکہ اس کی مثل فعل کو نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود اس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا گیا ہو۔

36 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت جو کسی فعل کی وجہ سے منسوخ ہو اور اس کے مرتکب شخص کو دیکھنے کے باوجود آپ نے اس کا انکار نہ کیا ہو۔

37 ویں قسم: کسی ایسی چیز کی ممانعت جو کسی سبب کے پیش آنے کے بعد ہو اور اس سے مراد اس سبب کے بعد والی صورتحال ہو۔

38 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جس کے ہمراہ دوسری چیز کے مباح ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہو اور اس سے مراد ایک ہی شخص میں ان دونوں چیزوں کے جمع ہونے سے منع کرنا ہو ان میں سے ہر ایک انفرادی طور پر منع نہ ہو۔

39 ویں قسم: تین اشیاء کی ممانعت جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو ان میں سے پہلی اور دوسری کا ذکر لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد بعض احوال میں مخاطب افراد ہوں جبکہ تیسری کا تذکرہ لفظ کے عموم کے ہمراہ ہو لیکن اس کی تخصیص کا ذکر دوسری روایت میں موجود ہو جو کسی ذکر شدہ متعین علت کی وجہ سے ہو۔

40 ویں قسم: کسی ایسی چیز سے ممانعت جو قرآن کے مجمل حکم کی اور بعض احادیث کے عموم کی وضاحت ہو۔

41 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت جو کسی متعین سبب کی عدم موجودگی میں ہو تو جب بھی وہ سبب موجود ہوگا وہ چیز مباح ہوگی جس کی ممانعت کی گئی ہے اور جب وہ سبب معدوم ہوگا تو وہ ممانعت واجب ہوگی۔

42 ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت: جسے کسی متعین شرط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہو۔ تو جب وہ شرط موجود ہوگی وہ ممانعت لازمی ہوگی اور جب وہ شرط معدوم ہوگی تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا۔

AlHidayah - الهداية

43ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' موجود اسباب کی وجہ سے ہو اور متعین علتوں کی وجہ سے ہو' جن کا ذکر نفس خطاب میں ہو۔

44ویں قسم: کسی ایسے فعل پر عمل کرنے کا حکم دیا جائے' جس کے ہمراہ اس کے متضاد کو ترک کرنے کا بھی ذکر ہو۔ اور ان دونوں سے مراد کسی تیسری چیز سے منع کرنا ہو جس کی وجہ سے اس فعل پر عمل کیا جاتا ہے۔

45ویں قسم: ممانعت کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو' جس پر عمل کرنے سے ایک مخصوص صفت میں منع کیا گیا ہو اور پھر بعینہ اسی فعل کو کسی دوسری صفت کے ہمراہ کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہو لیکن یہ اس صفت کے علاوہ ہو جس کی موجودگی میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے اس کی مانند فعل ہو۔

46ویں قسم: کچھ متعین اشیاء سے' کنایہ کے الفاظ کے ذریعے منع کیا گیا ہو' صراحت کے ذریعے نہ ہو۔

47ویں قسم: دو متعین چیزوں کے پیش آنے کی صورت میں' کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو۔ اور ان دونوں کی کیفیت نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر مذکور ہو اور اس سے مراد یہ ہو: ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی ہو سکتی ہے اور دونوں ساتھ بھی ہو سکتی ہیں۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں ممانعت' جو منسوخ ہو' اس کے فعل اور اس کے مباح ہونے' دونوں کو منسوخ کر دیا گیا ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کی ممانعت' جس کا مقصد ''ندب'' اور ''ارشاد'' (یعنی استحباب) ہو' حتمی اور واجب نہ ہو۔

50ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینے کے الفاظ مذکور ہوں' جبکہ اس چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور اس سے مراد یہ ہو' اس چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ یہ مباح قرار دینے کے لفظ کے ذریعے ہو۔

51ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو' جبکہ اصل مقصود اس سے پیدا ہونے والی چیز کی ممانعت ہو' نہ کہ اس چیز سے منع کرنا مقصود ہو۔ جس سے ممانعت ظاہر خطاب میں کی گئی ہے (تو نفس خطاب میں) ذکر ہونے والی چیز اس وقت ممنوع نہیں ہوگی۔ جب اس سے پیدا ہونے والی چیز موجود نہ ہو۔

52ویں قسم: الفاظ کے اطلاق کے ذریعے کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جبکہ الفاظ کا باطنی (مفہوم) ظاہر کے خلاف ہو۔

53ویں قسم: کسی فعل سے منع کیا گیا ہو' جو کسی متوقع چیز کے حوالے سے ہو' تو جب تک اس چیز کے موجود ہونے کی توقع ہوگی' اس فعل پر عمل کی ممانعت قائم رہے گی اور جب وہ متوقع چیز موجود نہیں ہوگی تو اس فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا۔

54ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' جس میں ''تہدید'' کے الفاظ مطلق طور پر ذکر ہوں' اس میں حکم موجود نہ ہو لیکن اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے اس سے منع کرنا مقصود ہو۔

55ویں قسم: تعبیر کے الفاظ کچھ چیزوں کے بارے میں ذکر کیے گئے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ اس چیز سے ''تورع'' (یعنی تقویٰ) کے طور پر منع کیا گیا ہے۔

56ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو' اور اس سے مراد یہ ہو کہ اس فعل پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو

AlHidayah - الهداية

ایسے کسی سبب کی وجہ سے ہو جو اس سے متوقع ہو سکتا ہے۔

57ویں قسم: عمومی لفظ کے ذریعے کسی نیکی پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو' جبکہ اس نیکی پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے' یہاں تک کہ جب اس کے ساتھ اس کی مثل کو ملا دیا جائے (تو یہ ممانعت ختم ہو جائے)

تو ایسی صورتحال میں اس چیز پر عمل کرنا' بعض اوقات مباح ہوتا ہے جبکہ اس پر انفرادی طور پر عمل کیا جائے اور وہ اس حالت کے علاوہ ہو' جس حالت میں اس فعل کو انفرادی طور پر کرنے سے منع کیا گیا تھا۔

58ویں قسم: کسی ایسی چیز سے منع کیا گیا ہو' جس کی ممانعت کسی متعین علت کی وجہ سے ہو' جب تک وہ علت موجود ہوگی وہ ممانعت واجب ہوگی اور دوسری شرط اس ممانعت کو مباح کر دے گی' جبکہ وہ علت جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' وہ متعین ہو۔

59ویں قسم: ایک چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہو۔

60ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دیا گیا اور اس کے ہمراہ متعین مدت کے دوران اس سے منع کیا گیا' اس سے مراد یہ ہو کہ ان ممنوعہ اوقات میں اس پر عمل کرنے سے منع کیا جائے جبکہ (کوئی) وقت ایسا ہوگا' جس میں وہ کام مباح ہوگا۔

61ویں قسم: کسی چیز سے منع کیا گیا ہو' یوں کہ اس کے مرتکب کے مسلمان ہونے کی نفی کی گئی ہو' جبکہ اس سے مراد خطاب میں ظاہر (معنی) کا متضاد مفہوم ہو۔

62ویں قسم: کچھ چیزوں سے منع کیا گیا ہو' (یہ ممانعت) صریح کی بجائے تعریض کے الفاظ کے ذریعے وارد ہو۔

63ویں قسم: ایک چیز کی مثال دوسری کے ساتھ بیان کی گئی ہو' جس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ اس چیز کے استعمال سے منع کیا جائے جس کی وجہ سے مثال بیان کی گئی ہے۔

64ویں قسم: ایک چیز کی موجودگی میں اس کی مجاورت کی ممانعت' نیز اس کے ظہور کے وقت اس سے علیحدگی سے رکنے کا حکم ہونا۔

65ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو جبکہ اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو' اور اس کے ہمراہ وعید کا بھی ذکر ہو اور اس چیز سے اس کے اسم کی نفی سے مراد' کمال کی بہ نسبت ناقص ہونا ہو۔

66ویں قسم: کسی ایسی چیز کے بارے میں حکم دینا جس کے بارے میں ایک صفت کے حوالے سے دریافت کیا گیا ہو' اور اس سے مراد اس کے متضاد پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

67ویں قسم: کسی چیز سے ممانعت' متعین عدد کے ذکر کے ہمراہ ہو جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کی جائے' اس ممانعت کو اطلاع دینے کے الفاظ کے ذریعے ذکر کیا گیا ہو۔

68ویں قسم: لفظی طور پر ایک فعل کے بارے میں اطلاع ہو' اور اس سے مراد اس فعل کے متضاد سے منع کرنا ہو۔

69ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی ہو' اور اس سے مراد اس فعل کے ارتکاب سے منع کرنا ہو' جس کے بارے میں خبر حاصل کی جا رہی ہے۔

70ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہو' اور اس سے مراد دوسری چیز پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

AlHidayah - الهداية

71ویں قسم: ایک چیز سے منع کیا گیا ہو اس کے ہمراہ متعین عدد ذکر کیا گیا ہو جبکہ اس سے مراد یہ نہ ہو کہ اس متعین عدد کے علاوہ تعداد میں وہ مباح ہے۔

72ویں قسم: نفس خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود کسی علت کی وجہ سے کسی چیز پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہو جبکہ یہ ممانعت عمومی طور پر واقع ہو اور اس علت کے ذکر (یعنی اس کے شرط ہونے) کے بغیر ہو۔

73ویں قسم: ایک فعل آپ ﷺ کی امت کی وجہ سے کیا گیا ہو اور اس سے مراد اس متعین فعل پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو۔

74ویں قسم: ایک ایسی چیز کے ارتکاب سے روکنا' جس کا مرتکب شخص اجر پانے والے ہوتا ہے اور جس سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے مرتکب کا حکم اس شخص کا سا ہو گا جس کے لئے اس کو مستحب قرار دیا گیا ہو اور اس کا ارتکاب جائز نہیں ہے۔

76ویں قسم: کسی متعین قوم کی مذمت کی اطلاع دینا جو کسی ایسے متعین فعل کے حوالے سے ہو' جس کے مرتکب وہ لوگ ہوتے ہوں اور اس سے مراد اس متعین صفت (یا فعل) کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

77ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو اور اس سے مراد متعین اقوام (یعنی افراد) کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو' جو ان میں متعین صورت کی موجودگی کے وقت ہو گا' اور اس متعین صورت کی کیفیت' ظاہر خطاب میں پوشیدہ طور پر موجود ہو۔

78ویں قسم: لفظی طور پر کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ اور اس سے مراد اس چیز کے بعض پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو' پوری چیز (پر عمل کرنے سے روکنا مراد) نہ ہو۔

79ویں قسم: لفظی طور پر کسی فعل کی نفی کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو گی' اس سے مراد اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہو گا' جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو گا۔

80ویں قسم: کسی چیز کی موجودگی کی صورت میں اس کی نفی کی اطلاع دی گئی ہو گی' اور اس سے مراد اس چیز کے بعض حصے سے منع کرنا ہو گا۔ پوری چیز سے (منع کرنا مراد) نہیں ہو گا۔

81ویں قسم: الفاظ کچھ افعال کی نفی کے ہوں گے' اور ان سے مراد ان متعین خصال سے منع کرنا ہو گا۔

82ویں قسم: کچھ اشیاء کی نفی کے بارے میں اطلاع کے الفاظ ہوں گے' اس سے مراد ان چیزوں کی طرف جھکاؤ اور ان پر عمل پیرا ہونے سے منع کرنا ہو' اس طور پر (کہ یہ بچاؤ) واجب نہ ہو۔

83ویں قسم: لفظی مجاورت کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو گی' اس سے مراد ان خصال سے منع کرنا ہو' جو اس کے مرتکب کے ہمراہ ملائی گئی ہیں اور انہی کی وجہ سے وہ اسم (یعنی لفظ) ہے۔

84ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہیں' اس سے مراد ان چیزوں سے منع کرنا ہو' کیونکہ ان اشیاء پر عقوبت لازم ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کا مرتکب ہے' نفس اشیاء مراد نہیں ہیں (یعنی ان کے مرتکب پر عقوبت لازم ہو گی)

85ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع ہو' اس سے مراد دوسری چیز سے منع کرنا ہو' جس (دوسری چیز) کی وجہ

سے اس فعل پر عمل کرنے کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔

86ویں قسم: الفاظ کے تباین (اختلاف) کے ہمراہ کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے استعمال سے منع کرنا ہوگا۔

87ویں قسم: لفظ کے عموم کے ہمراہ' کچھ اشیاء کی مثال بیان کرنے کے الفاظ ہوں گے' اور اس عموم کی تخصیص کا بیان دوسری روایات میں موجود ہوگا۔ اور ان الفاظ کے ذریعے اس عموم کے بعض حصے سے منع کرنا مراد ہوگا۔

88ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں گے' اس سے بعض لوگوں کو اس پر عمل کرنے سے منع کرنا ہوگا۔ تمام لوگ مراد نہیں ہوں گے۔

89ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے کے الفاظ ہوں گے' اس سے ان اشیاء پر عمل کرنے سے منع کرنا مراد ہوگا۔ جن کے بارے میں خبر حاصل کی گئی ہے' اس سے مراد عتاب (کے اظہار) کے طور پر تعلیم دینا ہوگا۔

90ویں قسم: الفاظ تین اشیاء کے بارے میں اطلاع دینے کے ہوں گے' جو' عام' لفظ کے ہمراہ ایک ساتھ ذکر کی گئی ہوں گی اور مراد یہ ہوگی: ان سے ایک چیز سے اس علت کی وجہ سے منع کیا گیا ہے جو پوشیدہ ہے جس کا ذکر نفس خطاب میں نہیں ہے' جبکہ دوسری اور تیسری چیز خطاب کے عموم کی وجہ سے' ہر حال میں ان کا ارتکاب ممنوع ہوگا۔

91ویں قسم: ''تحذیر'' (بچنے کی تلقین) کے الفاظ کے ذریعے کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع ہوگی' اس سے مراد ان اشیاء کی ممانعت (کا حکم دینا ہو) جن کے بارے میں نفس خطاب میں تحذیر ہے۔

92ویں قسم: چند متعین اشیاء کے جواز کی نفی کی اطلاع ہوگی' اور اس سے مراد ان اشیاء کے ان اوصاف کے ہمراہ ارتکاب سے منع کرنا ہوگا۔

93ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ہوگی' اس کے ذریعے بعض مخاطب افرا کو بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہوگا اور بظاہر اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی فعل ہوگا' یا کوئی (فعل) اس کی موافقت میں ہوگا۔

94ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے استعمال کے ذریعے ہوگی' جو ایک ہی اسم دو مختلف اشیاء پر صادق آتا ہے' جس کا معنی (یعنی وہ دو اشیاء) ایک دوسرے سے مختلف ہوں تو ان میں سے ایک کے بارے میں حکم ہو اور دوسری سے منع کیا گیا ہو۔

95ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو' جس میں کسی متعین وقت میں اس چیز پر عمل کرنے کی نفی کی گئی ہو' اور اس سے مراد اس چیز کی نفی نہ ہو بلکہ تمام اوقات میں اس سے منع کرنا مراد ہو۔

96ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت ایسے لفظ کے ذریعے ہو' کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اس پر عمل کیا ہو' اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول دو قسم کی روایات ایک ہی قسم کے الفاظ کے ذریعے ایسے مفہوم کی طرف لے جائیں' جن دونوں کا مفہوم ان دو قسم کی چیزوں کے علاوہ ہو۔

97ویں قسم: کسی چیز پر عمل کرنے کی ممانعت مطلق صفت کے ہمراہ ہو' اور اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا جائز ہو' جبکہ

ادائیگی سے اس کے علاوہ کا قصد کیا گیا ہو۔

98ویں قسم: متعین صفت کے ہمراہ کسی چیز سے منع کیا گیا ہو لیکن پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے اس صفت کے ہمراہ اس چیز پر عمل کرنا مباح ہو جس چیز سے منع کیا گیا ہے۔

99ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں ایسی ممانعت جو کتاب اللہ میں موجود کسی ''مجمل'' حکم کا بیان ہو۔

100ویں قسم: دو اشیاء کے بارے میں اطلاع دی گئی ہو۔ جن کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہو ان دونوں میں سے ایک سے مراد: اس کی ضد (یعنی متضاد چیز) سے منع کرنا ہو جبکہ دوسری چیز کا حکم ندب اور ارشاد (یعنی استحباب) کے طور پر ہو۔

101ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر بعض حالتوں میں اس (کی اباحت کو) منسوخ کر کے اس سے منع کر دیا گیا ہو' جبکہ باقی ماندہ پہلے کی طرح ہر حال میں مباح ہو۔

102ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جو پہلے ہر حال میں مباح تھی' پھر اسے منسوخ کر کے' اس کی قلیل وکثیر مقدار کو تمام اوقات میں ممنوع قرار دیدیا گیا ہو۔

103ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد عمومی طور پر اس سے منع کرنا ہو جبکہ دوسری روایت سے اس کی تخصیص ثابت ہوتی ہو۔

104ویں قسم: ایسی چیز کی ممانعت' جس کے ارتکاب کو لوگوں کے لئے مباح قرار دیا گیا تھا پھر اس ممانعت کے بعد ایک متعین مدت کے لئے لوگوں کے لئے اس پر عمل کرنے کو مباح قرار دیدیا گیا' پھر اسے حرام قرار دیتے ہوئے اس سے منع کر دیا گیا تو اب یہ قیامت تک کے لئے حرام ہوگا۔

105ویں قسم: کسی متعین سبب کی وجہ سے کسی چیز کی ممانعت' پھر اس (حکم کو) منسوخ کر کے اس چیز کو مباح قرار دیدیا گیا ہو لیکن اس کا سبب اپنی (سابقہ) حالت پر بدستور حرام رہے گا۔

106ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت' جس کے مقابلے میں بعینہ اسی چیز کی اباحت موجود ہو' جبکہ حقیقت کے اعتبار سے ان دونوں کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف موجود نہ ہو۔

107ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم ہو' جس سے مراد اس ''مامور بہ'' چیز کی ضد (یعنی متضاد) سے منع کرنا ہو' جو نفس خطاب میں موجود پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو۔

108ویں قسم: ایسی چیزوں سے ممانعت' جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت (یعنی ان کے برخلاف عمل کرنا) مقصود ہو۔

109ویں قسم: کچھ اشیاء کے حوالے سے وعید کے الفاظ ہوں' اس سے مراد بعینہ ان اشیاء کے ارتکاب سے منع کرنا ہو۔

110ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں نبی اکرم ﷺ ناپسند کرتے تھے' اور ان سے دور رہنے کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہو' اگرچہ ظاہری خطاب میں ان کی ممانعت مطلق طور پر مذکور نہ ہو۔

AlHidayah - الهداية

اَلْقِسْمُ الثَّالِثُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ

وَهُوَ اِخْبَارُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا اُحْتِيجَ اِلٰى مَعْرِفَتِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَمَّا اخبار النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها فقد تاملت جوامع فصولها وانواع. ورودها لاسهل ادراكها على من رام حفظها فرايتها تدور على ثمانين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن بدء الوحی و كيفيته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ: اِخْبَارُهُ عَمَّا فضل به على غيره من الانبياء صلوات الله عليه وعليهم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الاخبار عَمَّا اكرمه الله جل وعلا واراه اياه وفضله به على غيره.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ مضت متقدمة من فصول الانبياء باسمائهم وانسابهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فصول الانبياء كانوا قبله من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الامم السالفة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ امره الله جل وعلا بها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصحابة رجالهم ونسائهم بذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن فضائل اقوام بلفظ الاجمال من غير ذكر اسمائهم.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اراد بها تعليم بعض امته.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ هی البيان عن اللفظ العام الَّذِیْ فی الكتاب وتخصيصه فی سنته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بلفظ الاعتاب اراد به التعليم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اثبتها بعض الصحابة وانكرها بعضهم.

AlHidayah - الهداية

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء المعجزة الَّتِیْ هی من علامات النبوة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن نفی جواز استعمال فعل الا عند اوصاف ثلاثة فمتى كان احد هذه الاوصاف الثلاثة موجودا كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بذكر علة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ قد يَجُوْزُ التمثيل بتلك العلة ما دامت العلة قائمة والتشبيه بها فی الاشياء وان لم يذكر فی الخطاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ بنفی دخول الجنة عن مرتكبها بتخصيص مضمر فی ظاهر الخطاب المطلق.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ حكاها عن جبريل عليه السلام.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ حكاه عن اصحابه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ كان يتخوفها على امته.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم كلية ذٰلِكَ الشیء على بعض اجزائه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ مجمل قرن بشرط مضمر فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ نفی جواز استعمال الاشياء الَّتِیْ لا وصول للمرء الى ادائها الا بنفسه قاصدا فيها الى بارئه جل وعلا دون ما تحتوی عليه النفس من الشهوات واللذات.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم ما يتوقع فی نهايته على بدايته قبل بلوغ النهاية فيه.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم المستحق لمن اتى ببعض ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ هو البداية كمن اتاه مع غيره الى النهاية.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق الاسم عليه والغرض منه الابتداء فی السرعة الى الاجابة مع اطلاق اسم ضده مع غيره للتثبط والتلكؤ عن الاجابة.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ تمثل بها مثلا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بلفظ الاجمال الَّذِیْ تفسير ذٰلِكَ الاجمال بالتخصيص فی اخبار ثلاثة غيره.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ اخباره صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا استاثر الله عز وعلا بعلمه دون خلقه ولم يطلع عليه

اَحَدًا من البشر.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن نفی شیء بعدد محصور من غیر ان یکون المراد ان ما وراء ذٰلِكَ العدد یکون مباحا والقصد فیه جواب خرج علی سؤال بعینه.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ حصرها بعدد معلوم من غیر ان یکون الْمُرَادُ مِنْ ذٰلِكَ العدد نفیا عَمَّا وراءه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ هو المستثنی من عدد محصور معلوم.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشیاء الَّتِیْ اراد ان یفعلها فلم یفعلها لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ عارضه سائر الاخبار من غیر ان یکون بینهما تضاد ولا تهاتر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ ظاهره مستقل بنفسه وله تخصیصان اثنان احدهما من سنة ثابتة والآخر من الاجماع قد یستعمل الخبر مرة علی عمومه واخری یخص بخبر ثان وتارة یخص بالاجماع.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بالایماء المفهوم دون النطق باللسان.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق الاسم الواحد علی الشیئین المختلفین عند المقارنة بینهما.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِخْبَارُهُ عن الشیء بلفظ الاجمال الَّذِیْ تفسیر ذٰلِكَ الاجمال فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء من اجل علة مضمرة لَمْ تُذْكَرْ فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ فمتی ارتفعت العلة الَّتِیْ هی مضمرة فی الخطاب جَازَ اِسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الشیء ومتی عدمت بطل جواز ذٰلِكَ الشیء.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ بالفاظ مضمرة بیان ذٰلِكَ الاضمار فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باضمار کیفیة حقائقها دون ظواهر نصوصها.

AlHidayah - الهداية

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الحكم للاشياء الَّتِیْ تحدث فی امته قبل حدوثها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اثباته وكونه باللفظ العام وَالْمُرَادُ مِنْهُ كونه فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بلفظ التشبيه مراده الزَّجْر عَنْ ذٰلِكَ الشیء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بذكر وصف مصرح معلل يدخل تحت هذا الخطاب ما اشبهه اذا كانت العلة الَّتِیْ من اجلها امر به موجودة.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم الزوج على الواحد من الاشياء اذا قرن بمثله وان لم يكن فی الحقيقة كذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اطلق الاسماء عليها لقربها من التمام.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق نفی الاسماء عنها للنقص عن الكمال.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْيَاءٍ باطلاق التغليظ على مرتكبها مُرَادُهَا التاديب دون الحكم.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اطلقها على سبيل المجاورة والقرب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ ابتداهم بالسؤال عنها ثُمَّ اخبرهم بكيفيتها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق استحقاق ذٰلِكَ الشیء الوعد والوعيد وَالْمُرَادُ مِنْهُ مرتكبه لا نفس ذٰلِكَ الشیء .

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء باطلاق اسم العصيان على الفاعل فعلا بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وله تخصيصان اثنان من خبرين آخرين.

اَلـنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ لم یحفظ بعض الصحابة تمام ذٰلِكَ الخبر عنه وحفظه البعض.

اَلـنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ اراد به التعليم قد بقى المسلمون عليه مدة ثُمَّ نسخ بشرط ثان.

اَلـنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اريها فی منامه ثُمَّ نسى ابقاء امته.

اَلـنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا عاتب الله جل وعلا امته على افعال فعلوها.

اَلنَّوْعُ السِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاهتمام لاشياء اراد فعلها ثُمَّ تركها ابقاء على امته.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء بصفة معلومة مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهُ ثُمَّ زجر عن اتيان مثله بعينه اذا كان بصفة اخرى.

اَلـنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ اطلقها بالفاظ الحذف عنها مما عليه معولها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الشیء الَّذِیْ مراده اِبَاحَةُ الحكم على مثل ما اخبر عنه لاستحسانه ذٰلِكَ الشیء الَّذِیْ اخبر عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاشياء الَّتِیْ انزل الله من اجلها آيات معلومة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالاجوبة عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها.

اَلـنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی البداية عن كيفية اشياء احتاج المسلمون الى معرفتها.

اَلـنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن صِفَاتُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الَّتِی لَا يَقَعُ عليها التكييف.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وعلا فی اشياء معين عليها.

اَلنَّوْعُ التَاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُوْنُ فی امته من الفتن والحوادث.

اَلنَّوْعُ السَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الموت واحوال الناس عند نزول المنية بهم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن القبور و كيفية احوال الناس فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس فی ذٰلِكَ اليوم.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الصراط وتباین الناس فی الجواز علیه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن محاسبة اللہ جل وعلا عباده ومناقشته اياهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الحوض والشفاعة ومن له منهما حظ من امته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن رؤية المؤمنين ربهم يوم القيامة وحجب غيرهم عنها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عمّا يكرمه اللہ جل وعلا فی القيامة بانواع الكرامات الَّتِیْ فضله بها علی غيره من الانبياء صلوات اللہ عليه وعليهم اجمعين.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الجنة ونعيمها واقتسام الناس المنازل فيها علی حسب اعمالهم.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن النار واحوال الناس فيها نعوذ باللہ منها.

اَلنَّوْعُ الثَّمَانُوْنَ: اِخْبَارُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الموحدين الذين استوجبوا النيران وتفضله عليهم بدخول الجنة بعد ما امتحشوا وصاروا فحما.

سنن کی اقسام میں سے تیسری قسم

یہ نبی اکرم ﷺ کا ان چیزوں کے بارے میں خبر دینا ہے‘ جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے ان چیزوں کے بارے میں اطلاع دینے کا تعلق ہے‘ جن کی معرفت کی ضرورت ہوتی ہے‘ تو جب میں نے ان کی ”جوامع فصول“ اور ان کے ورود کی انواع میں غور و فکر کیا‘ تا کہ جو شخص ان کو حفظ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے میں ان کے ادراک کو آسان کر دوں‘ تو میں نے دیکھا کہ یہ 80 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: نبی اکرم ﷺ کا وحی کے آغاز اور اس کی کیفیت کے بارے میں کا اطلاع دینا

دوسری قسم: آپ ﷺ کو دیگر انبیاء پر جو فضیلت عطا کی گئی ہے‘ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

تیسری قسم: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شان عطاء کی‘ آپ کو جو دیدار کروایا اور اس حوالے سے آپ ﷺ کو دیگر تمام لوگوں پر جو فضیلت اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

چوتھی قسم: پہلے زمانے کے انبیاء ان کے اسماء اور انساب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

5 ویں قسم: پہلے زمانے کے بعض انبیاء کے اسماء کا ذکر کیے بغیر ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

6 ویں قسم: گزشتہ امتوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

7 ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا‘ ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

8 ویں قسم: مرد و خواتین صحابہ کے اسماء کے ذکر کے ہمراہ‘ ان کے مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

9 ویں قسم: کچھ اقوام (یعنی لوگوں) کا نام لیے بغیر‘ مجمل الفاظ کے ذریعے ان کے فضائل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا

10 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی امت کو تعلیم دینا چاہتے ہوں۔

11 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جن کے ذریعے آپ ﷺ اپنی بعض امت کو تعلیم دینا چاہتے تھے۔

12 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا‘ جو ”کتاب اللہ“ میں مذکور ”عام“ الفاظ کا ”بیان“ ہیں‘

اوراس کی تخصیص آپ ﷺ کی سنت میں ہے۔

13 ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جولفظی طور پر عتاب کرنا ہو'اوراس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

14 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جنہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برقرار رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں برقرار' قرار نہیں دیا۔

15 ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے ذریعے آپ کی مراد تعلیم دینا ہو۔

16 ویں قسم: معجزانہ حیثیت رکھنے والی ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو علامات نبوت میں سے ہیں۔

17 ویں قسم: کسی فعل پر عمل کرنے کے جواز کی نفی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ تین اوصاف کی صورت میں اس کا حکم مختلف ہو' توان تین اوصاف میں سے جب کوئی بھی ایک صفت موجود ہوتو اس فعل پر عمل کرنا مباح ہوگا۔

18 ویں قسم: نفس خطاب میں علت کے تذکرے کے ہمراہ کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جب تک وہ علت برقرار رہے اس وقت تک اس علت کے ہمراہ مثال بیان کرنا اور اشیاء میں اس سے تشبیہہ دینا جائز ہوگا۔ اگرچہ اس کا ذکر خطاب میں نہ ہو۔

19 ویں قسم: ان اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے مرتکب کے جنت میں داخلے کی نفی کی گئی ہے۔ جو بظاہر مطلق خطاب میں پوشیدہ تخصیص کے ہمراہ ہے۔

20 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بتائی ہیں۔

21 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے حکایت (یعنی ان کے بیان) کے طور پر بیان کی ہیں۔

22 ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو آپ ﷺ نے اپنی امت کو (خدا کا) خوف دلانے کے لئے بیان کی ہیں۔

23 ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی مکمل چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر کیا گیا ہو۔

24 ویں قسم: ایسی ''مجمل'' چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ہمراہ نفس خطاب میں ایک پوشیدہ شرط موجود ہو'اوراس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کے جواز کی نفی ہو' جنہیں انسان بذات خود ہی ادا کرسکتا ہے۔ وہ اس میں اپنے خالق (کی رضامندی کے حصول) کا قصد کرتا ہے' اس میں نفسانی خواہشات اور لذات شامل نہیں ہوتی ہیں۔

25 ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے آغاز کے لئے وہ اسم استعمال کیا گیا ہو' جو اس

کے اختتام کے لئے ہوتا ہے حالانکہ (اس صورتحال میں) اختتام تک پہنچا نہیں گیا۔

26ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بعض حصے کو بجالینے جو کہ اس کا ابتدائی حصہ ہے والے پر اس کے مستحق کے اسم کا اطلاق کیا گیا ہو جبکہ اس نے اس (بعض ابتدائی حصے) کے علاوہ کو بھی اس کے ہمراہ ادا کیا ہو۔

27ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس پر اسم کا اطلاق کیا گیا ہو اور اصل غرض یہ ہو کہ اس کے جواب میں (یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے ابتدائی طور پر جلدی کی جائے اس کے ہمراہ اس کے متضاد لفظ کا استعمال اس کے جواب (یعنی اس پر عمل کرنے کے حوالے سے) لیت ولعل کرنے والے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔

28ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے ذریعے مثال بیان کی جاتی ہے۔

29ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے لفظ ''مجمل'' ہوں اور اس ''اجمال' کی وضاحت ''تخصیص'' کے ہمراہ تین دوسری روایات میں مذکور ہو۔

30ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے علم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی ساری مخلوق پر ترجیح دی ہو اور کسی بھی بشر کو اس پر اطلاع نہ دی ہو۔

31ویں قسم: متعین عدد کے ہمراہ کسی چیز کی نفی کے بارے میں آپ ﷺ کا اطلاع دینا جبکہ اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس عدد کے ماوراء اعداد مباح ہیں اور اس میں مقصود صرف اس چیز کا جواب دینا ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

32ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کا حصر متعین تعداد میں کیا گیا ہو اور اس سے یہ مراد نہ ہو کہ اس محصور عدد کے علاوہ تعداد کی نفی کی جائے۔

33ویں قسم: ایسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس چیز کا کسی متعین محصور تعداد میں سے استثناء کیا گیا ہو۔

34ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جنہیں آپ ﷺ کرنا چاہتے تھے لیکن کسی متعین علت کی وجہ سے آپ ﷺ نے وہ عمل نہیں کیا۔

35ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے مقابلے میں دیگر روایات موجود ہوں لیکن ان کے درمیان کوئی تضاد یا اختلاف نہ ہو۔

36ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کا ظاہر اپنی ذات کے اعتبار سے مستقل ہو اور اس میں دو پہلوؤں سے تخصیص پائی جاتی ہو ان میں سے ایک تخصیص مستند حدیث سے ثابت ہو جبکہ دوسری تخصیص اجماع سے ثابت ہو۔ تو اس روایات کو بعض اوقات اس کے عموم پر محمول کیا جاتا ہو اور کبھی دوسری حدیث کے ذریعے اس کی تخصیص کردی جاتی ہو اور کبھی اجماع کے ذریعے اس کی تخصیص کردی جاتی ہو۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا زبان کے ذریعے کلام کیے بغیر صرف سمجھ آجانے والے اشارے کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں خبر دینا۔

38ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں ایک ہی اسم کا اطلاق دو اشیاء پر کیا گیا ہو کہ جب ان دونوں کو ساتھ ذکر کیا جائے تو وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

39ویں قسم: ''مجمل'' لفظ کے ذریعے کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں ہو۔

40ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جو کسی ایسی پوشیدہ علت کی وجہ سے ہو' جو خطاب میں مذکور ہو اور خطاب میں پوشیدہ علت جب اٹھ جائے گی' تو اس چیز کا استعمال جائز ہوگا اور جب وہ علت معدوم ہوگی تو اس چیز کا جواز باطل ہو جائے گا۔

41ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو پوشیدہ الفاظ کے ہمراہ ہو اور ان پوشیدہ الفاظ کا بیان دوسری روایات میں ہو۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کے حقائق کی کیفیت پوشیدہ ہو اور نصوص کے ظاہری مفہوم کے علاوہ ہو۔

43ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ اشیاء کے اپنی امت میں رونما ہونے سے پہلے ہی' ان کے حکم کے بارے میں اطلاع دینا۔

44ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو اس کے اثبات کے اطلاق کے ہمراہ ہو' یہ لفظ کے ''عموم'' کے ہمراہ ہو۔ اور اس سے مراد یہ ہو: وہ تمام حالتوں کے بارے میں نہ ہو بلکہ بعض حالتوں کے بارے میں ہو۔

45ویں قسم: تشبیہ کے لفظ کے ہمراہ' کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد یہ ہو کہ متعین علت کی وجہ سے' اس چیز سے منع کیا گیا ہو

46ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو ایسی صفت کے ہمراہ ہو' جو ''صریح'' اور ''معلل'' ہو' اس سے مشابہت رکھنے والی تمام صورتیں اس کے تحت داخل ہوں گی' جب وہ علت موجود ہو' جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا ہو۔

47ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی ''واحد'' چیز پر ''زوج'' (یعنی جوڑا) ہونے کا اطلاق ہو' جب اس کی مثل کو اس کے ساتھ ملایا گیا ہو' اگرچہ حقیقت میں اس طرح نہ ہو۔

48ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے ذریعے مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت مقصود ہو۔

49ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن اشیاء پر ان اسماء کا اطلاق اس لیے کیا گیا ہو' کیونکہ وہ قریب ہونے کے قریب ہوں۔

50ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کمال کے حوالے سے ناقص ہونے کی وجہ سے اسم کے اطلاق کی نفی کی گئی ہو۔

51ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے مرتکب کی شدید مذمت کی گئی ہو' لیکن اس سے مراد ادب سکھانا ہو' حکم بیان کرنا (مقصد نہ ہو)

52ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن میں مجاورت اور قرب کی وجہ سے' اسم کا اطلاق کیا گیا ہو۔

53ویں قسم: ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جن کے بارے میں پہلے آپ نے سوال کیا اور پھر آپ نے ان کی کیفیت کے بارے میں لوگوں کو بتایا۔

54ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں اس چیز کے وعدے یا وعید کے مستحق ہونے کا اطلاق کیا گیا ہے اور اس سے مراد وہ چیز نہیں ہے بلکہ اس کا مرتکب ہے۔

55ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس میں کسی فعل کو کرنے والے شخص پر لفظ کے عموم کے ہمراہ نافرمانی کے لفظ کا اطلاق کیا گیا ہو اور اس میں دو قسم کی تخصیص پائی جاتی ہو جو دوسری دو روایات سے ثابت ہو۔

56ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس کے بارے میں مکمل خبر کو تمام صحابہ یاد نہ رکھ سکے ہوں اور بعض نے اسے یاد رکھا ہو۔

57ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔ مسلمان ایک مدت تک اس پر عمل پیرا رہے ہوں اور پھر دوسری شرط کے ہمراہ اسے منسوخ کر دیا گیا ہو۔

58ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دکھائی گئیں اور پھر آپ کی امت کی بہتری کے لئے وہ آپ کو بھلا دی گئیں۔

59ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا اس بارے میں اطلاع دینا کہ آپ کی امت کے بعض افعال کے ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر عتاب کیا۔

60ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض اشیاء کے ارتکاب کا ارادہ کرنے کے بارے میں اطلاع دینا اور پھر اپنی امت کی بہتری کے لئے ان (افعال) کو ترک کر دینا۔

61ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جو متعین صفت کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اس پر عمل پیرا ہونے کا مباح ہونا ہو۔ پھر آپ نے بعینہ اس جیسی چیز کی ادائیگی سے منع کر دیا ہو جب کہ وہ دوسری صفت کے ہمراہ ہو۔

62ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جس میں آپ نے ایسے الفاظ استعمال کئے جس کی مراد (پر دلالت کرنے والے) الفاظ کو حذف کر دیا گیا۔

63ویں قسم: ایسی شے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا جس سے مراد اس کی مثل کے حکم کو مباح قرار دینا ہے' جس کے بارے میں آپ نے خبر دی ہے' کیونکہ وہ شے اس چیز کے لئے مستحسن ہوتی ہے' جس کے بارے میں آپ ﷺ نے خبر دی ہے۔

64ویں قسم: کچھ ایسی اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا اطلاع دینا' جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے متعین آیات نازل کی تھیں۔

65ویں قسم: جن اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ کا ان کے جوابات عطا کرنا۔

66ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسی چیزوں کے بارے میں' آغاز میں ہی (یعنی کسی کے ان کے بارے میں دریافت نہ کرنے کے باوجود از خود) خبر دینا' جن کی معرفت کی مسلمانوں کو ضرورت ہوگی۔

67ویں قسم: اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا خبر دینا' جو کیفیت (کے بیان) سے ماوراء ہیں۔

68ویں قسم: اللہ تعالیٰ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ان امور کے حوالے سے خبر دینا' جو (اس کی معرفت میں) مددگار بن سکتے ہیں۔

69ویں قسم: آپ ﷺ کی امت میں جو فتنے اور حادثے رونما ہوں گے۔ آپ ﷺ کا ان کے بارے میں خبر دینا۔

70ویں قسم: آپ ﷺ کا موت' اور موت کا سامنا کرنے (کے وقت میں) لوگوں کی حالت کے بارے میں خبر دینا۔

71ویں قسم: آپ ﷺ کا قبور اور ان میں لوگوں کے احوال کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا۔

72ویں قسم: آپ ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن لوگوں کے احوال کے بارے میں خبر دینا۔

73ویں قسم: آپ کا (قیامت کے دن) پل صراط اور اس پر سے گزرنے کے حوالے سے لوگوں کے (احوال کے) اختلاف کی خبر دینا۔

74ویں قسم: آپ ﷺ کا' (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے حساب لینے اور ان سے مناقشہ کے بارے میں خبر دینا۔

75ویں قسم: آپ ﷺ کا' حوض کوثر' شفاعت اور آپ ﷺ کی امت میں سے جن لوگوں کو یہ نصیب ہوں گے' ان کے بارے میں خبر دینا۔

76ویں قسم: آپ ﷺ کا' قیامت کے دن' اہل ایمان کے اپنے پروردگار کا دیدار کرنے' اور غیر مسلموں کے اس سے محروم رہنے کے بارے میں خبر دینا۔

77ویں قسم: آپ ﷺ کا اس بات کی خبر دینا کہ قیامت کے دن جو مرتبہ و مقام اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عطا کرے گا اور آپ کو دیگر تمام انبیاء پر (جن حوالوں سے) فضیلت دے گا۔

78ویں قسم: آپ ﷺ کا جنت اور اس کی نعمتوں' اور لوگوں کے اپنے اعمال کے حساب کے اس کے مختلف حصوں میں قیام کرنے کے بارے میں خبر دینا۔

79ویں قسم: آپ ﷺ کا جہنم اور اس میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبر دینا' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے۔

80ویں قسم: آپ ﷺ کا ان موحدین کے بارے میں خبر دینا' جو جہنم میں جاچکے ہوں گے' اور ان کے جل کر کوئلہ بن جانے کے بعد (اللہ تعالیٰ) ان پر یہ فضل کرے گا کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

اَلْقِسْمُ الرَّابِعُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ وَهُوَ الْاِبَاحَاتُ الَّتِیْ اُبِيْحَ اِرْتِكَابُهَا

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وقد تفقدت الاباحات الَّتِیْ ابيح ارتكابها ليحيط العلم بكيفية انواعها وجوامع تفصيلها باحوالها ويسهل وعيها على المتعلمين ولا يصعب حفظها على المقتبسين فرايتها تدور على خمسين نوعا.

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: منها الاشياء الَّتِیْ فعلها رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ: اَلشَّیْءُ الَّذِیْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند عدم سبب مباح استعمال مثله عند عدم ذٰلِكَ السبب.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاباحها بشرط مقرون.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: الشیء الَّذِیْ اباحه الله جل وعلا بصفة واباحه رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بصفة اخرى غير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: الفاظ تعريض مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال الاشياء الَّتِیْ عرض من اجلها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: الفاظ الاوامر الَّتِیْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ والاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: اِبَاحَةُ بعض الشیء المزجور عنه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: اِبَاحَةُ تاخير بعض الشیء المامور به لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: اِبَاحَةُ استعمال الشیء المزجور عنه الرجال دون النساء لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اِبَاحَةُ الشیء لاقوام باعيانهم من اجل علة معلومة لا يَجُوْزُ لغيرهم استعمال مثله.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مباح للائمة استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیُّ عَشَرَ: الشیء الَّذِیْ ابيح لبعض النساء اِسْتِعْمَالُهُ فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ وحظر ذٰلِكَ على سائر النساء والرجال جميعا.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: لفظة زجر عن فعل مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال ضد ذٰلِكَ الفعل المزجور عنه.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: الاباحات الَّتِیْ ابيح اِسْتِعْمَالُهَا وتركها معا خير المرء بين اتيانها واجتنابها جميعا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: اِبَاحَةُ تخيير المرء بين الشیء الَّذِیْ يباح له اِسْتِعْمَالُهُ بعد شرائط تقدمته.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: الاخبار عن الاشياء الَّتِیْ مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ و الاطلاق.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ ابيحت ناسخة لاشياء حظرت قبل ذٰلِكَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: الشیء الَّذِیْ نهی عنه لصفة معلومة ثُمَّ ابيح استعمال ذٰلِكَ الفعل بعينه بغير تلك الصفة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: ترك النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِیْ تؤدی الی اِبَاحَةُ تركها.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشیء الَّذِیْ هو محظور قليله و كثيره وقد ابيح اِسْتِعْمَالُهُ بعينه فِیْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ اذا قصد مرتكبه فيه بنيته الخير دون الشر وان كان ذٰلِكَ الشیء محظورا فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: الشیء الَّذِیْ هو مباح لهذه الامة وهو محرم عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آله.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِیْ تؤدی الی اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الفاظ اعلام مُرَادُهَا الاِبَاحَةُ لاشياء سئل عنها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الشیء المفروض الَّذِیْ ابيح تركه لقوم من اجل العذر الواقع فی الحال.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشیء الَّذِیْ ابيح بلفظ السؤال عَنْ شَیْءٍ ثان.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ مراده اِبَاحَةُ فعل متقدم من اجله امر بهذا الامر.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ انزل الله جل وعلا فی الكتاب اباحتها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: الاخبار عَنْ اَشْيَاءٍ سئل عنها فاجاب فيها باجوبة مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الْمَسْؤُوْل عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: اِبَاحَةُ الشیء الَّذِیْ حظر من اجل علة معلومة يلزم فی اِسْتِعْمَالُهُ احدى ثلاث خصال معلومة.

اَلنَّوْعُ الثَّلاثُوْنَ: الشیء الَّذِیْ سئل عن اِسْتِعْمَالُهُ فاباح تركه بلفظه تعريض.

اَلنَّوْعُ الْحَادِیْ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ فعل عند وجود شرط معلوم مع حظره 2 عند شرط ثان قد حظر مرة اخرى عند الشرط الْاَوَّلُ الَّذِیْ ابيح ذٰلِكَ عند

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالثَّلاثُوْنَ الشیء الَّذِیْ كان مباحا فی اول الاسلام ثُمَّ نسخ بعد ذٰلِكَ بحكم ثان.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالثَّلاثُوْنَ: الفاظ استخبار عَنْ اَشْيَاءٍ مُرَادُهَا اِبَاحَةُ اِسْتِعْمَالُهَا.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّیْءِ الَّذِیْ هو مقرون بشرط مراده الاِبَاحَةُ فمتى كان ذٰلِكَ الشرط

AlHidayah - الهداية

موجودا كان الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ مباحا ومتى عدم ذٰلِكَ الشرط لم يكن استعمال ذٰلِكَ الشىء مباحا.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلشَّىْءُ الَّذِىْ فَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مراده الاِبَاحَةُ عند عدم ظهور شىء معلوم لم يجز استعمال مثله عند ظهوره كما جاز ذٰلِكَ عند عدم الظهور.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: الفاظ اعلام عند اشياء سئل عنه مُرَادُهَا اِبَاحَةُ استعمال تِلْكَ الْاَشْيَاءِ الْمَسْؤُوْلِ عَنْهَا.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشىء باطلاق اسم الواحد على الشيئين المختلفين اذا قرن بينهما فى الذكر.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالثَّلاثُوْنَ: استصوابه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاشياء الَّتِىْ سُئِلَ عَنْهَا واستحسانه اياها يؤدى ذٰلِكَ الى اِبَاحَةِ اِسْتِعْمَالِهَا.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اِبَاحَةُ الشىء بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ وتخصيصه فِىْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ على سبيل العموم لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ قد يَجُوْزُ استعمال ذٰلِكَ الفعل عند عدم تلك العلة الَّتِىْ من اجلها ابيح ما ابيح.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ بعض الشىء الَّذِىْ حظر على بعض الْمُخَاطِبِيْنَ عند عدم سبب معلوم فمتى كان ذٰلِكَ السبب موجودا كان الزَّجْر عَنْ اِسْتِعْمَالِهٖ واجبا ومتى عدم ذٰلِكَ السبب كان استعمال ذٰلِكَ الفعل مباحا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ ابيحت من اشياء محظورة رخص اتيانها او شىء منها على شرائط معلومة للسعة والترخيص.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الاِبَاحَةُ للشىء الَّذِىْ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لبعض النساء دون الرجال لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَمْرُ بِالشَّىْءِ الَّذِىْ كَانَ مَحْظُوْرًا على بعض الْمُخَاطَبِيْنَ ثُمَّ ابيح اِسْتِعْمَالُهٗ لهم.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ اداء الشىء على غير النعت الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ قبل ذٰلِكَ لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ الشىء المحظور بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ عند سبب يحدث.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ تقديم الشىء المحصور وقته قبل مجيئه او تاخيره عن وقته لعلة تحدث.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اِبَاحَةُ ترك الشىء المامور به عند القيام باشياء مفروضة غير ذٰلِكَ الشىء الواحد المامور به.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: لفظة زجر عَنْ شَيْءٍ مُرَادُهَا تعقيب اِبَاحَةُ شيء ثان بعده.

اَلـنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ شاهدها رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ فعلت في حياته فلم ينكر على فاعليها تلك مباح للمسلمين استعمال مثلها.

سنن کی اقسام میں سے چوتھی قسم

یہ وہ اباحات، جن کے ارتکاب کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان ''اباحات'' کا کھوج لگایا ہے، جن کا ارتکاب مباح ہے تاکہ علم ان (اباحات) کی انواع کی کیفیت، اوران کے احوال سمیت ان کی تفصیلات کے جوامع کو محیط ہو جائے۔ متعلمین کے لئے انہیں محفوظ کرنا سہل ہو جائے اور مقتبسین کے لئے انہیں یاد رکھنا مشکل نہ رہے، تو میں نے یہ دیکھا کہ (یہ اباحات) 50 اقسام کے گرد گھومتی ہیں۔

پہلی قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں، اور یہ چیز ان چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

دوسری قسم: وہ چیز جو کسی سبب کی عدم موجودگی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، اور اس جیسی چیز پر عمل کرنا، اس سبب کی عدم موجودگی میں مباح ہوگا۔

تیسری قسم: وہ اشیاء جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شرط کے ہمراہ انہیں مباح قرار دیا۔

چوتھی قسم: وہ چیز، جسے اللہ تعالیٰ نے کسی ایک صفت کے ساتھ مباح قرار دیا، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ہمراہ مباح قرار دیا۔

5ویں قسم: الفاظ ''تعریض'' کے ہوں گے۔ اور اس سے مراد ان اشیاء پر عمل کرنے کو مباح قرار دینا ہوگا جن کے لئے ''تعریض'' استعمال کی گئی ہے۔

6ویں قسم: ''امر'' کے الفاظ ہوں گے، اور اس سے مراد مباح قرار دینا اور اطلاق کرنا ہوگا۔

7ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے مباح قرار دینا۔

8ویں قسم: کسی ''مامور بہ'' چیز کے بعض حصے کو تاخیر سے ادا کرنے کو مباح قرار دینا، جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

9ویں قسم: کسی متعین علت کی وجہ سے، کسی ممنوعہ چیز کے استعمال کو مباح قرار دینا، جس چیز کو مردوں کے لئے ممنوعہ قرار دیا گیا ہو، خواتین کے لئے نہیں۔

10ویں قسم: کچھ متعین لوگوں کے لئے کسی چیز کو مباح قرار دینا، جو کسی متعین علت کی وجہ سے ہو اوران لوگوں کے علاوہ کسی کے لئے اس پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔

11ویں قسم: وہ اشیاء جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں اور ''ائمہ'' کے لئے ان جیسی چیزوں پر عمل کرنا مباح ہے۔

AlHidayah - الهداية

12ویں قسم: وہ چیزیں کہ بعض خواتین کے لئے یہ مباح قرار دیا گیا ہے کہ وہ بعض حالتوں میں ان پر عمل کر سکتی ہیں' جبکہ دیگر تمام خواتین اور مردوں کے لئے انہیں ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

13ویں قسم: الفاظ کسی فعل سے ممانعت کے ہوں' اور اس سے مراد یہ ہو کہ جس فعل کو ممنوع قرار دیا گیا ہے' اس کے متضاد کو استعمال کرنا مباح ہو۔

14ویں قسم: وہ امور' جن پر عمل کرنا اور انہیں ترک کرنا' دونوں مباح قرار دیے گئے ہیں۔ آدمی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ انہیں بجالائے یا ان سے اجتناب کرے۔

15ویں قسم: آدمی کو کسی ایسی چیز کے بارے میں اختیار دینے کا مباح قرار دینا جس پر عمل کو آدمی کے لئے' بعض ایسی شرائط کے بعد مباح قرار دیا گیا تھا۔ جو پہلے موجود ہوں گی۔

16ویں قسم: بعض چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جس سے مراد انہیں مباح قرار دینا ہو۔

17ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ چیز ان اشیاء کے ممنوع ہونے کو نسخ کرنے والی ہے' جو پہلے ممنوع قرار دی گئی تھیں۔

18ویں قسم: وہ چیز' جس سے کسی متعین صفت کی وجہ سے منع کیا گیا تھا اور پھر اس فعل پر عمل کرنے کو اس صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کے ساتھ مباح قرار دیا گیا۔

19ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا چند افعال کو ترک کرنا' جو اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ان افعال کو ترک کرنا مباح ہے۔

20ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جو پہلے تھوڑی یا زیادہ مقدار میں ممنوع تھی اور پھر بعض حالتوں میں بعینہ اسی چیز کے استعمال کو مباح قرار دیدیا جائے' جبکہ اس کا ارتکاب کرنے والا شخص وہ کام کرتے ہوئے نیک نیت رکھتا ہو' برائی کی نیت نہ ہو۔ اگرچہ وہ چیز ہر حال میں ممنوع ہو۔

21ویں قسم: وہ چیز' جو اس امت کے لئے مباح قرار دی گئی ہے لیکن نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کے لئے وہ حرام ہے۔

22ویں قسم: وہ افعال' جو ان جیسی چیزوں پر عمل کرنے کے مباح ہونے کی طرف لے جاتے ہیں۔

23ویں قسم: الفاظ' اطلاع دینے کے ہوں' اور ان سے مراد' ان اشیاء کو مباح قرار دینا ہو' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے۔

24ویں قسم: وہ چیز' جو فرض قرار دی گئی اور کچھ لوگوں کے لئے اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو اس وقت میں موجود کسی عذر کی وجہ سے ہوگا۔

25ویں قسم: کسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوال کرنے کے الفاظ کے ذریعے مباح قرار دیا گیا ہو۔

26ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جس سے مراد یہ ہو کہ اس سے پہلے کے فعل کو مباح قرار دیا جائے جس کی وجہ سے وہ حکم دیا گیا تھا۔

27ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کی اباحت (کا حکم) اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے۔

28ویں قسم: کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں اطلاع دینا' جن کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا' تو ان کے جوابات دیے گئے اور اس سے مراد ان اشیاء کے استعمال کو مباح قرار دینا ہے' جن کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

29ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جسے کسی متعین علت کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا تھا' اور اس پر عمل کرنا' تین متعین خصال میں سے کسی ایک صورت میں لازم ہوگا۔

30ویں قسم: وہ چیز جس پر عمل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اسے ترک کرنے کو مباح قرار دیا گیا' جو تعریض کے لفظ کے ہمراہ ہے۔

31ویں قسم: کسی متعین شرط کی موجودگی میں کسی فعل کو مباح قرار دینا' باوجودیکہ وہی فعل کسی دوسری شرط کی موجودگی میں ممنوع ہو' اور اس فعل کو اس پہلی شرط کی موجودگی میں' ایک مرتبہ ممنوع قرار دیا جا چکا ہو' جس شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا گیا ہے اور اس (دوسری) شرط کی موجودگی میں اس فعل کو مباح قرار دیا جا چکا ہو' جس کی وجہ سے پہلی مرتبہ اسے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

32ویں قسم: وہ چیز جو ابتداء اسلام میں مباح تھی اور پھر اس کے بعد دوسرے حکم کے ذریعے اسے منسوخ کر دیا گیا۔

33ویں قسم: الفاظ' کچھ چیزوں کے بارے میں' دریافت کرنے کے ہوں' لیکن اس سے مراد ان کے استعمال کو مباح قرار دینا ہو۔

34ویں قسم: کسی چیز کے بارے میں حکم دینا' جو کسی شرط کے ہمراہ ہو اور اس سے مراد اسے مباح قرار دینا ہو تو جب بھی وہ شرط موجود ہو گی' وہ حکم مباح قرار دینے کے لئے ہوگا اور جب وہ شرط معدوم ہو گی' تو پھر اس چیز کا استعمال مباح نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ چیز' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہو' اور اس سے مراد' کسی متعین چیز کے ظہور کی عدم موجودگی کی صورت میں' مباح قرار دینا ہو اور اس کے ظہور کے وقت اس جیسی چیز کا استعمال جائز نہ ہو۔ جس طرح عدم ظہور کے وقت (اس کا استعمال) جائز ہوگا۔

36ویں قسم: کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو' تو ان کے جواب میں اطلاع دینے کے الفاظ ہوں اور اس سے مراد یہ ہو کہ ان چیزوں کے استعمال کو مباح قرار دیا جائے' جن کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔

37ویں قسم: دو چیزوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق کر کے ایک چیز کو مباح قرار دینا' جبکہ وہ دو چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں اور ان دونوں کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہو۔

38ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ کا انہیں درست اور مستحسن قرار دینا تو یہ چیز ان کے استعمال کے مباح ہونے کی طرف لے جاتی ہے۔

39ویں قسم: لفظ کے ''عموم'' کے ذریعے کسی چیز کو مباح قرار دینا جس کی ''تخصیص'' دوسری روایات سے ثابت ہو۔

40ویں قسم: کسی ایسی چیز کو کرنے کا حکم دینا' جس کے استعمال کو کسی متعین علت کی وجہ سے عمومی طور پر مباح قرار دیا گیا ہو۔ اور اس علت کی عدم موجودگی کی صورت میں بھی اس فعل کا استعمال جائز ہو۔ جس علت کی وجہ سے اس چیز کو مباح قرار دیا گیا۔

41ویں قسم: بعض مخاطب افراد کو جن چیزوں سے منع کیا گیا۔ ان میں سے کسی متعین سبب کی عدم موجودگی کی صورت میں' ایک چیز کے کچھ حصے کو مباح قرار دینا' تو جب وہ سبب موجود ہوگا تو اس کی استعمال سے روکنے کا حکم واجب ہوگا اور جب وہ سبب معدوم ہوگا تو اس فعل کو کرنا مباح ہوگا۔

42ویں قسم: وہ اشیاء جنہیں ممنوعہ اشیاء میں سے مباح قرار دیا گیا ہو۔ ان کی بجا آوری کی رخصت دی گئی ہو۔ یا ان میں سے کچھ کو وسعت دینے اور رخصت عطا کرنے کے حوالے سے' متعین شرائط کی بنیاد پر (مباح قرار دیا گیا)

43ویں قسم: کسی ایسی چیز کو مباح قرار دینا' جس کا استعمال مردوں کے لئے نہیں' بلکہ بعض خواتین کے لئے مباح قرار دیا گیا' اور کسی متعین علت کی وجہ سے ہو۔

44ویں قسم: کسی چیز کو کم کرنے کا حکم دینا' جو پہلے بعض مخاطبین کے لئے ممنوع تھی اور پھر اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے مباح قرار دیدیا گیا۔

45ویں قسم: کسی چیز کی ادائیگی کو مباح قرار دینا' جس میں اس چیز کی صفت بیان نہ کی گئی ہو' جس کا اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا اور یہ کسی درپیش آنے والی علت کی وجہ سے ہو۔

46ویں قسم: کسی ممنوعہ چیز کو مباح قرار دینا' جو لفظ کے عموم کے ساتھ ہو اور وارد ہونے والے کسی سبب کی موجوگی میں ہو۔

47ویں قسم: کسی ایسی چیز کو (اپنے مخصوص وقت سے) پہلے کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا اپنا متعین وقت ہو تو اس وقت سے پہلے اسے کرنے کو مباح قرار دینا' یا اس کے مخصوص وقت سے تاخیر کے ساتھ اسے کرنے کو مباح قرار دینا' جو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ہو۔

48ویں قسم: کسی ایسی چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا' جس کا حکم دیا گیا تھا اور یہ فرض اشیاء کی بجا آوری کے وقت ہو۔ اور اس ایک چیز کے علاوہ ہو' جس کا حکم دیا گیا تھا۔

49ویں قسم: کسی چیز کی ممانعت کے الفاظ ہوں' لیکن اس سے مراد اس کے بعد آنے والی دوسری چیز کو مباح قرار دینا ہو۔

50ویں قسم: وہ اشیاء جن کا نبی اکرم ﷺ نے مشاہدہ کیا یا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں وہ کام کیئے گئے تو آپ ﷺ نے انہیں کرنے والے (کے اس فعل) پر انکار نہیں کیا تو ان جیسی اشیاء کو استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے مباح ہوگا۔

AlHidayah - الهداية

اَلْقِسْمُ الْخَامِسُ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ

وَهُوَ اَفْعَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اِنْفَرَدَ بِهَا

قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاَمَّا افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانى تاملت تفصيل انواعها وتدبرت تقسيم احوالها لئلا يتعذر على الفقهاء حفظها ولا يصعب على الحفاظ وعيها فرايتها تدور على خمسين نوعا:

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ: اَلْفِعْلُ الَّذِىْ فرض عليه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ جعل له ذٰلِكَ نفلا.

اَلنَّوْعُ الثَّانِيْ: الافعال الَّتِىْ فرضت عليه وعلى امته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ: الافعال الَّتِىْ فعلها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستحب للائمة الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ لِاُمَّتِهِ الِاقْتِدَاءُ به فيها.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعاتبه جل وعلا عليها.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم تقم الدلالة على انه خص بِاِسْتِعْمَالِهِ دون امته مباح لهم استعمال مثل ذٰلِكَ الفعل لعدم وجود تخصيصه فيه.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرة واحدة للتعليم ثُمَّ لم يعد فيه الى ان قبض صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ: افعال النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اراد بها تعليم امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ: افعاله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ فعلها لاسباب موجودة وعلل معلومة.

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤدى الى اِبَاحَةُ استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ: الافعال الَّتِىْ اختلفت الصحابة فى كيفيتها وتباينوا عنه فى تفصيلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ عَشَرَ: الادعية الَّتِىْ كان يدعو بها صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بها يستحب لامته الاقتداء به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قصد بها مخالفة المشركين واهل الكتاب.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ عَشَرَ: اَلْفِعْلُ الَّذِىْ فعله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولا يعلم لذٰلِكَ الفعل الا علتان اثنتان كان

مراده اَحَدَاهما دون الاخرى.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ عَشَرَ: نفى الصحابة بعض افعال النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ اثبتها بعضهم.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحدوث سبب فلما زال السبب ترك ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ عَشَرَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والوحى ينزل فلما انقطع الوحى بطل جواز استعمال مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ عَشَرَ: افعله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ تفسر عن اوامره المجملة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ عَشَرَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدة ثُمَّ حرم بالنسخ عليه وعلى امته ذٰلِكَ الفعل.

اَلنَّوْعُ الْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ ينسخ الامر الَّذِىْ اُمِرَ بِهٖ مع اباحته ترك ذٰلِكَ الشىء المامور به.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء الَّذِىْ نهى عنه مع اباحته ذٰلِكَ الفعل المنهى عنه فى خبر آخر.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالْعِشْرُوْنَ: فعله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشىء نهى عنه مع تركه الانكار على مرتكبه.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ خص بهاصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دون امته.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِعْلُ الَّذِىْ نسخه اِسْتِعْمَالُهٗ ذٰلِكَ الفعل نفسه لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف الاوامر الَّتِىْ امر بها فى الظاهر.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ تخالف النواهى 2فى الظاهر دون ان يكون فى الحقيقة بينهما3خلاف.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: الافعال الَّتِىْ فعلها صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اراد بها الاستنان به فيها.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها تاديب امته.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال مخافة ان تفرض على امته او يشقّ عليهم اتيانها.

اَلنَّوْعُ الثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ اراد بها التعليم.

اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ وَالثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ يضادها اِسْتِعْمَالُهٗ مثلها.

اَلنَّوْعُ الثَّانِىْ وَالثَّلَاثُوْنَ: تركه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الافعال الَّتِىْ تدل على الزَّجر عَنْ ضدها.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـالِـثُ وَالثَّلاثُوْنَ: الافعال المعجزة الَّتِیْ كان يفعلها صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ او فعلت بعده الَّتِیْ هى من دلائل النبوة.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: الافعال الَّتِیْ فيها تضاد وتهاتر فى الظاهر وهى مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُونَ بينهما تضاد او تهاتر.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَلْفِعْلُ الَّذِیْ فعله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ فارتفعت العلة المعلومة وبقىذٰلِكَ الفعل فرضا على امته الى يوم القيامة.

اَلـنَّـوْعُ السَّـادِسُ وَالثَّلاثُـوْنَ: قضاياه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ قضى بها فى اشياء رفعت اليه من امور المسلمين.

اَلـنَّـوْعُ السَّـابِـعُ وَالثَّلاثُـوْنَ: كتبتـه صَـلَّـى اللهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ الكتب الى المواضع بما فيها من الاحكام والاوامر وهى ضرب من الافعال.

اَلـنَّـوْعُ الثَّـامِـنُ وَالثَّلاثُـوْنَ: فِـعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بامته يجب على الائمة الاقتداء به فيه اذا كانت العلة الَّتِیْ هى مِنْ اَجْلِهَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موجودة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالثَّلاثُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تُذْكَرْ كيفيتها فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ لا يَجُوْزُ استعمال مثلها الا بتلك الكيفية الَّتِیْ هى مضمرة فِیْ نَفْسِ الْخِطَابِ.

اَلنَّوْعُ الْاَرْبَعُوْنَ: اَفْعَالٌ فَعَلَهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اراد بها المعاقبة على افعال مضت متقدمة.

اَلـنَّـوْعُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: فِعْلٌ فَعَلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجَلِ عِلَّةٍ مَّوْجُوْدَةٍ خفى على اكثر الناس كيفية تلك العلة.

اَلنَّوْعُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اَلْاَشْيَاءُ الَّتِیْ سُئِلَ عَنْهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم فاجاب عنها بالافعال.

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال الَّتِیْ رُوِيَتْ عَنْهُ مجملة تفسير تلك الجمل فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: الافعال الَّتِیْ رُوِيَتْ عَنْهُ مختصرة ذكر تقصيها فِیْ اَخْبَارٍ اُخَرَ.

اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: افعاله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى اظهاره الاسلام وتبليغ الرسالة.

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: هِجْرَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وكيفية احواله فيها.

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: اخلاق رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شمائله فى ايامه ولياليه.

اَلنَّوْعُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: علة رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِی قبض فيها و كيفية احواله فى تلك العلة.

اَلنَّوْعُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ: وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتكفينه ودفنه.

اَلنَّوْعُ الْخَمْسُوْنَ: وصف رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسنه.

سنن کی اقسام میں سے پانچویں قسم

اور یہ نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں' جو آپ ﷺ کی انفرادیت ہیں

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے افعال کا تعلق ہے' تو میں نے ان کی انواع کی تفصیل میں غور وفکر کیا اوران کے احوال کی تفصیل میں تدبر کیا تاکہ فقہاء (یعنی اہل علم) کے لئے انہیں یادرکھنا ناممکن نہ رہے' اور حافظانِ حدیث کے لئے انہیں محفوظ رکھنا مشکل نہ رہے' تو میں نے دیکھا کہ یہ 50 قسموں کے گرد گھومتے ہیں۔

پہلی قسم: وہ فعل' جو ایک مدت تک نبی اکرم ﷺ پر فرض رہا اور پھر آپ ﷺ کے لئے اس کو نفل قرار دیا گیا۔

دوسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض قرار دیئے گئے۔

تیسری قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور ائمہ کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کریں۔

چوتھی قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے ہیں اور آپ ﷺ کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ ﷺ کی پیروی کرے۔

5ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا۔

6ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کیا لیکن اس بات پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوسکی کہ اس فعل پر عمل کرنا' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس (کی اجازت) امت کے لئے نہیں ہے۔ تو اس نوعیت کے افعال آپ ﷺ کی امت کے لئے مباح ہوں گے کیونکہ اس بارے میں آپ ﷺ کی تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

7ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دینے کے لئے' ایک مرتبہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وصال تک دوبارہ وہ فعل نہیں کیا۔

8ویں قسم: وہ افعال' جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کی تعلیم کا ارادہ کیا۔

9ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود سبب یا کسی متعین علت کی وجہ سے کیے۔

10ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے کیے تو یہ بات اس چیز کی طرف لے جاتی ہے کہ اس طرح کے افعال پر عمل کرنا مباح ہے۔

AlHidayah - الھدایۃ

11ویں قسم: وہ افعال' جن کی کیفیت کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہوا اور اس کی تفصیل کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔

12ویں قسم: وہ دعائیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس بارے میں آپ کی پیروی کرے۔

13ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہیں اور ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود مشرکین اور اہل کتاب کی مخالفت تھا۔

14ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' اور اس فعل کے بارے میں صرف دو علتوں کا پتہ چل سکا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ان دو میں سے کوئی ایک علت تھی' دوسری (علت مراد) نہیں تھی۔

15ویں قسم: (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ایسے افعال کی نفی کرنا' جنہیں دیگر (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ثابت قرار دیا ہو۔

16ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سبب کے پیش آنے کی وجہ سے کیا ہو اور جب وہ سبب زائل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فعل ترک کر دیا۔

17ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے اور وحی نازل ہوتی رہی' جب وحی (کے نزول کا سلسلہ) منقطع ہو گیا تو اب اس کی مانند فعل پر عمل کرنے کا جواز باطل ہو گیا۔

18ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (بعض) ''مجمل'' احکام کی وضاحت کے لئے کیے۔

19ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدت تک کرتے رہے۔ پھر نسخ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے وہ فعل حرام قرار دیدیا گیا۔

20ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کر دے۔ بعد آپ کا اس مامور بہ چیز کو ترک کرنے کو مباح قرار دینا۔

21ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کام کرنا' جس سے آپ نے منع کیا تھا' بعد آپ کے اس ممنوعہ فعل کو مباح قرار دینا' جو دوسری روایت میں مذکور ہو۔

22ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا کرم کرنا' جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا' بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کے مرتکب پر انکار کو ترک کرنا۔

23ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔ آپ کی امت کے لئے نہیں ہیں۔

24ویں قسم: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل کو ترک کرنا' کہ آپ کے اس فعل پر بذاتِ خود' کسی علت کی وجہ سے' عمل کرنے نے اسے منسوخ کر دیا ہو۔

25ویں قسم: وہ افعال' جو بظاہر ان احکام کے خلاف ہیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے تھے۔

26ویں قسم: وہ افعال جو بظاہر نواہی کے خلاف ہیں حالانکہ درحقیقت ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

27ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کیے اور آپ کا مقصود یہ تھا کہ اس بارے میں آپ کی پیروی کی جائے۔

28ویں قسم: اپنی امت کی تعلیم کے لئے نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا۔

29ویں قسم: اس اندیشے کے تحت' نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' کہ کہیں وہ آپ ﷺ کی امت پر فرض نہ ہو جائیں' یا ان کی بجا آوری ان لوگوں کے لئے مشقت کا باعث نہ ہو۔

30ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا کچھ افعال کو ترک کر دینا' جس سے مراد تعلیم دینا ہو۔

31ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا ایسے افعال کو ترک کرنا' جس کے مثل پر آپ کا عمل کرنا' اس کے برخلاف (ثابت ہو)۔

32ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا بعض افعال کو ترک کر دینا' جو ان کے متضاد کی ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔

33ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے معجزے کے طور پر کیے یا وہ آپ ﷺ کے بعد کیے گئے (لیکن وہ آپ ﷺ کا معجزہ ہیں اور یہ تمام معجزات) آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

34ویں قسم: وہ افعال' جن میں بظاہر تضاد اور فرق نظر آتا ہے' تو یہ مباح اختلاف کی قسم ہے' اس لیے (ان افعال کے درمیان درحقیقت) کوئی تضاد اور فرق نہیں ہوگا۔

35ویں قسم: وہ فعل جو نبی اکرم ﷺ نے کسی متعین علت کی وجہ سے کیا' پھر وہ علت اٹھ گئی لیکن وہ فعل' قیامت تک آپ ﷺ کی امت کے لئے فرض کے طور پر باقی رہ گیا۔

36ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے فیصلے جو آپ ﷺ نے ان مختلف مقدمات میں دیئے تھے جو مسلمانوں کے مختلف امور سے متعلق آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

37ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مختلف مقامات کی طرف مکتوبات بھجوانا' جن میں احکام اور اوامر موجود تھے' یہ بھی افعال کی ایک قسم ہے۔

38ویں قسم: وہ فعل کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے ساتھ جو طرز سلوک اختیار کیا' تو ائمہ کے لئے اس حوالے سے آپ ﷺ کی پیروی کرنا لازم ہے جبکہ وہ علت جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے وہ کام کیا تھا' وہ علت موجود ہو۔

39ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کیے' اور نفس خطاب میں اس کی کیفیت کا تذکرہ نہیں ہوا تو اس جیسے فعل پر عمل کرنا صرف اس مخصوص کیفیت کے ساتھ جائز ہو سکتا ہے' جو نفس خطاب میں پوشیدہ ہے۔

40ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ نے کیے اور اس سے مراد پہلے گزرے ہوئے افعال پر معاقبت ہو۔

41ویں قسم: وہ فعل' جو نبی اکرم ﷺ نے کسی موجود علت کی وجہ سے کیا' لیکن اس علت کی کیفیت اکثر لوگوں سے پوشیدہ رہی۔

42ویں قسم: کچھ اشیاء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے افعال کی شکل میں ان کا جواب دیا۔

AlHidayah - الهداية

43ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ سے ''مجمل'' طور پر روایت کیے گئے اور اس اجمال کی وضاحت دوسری روایات میں مذکور ہے۔

44ویں قسم: وہ افعال جو نبی اکرم ﷺ سے ''مختصر'' طور پر روایت کیے گئے جن کی ''تفصیل'' دوسری روایات میں مذکور ہے۔

45ویں قسم: وہ افعال' جو نبی اکرم ﷺ نے اسلام کے غلبہ اور رسالت کی تبلیغ کے حوالے سے کیے۔

46ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کا مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا اور اس دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت

47ویں قسم: روزمرہ کے معمولات میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق وشمائل

48ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کی اس بیماری کا تذکرہ جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ اور اس بیماری کے دوران آپ ﷺ کے احوال کی کیفیت۔

49ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے وصال' آپ ﷺ کی تکفین وتدفین (کا تذکرہ)

50ویں قسم: نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی عمر کا تذکرہ۔

AlHidayah - الهداية

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فجميع انواع السنن اربع مائة نوع على حسب ما ذكرناها ولو اردنا ان نزيد على هذه الانواع الَّتِیْ نوعناها للسنن انواعا كثيرة لفعلنا وانما اقتصرنا على هذه الانواع دون ما وراء ها وان تهيا ذٰلِكَ لو تكلفنا لِاَنَّ قصدنا فى تنويع السنن الكشف عَنْ شَيْئَيْنِ.

احدهما: خبر تنازع الائمة فيه وفى تاويله والآخر عموم خطاب صعب على اكثر الناس الوقوف على معناه واشكل عليهم بغية القصد منه فقصدناه الى تقسيم السنن وانواعها لنكشف عن هذه الاخبار الَّتِیْ وصفناها على حسب ما يسهل الله جل وعلا ويوفق القول فيه فيما بعد ان شاء الله.

وانما بدانا بتراجم انواع السنن فى اول الكتاب قصد التسهيل منا على

من رام الوقوف على تكل حديث من كل نوع منها ولئلا يصعب حفظ كل فصل من كل قسم عند البغية وِلِاَنَّ قصدنا فى نظم السنن حذو تاليف القرآن لِاَنَّ القرآن الف اجزاء فجعلنا السنن اقساما بازاء اجزاء القرآن.

ولما كانت الاجزاء من القرآن كل جزء منها يشتمل على سور جعلنا كل قسم من اقسام السنن يشتمل على انواع فانواع السنع بازاء سور القرآن.

ولما كان كل سورة من القرآن تشتمل على آى جعلنا كل نوع من انواع السنن يشتمل على احاديث والاحاديث من السنن بازاء الآى من القرآن.

فاذا وقف المرء على تفصيل ما ذكرنا وقصد الحفظ لها سهل عليه ما يريد من ذٰلِكَ كما يصعب عليه الوقوف على كل حديث منها اذا لم يقصد قصد الحفظ له الا ترى ان المرء اذا كان عنده مصحف وهو غير حافظ لكتاب الله جل وعلا فاذا احب ان يعلم آية من القرآن فى اى موضع هى صعب عليه ذٰلِكَ فاذا حفظه صارت الآى كلها نصب عينيه.

واذا كان عنده هذا الكتاب وهو لا يحفظه ولا يتدبر تقاسيمه وانواعه واحب اخراج حديث منه صعب عليه ذٰلِكَ فاذا رام حفظه احاط علمه بالكل حَتّٰى لا ينخرم منه حديث اصلا وهذا هو الحيلة الَّتِیْ احتلنا ليحفظ الناس السنن ولئلا يعرجوا على الكتبة والجمع الا عند الحاجة دون الحفظ له او العلم به.

واما شرطنا فى نقله ما اودعناه كتابنا هذا من السنن: فانا لم نحتج فيه الا بحديث اجتمع فى كل شئ من رواته خمسة اشياء "

الْاَوَّلُ: العدالة فى الدين بالستر الجميل.

والثَّانِیُ: الصدق فی الحدیث بالشهرة فیه.

والثَّالِثُ: العقل بما یحدث من الحدیث.

والرَّابِعُ: العلم بما یحیل من معانی ما یروی.

وَالْخَامِسُ: المتعری خبره عن التدلیس فکل من اجتمع فیه هذه الخصال الخمس احتججنا بحدیثه وبینا الکتاب علی روایته وکل من تعری عن خصلة من هذه الخصال الخمس لم نحتج به.

والعدالة فی الانسان هو ان یکون اکثر احواله طاعة الله لانا متی ما لم نجعل العدل الا من لم یوجد منه معصیة بحال ادانا ذٰلِکَ الی ان لیس فی الدنیا عدل اذ الناس لا تخلو احوالهم من ورود خلل الشیطان فیها بل العدل من کان ظاهرا احوله طاعة الله والَّذِیْ یخالف العدل من کان اکثر احواله معصیة الله.

وقد یکون العدل الَّذِیْ یشهد له جیرانه وعدول بلده به وهو غیر صادق فیما یروی من الحدیث لِاَنَّ هذا شیء لیس یعرفه الا من صناعته الحدیث ولیس کل معدل یعرف صناعة الحدیث حَتّٰی یعدل العدل علی الحقیقة فی الروایة والدین معا.

والعقل بما یحدث من الحدیث هو ان یعقل من اللغة بمقدار ما لا یزیل معانی الاخبار عن سننها ویعقل من صناعة الحدیث ما لا یسند موقوفا او یرفع مرسلا او یصحف اسما.

والعلم بما یحیل من معانی ما یروی هو ان یعلم من الفقه بمقدار ما اذا ادی خبرا او رواه من حفظه او اختصره لم یحله عن معناه الَّذِیْ اطلقه رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی معنی آخر.

والمتعری خبره عن التدلیس هو ان کون الخبر عن مثل من وصفنا نعته بهذه الخصال الخمس فیرویه عن مثله سماعا حَتّٰی ینتهی ذٰلِکَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ولعلنا قد کتبنا عن اکثر من الفی شیخ من اسبیجاب الی الاسکندریة ولو نرو فی کتابنا هذا الا عن مائة وخمسین شیخا اقل او اکثر ولعل معول کتابنا هذا یکون علی نحو من عَشَرَیْن شیخا ممن اردنا السنن علیهم واقتنعنا بروایاتهم عن روایة غیرهم علی الشرائط الَّتِیْ وصفناها وربما اروی فی هذا الکتاب واحتج بمشایخ قد قدح فیهم بعض ائمتنا مثل سماك بن حرب وداود بن ابی هند ومحمد بن اسحاق بن یسار وحماد بن سلمة وابی بکر بن عیاش واضرابهم ممن تنکب عن روایاتهم بعض ائمتنا واحتج بهم البعض فمن صح عندی منهم بالبراهین الواضحة وصحة الاعتبار علی سبیل الدین انه ثقة احتججت به ولم اعرج علی قول من قدح فیه ومن صح عندی بالدلائل النیرة والاعتبار الواضح علی سبیل الدین انه غیر عدل لم احتج به وان وثقة بعض ائمتنا.

وانی سامثل واَحَدًا منهم واتکلم علیه لیستدرك به المرء من هو مثله کانا 2 جئنا الی حماد بن سلمة

فمثلناه وقلنا لمن ذب عمن ترك حديثه لم 3 استحق حماد بن سلمة ترك حديثه وكان رحمة الله ممن رحل وكتب وجمع وصنف وحفظ وذاكر ولزم الدين والورع الخفى والعبادة الدائمة والصلابة فى السنة والطبق على اهل البدع ولم يشك عوام البصرة انه كان مستجاب الدعوة ولم يكن فى البصرة فى زمانه احد ممن نسب الى العلم يعد من البدلاء غيره فمن اجتمع فيه هذه الخصال لم استحق مجانبة روايته فان قال لمخالفته الاقران فيما روى فى الاحايين يقال له وهل فى الدنيا محدث ثقة لم يخالف الاقران فى بعض ما روى فان استحق انسان مجانبة جميع ما روى بمخالفته الاقران فى بعض ما يروى لاستحق 4 كل محدث من الائمة المرضيين ان يترك حديثه لمخالفتهم اقرانهم فى بعض ما رووا.

فان قال كان حماد يخطىء يقال له وفى الدنيا احد بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرى عن الخطا ولو جاز ترك حديث من اخطا لجاز ترك حديث الصحابة والتابعين ومن بعدهم من المحدثين لانهم لم يكونوا بمعصومين.

فان قال حماد قد كثر خطؤه له ان الكثرة اسم يشتمل على معان شتى ولا يستحق الانسان ترك روايته حَتّٰى يكون منه من الخطا ما يغلب صوابه فاذا فحش ذٰلِكَ منه وغلب على صوابه استحق مجانبة روايته واما من كثر خطؤه ولم يغلب على صوابه فهو مقبول الرواية فيما لم يخطىء فيه واستحق مجانبة ما اخطا فيه فقط مثل شريك وهشيم وابى بكر بن عياش واضرابهم كانوا يخطئون فيكثرون فروى عنهم واحتج بهم فى كتابه وحماد واحد من هؤلاء .

فان قال كان حماد يدلس يقال له فان قتادة وابا اسحاق السبيعى وعبد الملك بن عمير وابن جريج والاعمش والثورى وهشيما كانوا يدلسون واحتججت بروايتهم فان اوجب تدليس حماد فى روايته ترك حديثه اوجب تدليس هؤلاء الائمة ترك حديثهم.

فان قال يروى عن جماعة حديثا واحدًا بلفظ واحد من غير ان يميز بين الفاظهم يقال له كَانَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والتابعون يؤدون الاخبار على المعانى بالفاظ متباينة وكذٰلِكَ كان حماد يفعل كان يسمع الحديث عن ايوب وهشام وابن عون ويونس وخالد وقتادة عن بن سيرين فيتحرى المعنى ويجمع فى اللفظ فان اوجب ذٰلِكَ منه ترك حديثه اوجب ذٰلِكَ ترك حديث سعيد بن المسيب والحسن وعطاء وامثالهم من التابعين لانهم كانوا يفعلون ذٰلِكَ بل الانصاف فى النقلة الاخبار استعمال الاعتبارفيما رووا.

وانى امثل للاعتبار مثالا يستدرك به ما وراءه وكانا جئنا الى حماد بن سلمة فرايناه روى خبرا عن اَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم لم نجد ذٰلِكَ الخبر عند غيره من

AlHidayah - الهداية

اصحاب ایوب فالَّذِیْ یلزمنا فیه التوقف عن جرحه والاعتبار بما روی غیره من اقرانه فیجب ان نبدا فننظر هذا الخبر هل رواه اصحاب حماد عنه او رجل واحد منهم وحده فان وجد اصحابه قد رووه علم ان هذا قد حدث به حماد وان وجد ذٰلِکَ من روایة ضعیف عنه الزق ذٰلِکَ بذٰلِکَ الراوی دونه فمتی صح انه روی عن ایوب ما لم یتابع علیه یجب ان یتوقف فیه ولا یلزق به الوهن بل ینظر هل روی احد هذا الخبر من الثقات عن ابن سیرین غیر ایوب فان وجد ذٰلِکَ علم ان الخبر له اصل یرجع الیه وان لم یوجد ما وصفنا نظر حینئذ هل روی احد هذا الخبر عن ابی هریرة غیر ابن سیرین من الثقات فان وجد ذٰلِکَ علم ان الخبر له اصل وان یوجد ما قلنا نظر هل روی احد هَذَا الْخَبَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم غیر ابی هریرة فان وجد ذٰلِکَ صح ان الخبر له اصل ومتی عدم ذٰلِکَ والخبر نفسه یخالف الاصول الثلاثة علم ان الخبر موضوع لا شک فیه وان ناقله الَّذِیْ تفرد به هو الَّذِیْ وضعه.

هذا حکم الاعتبار بین النقلة فی الروایات وقد اعتبرنا حدیث شیخ شیخ علی ما وصفنا من الاعتبار علی سبیل الدین فمن صح عندنا منهم انه عدل احتججنا به وقبلنا ما رواه وادخلناه فی کتابنا هذا ومن صح عندنا انه غیر عدل بالاعتبار الَّذِیْ وصفناه لم نحتج به وادخلناه فی کتاب المجروحین من المحدثین باحد اسباب الجرح لِاَنَّ الجرح فی المجروحین علی عَشَرَین نوعا ذکرناها بفصولها فی اول کتاب المجروحین بما ارجو الغنیة فیها لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنَی ذَلِکَ عَنْ تِکْرَارِهَا فی هذا الکتاب.

فاما الاخبار فانها کلها اخبار آحاد 1 لانه لیس یوجد عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خبر من روایة عدلین روی احدهما عن عدلین وکل واحد منهما عن عدلین حَتّٰی ینتهی ذَلِکَ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فلما استحال هذا وبطل ثبت ان الاخبار کلها اخبار الآحاد وان من تنکب عن قبول اخبار الآحاد فقد عمد الی ترک السنن کلها لعدم وجود السنن الا من روایة الآحاد.

واما قبول الرفع فی الاخبار فانا نقبل ذٰلِکَ عن کل شیخ اجتمع فیه الخصال الخمس الَّتِیْ ذکرتها فان ارسل عدل خبرا واسنده عدل آخر قبلنا خبر من اسند لانه اتی بزیادة حفظها ما لم یحفظ غیره ممن هو مثله فی الاتقان فان ارسله عدلَانِّ واسنده عدلَانِّ قبلت روایة العدلین اللذین اسنداه علی الشرط الْاَوَّلُ وهٰکَذَا الحکم فیه کثر العدد فیه او قل فان ارسله خمسة من العدول واسنده عدلَانِّ نظرت حینئذ الی من فوقه بالاعتبار وحکمت لمن یجب کانا جئنا الی خبر رواة نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلم اتفق مالک وعبید الله بن عمر ویحیی بن سعید وعبد الله بن عون وایوب السختیانی عن نافع عن ابن عمر ورفعوه وارسله ایوب بن موسی واسماعیل بن امیة وهؤلاء کلهم ثقات او اسند هذان وارسل اولئک اعتبرت فوق نافع هل روی هذا الخبر عن ابن عمر احد من الثقات غیر نافع مرفوعا او من فوقه علی

حسب ما وصفنا فاذا وجد قبلنا خبر من اتی بالزیادة فی روایته علی حسب ما وصفنا.

وفی الجملة یجب ان یعتبر العدالة فی نقلة الاخبار فاذا صحت العدالة فی واحد منهم قبل منه ما روی من المسند وان اوقفه غیره والمرفوع وان ارسله غیره من الثقات اذ العدالة لا توجب غیره فیکون الارسال والرفع عن ثقتین مقبولین والمسند والموقوف عن عدلین یقبلَانّ علی الشرط الَّذِیْ وصفناه.

واما زیادة الالفاظ فی الروایات فانا لا نقبل شیئا منها الا عن من کان الغالب علیه الفقه حَتّٰی یعلم انه کان یروی الشیء ویعلمه حَتّٰی لا یشك فیه انه ازاله عن سننه او غیّره عن معناه ام لا لِاَنَّ اصحاب الحدیث الغالب علیهم حفظ الاسامی والاسانید دون المتون والفقهاء الغالب علیهم حفظ المتون واحکامها واداؤها بالمعنی دون حفظ الاسانید واسماء المحدثین فاذا رفع محدث خبرا وکان الغالب علیه الفقه لم اقبل رفعه الا من کتابه لانه لا یعلم المسند من المرسل ولا الموقوف من المنقطع وانما همته احکام المتن فقط وکذٰلِكَ لا اقبل عن صاحب حدیث حافظ متقن اتی بزیادة لفظة فی الخبر لِاَنَّ الغالب علیه احکام احکام الاسناد وحفظ الاسامی والاغضاء عن المتون وما فیها من الالفاظ الا من کتابه هذا هو الاحتیاط فی قبول الزیادات فی الالفاظ.

واما المنتحلون المذاهب من الرواة مثل الارجاء والترفض وما اشبههما فانا نحتج باخبارهم اذا کانوا ثقات علی الشرط الَّذِیْ وصفناه ونکل مذاهبهم وما تقلدوه فیما بینهم وبین خالقهم الی الله جل وعلا الا ان یکونوا دعاة الی ما انتحلوا فان الداعی الی مذهبه والذاب عنه حَتّٰی یصیر اماما فیه وان کان ثقة ثُمَّ روینا عنه جعلنا للاتباع لمذهبه طریقا وسوغنا للمتعلم الاعتماد علیه وعلی قوله فالاحتیاط ترك روایة الائمة الدعاة منهم والاحتجاج بالرواة الثقات منهم علی حسب ما وصفناه.

ولو عمدنا الی ترك حدیث الاعمش وابی اسحاق وعبد الملك بن عمیر واضرابهم لما انتحلوا والی قتادة وسعید بن ابی عروبة وابن ابی ذئب واسنانهم لما تقلدوا الی عمر بن ذرّ وابراهیم الَتِیمی ومسعر بن کدام واقرانهم لما اختاروا فترکنا حدیثهم لمذاهبهم لکان ذٰلِكَ ذریعة الی ترك السنن کلها حَتّٰی لا یحصل فی ایدینا من السنن الا الشیء الیسیر واذا استعملنا ما وصفنا اعنا علی دحض السنن وطمسها بل الاحتیاط فی قبول روایاتهم الاصل الَّذِیْ وصفناه دون رفض ما رووه جملة.

واما المختلطون فی اواخر اعمارهم مثل الجریری وسعید بن ابی عروبة واشبههما فانا نروی عنهم فی کتابنا هذا ونحتج بما رووا الا انا لا نعتمد من حدیثهم الا ما روی عنهم الثقات من القدماء الذین نعلم انهم سمعوا منهم قبل اختلاطهم وما وافقوا الثقات فی الروایات الَّتِیْ لا نشك فی صحتها وثبوتها من جهة اخری لِاَنَّ حکمهم وان اختلطوا فی اواخر اعمارهم وحمل عنهم فی اختلاطهم بعد تقدم عدالتهم حکم

الثقة اذا اخطا ان الواجب ترك خطئه اذا علم والاحتجاج بما نعلم انه لم يخطىء فيه وكذٰلِكَ حكم هؤلاء الاحتجاج بهم فيما وافقوا الثقات وما انفردوا مما روى عنهم القدماء من الثقات الذين كان سمعاهم منهم قبل الاختلاط سواء.

واما المدلسون الذين هم ثقات وعدول فانا لا نحتج باخبارهم الا ما بينوا السماع فيما رووا مثل الثورى والاعمش وابى اسحاق واضرابهم من الائمة المتقين 1 واهل الورع فى الدين لانا متى قبلنا خبر مدلس لم يبين السماع فيه وان كان ثقة لزمنا قبول المقاطيع والمراسيل كلها لانه لا يدرى لعل هذا المدلس دلس هذا الخبر عن ضعيف يهى الخبر بذكره اذا عرف اللّٰه الا ان يكون المدلس يعلم انه ما دلس قط الا عن ثقة فاذا كان كذٰلِكَ قبلت روايته وان لم يبين السماع وهذا ليس فى الدنيا الا سفيان بن عيينة وحده فانه كان يدلس ولا يدلس الا عن ثقة متقن ولا يكاد يوجد لسفيان بن عيينة خبر دلس فيه الا وجد الخبر بعينه قد بين سماعه عن ثقة مثل نفسه والحكم فى قبول روايته لهذه العلة وان لم يبين السماع فيها كالحكم فى رواية ابن عباس اذا روى عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما لم يسمع منه.

وانما قبلنا اخبار اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما رووها عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وان لم يبينوا السماع فى كل ما رووا وبيقين نعلم ان احدهم ربما سمع الخبر عن صحابى آخر ورواه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غير ذكر ذٰلِكَ الَّذِيْ سمعه منه لانهم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اجمعين كلهم ائمة سادة قادة عدول نزه اللّٰه عز وجل اَقْدَارَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن ان يلزق بهم الوهن وفى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الا ليبلغ الشاهد منكم الغائب ," اعظم الدليل على ان الصحابة كلهم عدول ليس فيهم مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير مجروح ولا ضعيف اذ لو كان فيهم مجروح او ضعيف او كان فيهم احد غير عدل لاستثنى فى قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال الا ليبلغ فِلَانٌ وفِلَانٌ منكم الغائب فلما اجملهم فى الذكر بالامر بالتبليغ من بعدهم دل ذٰلِكَ على انهم كلهم عدول وكفى بمن عدله رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شرفا.

فاذا صح عندى خبر من رواية مدلس انه بين السماع فيه لا ابالى ان اذكره من غير بيان السماع فى خبره بعد صحته عندى من طريق آخر.

وانا نملى بعد هذا التقسيم وذكر الانواع وصف شرائط الكتاب قسما قسما ونوعا نوعا بما فيه من الحديث على الشرائط الَّتِيْ وصفناها فى نقلها من غير وجود قطع فى سندها ولا ثبوت جرح فى ناقليها ان قضى اللّٰه ذٰلِكَ وشاءه واتنكب عن ذكر المعاد فيه الا فى موضعين اما لزيادة لفظة لا اجد منها بدا او للاستشهاد به على معنى فى خبر ثان فاما فى غير هاتين الحالَّتَيْنِ فانى اتنكب ذكر المعاد فى هذا الكتاب.

جعلنا الله ممن اسبل عليه جلابيب الستر في الدنيا واتصل ذٰلِكَ بالعفو عن جناياته في العقبى انه الفعال لما يريد.

انتهى كلام الشيخ رحمه الله في الخطبة.

ثم قال في آخر القسم الْاَوّلُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ اَنْوَاعِ الْاَمْرِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِ تَقَاسِيمِهَا وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاَوَامِرِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ بِهَا اَشْبَهُ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي الْاَوَامِرِ لِلْبُغْيَةِ فِي الْقَصْدِ فِيهَا.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هَذَا القسم الثَّانِيَّ الَّذِيْ هو النَّوَاهِي بِتَفْصِيلِهَا وَتَقْسِيمِهَا عَلَى حَسَبِ مَا اَمْلَيْنَا الْاَوَامِرَ اِنْ قَضَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَشَاءَهُ.

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ اَغْضَى فِي الْحُكْمِ فِي دِينِ اللّٰهِ عَنْ اَهْوَاءِ الْمُتَكَلِّفِينَ وَلَمْ يُعَرِّجْ فِي النَّوَازِلِ عَلَى آرَاءِ الْمُقَلِّدِينَ مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمَعْكُوسَةِ والآراء المنحوس انه خير مسؤول.

وقال في آخر القسم الثَّانِيُّ فهذا آخر جوامع انواع النَّوَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فصلناها بفصولها ليعرف تفصيل الخطاب مِنَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمَّتِهِ وقد بقي من النواهي احاديث كثيرة بددناها في سائر الاقسام كما بددنا في النواهي سواء على حسب مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ.

وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا القسم الثَّالِثُ من اقسام السنن الَّذِيْ هو اِخْبَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا احتيج الى معرفتها بفصولها فصلا ان الله يسر ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله من المتبعين للسنن كيف ما دارت والمتباعدين عن الاهواء حيث ما مالت انه خير مسؤول وافضل مامول.

وقال في آخر القسم الثَّالِثُ فهذا آخر انواع الاخبار عَمَّا احتيج الى معرفتها من السنن قد امليناها وقد بقي من هذا القسم احاديث كثيرة بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا في هذا القسم للاستشهاد على الجمع بين خبرين متضادين في الظاهر والكشف عن معنى شيء تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ العلم فاحال السنة عن معناها الَّتِيْ اطلقها المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وانا نملي بعد هذا القسم الرَّابِعُ من اقسام السنن الَّذِيْ هو الاباحات الَّتِيْ ابيح ارتكابها ان الله قضى بذٰلِكَ وشاء.

جعلنا الله ممن آثر المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ امته وانخضع لقبول ما ورد عليه من سننه بترك ما يشتمل عليه القلب من اللذات وتحتوى عليه النفس من الشهوات من المحدثات الفاضحة والمخترعات الداحضة انه خير مسؤول.

وقال القسم الرَّابِعُ فَهٰذَا آخِرُ جَوَامِعِ الْاِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا

وَقَدْ بَقِيَ من هَذَا الْقِسْمِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي هَذَا الْقِسْمِ عَلَى مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هذا

الْقِسْمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ الَّتِي هى افعال النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُصُولِهَا وَاَنْوَاعِهَا اِن اللَّهُ قَضَى ذٰلِكَ وَشَاءَهُ.

جَعَلَنَا اللَّهُ مِمَّنْ هدى لسبل الرشاد ووفق لسلوك السداد فى جمع وتشمر فِي جَمْعِ السُّنَنِ وَالْاَخْبَارِ وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ وَآثَرَ مَا يُقَرِّبُ اِلَى الْبَارِى جَلَّ وعلا من الاعمال على ما يباعد عنه فى الاحوال انه خير مسؤول.

ثم قال فى آخر الكتاب فهذا آخر انواع السنن قد فصلناها على حسب ما اصلنا الكتاب عليه من تقاسيمها وليس فى الانواع الَّتِيْ ذكرناها من اول الكتاب الى لآخره نوع يستقصى لانا لو ذكرنا كل نوع بما فيه من السنن لصار الكتاب اكثره معادا لِاَنَّ كل نوع منها يدخل جوامعه فى سائر الانواع فاقتصرنا على ذكر الانمى 1 من كل نوع لنستدرك به ما وراء ه منها وكشفنا عَمَّا اشكل من الفاظها وفصلنا عَمَّا يجب ان يوقف على معانيها على حسب ما سهل الله ويسره وله الحمد على ذٰلِكَ.

وقد تركنا من الاخبار المروية اخبار كثيرة من اجل ناقليها وان كانت تلك الاخبار مشاهير تداولها الناس فمن احب الوقوف على السبب الَّذِيْ من اجله تركتها نظر فى كتاب المجروحين من المحدثين من كتبنا يجد فيه التفصيل لكل شيخ تركنا حديثه ما يشفى صدره وينفى الريب عن خلده ان وفقه الله جل وعلا لذٰلِكَ وطلب سلوك الصواب فيه دون متابعة النفس لشهواتها ومساعدته اياها فى لذاتها.

وقد احتججنا فى كتابنا هذا بجماعة قد قدح فيهم بعض ائمتنا فمن احب الوقوف على تفصيل اسماء هم فلينظر فى الكتاب المختصر من تاريخ الثقات يجد فيه الاصول الَّتِيْ بنينا ذٰلِكَ الكتاب عليها حَتّٰى لا يعرج على قدح قادح فى محدث على الاطلاق من غير كشف عن حقيقة وقد تركنا من الاخبار المشاهير الَّتِيْ نقلها عدول ثقات لعلل تبين لنا منها الخفاء على عالم من الناس جوامعها.

وانما نملى بعد هذا علل الاخبار ونذكر كل مروى صح او لم يصح بما فيه من العلل ان يسر الله ذٰلِكَ وسهله.

جعلنا الله ممن سلك مسالك اولى النهى فى اسباب الاعمال دون التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات التعرج على الاوصاف والاقوال فارتقى على سلالم اهل الولايات بالطاعات والانقلاع بكل الكل عن المزجورات حَتّٰى تفضل عليه بقبول ما ياتى من الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسؤول وافضل الحسنات والتجاوز عَمَّا يرتكب من الحوبات انه خير مسئول وافضل مامول انتهى كلامه اولا وآخرا رحمه الله بمنه وكرمه.

امام ابوحاتم فرماتے ہیں: تو سنن کی تمام اقسام 400 ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہم نے سنن کی جوانواع بیان کی ہیں' اگر ہم چاہتے تو ان کے علاوہ بھی بہت سی انواع بیان کر سکتے تھے۔ لیکن باقی کو چھوڑ کر ہم نے ان انواع پر اس لیے اکتفاء کیا ہے' کیونکہ ''سنن'' کی نوع بندی کا مقصد دو چیزوں سے پردہ ہٹانا ہے۔

ایک وہ روایت جس کی تاویل کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

دوسرا روایت کے الفاظ کی عمومیت' اکثر لوگوں کیلئے اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے اور اس سے مقصود کا حصول ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے ہم نے سنن کی تقسیم اور نوع بندی کا ارادہ کیا تاکہ ایسی روایات' جن کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ (کی عطا کردہ توفیق) کے مطابق ان کی وضاحت کر دیں اور اس کے بارے میں قول موافق ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

کتاب کے آغاز میں ہم نے انواع سنن کے تراجم سے آغاز کیا ہے' تاکہ اس شخص کیلئے سہولت ہو جائے جو ان میں سے کسی بھی نوع سے متعلق احادیث سے واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ مقصود کے وقت ہر قسم کی ہر فصل کو حفظ کرنا دشوار نہ رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' ہم نے سنن کی اس ترتیب بندی میں قرآن کی تالیف کی پیروی کرنے کا قصد کیا ہے کیونکہ قرآن کو مختلف اجزاء کی شکل میں تالیف کیا گیا ہے' تو قرآن کے اجزاء کے مقابلے میں (یعنی اس کی طرز پر) ہم نے سنن کی اقسام بنا دی ہیں۔

جس طرح قرآن کے اجزاء میں سے ہر جز مختلف سورتوں پر مشتمل ہوتا ہے' تو اسی طرح ہم نے سنن کی اقسام میں سے ہر قسم کو مختلف انواع پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن کی انواع' قرآن کی سورتوں کے مقابل (یعنی اس طرز کے حوالے سے) ہوں گی اور قرآن کی ہر سورت کیونکہ کئی آیات پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے ہم نے سنن کی انواع میں سے ہر نوع کو مختلف احادیث پر مشتمل بنایا ہے' تو سنن میں سے احادیث' قرآن کی آیات کے مقابلے میں ہوں گی۔

ہم نے جو تفصیل ذکر کی ہے' جب آدمی اس سے واقف ہو جائے گا اور ان (احادیث کو) حفظ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس کیلئے یہ چیز آسان ہو گی جو اس نے ارادہ کیا ہے۔ جس طرح اس کیلئے یہ بات دشوار ہو گی کہ اگر وہ انہیں حفظ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا تو اس کیلئے ان احادیث سے واقفیت حاصل کرنا (یعنی موضوع کی ترتیب کے حوالے سے انہیں تلاش کرنا) مشکل ہو گا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا؟ جب کسی شخص کے پاس قرآن مجید موجود ہو اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حافظ نہ ہو اور وہ قرآن کی کسی آیت کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہو کہ وہ کس مقام پر ہے؟ تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہو گی۔ لیکن جب وہ اس (قرآن کو) حفظ کر لے گا' تو تمام آیات اس کی آنکھوں کے سامنے ہونگی۔

تو اگر یہ کتاب کسی شخص کے پاس ہو' اور وہ اسے حفظ نہ کرے' اس کی تقاسیم اور انواع میں غور و فکر نہ کرے۔ اور پھر اس میں سے

کوئی حدیث نکالنا چاہے (یعنی تلاش کرنا چاہے) تو یہ بات اس کیلئے دشوار ہوگی لیکن جب وہ اسے حفظ کرنے کا قصد کرے گا' تو اس کا علم پوری کتاب کو محیط ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ کسی ایک حدیث کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ وہ حیلہ ہے' جو ہم نے اس لیے اختیار کیا ہے' تاکہ لوگ "سنن" (یعنی احادیث) کو یاد کریں اور ان کو حفظ کرنے اور ان کا علم حاصل کرنے کو چھوڑ کر صرف تحریری طور پر نوٹ کرنے اور جمع کرنے پر اکتفاء نہ کریں البتہ ضرورت کے وقت (انہیں نوٹ بھی کرلیں)۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں جو احادیث شامل کی ہیں۔ ان کو نقل کرنے میں ہم نے شرائط رکھی ہیں۔ ہم نے اس میں صرف وہی روایات شامل کی ہیں' جن کے راویوں میں سے ہر شیخ میں پانچ چیزیں پائی جائیں۔

پہلی: آراستہ پوشیدہ (معاملات) کے ہمراہ' دین میں عدالت

دوسری: حدیث بیان کرنے میں سچ بیانی اور اس حوالے سے اس کا مشہور ہونا۔

تیسری: جو حدیث وہ بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونا۔

چوتھی: جو روایت وہ نقل کر رہا ہے اس کے معانی (ومصداق) کا علم ہونا۔

پانچویں: اس کی (نقل کردہ) روایت "تدلیس" سے خالی ہو۔

ہر وہ راوی جس میں یہ پانچ خصوصیات موجود ہونگی۔ ہم نے اس کی (نقل کردہ) روایت سے استدلال کیا ہے۔

اور اس کی روایت پر ہم نے کتاب کی بنیاد رکھی ہے اور جن راویوں میں یہ پانچ خصوصیات نہیں پائی جاتی ہیں ہم نے ان سے استدلال نہیں کیا۔

انسان میں عدالت موجود ہونے سے مراد یہ ہے' اس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر مشتمل ہوں اور وہ شخص عادل نہیں ہوگا' جس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں۔

بعض اوقات کوئی عادل شخص ایسا ہوتا ہے' جس کے پڑوسی اور اس کے شہر کے عادل لوگ اس کے حق میں گواہی دیتے ہیں لیکن وہ اپنی روایت کردہ حدیث میں سچا نہیں ہوتا۔ اس چیز کی معرفت اسی شخص کو حاصل ہوسکتی ہے' جو باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرے اور تعدیل کرنے والا کوئی شخص علم حدیث کا ماہر اس وقت تک شمار نہیں ہوتا۔ جب تک وہ روایت اور دین دونوں حوالوں سے ایک ساتھ تعدیل نہ کرے۔

جو حدیث (راوی) بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ لغت کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو' جس کے نتیجے میں وہ روایت کے معانی کو ان کے مخصوص مقام سے ہٹا نہ دے اور اسے علم حدیث کی اتنی سمجھ بوجھ ہو کہ وہ موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر' یا مرسل روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہ کردے یا کسی اسم کی تصحیف نہ کردے۔

اپنی نقل کردہ روایت کے ممکنہ معانی کا علم رکھنے سے مراد یہ ہے' وہ علم فقہ کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو کہ جب وہ کسی روایت کو بیان کرے یا اپنے حافظے کی بنیاد پر اسے نقل کرے' یا اس کو مختصر طور پر نقل کرے تو وہ اس کا کوئی ایسا معنی بیان نہ کردے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سے مختلف ہو۔

روایت میں تدلیس نہ ہونے سے مراد یہ ہے' وہ روایت اس قسم کی ہو' جس کی صفت ہم بیان کر چکے ہیں' اس میں یہ پانچ خوبیاں ہونی چاہئیں اور راوی نے اپنے جیسے (یعنی ان خصوصیات کے حامل شخص) سے سماع کے طور پر (یعنی اپنے استاد سے وہ حدیث باقاعدہ سن کر) اسے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (سند کا سلسلہ) نبی اکرم ﷺ تک پہنچ جائے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے اسبیجاب سے لے کر اسکندریہ تک تقریباً دو ہزار مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں لیکن ہم نے اپنی اس کتاب میں صرف 150 مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ کسی سے کم' کسی سے زیادہ' ہماری اس کتاب میں مذکور زیادہ تر روایات کا مآخذ 20 مشائخ ہیں' جن کے حوالے سے ہم نے احادیث نقل کی ہیں اور ہم نے دوسروں کی روایات (چھوڑ کر) ان حضرات کی روایات پر اکتفاء کیا ہے' جو ان شرائط کے مطابق ہیں' جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض اوقات میں اس کتاب میں کوئی روایت نقل کروں گا اور ایسے مشائخ کے حوالے سے نقل کروں گا۔ جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے جیسے سماک بن حرب' داؤد بن ابو ہند' محمد بن اسحاق بن یسار' حماد بن سلمہ' ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں' جن کی روایات سے ہمارے بعض ائمہ نے پہلو تہی کی ہے' جبکہ بعض ائمہ نے ان کی روایات کو نقل کیا ہے' تو ایسے حضرات میں سے' جس کے بارے میں' واضح براہین اور مستند قرائن سے یہ بات پتہ چل جائے کہ یہ ثقہ ہے' تو میں اس سے روایت نقل کر دوں گا اور اس پر تنقید کرنے والے کے قول کو خاطر میں نہیں لاؤں گا اور جس راوی کے بارے میں روشن دلائل اور واضح قرائن سے یہ پتہ چل جائے کہ وہ عادل نہیں ہے' تو میں اس کے حوالے سے روایت نقل نہیں کروں گا۔ اگرچہ ہمارے بعض ائمہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہو۔

میں ان میں سے ایک کی مثال پیش کرتا ہوں اور اس کے بارے میں کلام کرتا ہوں تاکہ آدمی اس شخص کے بارے میں اندازہ لگا سکے' جو اس کی مثل ہوگا۔

جیسے ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں اور ان کی مثال پیش کرتے ہیں جس شخص نے ان کی حدیث کو پرے کیا ہے' ہم اسے یہ کہتے ہیں: حماد بن سلمہ کس وجہ سے اس بات کے مستحق ٹھہرے کہ ان کی نقل کردہ روایت کو ترک کر دیا جائے؟

حالانکہ وہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) ایک ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا۔ (احادیث کو) نوٹ کیا' جمع کیا' تصنیف کیا' انہیں یاد کیا' ان کا مذاکرہ کیا۔ انہوں نے دینداری اور پوشیدہ (امور میں) تقویٰ کو (اپنے اوپر) لازم کیا۔ ہمیشہ عبادت گزار رہے۔ سنت کے معاملے میں پختہ رہے اور اہل بدعت کی مخالفت کرتے رہے۔ بصرہ کے عام لوگوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ''مستجاب الدعوات'' بزرگ ہیں اور ان کے زمانے میں ان کے علاوہ بصرہ میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا' جس کی نسبت علم (حدیث) کی طرف کی جاتی ہو اور اس کا شمار ''ابدال'' میں ہوتا ہو' تو جس شخص میں یہ تمام خصوصیات جمع ہوں' اس کی روایت لاتعلقی کی مستحق کیوں ہوگی؟

اگر وہ یہ جواب دے: اس کی وجہ یہ ہے' وہ بعض اوقات اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل کر دیتے ہیں' تو اسے یہ کہا جائے گا: کیا دنیا میں کوئی ایسا ثقہ محدث ہے' جس نے بعض روایات میں اپنے معاصرین سے مختلف الفاظ نقل نہ کیے ہوں؟

تو اگر کوئی شخص بعض روایات میں معاصرین کی مخالفت کی وجہ سے اس بات کا مستحق بن جاتا ہے کہ اس کی نقل کردہ تمام تر روایات کو ترک کر دیا جائے' تو پسندیدہ ائمہ میں سے ہر ایک اس بات کا مستحق قرار پائے گا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے کیونکہ اس نے بعض روایات اپنے اقران سے مختلف طور پر نقل کی ہوں گی۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد غلطی کر جاتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بعد کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے' جو (مکمل طور پر) غلطی سے محفوظ ہو؟

اگر غلطی کرنے کی وجہ سے (کسی راوی کی) حدیث کو ترک کرنا جائز ہو' تو صحابہ کرام' تابعین عظام اور ان کے بعد کے محدثین کی (نقل کردہ) حدیث کو ترک کرنا بھی جائز ہوگا کیونکہ یہ حضرات معصوم نہیں تھے۔

اگر وہ شخص یہ کہے: حماد زیادہ غلطیاں کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا: لفظ ''زیادہ'' ایک ایسا لفظ ہے' جو کئی معانی پر مشتمل ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص اس بات کا مستحق اس وقت تک نہیں بنتا کہ اس کی روایات کو ترک کر دیا جائے جب تک اس سے صادر ہونے والی غلطیاں اس (کی نقل کردہ) ٹھیک (روایات) پر غالب نہیں آ جاتی ہیں۔ جب اس کی غلطیاں زیادہ ہو جائیں اور ٹھیک روایات پر غالب آ جائیں' تو پھر وہ اس بات کا مستحق ہو جاتا ہے' اس کی نقل کردہ روایت سے لاتعلقی اختیار کی جائے۔ تاہم جس کی غلطیاں زیادہ ہوں لیکن وہ درست (روایات) پر غالب نہ ہوں' تو اس کی وہ روایات قبول کی جائیں گی۔ جن میں اس نے غلطی نہیں کی اور اس کی صرف ان روایات سے لاتعلقی اختیار کی جائے گی جن میں اس نے غلطی کی ہے جیسے شریک' ہشیم' ابوبکر بن عیاش اور ان جیسے دیگر افراد۔ یہ حضرات غلطیاں کرتے ہیں اور زیادہ کرتے ہیں لیکن ان کے حوالے سے احادیث روایت کی جاتی ہیں اور اس (معترض) نے اپنی کتاب میں ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ تو حماد بھی ان حضرات میں سے ایک ہیں۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: حماد ''تدلیس'' کرتے تھے' تو اسے یہ کہا جائے گا قتادہ' ابواسحاق سبیعی' عبدالملک بن عمیر' ابن جریج' اعمش' ثوری' ہشیم (یہ سب حضرات) تدلیس کیا کرتے تھے اور تم ان کی روایات سے استدلال کرتے ہو' تو اگر حماد کا اپنی روایات میں تدلیس کرنا' ان کی حدیث کو ترک کرنے کو لازم کرتا ہے' تو ان ائمہ کی تدلیس بھی ان کی روایات کو ترک کرنے کو لازم کر دے گی۔

اگر وہ (معترض) یہ کہے: وہ (یعنی حماد' راویوں کی) ایک جماعت کے حوالے سے ایک روایت' ایک ہی (جیسے) الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں وہ ان (راویوں) کے الفاظ میں اختلاف کی وضاحت نہیں کرتے۔

تو اسے یہ کہا جائے گا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اور تابعین روایات کو متباین الفاظ کے ہمراہ معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں' تو حماد بھی اسی طرح کر دیتے تھے۔

وہ ایوب' ہشام' ابن عون' یونس' خالد' قتادہ سے ابن سیرین کے حوالے سے (منقول) روایت سنتے تھے' اور اس کے مضمون کی تحقیق کرتے تھے اور اسے ایک ہی طرح کے الفاظ میں جمع کر لیتے تھے۔ اگر اس وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کرنا لازم آتا ہو' تو پھر (اس بنیاد پر) سعید بن مسیب' حسن بصری' عطاء اور ان جیسے دوسرے تابعین حضرات کی حدیث کو ترک کرنا لازم آئے گا کیونکہ یہ حضرات بھی ایسا کرتے تھے۔ اس لیے روایات کے ناقلین کے بارے میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے' ان کی نقل کردہ روایت کی

AlHidayah - الہدایة

قرائن سے تائید حاصل کی جائے (یعنی اس کے متابع اور شواہد کا جائزہ لیا جائے)

میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے دیگر روایات کے بارے میں شناسائی حاصل کی جاسکے۔

ہم حماد بن سلمہ کی طرف آتے ہیں انہوں نے ایوب' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' ہمیں حماد کے علاوہ ایوب کے کسی دوسرے شاگرد کے پاس وہ روایت نہیں مل سکی۔

تو اب ہم پر یہ بات لازم ہے' ہم حماد پر جرح کرنے میں' توقف کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے معاصرین میں سے دیگر حضرات نے کون سی روایات نقل کی ہیں۔

تو یہ ضروری ہے' ہم سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں۔

کیا حماد کے کئی شاگردوں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟ یا ان (کے شاگردوں) میں سے صرف کسی ایک نے وہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے کہ ان کے کئی شاگروں نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ حماد نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

اگر یہ صورت پائی جائے کہ وہ روایت حماد کے حوالے (صرف ایک) ضعیف راوی نے روایت کی ہے' تو اس روایت کو حماد کے بعد والے (ضعیف راوی) سے منسلک کر دیا جائے گا۔

جب یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ انہوں نے ایوب کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی تو یہ ضروری ہوگا کہ اس بارے میں' توقف کیا جائے اور اسے ضعیف قرار نہ دیا جائے۔

بلکہ اس بات کا جائزہ لیا جائے۔ کیا ایوب کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے ابن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے؟

اگر یہ صورت پائی جائے' تو یہ بات پتہ چل جائے گی کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے' جس کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے'

اگر وہ صورت نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس صورت میں اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

ابن سیرین کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو پتہ چل جائے گا کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اگر وہ چیز نہیں پائی جاتی جو ہم نے بیان کی ہے' تو پھر اس بات کا جائزہ لیا جائے گا۔

کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور (صحابی) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے؟ اگر یہ بات پائی جائے' تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس حدیث کی کوئی اصل ہے۔

لیکن جب یہ چیز بھی نہ پائی جائے اور وہ روایت بذات خود تین اصولوں (یعنی کتاب' سنت اور اجماع) کے خلاف ہو' تو کسی شک کے بغیر یہ بات پتہ چل جائے گی کہ وہ روایت ''موضوع'' (یعنی جھوٹی روایت) ہے۔

یہ روایات کے ناقلین کے بارے میں تحقیق کرنے کا حکم (یعنی طریقہ) ہے۔ ہم نے ہر ایک شیخ کی روایت کی تحقیق کی ہے' جو

اس (اصول کے مطابق ہے) جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ دینی اعتبار سے جائزہ لیا جائے گا۔

تو ان میں سے جس کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل ہے ہم اس سے استدلال کریں گے (یعنی اس کی نقل کردہ روایات تحریر کریں گے) اور اس کی روایات کو قبول کریں گے اور انہیں اس کتاب میں شامل کریں گے۔ اور ہم نے جو معیار بیان کیا ہے اگر اس کے حوالے سے کسی راوی کے بارے میں ہمارے نزدیک مستند طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عادل نہیں ہے تو ہم اس سے استدلال نہیں کریں گے۔ ایسے راویوں کو ہم نے اپنی کتاب ''المجروحین'' میں شامل کر دیا ہے جو ان محدثین کے بارے میں ہے جن پر کسی بھی حوالے سے جرح کی گئی ہے کیونکہ ''مجروح'' راویوں پر 20 قسم کی جرح کی گئی ہے جسے ہم نے کتاب ''المجروحین'' کے آغاز میں مختلف فصول کے تحت ذکر کیا ہے جس کے بارے میں مجھے امید ہے جو شخص اس بارے میں تحقیق کرے گا یہ اس کیلئے کافی ہو گی۔ اس لیے اس (بحث کو) یہاں اس کتاب میں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو تمام روایات ''خبر واحد'' ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے جسے دو عادل راویوں نے نقل کیا ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اسے دو عادل راویوں سے نقل کیا ہو یہاں تک کہ (دو عادل راویوں والی سند کا سلسلہ) نبی اکرم ﷺ تک پہنچ جائے۔

تو جب یہ بات ناممکن اور غلط ہے تو یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ تمام روایات ''خبر واحد'' ہیں تو جو شخص ''اخبار آحاد'' کو قبول کرنے سے روگردانی کرے گا تو وہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ارادہ رکھے گا کیونکہ احادیث صرف ''اخبار آحاد'' کے طور پر ہی موجود ہیں۔

جہاں تک روایات میں ''مرفوع'' ہونے کو قبول کرنے کا تعلق ہے تو ہم اسے ہر ایسے شیخ سے قبول کر لیں گے جس میں وہ پانچ خصوصیات پائی جاتی ہوں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں۔

تو اگر ایک عادل راوی کسی روایت کو ''مرسل'' کے طور پر نقل کرتا ہے اور دوسرا عادل راوی اسی روایت کو ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کرتا ہے۔ تو ہم اس کی روایت کو قبول کر لیں گے جس نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

کیونکہ اس نے ایک ایسی اضافی چیز نقل کی ہے جسے اس نے محفوظ رکھا اور دوسرے راوی نے اسے محفوظ نہیں رکھا جو ''اتقان'' میں اس کی مثل ہے۔

اگر دو عادل راوی (کسی روایت کو) ''مرسل'' کے طور پر نقل کریں اور دو عادل راوی اسی روایت کو ''مسند'' کے طور پر نقل کریں تو میں ان دو عادل راویوں کی روایت قبول کر لوں گا۔ جنہوں نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے لیکن اس کیلئے وہی چیز شرط ہو گی (جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں) اور اس بارے میں حکم اسی طرح ہو گا خواہ اس میں تعداد زیادہ ہو یا کم ہو۔

لیکن اگر پانچ عادل راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور دو عادل راویوں نے ''مسند'' کے طور پر نقل کیا ہو تو اس صورت میں میں نے (متابع اور شواہد کا) جائزہ لیا اور جس کے حق میں (قرائن سامنے آئے) اس کیلئے فیصلہ دیدیا۔

جیسے ہم ایک ایسی روایت کی طرف آتے ہیں جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل

کیا ہے۔

امام مالک' عبید اللہ بن عمر' یحییٰ بن سعید' عبد اللہ بن عون' ایوب سختیانی اسے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرنے پر متفق ہیں اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ ایوب بن موسیٰ' اسماعیل بن امیہ نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تو یہ سب حضرات ''ثقہ'' ہیں یا ان دو حضرات نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو اور باقی نے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو' تو میں نے نافع سے اوپر (کے بارے میں شواہد اور متابع) کی تحقیق کی ہے۔

یا نافع کے علاوہ کسی اور ثقہ راوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے؟ یا ان سے بھی اوپر (یعنی کسی دوسرے صحابی نے) ایسا کیا ہے' جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

ہم نے جو بات بیان کی ہے اگر وہ پائی جائے' تو ہم اس کی روایت کو قبول کرلیں گے جس نے اضافی چیز (یعنی اس کا مرفوع ہونا) نقل کیا ہے۔ یہ اس کے مطابق ہوگا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مختصر یہ کہ یہ بات ضروری ہے' نقل کرنے والوں میں عدالت کی تحقیق کی جائے۔ جب ان میں سے کسی ایک کا عادل ہونا ثابت ہو جائے' تو اس کی وہ روایت قبول کر لی جائے جو اس نے ''مسند'' کے طور پر نقل کی ہے اگرچہ دوسرے راوی نے اسے ''موقوف'' کے طور پر نقل کیا ہو' یا (اس کی نقل کردہ) ''مرفوع'' حدیث کو قبول کرلیا جائے اگرچہ دوسرے راوی نے اسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا ہو کیونکہ عدالت صرف اسی چیز کو لازم کرتی ہے اس لیے دو ثقہ راویوں سے ''ارسال'' اور ''رفع'' مقبول ہونگے اور دو عادل راویوں سے ''مسند'' اور ''موقوف'' کو قبول کیا جائے گا' جو اس شرط کے مطابق ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں۔

جہاں تک روایات میں اضافی الفاظ نقل کرنے کا تعلق ہے' تو ہم یہ چیز صرف اس راوی سے قبول کریں گے جس پر فقہ غالب ہو۔ یہاں تک کہ یہ پتہ چل جائے کہ وہ جس چیز کو روایت کر رہا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں یہ شک نہ رہے' وہ (روایت کو) اس کے مخصوص مقام (یعنی مقصود و مفہوم) سے ہٹا دے گا' یا اس کے معنی میں تبدیلی کر دے گا یا ایسا نہیں ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے' روایتی محدثین عام طور پر متون کی بجائے (راویوں کے) نام اور اسانید یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں جبکہ روایتی فقہاء اسانید اور محدثین کے اسماء کو یاد رکھنے کی بجائے' صرف متون اور ان کے احکام کو یاد رکھنے پر توجہ دیتے ہیں اور وہ روایت کو معنوی طور پر نقل کر دیتے ہیں۔

تو جب کوئی محدث کسی روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور اس پر فقہ (کا رنگ) غالب ہو' تو میں اس کے ''رفع'' کو صرف اسی وقت قبول کروں گا' جب وہ اپنی کتاب میں سے (دیکھ کر حدیث بیان) کرے کیونکہ وہ ''مرسل'' کے مقابلے میں ''مسند'' اور ''منقطع'' کے مقابلے میں ''موقوف'' کا علم نہیں رکھتا۔ اس کی توجہ کا مرکز صرف متون (کے الفاظ) ہیں۔

اسی طرح میں کسی حافظ اور ''متقن'' محدث کے کسی روایت میں اضافی الفاظ کو قبول نہیں کروں گا کیونکہ اس کا واسطہ زیادہ تر اسناد کے احکام اور راویوں کے نام یاد رکھنے سے ہوتا ہے۔ وہ متون اور اس میں موجود الفاظ کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ البتہ اگر

AlHidayah - الہدایۃ

وہ اپنی کتاب (کو دیکھ کر حدیث بیان کرے) تو معاملہ مختلف ہے۔

یہ وہ احتیاط ہے جو (روایت کے) الفاظ میں ''اضافی'' چیز قبول کرنے کے بارے میں ہے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے جن کی نسبت مختلف فرقوں کی طرف کی جاتی ہے جیسے ''مرجئہ'' ''شیعہ'' اور ان جیسے (دوسرے فرقہ جات) تو ہم ایسے راویوں کی نقل کردہ روایات سے استدلال کریں گے جبکہ وہ اس شرط کے مطابق ثقہ ہوں جسے ہم بیان کر چکے ہیں۔ ہم ان کے مسلک اور جس کی وہ پیروی کرتے ہیں اس کو ان کے اور ان کے خالق کے درمیان معاملے پر چھوڑتے ہیں ماسوائے اس صورت کے کہ وہ اپنے فرقے کے باقاعدہ داعی ہیں تو جو شخص اپنے فرقہ کا داعی اور دفاع کرنے والا ہو یہاں تک کہ وہ اس حوالے سے (اپنے فرقے کا) امام ہو اگر اس کے ثقہ ہونے کی وجہ سے ہم اس سے روایت نقل کر دیں تو ہم اس کے فرقے کے پیروکاروں کیلئے راستہ بنا دیں گے اور علم حدیث کے طالب کے لئے یہ راہ کھول دیں گے کہ وہ اس پر اور اس کے قول پر اعتماد کرے۔ اس لیے احتیاط اسی میں ہے ایسے داعیوں (اور) پیشواؤں کی روایت کو ترک کر دیا جائے اور ان میں سے صرف ثقہ راویوں سے استدلال کیا جائے۔ جو (ان شرائط) کے مطابق ہو جو ہم نے بیان کی ہیں۔

اگر ہم اعمش' ابواسحاق' عبدالملک بن عمیر اور ان جیسے حضرات کی روایات کو ان کے مسلک کی وجہ سے ترک کرنے کا ارادہ کریں اور قتادہ' سعید بن ابوعروبہ' ابن ابوذئب' اور ان کی مانند دیگر حضرات جس کے مقلد تھے ان کی وجہ سے (ان کی حدیث ترک کریں) یا عمر بن ذر' ابراہیم تیمی' مسعر بن کدام اور ان کے معاصرین کی (حدیث اس وجہ سے ترک کر دیں) جو انہوں نے اختیار کیا ہے' تو اگر ہم ان کے مسالک کی وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کر دیں' تو یہ تمام احادیث کو ترک کرنے کا ذریعہ بن جائے گا اور اس صورت میں ہمارے ہاتھوں میں صرف تھوڑی سی احادیث باقی رہ جائیں گی۔ ہم نے جو چیز بیان کی ہے اگر اس پر عمل کریں' تو ہم احادیث کو پرے کرنے اور انہیں بجھا دینے میں مددگار بن جائیں گے اس لیے احتیاط کا تقاضا یہ ہے' ان کی روایات قبول کرنے میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کی روایت کردہ تمام احادیث کو پرے کر دیا جائے۔

جہاں تک ان راویوں کا تعلق ہے' جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جیسے جریری' سعید بن ابوعروبہ اور ان جیسے دیگر حضرات' تو ہم نے اپنی اس کتاب میں ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں اور ان کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ ہم نے ان کی احادیث میں سے صرف ان روایات پر اعتماد کیا ہے' جو ان سے ایسے ثقہ راویوں نے نقل کی ہیں جو قدیم ہیں اور ان کے بارے میں ہمیں اس بات کا علم ہے اور انہوں نے ان حضرات سے' ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے احادیث کا سماع کیا تھا۔

یا پھر ان روایات (کو قبول کیا ہے) جن میں انہوں نے (دوسرے) ثقہ راویوں کی موافقت کی ہے جن روایات کی دوسرے حوالوں سے صحت اور ثبوت کے بارے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔

تو ایسے حضرات جو آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے اور ان کے عادل ہونے کی وجہ سے ان کے اختلاط کے دوران ان سے روایات نقل کی گئیں۔ اس کے باوجود ان کا حکم' ایسے ثقہ راوی کا ہے' جو غلطی کر جاتا ہے' تو یہ بات لازم ہوتی ہے' جب اس کی غلطی کا پتہ لگ جائے' تو اس کی غلطی کو ترک کر دیا جائے اور اس روایت سے استدلال کیا جائے جس کے بارے میں ہمیں علم ہے' اس نے

اس میں غلطی نہیں کی ہے۔
تو استدلال کے حوالے سے ان حضرات کا ان روایات میں یہی حکم ہوگا' جب وہ ثقہ راویوں کی موافقت کریں اور جو روایات ذکر کرنے میں یہ منفرد ہوں اور ان کے قدیم شاگردوں نے ان کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے ان کے حوالے سے وہ روایات نقل کی تھیں ان کا بھی یہی حکم ہوگا۔
جہاں تک ان ''مدلسین'' کا تعلق ہے' جو ثقہ اور عادل ہوں' تو ہم ان کی صرف ان روایات سے استدلال کریں گے جن کے بارے میں انہوں نے یہ بیان کیا ہو کہ انہوں نے (اپنے مشائخ سے باقاعدہ ان روایات کا) سماع کیا ہے۔ جیسے ثوری' اعمش' ابواسحاق اور ان کی مانند دیگر ائمہ متقنین ہیں جو دین کے حوالے سے پرہیزگار ہیں۔
اس کی وجہ یہ ہے' جب ہم کسی مدلس کی ایسی روایت کو قبول کرلیں خواہ وہ ثقہ ہو' جس روایت کے بارے میں اس نے سماع کی صراحت نہ کی ہو' تو پھر تمام ''مقطوع'' اور ''مرسل'' روایات کو قبول کر لینا لازم آئے گا کیونکہ یہ بات پتہ نہیں چل سکے گی۔ ہوسکتا ہے' اس مدلس نے وہ روایت کسی ایسے ضعیف راوی کے حوالے سے نقل کی ہو کہ اگر اس کا ذکر کر دیا جاتا تو وہ روایت ضعیف شمار ہوتی۔
البتہ اگر مدلس یہ بات بیان کر دے کہ اس نے ہمیشہ کسی ثقہ راوی کے حوالے سے ہی تدلیس کی ہے (تو معاملہ مختلف ہے) اگر ایسا ہو' تو پھر اس کی روایت قبول کی جائے گی اگر اس نے ''سماع'' کو بیان نہ کیا ہو اور یہ چیز پوری دنیا میں صرف سفیان بن عیینہ میں ہے' وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن صرف ثقہ اور متقن سے کرتے ہیں اور سفیان بن عیینہ سے منقول تدلیس والی زیادہ تر روایات ایسی ہیں' وہی خبر بعینہٖ (دوسرے حوالے سے) یوں بھی پائی گئی کہ انہوں نے اس میں اپنے جیسے ثقہ راوی سے سماع کی وضاحت کر دی تو اس علت کی وجہ سے۔ اگر اس نے سماع کو بیان نہ کیا ہو' اس روایت کا حکم وہی ہوگا۔ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا ہوگا' جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہو لیکن انہوں نے (بذات خود) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سماع نہ کیا ہو۔
ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ تمام روایات کو قبول کریں گے۔ جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہوں۔
خواہ انہوں نے اپنی روایت کردہ تمام روایات میں سماع کو بیان نہ کیا ہو۔
ہم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں' بعض اوقات کسی صحابی نے کوئی حدیث کسی دوسرے صحابی سے سنی ہوتی ہے اور وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کر دیتے ہیں' وہ اس صحابی کا ذکر نہیں کرتے جن سے انہوں نے حدیث سنی تھی۔
اس کی وجہ یہ ہے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام' سردار' قائد اور عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ ان کے ساتھ ضعف لاحق ہو۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''تم میں سے موجود شخص' غیر موجود تک اس کی تبلیغ کر دے'' اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے تمام صحابہ کرام عادل ہیں' ان میں سے کوئی بھی مجروح یا ضعیف نہیں ہے کیونکہ اگر ان میں سے کوئی مجروح یا ضعیف ہوتا یا ان میں سے کوئی ایک عادل نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمان میں استثناء کر لیتے اور یہ ارشاد فرماتے: تم میں سے فلاں اور فلاں موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دے۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد والے افراد تک تبلیغ کے حکم میں (صحابہ کرام) کے ذکر کو ''مجمل'' رکھا

ہے تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے وہ سب (صحابہ کرام) عادل ہیں تو جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول نے عادل قرار دیا ہو اس کے شرف کیلئے یہی کافی ہے۔

جب کسی اور مدلس کی نقل کردہ روایت کے بارے میں میرے نزدیک یہ بات مستند طور پر ثابت ہو جائے کہ اس نے اس روایت کے بارے میں سماع کو بیان کیا ہے تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ میں اسے سماع کے ذکر کے بغیر بیان کردوں جبکہ وہ دوسرے حوالے سے میرے نزدیک مستند ہو۔

اس تقسیم اور انواع کے ذکر کے بعد ہم کتاب کی شرائط ایک ایک قسم اور ایک ایک نوع کر کے بیان کریں گے اس میں وہ روایات ہوں گی جو ان شرائط کے مطابق ہوں گی جو ان کے ناقلین کے بارے میں ہم نے ذکر کی ہیں اور ان احادیث کی سند میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اور ان کے ناقلین کے بارے میں جرح ثابت نہیں ہوسکی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

میں اس کتاب میں روایات کو تکرار کے ساتھ نقل کرنے سے گریز کروں گا۔ البتہ دو صورتوں کا معاملہ مختلف ہے یا تو (روایت کے) الفاظ میں اضافہ ہوگا جسے ذکر کرنا ضروری ہوگا۔ یا پھر اس روایت کے ذریعے کسی دوسری روایت کے مفہوم کے بارے میں استشہاد کرنا ہوگا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ میں اس کتاب میں احادیث کو مکرر ذکر کرنے سے گریز کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن پر اس نے دنیا میں ستر (یعنی ان کی خامیوں) پر پردے لٹکائے ہیں اس کے ہمراہ آخرت میں ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) شیخ (ابن حبان) کا خطبے میں کلام یہاں ختم ہوگیا۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) (سنن کی اقسام کی) پہلی قسم کے آخر میں انہوں نے یہ بات کہی ہے:

مصطفیٰ کریم سے منقول ''اوامر'' کی انواع کے مجموعہ کا یہ آخر ہے جنہیں ہم نے فصول اور تقاسیم کی انواع کے تحت ذکر کیا ہے۔ ''اوامر'' میں سے کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں (مختلف مقامات پر) ذکر کیا ہے کیونکہ وہ مقام اس کیلئے زیادہ مناسب ہے جس طرح ہم نے ان میں سے کچھ کو ''اوامر'' کے تحت نقل کر دیا ہے تاکہ ان کے بارے میں قصد کرتے ہوئے مقصود حاصل کر سکے۔

اس کے بعد ہم دوسری قسم املاء کروائیں گے جو فصل بندی اور تقسیم کے ہمراہ ''نواہی'' کے بارے میں ہے اور یہ اس کے مطابق ہوگی جو ہم نے ''امر'' (کی قسم میں) املاء کروایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے شدت پسندوں کی نفسانی خواہشات سے منہ موڑ کر رکھتے ہیں اور نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں اوندھی خواہشات اور منحوس آراء کی تقلید کرنے والوں کی آراء کی طرف نہیں جھکتے ہیں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ ان میں) سب سے بہتر ہے جس سے سوال کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھر انہوں نے دوسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول "نواہی" کی انواع کے مجموعہ کا آخر ہے' جسے ہم نے فصول کے تحت تقسیم کیا ہے' تاکہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی امت کو جو احکام بتائے ہیں ان کی تفصیل سے واقفیت حاصل ہو جائے۔

"نواہی" سے متعلق چند احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم نے دیگر تمام اقسام میں ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں "نواہی" (سے متعلق باب) میں ذکر کیا ہے اور یہ اس کے مطابق ہے' جس اصول کی بنیاد پر ہم یہ کتاب (مرتب کر رہے ہیں)

اس قسم کے بعد ہم سنن کی تیسری قسم فصول کے ہمراہ املاء کروائیں گے جو ان چیزوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ہم انہیں فصل' فصل کر کے ذکر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ (ہمارے لیے یہ) آسان کرے اور سہل بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کی پیروی کرنے والوں میں رکھے' خواہ وہ جس طرف بھی ہوں اور نفسانی خواہشات سے دور رہنے والا بنائے خواہ وہ جس طرف بھی مائل ہوں۔ بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسؤل اور افضل مامول ہے۔

انہوں نے تیسری قسم کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ ان انواع کا آخر ہے' جو ان چیزوں کے بارے میں اطلاع پر مشتمل ہیں' جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے جن کا تعلق احادیث ہے اور ہم انہیں املاء کروا چکے ہیں۔

اس قسم سے متعلق بہت سی احادیث ایسی ہیں' جنہیں ہم نے دوسری اقسام میں بھی ذکر کیا ہے' جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے (دوسری اقسام میں انہیں ذکر کرنے کا مقصد) بظاہر دو متضاد روایات میں تطبیق دینے کیلئے استشہاد کرنا ہے یا ایسی چیز کے مفہوم کی وضاحت ہے' جس سے ایسا شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے سنت کا مفہوم اس سے مختلف بیان کیا جو نبی اکرم ﷺ کی مراد تھی۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی چوتھی قسم املاء کروائیں گے جو ان اباحات کے بارے میں ہے جن کا ارتکاب مباح ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرے جو مصطفیٰ کریم ﷺ کو آپ کی امت سے تعلق رکھنے والے دوسرے (کسی بھی فرد) پر ترجیح دیتے ہیں اور آپ کی جو احادیث منقول ہیں' ان کو قبول کرنے کیلئے (سر کو) جھکا دیتے ہیں۔ رسوا کرنے والے نئے پیش آمدہ امور اور خراب کرنے والی اختراعات کے حوالے سے' دل جن لذات پر مشتمل ہوتا ہے اور نفس جن خواہشات کو لیے ہوئے ہوتا ہے' ان سب کو ترک کر دیتے ہیں' بے شک وہ سب سے بہتر مسؤل ہے۔

☆☆☆☆

انہوں نے چوتھی قسم میں یہ کہا ہے' مصطفیٰ کریم ﷺ سے منقول اباحات کے مجموعہ کا یہ آخر ہے' جس کو ہم نے فصول کے ہمراہ املاء کروایا ہے۔ اس قسم سے متعلق کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں۔ جنہیں ہم نے باقی (تمام) اقسام میں ذکر کیا ہے۔ جس طرح ہم

نے انہیں اس قسم میں بھی نقل کیا ہے' جو ہماری کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق ہے۔

اس کے بعد ہم پانچویں قسم املاء کروائیں گے جو ان سنتوں کے بارے میں ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے افعال سے متعلق ہیں (ہم انہیں) فصول اور انواع کے ہمراہ (ذکر کریں گے) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ دیا اور یہ چاہا (تو ہم ایسا کریں گے)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور سیدھے (رہنے) کے راستے کی (انہیں) توفیق دی گئی۔ جو سنن اور اخبار (یعنی احادیث) کو جمع کرنے کے حوالے سے اور مستند آثار کا فہم حاصل کرنے کے حوالے سے' محنت اور کوشش کے بارے میں ہے۔

(اور جن لوگوں نے) ان اعمال کو ترجیح دی جو باری تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں' ان اعمال پر جو مختلف احوال میں اس سے دور کر دیتے ہیں۔ بے شک وہ سب سے بہتر مسؤول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) پھر انہوں نے کتاب کے آخر میں یہ کہا ہے: یہ سنن کی انواع کا آخر ہے' جس کی فصل بندی ہم نے اپنی کتاب کے بنیادی اسلوب کے مطابق تقاسیم کے حوالے سے کی ہے۔ ہم نے کتاب کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک جو انواع بیان کی ہیں' وہ مکمل نہیں ہیں کیونکہ اگر ہم احادیث کے مضمون کے حوالے سے ہر ایک نوع کو ذکر کرتے تو اس کتاب میں مکرر روایات زیادہ ہو جاتیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک نوع اس کا مجموعہ دیگر تمام انواع میں بھی داخل ہوگا۔ اس لیے ہم نے ہر نوع میں سے صرف نمائندہ (یعنی منتخب) روایات کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے' تاکہ ہم اس میں سے ان (روایات) کے علاوہ کا استدارک کر سکیں اور ان (روایات) کے الفاظ میں موجود مشکل کو ختم کر سکیں۔ ہم نے ان روایات کے معانی سے واقفیت کے حصول کیلئے ضروری فصل بندی کی ہے' جو اس کے مطابق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے سہل اور آسان کیا اور اس پر ''حمد'' اسی کیلئے مخصوص ہے۔

منقول روایات میں سے بہت سی روایات کو ہم نے ان کے ناقلین کی وجہ سے ترک کر دیا۔ اگرچہ وہ روایات مشہور اور لوگوں کے درمیان متداول تھیں۔ میں نے جس سبب کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے' جو شخص اس سبب سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ کتاب ''المجروحین'' کو دیکھ لے جو (ضعیف) محدثین کے بارے میں ہماری تصنیف ہے۔ وہ اس کتاب میں ہر اس شیخ کے بارے میں تفصیل پالے گا' جس کی حدیث کو ہم نے ترک کیا ہے (اور وہ تفصیل) اس کے سینے کو شفا دے گی اور اس کے جھکاؤ سے شک کی نفی کر دے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی توفیق دی' اگر وہ شخص اس بارے میں صحیح راستے پر چلنا چاہتا ہو اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے اور اس (نفس) کی لذات میں اس کی موافقت نہ کرے۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں کئی ایسے راویوں سے استدلال کیا ہے جن پر ہمارے بعض ائمہ نے تنقید کی ہے' جو شخص ان کے اسماء کی تفصیل سے واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ وہ مختصر کتاب ''تاریخ ثقات'' پڑھ لے وہ اس میں وہ اصول پالے گا جن پر ہم نے اس کتاب کی بنیاد رکھی ہے۔ یہاں تک کہ وہ حقیقت کی وضاحت کے بغیر' کسی محدث کے بارے میں' کسی ناقد کی مطلق تنقید کی طرف مائل نہیں ہوگا۔

ہم نے بعض مشہور روایات بھی ترک کر دی ہیں' جنہیں عادل اور ثقہ راویوں نے نقل کیا ہے یہ کچھ علتوں کی وجہ سے (ترک کی

ہیں) جو ہمارے سامنے ظاہر ہوگئیں اور بہت سے لوگوں سے یہ مخفی رہیں۔

اس کے بعد ہم روایات کی علتیں بیان کریں گے۔ اور ہم ہر منقول روایت کا ذکر کریں گے خواہ وہ صحیح ہو یا نہ ہو اور اس کے ہمراہ اس کی علتیں بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے آسان اور سہل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے' جو اعمال کے اسباب میں سمجھدار لوگوں کے راستے پر چلتے ہیں اور وہ صرف بیان اور اقوال کی طرف جھکاؤ نہیں رکھتے اور طاعات کے ذریعے اہل ولایت کے درجے پر چڑھ جاتے ہیں اور ممنوعہ امور سے مکمل طور پر اجتناب کرتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر یہ فضل کرتا ہے' انہوں نے جو نیکیاں کی ہوں' انہیں قبول کر لیتا ہے اور وہ جن گناہوں کے مرتکب ہوئے ان سے درگزر کرتا ہے۔

بے شک وہ سب سے بہتر مسؤول اور افضل مامول ہے۔

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہاں ان کا (یعنی امام ابن حبان کا) کلام شروع سے لے کر آخر تک مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ذریعے ان پر رحم کرے۔

قال العبد الضعيف جامع شمل هذا التاليف قد رايت ان انبه فی اول هذا الكتاب علی ما فيه من الكتب والفصول فی الابواب لفائدته وتوفيرا لعائدته والله المسؤول ان يجعله خالصا لذاته وفی ابتغاء مرضاته وهو حسبی ونعم الوكيل.

(اَلْمُقَدِّمَةُ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تعالی

بَابُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وامرا وزجرا

كتاب الوحی، كتاب الاسراء، كتاب العلم، كتاب الايمان

الفطرة التكليف فضل الايمان فرض الايمان صفات المؤمنين الشرك النفاق.

كتاب الاحسان

بَابُ الصِّدْقِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

الطاعات وثوابها الاخلاص واعمال السر حق الوالدين صلة الرحم وقطعها الرحمة حسن الخلق العفو اطعام الطعام وافشاء السلام الجار فصل من البر والاحسان الرفق الصحبة والمجالسة الجلوس علی الطريق فصل فی تشميت العاطس العزلة.

كتاب الرقائق

التوبة حسن الظن بالله تعالی الخوف والتقوی الفقر والزهد والقناعة الورع والتوكل القرآن وتلاوته المطلقة الاذكار المطلقة الادعية المطلقة الاستعاذة.

كتاب الطهارة

الفطرة بمعنی السنة فضل الوضؤ فرض الوضؤ سنن الوضؤ نواقض الوضؤ الغسل قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه قدر ماء الغسل احكام الجنب غسل الجمعة غسل الكافر اذا اسلم المياه الوضؤ بفضل وضؤ المراة الماء المستعمل الاوعية الاسار اَلتِيمم المسح علی الخفين وغيرهما الحيض والاستحاضة النجاسة وتطهيرها الاستطابة.

كتاب الصلاة

فرض الصلاة الوعيد علی ترك الصلاة مواقيت الصلاة الاوقات المنهی عنها الجمع بين الصلاتين

المساجد الاذان شروط الصلاة فضل الصلوات الخمس صفة الصلاة القنوت الامامة والجماعة فرض الجماعة الاعذار الَّتِیْ تبیح ترکها فرض متابعة الامام ما یکره للمصلی وما یکره اعادة الصلاة الوتر النوافل الصلاة علی الدابة صلاة الضحی التراویح قیام اللیل قضاء الفوائت سجود السهو المسافر صلاة السفر سجود التلاوة صلاة الجمعة صلاة العیدین صلاة الکسوف صلاة الاستسقاء صلاة الخوف الجنائز عیادة المریض الصبر وثواب الامراض والاعراض اعمار هذه الامة ذکر الموت الامل تمنی الموت المحتضر.

فَصْلٌ فِی الْمَوْتِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ مِنْ رَاحَةِ الْمُؤْمِنِ وَبُشْرَاهُ وَرُوحِهٖ وَعَمَلِهٖ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ

الغسل التکفین ما یقول المیت عند حمله القیام للجنازة الصلاة علی الجنازة الدفن احوال المیت فی قبره النیاحة ونحوها القبور زیارة القبور الشهید الصلاة فی الکعبة.

کتاب الزکاة

جمع المال من جله وما یتعلق بذٰلِکَ الخرص وما یتعلق به فضل الزکاة الوعید لمانع الزکاة فرض الزکاة العشر مصارف الزکاة صدقة الفطر صدقة التطوع.

فصل فی اشیاء لها حکم الصدقة

المنان الْمَسْاَلَةِ وَالْاَخْذِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ مِنَ الْمُکَافَاةِ والثناء والشکر.

کتاب الصوم

فضل الصوم فضل رمضان رؤیة الهلال السحور آداب الصوم صوم الجنب الافطار وتعجیله قضاء قضاء رمضان الکفارة حجامة الصائم قبلة الصائم صوم المسافر الصیام عن الغیر الصوم المنهی عنه صوم الوصال.

صوم الدهر صوم یوم الشك صوم العید صوم ایام التشریق صوم عرفة صوم الجمعة صوم السبت صوم التطوع الاعتکاف ولیلة القدر.

کتاب الحج.

فضل الحج والعمرة فرض الحج فضل مکة فضل المدینة مقدمات الحج 1 مواقیت الحج الاحرام دخول دخول مکة وما یفعل فیها الصفا والمروة الخروج من مکة الی منی الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما رمی جمرة العقبة الحلق والذبح الافاضة من منی لطواف الزیارة رمی الجمار ایام منی الافاضة من منی للصدر القران التمتع حجة النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعتماره صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ما یباح للمحرم وما لا یباح الکفارة الحج والاعتمار عن الغیر الاحصار الهدی.

كتاب النكاح و آدابه

الولي الصداق ثبوت النسب والقائف حرمة المناكحة المتعة نكاح الاماء معاشرة الزوجين العزل الغيلة النهى عن اتيان النساء فى اعجازهن القسم الرضع النفقة.

كتاب الطلاق

الرجعة الايلاء الظهار الخلع اللعان العدة.

كتاب العتق

صحبة المماليك اعتاق الشريك العتق فى المرض الكتابة ام الولد الولاء .

كتاب الايمان والنذور كتاب الحدود

الزنى وحده حد الشرب التعزيز السرقة الردة.

كتاب السير

الخلافة والامارة بيعة الائمة وما يستحب لهم طاعة الائمة فضل الجهاد فضل النفقة فى سبيل الله فضل الشهادة الخيل الحمى السبق الرمى التقليد والجرس كتب النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرض الجهاد الخروج وكيفية الجهاد غزوة بدر الغنائم وقسمتها الغلول الفداء وفك الاسرى الهجرة الموادعة والمهادنة الرسول الذمى والجزية.

كتاب اللقطة, كتاب الوقف,

كتاب البيوع

السلم بيع المدبر البيوع المنهى الربا الاقالة الجائحة المفلس الديون.

كتاب الحجر كتاب الحوالة كتاب القضاء الرشوة.

كتاب الشهادات كتاب الدعوى الاستحلاف عقوبة الماطل.

كتاب الصلح كتاب العارية كتاب الهبة الرجوع فى الهبة.

كتاب الرقبى والعمرى كتاب الاجارة كتاب الغصب كتاب الشفعة كتاب المزارعة كتاب احياء الموات كتاب الطعمة آداب الاكل ما يَجُوْزُ اكله وما لا يَجُوْزُ الضيافة العقيقة.

كتاب الاشربة

آداب الشرب ما يحل شربه.

كتاب اللباس و آدابه

الزينة آداب النوم.

كتاب الحظر والإبَاحَةُ

وفيه: فصل فى التعذيب والمثلة وفصل فيما يتعلق بالدواب باب قتل الحيوان.

بَابُ مَا جَاءَ فِى التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ والتشاحن والتهاجر بين المسلمين.

باب التواضع والتكبر والعجب والاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش.

باب ما يكره من الكرم وما لا يكره وفيه الكذب اللعن وذو الوجهين والغيبة والنميمة والمدح والتفاخر والشعر والسجع والمزاح والضحك وفصل من الكلام باب الاستئذان الاسماء والكنى.

باب الصور والمصورين واللعب واللهو والسماع.

كتاب الصيد كتاب الذبائح كتاب الاضحية كتاب الرهن1 الفتن.

كتاب الجنايات

القصاص القسامة.

كتاب الديات الغرة

كتاب الوصية كتاب الفرائض ذوو الارحام الرؤيا.

كتاب الطب كتاب الرقى والتمائم كتاب العدوى والطيرة باب الهام والغول.

كتاب الانواء والنجوم كتاب الكهانة والسحر كتاب التاريخ

بدء الخلق صفة النبى صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خصائصه وفضائله المعجزات تبليغه صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مرضه صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وفاته صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَكُونُ فى امته من الفتن والحوادث مناقب الصحابة رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنهُم مفصلا فضل الامة فضل الصحابة والتابعين وباب ذكر الحجاز واليمن والشام وفارس وعمان اِخْبَارِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَعْثِ واحوال الناس فى ذٰلِكَ اليوم وصف الجنة واهلها صفة النار واهلها.

واعلم انى وضعت بازاء كل حديث بالقلم الهندى صورة اَلنَّوْعُ الَّذِىْ هو منه فى كتاب التقاسيم والانواع ليتيسر ايضا كشفه من اصله من غير كلفة ومشقة مثاله اذا كان الحديث من اَلنَّوْعُ الْحَادِىْ عَشَرَ مثلا كان بازائه هٰكَذَا 11 ثُمَّ ان كان من القسم الْاَوَّلُ كان العدد المرقوم مجردا عن العلامة كما رايته وان كان من القسم الثَّانِىُّ كان تحت العدد خط عرضى 1 هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الثَّالِثُ كان الخط من فوقه هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الرَّابِعُ كان العددين خطين هٰكَذَا 11 وان كان من القسم الْخَامِسُ كان الخطان فوقه 11 توفيرا للخاطر وتيسيرا للناظر2 جعله الله خالصا لذاته وفى ابتغاء مرضاته انه على كل شىء قدير وبالاجابة جدير.

(ابن بلبان کہتے ہیں) بندۂ ضعیف جو اس کتاب کی ترتیب بندی کرنے لگا ہے وہ کہتا ہے: میں نے سوچا کہ میں اس کتاب کے آغاز میں اس میں موجود کتب (یعنی مرکزی ابواب) اور ابواب میں موجود فصول سے (اپنے قارئین کو) آگاہ کردوں تا کہ اس کا فائدہ آسان ہو جائے اور اس کی طرف رجوع کرنا زیادہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ سوال ہے وہ اسے خاص طور پر اپنی ذات کیلئے اور اپنی رضا کے حصول کیلئے بنادے میرے لیے وہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

☆☆☆

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

سنت اور اس کے متعلقات کو نقل حکم ممانعت کے حوالے سے مضبوطی سے تھامنا

کتاب: وحی (کے بارے میں روایات)

کتاب: معراج (کے بارے میں روایات)

کتاب: علم (کے بارے میں روایات)

کتاب: ایمان (کے بارے میں روایات)

فطرت - تکلیف (احکام کا پابند کرنا) - ایمان کی فضیلت - ایمان کی فرضیت - مومنین کی صفات شرک - نفاق کا بیان

احسان (بھلائی) (کے بارے میں روایات)

باب: سچائی کا بیان نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

نیکیاں اور ان کا ثواب —— اخلاص اور پوشیدہ اعمال —— والدین کا حق —— صلہ رحمی اور اسے قطع کرنا —— رحمت —— اچھے اخلاق —— معاف کرنا —— کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا —— پڑوسی ——

فصل: نیکی اور بھلائی —— نرمی —— ساتھ اور ہم نشینی —— راستے میں بیٹھنا ——

فصل: چھینکنے والے کو جواب دینا —— گوشہ نشینی

کتاب: (دلوں کو) نرم کرنے والی روایات

توبہ —— اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا —— خوف اور تقویٰ —— فقر زہد اور قناعت —— ورع اور توکل —— قرآن اور اس کی مطلق تلاوت —— مطلق اذکار —— مطلق دعائیں —— پناہ مانگنا

کتاب: طہارت (کے بارے میں روایات)

فطرت بمعنی سنت ___ وضو کی فضیلت ___ وضو کے فرائض ___ وضو کی سنتیں ___ وضو کے نواقض ___ غسل ___ غسل کیلئے پانی کی مقدار ___ جنبی کے احکام ___ جمعہ (کے دن) غسل کرنا ___ کافر کا اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا ___ پانیوں (کا بیان) ___ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ___ آب مستعمل ___ برتنوں کا بیان ___ جوٹھے (پانی کے احکام) ___ تیمم ___ موزوں اور دوسری چیزوں پر مسح کرنا ___ حیض اور استحاضہ ___ نجاست اور اسے پاک کرنا ___ پاکیزگی حاصل کرنا (یعنی استنجاء کرنا)

کتاب نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت ___ نماز ترک کرنے پر وعید ___ نمازوں کے اوقات ___ ان کے ممنوعہ اوقات ___ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ___ مساجد ___ اذان ___ نماز کی شرائط ___ پانچ نمازوں کی فضیلت ___ نماز کا طریقہ ___ قنوت ___ امامت اور جماعت ___ جماعت کی فرضیت ___ وہ عذر جو اس کے ترک کو مباح کر دیتے ہیں ___ امام کی متابعت فرض ہونا ___ نمازی کیلئے کیا مکروہ ہے اور کیا مکروہ نہیں ہے ___ نماز کو دہرانا ___ وتر ___ نوافل ___ سواری پر نماز پڑھنا ___ چاشت کی نماز ___ تراویح ___ رات کے نوافل ___ قضا نمازیں پڑھنا ___ سجدہ سہو ___ مسافر (کی نماز) ___ سفر کی نماز ___ سجدہ تلاوت ___ نماز جمعہ ___ نماز عیدین ___ نماز کسوف ___ نماز استسقاء ___ نماز خوف ___ جنائز ___ بیمار کی عیادت کرنا ___ صبر کرنا اور بیماریوں و تکالیف کا ثواب ___ اس امت کی عمریں ___ موت کا تذکرہ ___ (زندگی طویل ہونے کی) امید ___ موت کی آرزو کرنا ___ نزع (کا عالم)

فصل: موت اور اس کے متعلق مومن کی راحت' اس کی خوشخبری' اس کی روح' اس کا عمل اور اس کی تعریف

(میت کو) غسل (دینا) ___ کفن دینا ___ جب میت کو اٹھایا جاتا ہے' تو وہ کیا کہتی ہے؟ ___ جنازے کیلئے کھڑے ہو جانا ___ نماز جنازہ ___ دفن کرنا ___ قبر میں میت کے احوال ___ نوحہ کرنا (اور اس جیسے دیگر امور) ___ قبریں ___ قبروں کی زیارت ___ شہید ___ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا ___

کتاب زکوٰۃ (کے بارے میں روایات)

حلال مال جمع کرنا اور اس سے متعلق امور ___ (کھجوروں کی پیداوار کا) اندازہ لگانا اور اس سے متعلق امور ___ زکوٰۃ کی فضیلت ___ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کیلئے وعید ___ زکوٰۃ کی فرضیت ___ عشر ___ مصارف زکوٰۃ ___ صدقہ فطر ___ نفلی صدقہ ___

AlHidayah - الهداية

فصل: وہ اشیاء جو صدقہ کے حکم میں ہیں

احسان جتانے والا — مانگنے اور لینے' بدلہ دینے' تعریف کرنے' شکریہ ادا کرنے کے حوالے سے اس سے متعلق امور

کتاب: روزے (کے بارے میں روایات)

روزے کی فضیلت — رمضان کی فضیلت — رؤیت ہلال — سحری کرنا — روزے کے آداب — جنبی کا روزہ رکھنا — افطاری کرنا اور اسے جلدی کرنا — رمضان کی قضاء — کفارہ — روزہ دار کا پچھنے لگوانا — روزہ دار کا (بیوی کا) بوسہ لینا — مسافر کا روزہ — دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا — ممنوعہ روزے — صوم وصال — ہمیشہ (نفلی) روزے رکھنا — مشکوک دن میں روزہ رکھنا — عید کے دن روزہ رکھنا — ایام تشریق میں روزہ رکھنا — عرفہ کے دن روزہ رکھنا — جمعہ کے دن روزہ رکھنا — ہفتہ کے دن روزہ رکھنا — نفلی روزہ رکھنا — اعتکاف اور شب قدر

کتاب: حج (کے بارے میں روایات)

حج اور عمرہ کی فضیلت — حج کی فرضیت — مکہ کی فضیلت — مدینہ کی فضیلت — حج کے مقدمات (یعنی پیشگی امور) — حج کے مواقیت — احرام — مکہ میں داخل ہونا اور وہاں کیا' کیا جائے — صفا ومروہ — مکہ سے نکل کر منیٰ جانا — عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنا اور وہاں سے روانہ ہونا — جمرہ عقبہ کی رمی — سر منڈوانا اور ذبح کرنا — طواف زیارت کیلئے منیٰ سے واپس آنا — منیٰ کے دنوں میں رمی جمار کرنا — طواف صدر کیلئے منیٰ سے واپس آنا — (حج) قران — (حج) تمتع — نبی اکرم ﷺ کا حج — آپ کا عمرہ کرنا — محرم کیلئے کیا مباح ہے اور کیا مباح نہیں ہے — کفارہ — دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا — احصار — ہدی —

کتاب: نکاح اور اس کے آداب (کے بارے میں روایات)

ولی — مہر — نسب کا ثبوت اور قیافہ شناسی — حرمت مناکحت — متعہ — کنیز کے ساتھ نکاح کرنا — میاں بیوی کی معاشرت — عزل — غیلہ — عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کی ممانعت — قسم (یعنی زیادہ بیویوں میں وقت کی تقسیم) — رضاعت — خرچ

کتاب: طلاق (کے بارے میں روایات)

رجعت — ایلاء — ظہار — خلع — لعان — عدت —

کتاب: (غلام) آزاد کرنے (کے بارے میں روایات)

ممالیک سے اچھا برتاؤ — شریک کا آزاد کرنا — بیماری کے دوران (غلام) آزاد کرنا — کتابت — ام ولد — ولاء

کتاب: ایمان (یعنی قسموں) اور نذروں (کے بارے میں روایات)

کتاب: حدود (کے بارے میں روایات)

زنااوراس کی حد — شراب نوشی کی حد — تعزیر — چوری — مرتد ہونا

کتاب: سیر (سیاسیات) (کے بارے میں روایات)

خلافت اور امارت — حکمرانوں کی بیعت کرنا اور اس کیلئے مستحب امور — حکمرانوں کی اطاعت — جہاد کی فضیلت — اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت — شہادت کی فضیلت — گھوڑے — چراگاہ — دوڑ کا مقابلہ — تیر اندازی — ہار پہنانا اور گھنٹی (باندھنا) — نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات — جہاد کی فرضیت — خروج اور جہاد کی کیفیت — غزوہ بدر — مال غنیمت اور اس کی تقسیم — غلول (مال غنیمت میں خیانت) — فدیہ دینا اور قیدی آزاد کروانا — ہجرت کرنا — صلح کرنا — پیغام رساں — ذمی اور جزیہ

کتاب: لقطہ (کے بارے میں روایات)

کتاب: وقف (کے بارے میں روایات)

کتاب: خرید وفروخت (کے بارے میں روایات)

بیع سلم — بیع مدبر — وہ سودے جن سے منع کیا گیا — سود — اقالہ — آفت آنا — مفلس ہوجانا — قرضہ جات

کتاب: تصرف سے روکنے (کے بارے میں روایات)

کتاب: حوالہ (دوسرے کی ادائیگی اپنے ذمے لینے) (کے بارے میں روایات)

کتاب: قضاء (کے بارے میں روایات) رشوت کا بیان

کتاب: گواہی (کے بارے میں روایات)

کتاب: دعویٰ (کے بارے میں روایات)

حلف لینا (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے والے کو سزا دینا

کتاب: صلح (کے بارے میں روایات)

کتاب: عاریت (کے بارے میں روایات)

کتاب: ہبہ (کے بارے میں روایات) ہبہ میں رجوع کرنا

کتاب: رقبیٰ اور عمریٰ (کے بارے میں روایات) کتاب: اجارہ (کے بارے میں روایات) کتاب: غصب (کے بارے میں روایات) کتاب: شفعہ (کے بارے میں روایات) کتاب: مزارعت (کے بارے میں روایات) کتاب: بنجر زمین کو آباد کرنے (کے بارے میں روایات) کتاب: کھانے (کے بارے میں روایات) کھانے کے آداب کیا چیز کھانا جائز ہے اور کیا جائز نہیں ہے ضیافت عقیقہ

کتاب: مشروبات (کے بارے میں روایات)

پینے کے آداب' کیا پینا جائز ہے؟

کتاب: لباس اوراس کے آداب (کے بارے میں روایات)

زینت کا بیان' سونے کے آداب

کتاب: ممنوع اورمباح (چیزوں) (کے بارے میں روایات)

اس میں ایک فصل (کسی کو) عذاب دینے اور مثلہ کرنے کے بارے میں ہے' ایک فصل جانوروں سے متعلق روایات کے بارے میں ہے۔

باب: جانوروں کو مارنا

باب: مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے بغض رکھنے' حسد کرنے' ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے' کینہ رکھنے' لاتعلقی اختیار کرنے (کے بارے میں روایات)

باب: تواضع' تکبر خود پسندی ناپسندیدہ بات سننا' برا گمان رکھنا' غصہ کرنا فحش بات کرنا

باب: کون سا کلام مکروہ ہے اور کون سا مکروہ نہیں ہے۔

اس باب میں جھوٹ بولنے' لعنت کرنے' دوغلے پن' غیبت' چغل خوری' مدح' تفاخر' شعر' مسجع گفتگو کرنا' مزاح کرنا' ہنسنا' کے بارے میں روایات ہیں' ایک فصل کلام کے بارے میں ہے۔ باب: (اندر آنے کی) اجازت مانگنا' اسماء اور کنیت

باب: تصویریں اور تصویر بنانے والے' لہو ولعب' سماع

کتاب: شکار (کے بارے میں روایات)' کتاب: ذبائح (کے بارے میں روایات)' کتاب: اضحیہ (کے بارے میں روایات)' کتاب: رہن (کے بارے میں روایات)' فتنوں کا بیان

کتاب: دیات (کے بارے میں روایات)' تاوان (جرمانہ)

کتاب: وصیت (کے بارے میں روایات)' کتاب: وراثت (کے بارے میں روایات)' ذوی الارحام' خوابوں (کا بیان) کتاب: طب (کے بارے میں روایات)' کتاب: دم کرنے اور تعویذ لٹکانے (کے بارے میں روایات)' کتاب: عدویٰ اور طیرہ (کے بارے میں روایات)

باب: ہام اور غول کا بیان

کتاب: ستارہ شناسی اور نجوم (کے بارے میں روایات)' کتاب: کہانت اور جادو (کے بارے میں روایات)

کتاب: تاریخ (کے بارے میں روایات)' مخلوق کا آغاز — نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک — آپ کی خصوصیات اور فضائل — معجزات — آپ کی تبلیغ — آپ کی بیماری — آپ کا وصال — آپ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ آپ کی امت میں فتنے اور حوادث پیدا ہوں گے — صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تفصیلی مناقب — امت کی فضیلت — صحابہ اور تابعین کی فضیلت — باب: حجاز' یمن' شام' فارس اور عمان کا تذکرہ —

نبی اکرم ﷺ کا (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے اور اس دن میں لوگوں کی حالتوں کے بارے میں خبردینا۔
جنت اور اہل جنت کا تذکرہ ——جہنم اور اہل جہنم کا تذکرہ——

(ابن بلبان کہتے ہیں) یہ بات جان لیں! میں نے ہر حدیث کے سامنے ہندی قلم کے ساتھ اس ''نوع'' کی علامت بنادی ہیں جس نوع میں وہ حدیث کتاب ''التقاسیم والانواع'' میں موجود ہے تاکہ کسی مشکل اور پریشانی کے بغیر اصل کتاب میں اسے تلاش کرنا آسان ہو۔

اس کی مثال یہ ہے: جب وہ حدیث اا ویں ''نوع'' میں ہوگی تو اس کے سامنے اس طرح کی علامت ہوگی (اا)۔ پھر اگر وہ (نوع) پہلی قسم سے تعلق رکھتی ہوگی۔ تو لکھے ہوئے اس عدد پر مزید کوئی نشان موجود نہیں ہوگا۔

اگر وہ (نوع) دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہو تو پھر عدد کے نیچے عرض لکیر ہوگی جو یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) تیسری قسم سے تعلق رکھتی ہو تو پھر لکیر عدد کے اوپر یوں ہوگی۔

اگر وہ (نوع) چوتھی قسم سے تعلق رکھتی ہو تو عدد دولکیروں کے درمیان اس طرح ہوگا۔

اگر وہ (نوع) پانچویں قسم سے تعلق رکھتی ہو تو عدد کے اوپر اس طرح دولکیریں ہونگی۔

یہ چیز فہم کو زیادہ (سہولت دے) گی اور دیکھنے والے کیلئے آسانی کردے گی۔

اللہ تعالیٰ (اس خدمت) کو خاص طور پر اپنی ذات کیلئے کردے جو اس کی رضامندی کے حصول کیلئے ہو۔ بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور (دعا) قبول کرنے کے لائق ہے۔

۱؎ صحیح ابن حبان کے عربی نسخے کے محقق نے شیخ ابن بلبان کی ان علامات کی بجائے ہر حدیث کے بعد ارقام تحریر کئے ہیں جن میں سے بائیں طرف سے پہلا رقم حدیث کی پانچ بنیادی اقسام کے بارے میں ہے اور دوسرا رقم اس کی نوع کے بارے میں جیسے پہلی حدیث کے آخر میں (3:66) تحریر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے: یہ حدیث اصل کتاب ''التقاسیم والانواع'' میں احادیث کی تیسری قسم کی 66 ویں نوع میں مذکور ہے۔

1- (اَلْمُقَدَّمَةُ)

مقدمہ

1- بَابُ مَا جَاءَ فِي الابْتِدَاءِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب 1: اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ ابْتِدَاءِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي اَوَائِلِ كَلَامِهٖ عِنْدَ بُغْيَةِ مَقَاصِدِهٖ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کلام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے آغاز کرے

1 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِي الْعِشْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِي بَالٍ[1] لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (3:66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] ملاعلی قاری تحریر کرتے ہیں: ''ذی بال'' سے مراد شان اور اعتبار والا کام ہے' جس کے اختتام پر اچھے انجام کی امید ہو۔ ویسے لفظ ''بال'' کا مطلب ''حال'' اور ''شان'' ہے اور ''امرِ ذی بال'' سے مراد شرف والا کام ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح' کتاب النکاح' باب اعلان النکاح)

1- إسناده ضعيف لضعف قرة -وأخرجه أحمد 2/359 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في عمل اليوم والليلة رقم 494، وأبو داوُد 4840 في الأدب: باب الهدى في الكلام. والدارقطني 1/229 في أول كتاب الصلاة، من طريق الوليد بن مسلم، وموسى بن أعين، وابن ماجه 1894 في النكاح: باب خطبة النكاح، وأبو عوانة في صحيحه من طريق عُبيد الله بن موسى، والبيهقي في السنن 3/208، 209، من طريق أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج الخولاني كلهم عن الأوزاعي بهذا الإسناد وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة رقم 496 من طريق قتيبة بن سعيد، عن الليث، عن عقيل، عن الزهري مرسلًا، وأخرجه أيضًا برقم 495 من طريق محمود بن خالد، حدثنا الوليد، حدثنا سعيد بن عبد العزيز، عن الزهري، به، وهذا مرسل أيضًا، وذكره المزي في تحفة الأشراف 13/368 في قسم المراسيل.

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ تَكُوْنَ فَوَاتِحُ اَسْبَابِهٖ بِحَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِئَلَّا تَكُوْنَ اَسْبَابُهٗ بُتْرًا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کو اس بات کا حکم ہے' وہ اپنے اسباب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ذریعے کرے تاکہ اس کے اسباب (یعنی کام) غیر مکمل شدہ نہ ہوں

2 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ اَبُوْ عَلِيٍّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ. (1:92)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کام جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

2 -إسناده ضعيف، وهو مكرر ما قبله.

AlHidayah - الهداية

2- بَابُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا نَقْلًا وَاَمْرًا وَزَجْرًا

سنت اوراس سے متعلق دیگر اُمور‘ جونقل کے اعتبار سے ہوں‘ حکم کے اعتبار سے ہوں‘ یا ممانعت کے اعتبار سے ہوں انہیں مضبوطی سے تھامنا

3 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ. عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَثَلِىْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِى اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ وَاِنِّىْ اَنَا النَّذِيْرُ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ وَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِىْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ

✿✿ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک میری مثال اور جس چیز کے ہمراہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے‘ اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے‘ جو اپنی قوم کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے: اے میری قوم! میں نے ایک لشکر دیکھا ہے‘ اور میں ڈرانے والا ہوں (یعنی تم لوگوں کو خبردار کر رہا ہوں)‘ تو اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی اطاعت کر لیتا ہے‘ اور وہ لوگ اس دوران چپکے سے چلے جاتے ہیں اور نجات پا لیتے ہیں‘ جبکہ ایک گروہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ وہ لوگ اپنی جگہ رہتے ہیں اور صبح کے وقت دشمن ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیتا ہے‘ اور انہیں تباہ و برباد کر دیتا ہے‘ تو یہ اس شخص کی مثال ہے‘ جو میری اطاعت کرتا ہے‘ اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کرتا ہے‘ اور اس شخص کی مثال ہے‘ جو میری نافرمانی کرتا ہے‘ اور میں جس حق کو لے کر آیا ہوں‘ وہ اسے جھٹلاتا ہے“۔

4 - وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَثَلَ مَا اٰتَانِى اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ ذٰلِكَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَاَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ

3- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 6482 فى الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصى و 7283 فى الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 2282 فى الفضائل: باب شفقته صلى الله عليه وآله وسلم على أمته، ومبالغته فى تحذيرهم مما يضرهم، كلاهما عن أبى كُريب، بهذا الإسناد، ومن طريق البخارى أخرجه البغوى فى شرح السنة 95 وأخرجه البيهقى فى دلائل النبوة 1/396.

فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَمِلَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهٖ. (3:28)

✿✿ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم عطا کیا ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے جو کسی سرزمین پر ہوتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے وہ اسے قبول کر لیتا ہے اور بہت زیادہ گھاس پھوس اور چارہ اگا دیتا ہے یا وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ لوگ اس میں سے خود بھی پیتے ہیں۔ (جانوروں وغیرہ) کو بھی پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔

یہ بارش زمین کے ایک اور حصے پر بھی ہوتی ہے جو چٹیل میدان ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا اور گھاس اگا نہیں سکتا تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کا فہم حاصل کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس چیز کے ذریعے نفع دے دیتا ہے وہ شخص علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے اور یہ اس شخص کی مثال ہے جو اس کے لئے سر نہیں اٹھاتا (یعنی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا) اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے"۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ مِنْ بَيْنِ الْفِرَقِ الَّتِي تَفْتَرِقُ عَلَيْهَا اُمَّةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مصطفیٰ کریم ﷺ کی اُمت جن فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے نجات پانے والے فرقے کی صفت کا تذکرہ

5 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا الوليد بن مسلم حدثنا ثور بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ. حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ قَالَا

---

4 إسناده هو إسناد سابقه، وأخرجه البخاري 79 في العلم: باب من علم وعلّم، ومسلم 2282 في الفضائل: باب بيان مثل ما بعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم من الهدى والعلم، ومن طريق البخاري أخرجه البغوي في شرح السنة 135 . وأخرجه أحمد 4/399، والنسائي في العلم من الكبرى كما في التحفة 6/439، والرامهرمزي في الأمثال ص24، والبيهقي في دلائل النبوة 1/368 من طرق عن أبي أسامة، به.

5-وأخرجه أحمد 4/126-127، وأبو داؤد 4607 ، والآجري في الشريعة ص 46، وابن أبي عاصم 32 و 57 وأخرجه الترمذي 2672 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/69، وابن أبي عاصم 54 ، وابن ماجه 44 ، والبغوي 102 ، والدارمي 1/44، والآجري 7 من طرق عن ثور بن يزيد به، إلا أنهم لم يذكروا حُجر بن حجر، وقال الترمذي: حسن صحيح، وصححه الحاكم 1/95، ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن ماجة 43 من طريق عبد الرحمٰن بن مهدي . وأخرجه ابن أبي عاصم 27 ، والبيهقي 6/542، والترمذي 2676 من طريق بقية، عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدان، عن عبد الرحمٰن بن عمرو، عن العرباض.

(متن حدیث): اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ (وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ) (التوبة: 92) فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (3:6)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي عِنْدَ ذِكْرِهِ الِاخْتِلَافَ الَّذِي يَكُونُ فِي أُمَّتِهِ بَيَانٌ وَاضِحٌ أَنَّ مَنْ وَاظَبَ عَلَى السُّنَنِ قَالَ بِهَا وَلَمْ يُعَرِّجْ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ الْآرَاءِ مِنَ الْفِرَقِ النَّاجِيَةِ فِي الْقِيَامَةِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِمَنِّهِ.

✿✿ عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کلاعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ وہ صاحب ہیں' جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اور نہ ہی ان لوگوں پر کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری کے لئے جانور دو' تو تم نے کہا: مجھے وہ چیز نہیں ملتی جو میں تمہیں سواری کے لئے دوں۔''

ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم نے یہ کہا: ہم آپ کی زیارت کرنے کے لئے اور آپ سے فیض یاب ہونے کے لئے آئے ہیں' تو حضرت عرباض نے فرمایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ہمیں بلیغ وعظ کیا جس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور دل لرز گئے۔

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے' تو آپ ہمیں کس چیز کی تلقین کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی۔ (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اگر چہ وہ (حاکم) کوئی ایسا حبشی غلام ہو' جس کے اطراف (یعنی کان یا ناک) کٹے ہوئے ہوں۔

تم میں سے جو شخص (زیادہ عرصے تک) زندہ رہے گا' وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھ لے گا۔

(تو ایسی صورتحال میں) تم لوگوں پر میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کا مرکز خلفاء کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے' تم لوگ اسے مضبوطی سے تھام لینا اور اچھی طرح پکڑ لینا اور تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا' کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''تو تم پر میری سنت کو اختیار کرنا لازم ہے'' یہ اس صورتحال کے بارے میں ہیں جب آپ نے اس اختلاف کا ذکر کیا، جو آپ کی امت میں پیدا ہوگا، تو یہ اس بات کا واضح بیان ہے، جو شخص

سنت پر مواظبت (یعنی باقاعدگی سے اس پر عمل) اختیار کرے گا۔ اس (سنت) کے مطابق رائے دے گا۔ اس (سنت) کی بجائے دوسری آراء کو آگے نہیں کرے گا، تو ایسا شخص قیامت کے دن نجات پانے والے گروہ میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے تحت ہمیں بھی ان میں شامل رکھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ سُنَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ مَنْ يَّأْبَاهَا مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَاِنْ حَسَّنُوْا ذٰلِكَ فِيْ عَيْنِهٖ وَزَيَّنُوْهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات واجب ہے وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کو لازم پکڑ لے اور اپنے آپ کو ہر اس شخص سے بچائے جو اہل بدعت سنت کا انکار کرتے ہیں

اگرچہ وہ لوگ اس کی آنکھوں میں اور اس کے سامنے اس چیز کو خوبصورت اور آراستہ کر کے پیش کریں

6 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ.

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا فَقَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَهٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا) إلى أخر الآية (الأنعام: 153). (3:10)

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس لکیر کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں کھینچیں پھر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے۔''

یہ آیت آپ ﷺ نے آخر تک تلاوت کی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ تَتَبُّعِ السُّبُلِ دُوْنَ لُزُوْمِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

اس بات کا تذکرہ کہ وہ راستہ جو صراط مستقیم ہے اسے لازم پکڑنا اور دوسرے راستوں کو ترک کرنا آدمی پر لازم ہے

7 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُعَدِّلُ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

مسکین قال حدثنا بن وھب قَالَ حَدَّثَنِی حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ

(متن حدیث): خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ: هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ (وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ) الآية كلها (الأنعام: 153). (3:66)

✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی' جس کے دائیں طرف اور بائیں طرف کچھ اور لکیریں بھی کھینچی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں' ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے' جو اس راستے کی طرف دعوت دیتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک یہ میرا راستہ ہے' جو مستقیم ہے۔ تو تم اس کی پیروی کرو اور تم مختلف راستوں کی پیروی نہ کرو' ورنہ وہ تم لوگوں کو اس کے راستے سے بھٹکا دے گا''۔

یہ مکمل آیت ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَصَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِيْثَارِ اَمْرِهِمَا وَابْتِغَاءِ مَرْضَاتِهِمَا عَلٰى رِضَى مَنْ سِوَاهُمَا يَكُوْنُ فِى الْجَنَّةِ مَعَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' وہ ان دونوں کے حکم اور ان دونوں کی رضامندی کو' ان دونوں کے علاوہ ہر ایک کی رضامندی پر ترجیح دیتا ہے

ایسا شخص جنت میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

8 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا هُمْ اَجْدَرَ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

7- إسناده حسن كسابقه، وأخرجه الطيالسي 244 ، وأحمد 1/435 و465، والدارمي 1/67-68، والطبري قس تفسيره 14168 ، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/49، والبزار 2410 ،وصححه الحاكم 2/318، ووافقه الذهبي. وأخرجه البزار أيضًا 2211 من طريق الأعمش عن أبي وائل و 2213 من طريق منذر الثوري عن الربيع، والنسائي في الكبرى كما في التحفة 7/25 من طريق زر بن حبيش، ثلاثتهم عن ابن مسعود به.وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 3/397، وابن ماجه 11 أخرجاه من طريق أبي خالد الأحمر، عن مجالد بن سعيد، عن الشعبي، عن جابر.

AlHidayah - الهداية

قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوا بِشَىْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ اَشَدُّ مِنْ فَرْحِهِمْ بِقَوْلِهِ. (3:65)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' حالانکہ صحابہ کرام کے لئے یہ زیادہ مناسب تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے' اس دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے تیاری تو نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم اس کے ساتھ ہوگے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر لوگ جتنے خوش ہوئے' میں نے انہیں اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ هَدْيِ الْمُصْطَفٰى بِتَرْكِ الْاِنْزِعَاجِ عَمَّا اُبِيحَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَهُ بِاِغْضَائِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو لازم پکڑے اور اس کے لیے دنیا میں جو کچھ مباح قرار دیا گیا ہے' اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے' اس سے ہٹنے کو ترک کردے

9 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِىْ السَّرِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

8- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/178، والبخارى فى الأدب المفرد 352 ، ومسلم 2639 164 فى البر والصلة والآداب: باب المرء مع من أحب، والبغوى فى شرح السنة 3477 ، من طرق عن هشام الدستوائى، به. وأخرجه أحمد 3/173 و276، ومسلم 2639 164 من طريقين عن شعبة، عن قتادة، به .وأخرجه أحمد3/192، والبخارى 6167 فى الأدب: باب ما جاء فى قول الرجل: ويلك، من طريق همام، عن قتادة، به .وأخرجه مسلم 2639 164 من طريق قتيبة، عن أبى عوانة، عن قتادة، به .وأخرجه أحمد3/104 من طريق ابن أبى عدى، وأخرجه أحمد 3/221، 222 .وأخرجه أبو داوُد 5127 فى الأدب: باب إخبار الرجل بمحبته إياه، وابن منده 292 .وأخرجه مسلم 2639 161 ، وابن منده 292 من طريق مالك، عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/172 و208 من طريق محمد بن جعفر وروح، عن شعبة، و 207 و255 من طريق أسود بن عامر، والبخارى 7153 فى الأحكام، ومسلم 2639 164 من طريق عثمان بن أبى شيبة عن جرير .وأخرجه الطيالسى 2131 من طريق شعبة، عن منصور والأعمش، عن سالم، عن أنس وأخرجه البخارى 6171 فى الأدب: باب علامة الحب فى الله، ومسلم 2631 164 من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن سالم بن أبى الجعد، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/167 من طريق حجاج، عن ليث، عن سعيد، عن شريك، عن أنس، و 3/202 من طريق يزيد، عن محمد بن عمرو، عن كثير بن أخنس، عن أنس.وفى الباب عن أبى ذر سيرد برقم 556 ، وعن أبى موسى سيرد برقم 557 ، وعن صفوان بن عسال سيرد برقم 562 ، وعن جابر عند أحمد 3/336 و394، وعن ابن مسعود عند أحمد 1/392، والبخارى 6169 وهذا الحديث فى عداد المتواتر، قال الحافظ فى الفتح: 10/560: وقد جمع أبو نعيم طرق هذا الحديث فى جزء سماه كتاب المحبين مع المحبوبين وبلغ عدد الصحابة فيه نحو العشرين. وذكر له الكتانى 15 صحابيًا. انظر نظم المتناثر ص129، و الأزهار المتناثرة للسيوطى ص26، و لقط اللآلىء المتناثرة للزبيدى ص85، 86.

قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ. عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَاسْمُهَا خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ بَذَّةُ الْهَيْئَةِ فَسَاَلَتْهَا عَائِشَةُ مَا شَاْنُكِ فَقَالَتْ زَوْجِي يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لَهُ فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ اِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَحْفَظُكُمْ لِحُدُوْدِهٖ. (3:66)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تشریف لائیں ان کا نام خولہ بنت حکیم تھا۔ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئیں تو ان کی حالت بری تھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: میرے شوہر رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہیں اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ (اسی دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عثمان! ہم پر رہبانیت لازم قرار نہیں دی گئی ہے۔ کیا تمہارے لئے میرے طریقے میں بہترین نمونہ نہیں ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کا تم سب سے زیادہ خیال رکھتا ہوں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَرِّي اسْتِعْمَالِ السُّنَنِ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَمُجَانَبَةِ كُلِّ بِدْعَةٍ تُبَايِنُهَا وَتُضَادُّهَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے افعال میں سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے اور ہر بدعت سے لاتعلق رہے

جو سنت کے برخلاف اور متضاد ہوتی ہے

10 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يُفَرِّقُ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

9- ابن أبي السرى- صدوق له أوهام كثيرة. وباقي رجاله ثقات، وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 10375، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/226، والبزار 1458 وإسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، وأخرجه أحمد أيضًا 6/268، والبزار 1457 من طريق يعقوب بن إبراهيم، عن أبيه،

AlHidayah - الهداية

وَيَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً، فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ. (3:66)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوش زیادہ ہو جاتا تھا' یہاں تک کہ یوں لگتا تھا' جیسے آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: وہ صبح یا شام کے وقت (تم پر حملہ کر دے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے۔

آپ اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان فرق کرتے تھے اور آپ یہ ارشاد فرماتے تھے:

امابعد! سب سے بہترین کلام' اللہ کی کتاب ہے' اور سب سے بہترین ہدایت' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (کی لائی ہوئی) ہدایت ہے"۔

بے شک سب سے برا کام نیا پیدا شدہ کام ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے: "میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا' تو وہ میری طرف آئیں گے اور ان کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفَلَاحِ لِمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے لئے کامیابی کا اثبات' جس کا مقصد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہو

11- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً وَاِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَمَنْ كَانَتْ شِرَّتُهٗ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ. (1:89)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

10- وأخرجه مسلم 867 43 فی الجمعة: باب تخفيف الصلاة والخطبة، وابن ماجة 45 فی المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والبيهقی فی السنن 3/206، من طرق، عن عبد الوهاب الثقفی بهذا الإسناد .'وأخرجه أحمد 3/310 و338 و371، ومسلم 867 44 و 45، والنسائی 3/188 فی الصلاة: باب كيف الخطبة، وفی العلم من الكبرى كما فی التحفة 2/274، وزاد: وكل ضلالة فی النار والرامهرمزی فی الأمثال ص19، والبغوی 4295، من طريق سفيان وسليمان بن بلال عن جعفر بن محمد، به، وصححه ابن خزيمة 1785 .

''بے شک ہر عمل کی ایک رغبت ہوتی ہے' اور ہر رغبت کی ایک فترت ہوتی ہے' جس شخص کی رغبت میری سنت کی طرف ہوگی وہ کامیاب ہوگیا اور جس شخص کی رغبت اس کی بجائے کسی اور طرف ہوگی وہ ہلاکت کا شکار ہوجائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ سُنَنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عَنِ اللّٰهِ لَا مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِه

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی تمام سنتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں آپ ﷺ کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں ہے

12 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ (حَدَّثَنَا) مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ عَنِ بن اَبِيْ عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ يوشك شعبان عَلٰى اَرِيْكَتِهِ اَنْ يَّقُوْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ . (2:1)

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور وہ چیز (عطا کی گئی ہے) جو اس کے برابر ہے۔ عنقریب ایسا وقت آئے گا' جب ایک سیر (بھرے ہوئے پیٹ والا) شخص اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر یہ کہے گا: میرے اور تم لوگوں کے درمیان یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) موجود ہے' جو چیز اس میں حلال ہوگی' ہم اسے حلال قرار دیں گے اور جو چیز اس میں حرام ہوگی' ہم اسے حرام قرار دیں گے۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) خبردار ایسا نہیں ہے۔

11- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/188 و210، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/88 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/158، وابن أبى عاصم فى السنة 51 ، والطحاوى 2/88من طرق عن حصين، به.وأخرجه أحمد /2 165 . وفى الباب عن أبى هريرة، سيرد برقم 349 .وعن يحيى بن جعدة عند أحمد 5/509، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/88، وإسناده صحيح. وعن ابن عباس عند الطحاوى فى مشكل الآثار 2/88 بلفظ: إن لكل عمل شرة، ثم يكون شرة إلى فترة، فمن كانت فترته إلى سنتى فقد هدى، ومن كانت فترته إلى غير ذلك فقد ضل . قال الهيثمى: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح. وعن جعد بن هبيرة عند الطحاوى أيضًا 2/81 بنحو لفظ ابن عباس . قال الهيثمى: رواه الطبرانى فى الكبير وفيه بشر بن نمير، وهو ضعيف. انظر المجمع 2/258، .259 وقوله: فمن كانت شرته كذا فى الأصل، والتقاسيم والأنواع /1لوحة 564، وفى سائر المصادر: فمن كانت فترته

12- وأخرجه الطبرانى فى الكبير 20 /669، والبيهقى فى السنن /9332 من طريق يحيى بن حمزة، عن الزبيدى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/131، وأبو داؤد 4604 فى السنة: باب لزوم السنة، والطبرانى فى الكبير 20/132، والترمذى 2664 فى العلم: باب ما نهى عنه أن يقال عند حديث النبى صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 12 فى المقدمة: باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والتغليظ على من عارضه، والدارمى 1/144، والطبرانى /20 649 ، والبيهقى فى السنن 7/76 و 9/331، من طرق عن معاوية بن صالح، عن الحسن بن جابر، عن المقدام بن معديكرب، وسنده حسن كما قال الترمذى، وصححه الحاكم 1/109، وأقره الذهبى.

13 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا اَعْرِفَنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ اِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ وَاِمَّا نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ مَا نَدْرِيْ مَا هٰذَا عِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ . (2:1)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں، جس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم آئے، جس کے بارے میں، میں نے کرنے کا حکم دیا ہو، یا جسے کرنے سے میں نے منع کیا ہو۔

اور وہ شخص یہ کہے: ہمیں نہیں معلوم یہ کیا چیز ہے؟ ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے۔ یہ حکم اس میں، تو نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الرَّغْبَةِ عَنْ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ جَمِيْعًا

اقوال اور افعال ہر معاملے میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

14 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عن أنس بن مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ . (2:61)

13- إسناده صحيح على شرط مسلم، أبو إسحاق هو إبراهيم بن محمد بن الحارث . وأخرجه الشافعي فى المسند 1/17، ومن طريقه البيهقى فى السنن 7/76، وفى الدلائل 1/24، والحاكم 1/108، والبغوى فى شرح السنة 101 عن سفيان بن عيينة، عن سالم بن أبى النظر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 551 ، وأبو داوٗد 4605 فى المقدمة، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/549، من طرق عن ابن عيينة، عن سالم، به . ومن طريق الحميدى أخرجه الحاكم 1/108 وصححه ووافقه الذهبى، وأخرجه الحاكم أيضًا من طريق مالك، عن ابن أبى النضر، عن عبيد الله مرسلًا. وأخرجه أحمد 6/8 من طريق ابن لهيعة، عن ابن أبى النضر، بهذا الإسناد.

14- إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم عدا محمد بن أبى صفوان، وأخرجه أحمد 3/ 241 و259و285، ومسلم 1401 فى النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد المؤنة، والنسائى 6/60 فى النكاح: باب النهى عن التبتل، والبيهقى فى السنن 7/77 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 5063 فى النكاح: باب الترغيب فى النكاح، والبيهقى فى السنن 7/77، والبغوى فى شرح السنة 96 من طريق محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، عن أنس بنحوه.

AlHidayah - الهداية

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوشیدہ اعمال کے بارے میں دریافت کیا: (یعنی آپ خلوت میں جو عبادت کرتے تھے، اس کے بارے میں دریافت کیا)

تو ان افراد میں سے ایک نے یہ کہا: میں شادی نہیں کروں گا۔ ایک نے یہ کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔

ایک نے یہ کہا: میں بچھونے پر نہیں سوؤں گا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس بارے میں خطاب کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ''اس' اس طرح کی باتیں کرتے ہیں' جہاں تک میرا معاملہ ہے' تو میں (رات کے وقت نفل) نماز ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں۔ میں (نفلی) روزہ رکھ بھی لیتا ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں' میں نے خواتین کے ساتھ شادیاں بھی کی ہیں' جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

فَصلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ اُمَّتَهٗ بِمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ مِنْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ قَوْلًا وَفِعْلًا مَعًا

(فصل): اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو قول اور فعل دونوں حوالوں سے ان چیزوں کا حکم دیا ہے' جس کی لوگوں کو دینی معاملات میں ضرورت ہے

15 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِیْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُهُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَيَجْعَلُهَا فِیْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ خُذْ خَاتَمَكَ فَانْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (2:5)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتارا اور ایک طرف رکھ دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص جہنم کے انگارے کی طرف جاتا ہے' اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے''۔

15- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وأخرجه مسلم 2090 في اللباس: باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، ونسخ ما كان من إباحته في أول الإسلام، من طريق محمد بن سهل التميمي، والطبراني في الكبير 12175 من طريق يحيى بن أيوب العلاف، والبيهقي في السنن 2/434 من طريق عبيد بن شريك، ثلاثتهم عن ابن أبي مريم بهذا الإسناد.

(راوی بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے' تو ان صاحب سے یہ کہا گیا: تم اپنی انگوٹھی لو اور اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (یعنی اسے فروخت کر کے اس کی قیمت استعمال کرو)

تو اس شخص نے کہا: جی نہیں' اللہ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں لوں گا' جب کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک طرف کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّيْءِ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُفَسَّرًا يُعْقَلُ مِنْ ظَاهِرِ خِطَابِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز کے بارے میں حکم دینا اسی وقت درست ہوگا' جب اس کی وضاحت کی گئی ہو' اور خطاب کے الفاظ کے ذریعے اس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہو

16 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا نُوْدِيَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ

16- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، ما خلا شيخ ابن حبان عبد الله بن محمد الأزدي وهو ثقة، وأخرجه مسلم 389 83 في المساجد باب السهو في الصلاة والسجود له، عن محمد بن المثنى، عن معاذ بن هشام، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2345، وأحمد 2/522، والبخاري 1231 في السهو: باب إذا لم يدر كم صلى ثلاثًا أو أربعًا، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري، والدارمي 1/273 و350، 351، والبيهقي في السنن 2/331 من طرق عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/229 عن محمد بن مصعب، والبخاري 3285 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده . وأخرجه أحمد 2/503، 504 وأخرجه الدارقطني 1/374،375، والبيهقي في السنن 2/340 من طريق ابن إسحاق. وأخرجه مالك 1/69 في الصلاة: باب ما جاء في النداء للصلاة، عن أبي الزناد عن الأعرج، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 608 في الأذان: باب فضل التأذين، وأبو داؤد 516 في الصلاة: باب رفع الصوت بالأذان، والنسائي 2/21، 22 وأبو عوانة 1/334، والبغوي 412 وأخرجه البخاري 1222 في العمل في الصلاة: باب يفكر الرجل الشيء في الصلاة، من طريق جعفر، ومسلم 389 19 في الصلاة: باب فضل الأذان، من طريق أبي الزناد، كلاهما عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/389و 531، ومسلم 389 16 و 17 و 18 في الصلاة، وأبو عوانة 1/334، والبيهقي في السنن 1/432، والبغوي 413 من طريق الأعمش وسهيل بن أبي صالح، وأخرجه أحمد 2/411 و460 من طريق العلاء بن عبد الرحمٰن، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه دون ذكر الأذان مالك 1/100 في السهو: باب العمل في السهو، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 1232 في السهو: باب السهو في الفرض والتطوع، وأبو داؤد 1030 في الصلاة: باب من قال يتم على أكبر ظنه، والنسائي 3/31 في السهو: باب التحري. وأخرجه كذلك الترمذي 397 في الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي فيشك في الزيادة والنقصان، عن قتيبة بن سعيد عن الليث، عن الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف برقم 1662 في كتاب الصلاة، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة. وبرقم 1663 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة.

AlHidayah - الهداية

فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . (5:18)

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ أَمْرٌ مُجْمَلٌ تَفْسِيرُهُ أَفْعَالُهُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ الْأَخْبَارَ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهُ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ وَيَتْرُكَ سَائِرَ الْأَخْبَارِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُهُ بَعْدَ السَّلَامِ وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ الْأَخْبَارَ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ فَيَسْتَعْمِلَهُ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ وَيَتْرُكَ الْأَخْبَارَ الْأُخَرَ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَنَحْنُ نَقُولُ إِنَّ هٰذِهِ أَخْبَارٌ أَرْبَعٌ يَجِبُ أَنْ تُسْتَعْمَلَ وَلَا يُتْرَكُ شَيْءٌ مِنْهَا فَيَفْعَلُ فِي كُلِّ حَالَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ فِيهَا سَوَاءً فَإِنْ سَلَّمَ مِنَ الِاثْنَتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ مِنْ صَلَاتِهِ سَاهِيًا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا[1] وَإِنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَإِنْ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ يَبْنِي عَلَى الْيَقِينِ عَلٰى مَا وَصَفْنَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَإِنْ شَكَّ وَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى أَصْلًا تَحَرَّى عَلَى الْأَغْلَبِ عِنْدَهُ وَأَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ عَلٰى خَبَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ حَتّٰى يَكُونَ مُسْتَعْمِلًا لِلْأَخْبَارِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا كُلِّهَا فَإِنْ وَرَدَتْ عَلَيْهِ حَالَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْأَرْبَعِ فِي صَلَاتِهِ رَدَّهَا إِلٰى مَا يُشْبِهُهَا مِنَ الْأَحْوَالِ الْأَرْبَعِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا.

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر وہاں تک چلا جاتا ہے' جہاں تک وہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے' جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے دل میں مختلف طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' تم فلاں چیز یاد کرو تم فلاں چیز یاد کرو! اور ایسی چیزیں' یاد کرواتا ہے' جو آدمی نے ویسے یاد نہیں کرنی تھیں۔

حتیٰ کہ آدمی کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو جب آدمی کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ تو اسے (آخری قعدہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدہ سہو کر لینا چاہئے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے' جسے اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے اور اسے یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کر لی ہے؟ تو وہ (قعدہ اخیرہ میں) بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا' یہ حکم ''مجمل'' ہے' اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل میں ہے' جس کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ کسی بھی شخص کے

---

[1] أي في التقاسيم والأنواع، وسيرد هنا فيما بعد في سجود السهو.

لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ان روایات کو اختیار کرے، جن میں یہ مذکور ہے کہ سجدۂ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے گا اور پھر وہ شخص ان روایات کو ہر طرح کی صورتحال میں اختیار کرے اور ان تمام روایات کو ترک کردے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

اسی طرح کسی بھی شخص کے لئے یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ وہ صرف ان روایات کو اختیار کرلے جن میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے اور پھر ان روایات پر ہر طرح کی صورتحال میں عمل کرے اور ان دوسری تمام روایات کو ترک کردے جن میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کا ذکر ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم یہ کہتے ہیں: یہ چار طرح کی روایات ہیں اور یہ بات لازم ہے کہ ان پر عمل کیا جائے، اور ان میں سے کسی کو بھی ترک نہ کیا جائے' تو جس طرح کی صورتحال درپیش ہو اس کے مطابق، اس بارے میں منقول حدیث کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز کی دو یا تین رکعات ادا کر لینے کے بعد بھول کر سلام پھیر دیتا ہے' تو وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے گا اور سجدہ سہو سلام پھیرنے کے بعد کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اگر وہ دو رکعات ادا کر لینے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جاتا ہے۔ بیٹھتا نہیں ہے' تو وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے گا۔ جیسا کہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں مذکور ہے۔

اگر اسے تین یا چار رکعات کی ادائیگی کے حوالے سے شک ہوتا ہے' تو وہ یقین پر بناء قائم کرے گا۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث سے ثابت ہے۔

اگر آدمی کو شک لاحق ہو' اور اسے یہ سمجھ نہ آئے کہ اس نے کتنی نماز (یعنی کتنی رکعات) ادا کی ہیں' تو وہ غالب گمان قائم کرنے کی کوشش کرے۔ (اور اس کی بنیاد پر) اپنی نماز کو مکمل کر لے۔ وہ (اس صورتحال میں) سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے گا۔ اس کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔ جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

(تو اس صورت میں) آدمی تمام احادیث پر عمل کرنے والا بن جائے گا، جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

اگر ان چار صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت کسی شخص کو درپیش ہوتی ہے' تو اسے اس صورت کی طرف لوٹایا جائے گا' جو ان چار صورتوں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں ان میں سے جس صورت کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيمَا اَمَرَ وَنَهٰى

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے' جو انہوں نے حکم دیا ہے یا جس چیز سے منع کیا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ

17 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

مَوْلٰى ثَقِيفٍ بِنَيْسَابُورَ قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ اِلَّا مَنْ اَبٰى وَشَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشِرَادِ الْبَعِيرِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّاْبٰى اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبٰى. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: طَاعَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الِانْقِيَادُ لِسُنَّتِهٖ بِتَرْكِ الْكَيْفِيَّةِ وَالْكَمِّيَّةِ فِيهَا مَعَ رَفْضِ قَوْلِ كُلِّ مَنْ قَالَ شَيْئًا فِي دِينِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِخِلَافِ سُنَّتِهٖ دُونَ الِاحْتِيَالِ فِي دَفْعِ السُّنَنِ بِالتَّاْوِيلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم سب لوگ ضرور جنت میں داخل ہو گے۔ ماسوائے اس شخص کے جو انکار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے یوں سرکشی کرے جس طرح اونٹ سرکشی کرتا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون شخص جنت میں داخل ہونے سے انکار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے رسول کی فرمانبرداری یہ ہے: آپ کی سنت کی، اس کی کیفیت اور کمیت کو ترک کرتے ہوئے پیروی کی جائے اور ہر اس شخص کے قول کو مسترد کرتے ہوئے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اپنی کوئی رائے پیش کی ہو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہو۔ آدمی اس سنت کو ترک کرنے کے لئے کمزور تاویلات اور فضول اختراعی باتوں کا حیلہ پیش کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَنَاهِيَ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَوَامِرَ فَرْضٌ عَلٰى حَسَبِ الطَّاقَةِ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَا يَسَعُهُمُ التَّخَلُّفُ عَنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول وہ احکام جن میں آپ نے کسی چیز سے منع کیا ہے یا کچھ کرنے کا حکم دیا ہے تو آپ کی اُمت پر اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل پیرا ہونا لازم ہے اور ان کے لئے ان احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کی گنجائش نہیں ہے

17- رجاله ثقات، رجال مسلم إلا خلف بن خليفة ونسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70، إلى الطبراني في الأوسط، وقال: ورجاله رجال الصحيح، وفي الباب ما يشهد له عن أبي هريرة عند أحمد 2/361، والبخاري 7280 في الاعتصام: باب الاقتداء بسنن رسول الله، والحاكم 1/55 . وعن أبي أمامة الباهلي عند أحمد 5/258، والحاكم 1/55، و4/247، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 10/70-71: ورجال أحمد رجال الصحيح غير علي بن خالد وهو ثقة. واقتصر الحافظ في الفتح على نسبته إلى الطبراني، وجوّد إسناده.

AlHidayah - الهداية

18 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ صَالِحٍ فَقَالَ لِي: مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ قَوْلَهُ: فَاْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. (3:6)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن چیزوں کو میں ترک کردوں، تم ان چیزوں کے بارے میں مجھے ایسے ہی رہنے دو، کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور ان سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔

میں تم لوگوں کو جس چیز سے منع کردوں، اس سے باز آجاؤ اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں، تم سے جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو''۔

ابن عجلان کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابان بن صالح کو سنائی تو انہوں نے مجھے فرمایا۔

یہ کلمہ کتنا عمدہ ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) ''جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس پر عمل کرو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّوَاهِيَ سَبِيْلُهَا الْحَتْمُ وَالْاِيْجَابُ اِلَّا اَنْ تَقُوْمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى نَدْبِيَّتِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اُمور سے منع کیا ہے، تو یہ حکم حتمی اور واجب ہے البتہ اگر اس کے مستحب ہونے پر دلیل قائم ہو جائے، تو حکم مختلف ہے

19- إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين ما عدا إبراهيم بن بشار الرمادي. والطريق الثاني حسن. وأخرجه مسلم 1337 4/1831 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، عن ابن أبي عمر، والبغوي 1/199 من طريق الشافعي، كلاهما عن سفيان بن عيينة، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/258 عن يزيد، عن محمد، عن أبي الزناد، به. وأخرجه الشافعي 1/15، وأحمد 2/247 عن سفيان بن عيينة، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/248 و517، من طريقين عن ابن عجلان، به. وأخرجه مسلم 1337 في الحج: باب فرض الحج في العمر مرة، وأحمد 2/447 448و 457 و467 و508، والنسائي 5/110-111، والدارقطني 2/181، وابن خزيمة 2508، والبيهقي 4/326 من طريق محمد بن زياد، عن أبي هريرة وأخرجه مسلم 1337، وابن ماجة 1 و 2، وأحمد 2/495، والترمذي 2679 من طريق الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20372 عن معمر، عن الزهري عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/482، من طريق هلال بن علي، عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده برقم 19 من طريق مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وبرقم 20 و 21 من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. ويرد تخريج كل طريق في موضعه.

19 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعيل البخاري حدثنا 1 إسماعيل ابن اَبِىْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أنبيائهم فإذا نهيتكم عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ . (2:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے' تو جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں' تو جہاں تک تمہارے لئے ممکن ہو' تم اس پر عمل کرو''۔

20 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِى السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ما نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِالْاَمْرِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ . (2:3)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں جس چیز سے منع کردوں' تم اس سے اجتناب کرو اور میں تمہیں جس بات کا حکم دوں جہاں تک تم سے ہو سکے تم اس پر عمل کرو''۔

21 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حدثنا بْنُ اَبِى السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ. عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالشَّيْءِ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ . (2:25)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جس چیز کے بارے میں میں تمہیں چھوڑ دوں تم بھی مجھے ویسے ہی رہنے دو' کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے (غیر ضروری) سوالات کرنے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے۔

جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کردوں' تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں' تو جہاں تک تم سے ہو

21- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهذا الحديث عند البخاري برقم 7288 في: الاعتصام: باب الاقتداء بسنن النبي صلى الله عليه وآله وسلم، وتقدم ذكر طرقه فيما قبله . 20- وهو في مصنف عبد الرزاق 20374 ومن طريقه أخرجه أحمد 2 / 313، 314، ومسلم 1337 131 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم، وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، والبغوي في شرح السنة برقمي 98 و 99 . وتقدم برقم 18 من طريق ابن عيينة.

سکے تم اس پر عمل کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ اَرَادَ بِهٖ مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں''

اس سے مراد دینی اُمور ہیں' دنیاوی اُمور مراد نہیں ہیں

22 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ. عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اَصْوَاتًا فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا النَّخْلُ يَاْبِرُوْنَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ يَفْعَلُوْا لَصَلُحَ ذٰلِكَ فَاَمْسَكُوْا فَلَمْ يَاْبِرُوْا عَامَّتَهُ فَصَارَ شِيْصًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنُكُمْ وَاِذَا كَانَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَاِلَيَّ. (2:25)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ آوازیں سنیں۔ آپ نے دریافت کیا: یہ کس بات کی آوازیں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: لوگ کھجوروں کی پیوند کاری کر رہے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ ایسا نہ کریں' تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

(راوی کہتے ہیں) تو وہ لوگ اس عمل سے باز آ گئے۔ انہوں نے اس سال پیوند کاری نہیں کی تو پیداوار ٹھیک نہیں ہوئی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا کوئی دنیاوی معاملہ ہو' تو اسے تم خود سنبھالو اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو' تو وہ میری طرف آئے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ اَرَادَ بِهٖ مَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الدِّيْنِ لَا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''تمہیں میں جس چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل پیرا ہو جاؤ''

اس سے مراد یہ ہے' میں تمہیں دینی معاملات میں جن چیزوں کا حکم دوں' یہاں دنیاوی معاملات مراد نہیں ہیں

22- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 6/123، ومسلم 2363 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأي، وابن ماجه 2471 في الرهون: باب تلقيح النخل، كلهم من طريق حماد بن سلمة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/152 عن عبد الصمد وفي الباب عن رافع بن خديج في الحديث الذي بعده. وعن طلحة بن عبيد الله عند مسلم 2361، وابن ماجة 2470.

23 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ (متن حدیث): قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُونَ النَّخلَ يَقُولُ يُلَقِّحُونَ قَالَ: فَقَالَ: مَا تَصْنَعُونَ؟ فَقَالُوا: شَيْئًا كَانُوا يَصْنَعُونَهُ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهَا فَنَفَضَتْ اَوْ نَقَصَتْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دُنْيَاكُمْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. (3:68)

قَالَ عِكْرِمَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ. اَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعٍ اسْمُهٗ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَهُ الشَّيْخُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ کھجوروں کی پیوند کاری کیا کرتے تھے۔ لوگ اسے پیوند کاری کا نام دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ایک ایسا طریقہ ہے' جو وہ لوگ پہلے استعمال کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو' تو یہ زیادہ بہتر ہے' تو لوگوں نے اسے ترک کر دیا' تو پیداوار کم ہو گئی۔ لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک انسان ہوں' جب میں تمہارے سامنے کسی دینی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو تم اسے اختیار کرلو اور جب میں تمہارے سامنے کسی دنیاوی معاملے کے بارے میں کوئی چیز بیان کروں' تو میں ایک انسان ہوں''۔

عکرمہ کہتے ہیں: یہ یا اس کی مانند الفاظ ہیں۔

ابونجاشی (نامی راوی) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور اس کا نام عطاء بن صہیب ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْاِيمَانِ عَمَّنْ لَمْ يَخْضَعْ لِسُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اعْتَرَضَ عَلَيْهَا بِالْمُقَايَسَاتِ الْمَقْلُوبَةِ وَالْمُخْتَرَعَاتِ الدَّاحِضَةِ

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سامنے سر نہیں جھکاتا' اس کے مقابلے میں غلط سلط قیاس پیش کرتا ہے یا باطل اختراعات پیش کرتا ہے

23– إسناده حسن من أجل عكرمة بن عمار، ورجاله رجال مسلم. أبو النجاشي: هو عطاء بن صهيب. وأخرجه مسلم 2362 في الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الرأي، عن عبد الله بن الرومي اليمامي، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا عن عباس بن عبد العظيم العنبري وأحمد بن جعفر المعْقِري، عن النضر بن محمد به. وتقدم قبله من حديث عائشة وأنس.

اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

24 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بن سعد عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث):اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ: فَوَاللّٰهِ لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) الآية . (5:36)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ سے آنے والی پانی کی نالی کے بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا ہوگیا جس کے ذریعے کھجوروں کے باغوں کو سیراب کیا جاتا تھا۔

اس انصاری نے کہا: آپ پانی کو چھوڑ دیجئے تاکہ وہ گزر جائے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ بات تسلیم نہیں کی (یہ مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! (تم اپنے باغ کو سیراب کرلو) پھر اپنے پڑوسی کے لئے (پانی کو) چھوڑ دو تو وہ انصاری غصے میں آ گیا اور بولا: یارسول اللہ! (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم اپنے (باغ کو) سیراب کرو اور پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے''۔

24- إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأخرجه أبو داوُد 2637 في الأقضية: باب أبواب من القضاء ، عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن الليث بهذا الإسناد: أحمد 4/4-5، والبخاري 2359 و 2360 في المساقاة: باب سكر الأنهار، ومسلم 2357 في الفضائل: باب وجوب اتباعه صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذي 1363 في الأحكام: باب ما جاء في الرجلين يكون أحدهما أسفل من الآخر في الماء ، والنسائي 8/245 في القضاة: باب إشارة الحاكم بالرفق، وابن ماجة 15 في المقدمة: باب تعظيم حديث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم و 2480 في الرهون: باب الشرب من الأودية ومقدار حبس الماء ، والبيهقي 6/153 و10/106، والطبري في تفسيره 9912 وابن الجارود في المنتقى 1021 . وصححه الحاكم 3/364 من طريق محمد بن عبد الله بن مسلم الزهري، عن عمه الزهري، به. وأخرجه من طرق عن الزهري، عن عروة بن الزبير عن الزبير أحمد 1/165، والبخاري 2361 في المساقاة: باب شرب الأعلى قبل الأسفل، و 2362 باب شرب الأعلى إلى الكعبين، و 2708 في الصلح: باب إذا أشار الإمام بالصلح فأبى حكم عليه بالحكم البين، و 4585 في التفسير: باب (فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُوْنَ) والطبري في تفسيره 9913 ، والبيهقي 6/153-154 و10/106، والبغوي 2194 ، وقد صح سماع عروة من أبيه، كما في تاريخ البخاري 7/31، وفي حديثه في مسند أحمد برقم 1418 تصريح بسماعه من أبيه، وسنده قوي.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی:

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک آپس کے اختلافی معاملات کے بارے میں تمہیں ثالث تسلیم نہ کریں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى السُّنَنِ بِالتَّاْوِيْلَاتِ الْمُضْمَحِلَّةِ وَلَمْ يَنْقَدْ لِقَبُوْلِهَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو شخص سنت کے مقابلے میں مضمحل تاویلات پیش کرتا ہے' اور سنتوں کو قبول کرنے کے لئے سر نہیں جھکاتا' وہ بدعتی ہے

25 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

(متن حدیث): قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبٍ فِيْ اَدَمٍ فَقَسَّمَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ فَقَالَ اُنَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَلَا تَاْمَنُوْنِيْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَاْتِيْنِيْ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَقَامَ اِلَيْهِ نَاتِئُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْوَجْهِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لَسْتُ بِاَحَقِّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ اَتَّقِيَ اللّٰهَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

25- إسناده صحيح على شرط الشيخين: أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، وجرير: هو ابن عبد الحميد، وأخرجه مسلم 1064 145 في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، من طريق عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/4-5، ومسلم 1064 146 من طريق محمد بن فضيل، عن عمارة بن القعقاع بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 4351 في المغازى: باب بعث على بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضى الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ومسلم 1064 144 من طريق عبد الواحد، عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه البخارى 3344 فى الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ) ، و 4667 فى التفسير: باب (وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ) ، و 7432 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ اِلَيْهِ) ، وأحمد 3/68 و73، وعبد الرزاق فى المصنف 18676 ، وأبو داوٗد 4764 في السنة: باب الخوارج، والنسائى 7/118، فى تحريم الدم: باب من شهر سيفه ثم وضعه فى الناس، من طريق سفيان الثورى، عن أبيه سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعْم، عن أبى سعيد. وأخرجه مسلم 1064 143 من طريق أبى الأحوص، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعْم، به. وأخرجه الطيالسى 2234 ، والنسائى 5/87 فى الزكاة: باب المؤلفة قلوبهم، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/426 من طرق، عن سعيد بن مسروق، عن عبد الرحمٰن بن أبى نُعْم، به. وأخرجه البخارى 3610 و 6933 ، ومسلم 1064 148 ، من طريق الزهرى، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد. وأخرجه البخاري أيضًا 5058 ، ومسلم 1064 147 من طريقين يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة، عن أبى سعيد . وأخرجه البخارى أيضًا 6163 ، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/427 من طريق الأوزاعى، عن الزهرى، عن أبى سلمة والضحاك، عن أبى سعيد. وفى الباب عن جابر عند أحمد 3/354، 355، وعن أبى برزة عنده أيضًا 4/421، وعن أبى بكرة 5/42.

اللّٰـهِ اَلا اَضْـرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ: لَا اِنَّهُ لَعَلَّهُ يُصَلِّي قَالَ: اِنَّهُ رُبَّ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ: اِنِّي لَمْ اُومَرْ اَنْ اَشُقَّ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُونَهُمْ فَنَظَرَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُقَفٍّي فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ عُمَارَةُ فَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ. (3:10)

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے میں کچھ سونا بھیجا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا زید خیل، اقرع بن حابس، عینیہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ کے درمیان تقسیم کر دیا۔

مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے یہ کہا: ہم اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گزری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟ حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں' جو آسمان میں ہے' میرے پاس آسمان میں موجود ذات کی خبریں صبح وشام آتی ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو چھوٹی آنکھوں اور ابھرے ہوئے گالوں' تنگ پیشانی' گھنی داڑھی' منڈے ہوئے سر اور اوپر کئے ہوئے تہبند والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ اس بات کا حق دار نہیں ہوں کہ میں اللہ سے ڈروں؟ پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا' تو اللہ کی تلوار حضرت خالد رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! ہوسکتا ہے' وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی گئی: نمازی ایسے ہیں' جو زبان کے ذریعے وہ بات کہتے ہیں' جو ان کے دل میں نہیں ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کے دیکھوں' یا ان کے پیٹ چیر کے دیکھوں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف دیکھا وہ اس وقت واپس جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب اس کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی' اور وہ لوگ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے' جس طرح تیر نشانے کے پار ہو جاتا ہے''۔

عمارہ نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: ''اگر میں نے ان لوگوں کا زمانہ پالیا' تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا' جس طرح قوم ثمود کو قتل کیا گیا تھا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّحَدِّثَ الْمَرْءُ فِي اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی مسلمانوں کے معاملے میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے' جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول نے نہ دی ہو

26 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ.

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَوْصٰى بِوَصَايَا اَبَرَهَا فِيْ مَالِهٖ فَذَهَبْتُ اِلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَسْتَشِيْرُهٗ فَقَالَ الْقَاسِمُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (2:86)

ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے وصیت کرتے ہوئے اپنے مال کے بارے میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا' تو میں قاسم بن محمد کے پاس گیا تاکہ میں ان سے اس بارے میں مشورہ لوں' تو قاسم نے بتایا: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے گا' جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ حُكْمًا لَيْسَ مَرْجِعُهٗ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص بھی اللہ کے دین کے معاملے میں کوئی ایسا نیا حکم پیدا کرے گا' جس کا ماخذ کتاب وسنت نہ ہوں' تو وہ معاملہ مردود ہوگا' قبول نہیں کیا جائے گا

27 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. (3:43)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص ہمارے اس معاملے (یعنی

---

26 - وأخرجه أحمد 6/73، ومسلم في صحيحه 1718 18 ، والبخاري في خلق أفعال العباد ص 43، وأبو عوانة 4/18، 19، من طريق عبد الله بن جعفر الزهري، أخرجه الطيالسي 1422 ، ومن طريقه أبو عوانة 4/17، عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/240 و270، والبخاري 2697 في الصلح: باب إذا اصطلحوا على صلح جور، فالصلح مردود، ومسلم 1718 17 في الأقضية: باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، وأبو داوُد 4606 في السنة: باب في لزوم السنة، وابن ماجة 14 في المقدمة باب تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على من والتغليظ على من عارضه، والدارقطني 4/224 و225 و227، والبيهقي في السنن 10/119، والقضاعي في مسند الشهاب 359 و 360 و 361 ، وأبو عوانة 4/18، والبغوي في شرح السنة 103 من طرق عن إبراهيم بن سعد بهذا الإسناد.

27- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في مسند أبي يعلى 4594. وأخرجه مسلم 1718 17 ، وأبو داوُد 4606 عن محمد بن الصباح، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه في الرواية التي قبله.

دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کرے، جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو، تو وہ چیز مردود ہوگی"۔

فَصْلٌ ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ نَسَبَ الشَّيْءَ اِلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ بِصِحَّتِهِ

جو شخص مصطفیٰ کریم ﷺ کی طرف کوئی چیز منسوب کرے اور اسے اس کی نسبت صحیح ہونے کا علم نہ ہو تو اس کے لئے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

28 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ . عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (**2:109**)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

---

28 - إسناده حسن، وأخرجه ابن ماجة 34 في المقدمة: باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/410 و469 و519، والنسائي: في العلم كما في تحفة الأشراف 9/436 من طريقين عن شعبة، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وأخرجه البخاري 110 في العلم: باب إثم من كذب على النبي، و 6297 في الأدب: باب من سمى بأسماء الأنبياء ومسلم 3 في المقدمة: باب تغليظ الكذب على رسول الله . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/762، وأحمد 2/321 و365، والطحاوي في المشكل 1/170 و171 من طريق بكر بن عمرو . ففي الباب عن أنس بن مالك سيرد برقم 31 . وعن الزبير بن العوام عند أحمد 1/165 و167، وابن ماجة 36 في المقدمة، وأبي داوٗد 3651 في العلم: باب التشديد في الكذب على رسول الله، والبخاري 607 ، وابن أبي شيبة 8/760، والقضاعي 549 ، والطحاوي في المشكل 1/211. وعن المغيرة عند البخاري 1291 في الجنائز، ومسلم 4 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/764، والطحاوي 1/226، والبيهقي في السنن 4/72. وعن عبد الله بن عمرو عند البخاري 3461 في الأنبياء ، والترمذي 2671 في العلم وأحمد 2/171 و202 و214، والبيهقي في السنن 10/222. وعن عبد الله بن مسعود عند الترمذي 2661 في العلم، وابن ماجة 30 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/759، والطحاوي في 1/213، والقضاعي 547 و 560 و 561 . وعن أبي سعيد الخدري عند أحمد 3/36 و44 و46 و56، ومسلم 3004 في الزهد، وابن ماجة 37 في المقدمة، وعبد الرزاق 20493 ، وابن أبي شيبة 8/762، والطحاوي 220 . وعن جابر عند أحمد 3/303، وابن ماجة 33 في المقدمة، والدارمي 1/76 وعن علي عند البخاري 106 ، ومسلم 1 ، والترمذي 2660 ، والبغوي 114 ، والطيالسي 107 والطحاوي 209 ، وابن ماجة 31 في المقدمة . وعن أبي قتادة عند ابن ماجة 35 في المقدمة، وابن أبي شيبة 8/761، والطحاوي 225 ، والحاكم 1/112. وعن ابن عباس عند الدارمي 1/76، وأحمد 1/233، وابن أبي شيبة 8/763، والطحاوي 214 ، والقضاعي 554 ، والطبراني في الكبير 12393 و 12394 . وعن قيس بن سعد بن عبادة عند أحمد 3/422. وعن سلمة بن الأكوع عند أحمد 4/47 وعن عقبة بن عامر عند أحمد 4/156 و202، والبيهقي في السنن 3/276. وعن زيد بن أرقم عند أحمد 4/367، وابن أبي شيبة 8/764، والبزار 217 ، والطحاوي 222 . وعن خالد بن عرفطة عند أحمد 5/292، وابن أبي شيبة 8/760، والبزار 213 ، والطحاوي 228 . وعن رجل من الصحابة عند أحمد 4/412.

''جو شخص میری طرف منسوب کرکے ایسی بات بیان کرے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْمَانَا اِلَيْهِ فِى الْبَابِ الْمُتَقَدِّمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے، جس کی طرف ہم نے گزشتہ باب میں اشارہ کیا ہے

29 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السِّخْتِيَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى . عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَدَّثَ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ . (2:109)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی بات بیان کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ یہ بات جھوٹ ہے تو وہ شخص بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذهبنا إليه

دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے موقف کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

30 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ ہر سنی ہوئی بات کو (آگے) بیان کردے۔

29- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم فى المقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين، وابن ماجة 39 فى المقدمة: باب من حدث عن رسول الله حديثًا وهو يرى أنه كذب . وأخرجه الطيالسى 1/38، وأحمد 5/14، ومسلم، وابن ماجه 39 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/175 من طرق عن شعبة بهذا الإسناد.

30- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 5 فى مقدمة صحيحه عن على بن حفص ومعاذ العنبرى، وعبد الرحمٰن بن مهدى، وأبو داؤد 4992 عن على بن حفص، وابن أبى شيبة 8/595 عن أبى أسامة، والحاكم 1/112 عن على بن جعفر المدائنى وقد أرسله حفص بن عمر و أخرجه أبو داؤد 4992 ، والحاكم 1/112، والقضاعى 1416 ولا يضر إرسالهم، فإن الوصل زيادة وهى من الثقات مقبولة. وله شاهد من حديث أبى أمامة عند الحاكم 2/2120 وسنده حسن فى الشواهد.

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ النَّارِ لِمُتَعَمِّدِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ

31 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . (2:109)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ عَلَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے

32 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ ثَلَاثًا اَنْ يَّفْرِيَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ وَلَمْ يَرَ شَيْئًا فِي الْمَنَامِ اَوْ يَتَقَوَّلَ الرَّجُلُ عَلٰى وَالِدَيْهِ فَيُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يَقُوْلُ سَمِعَ مِنِّيْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنِّيْ . (2:109)

✿✿ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

31- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/223 عن إسحاق، وأخرجه ابن ماجة 32 في المقدمة، عن محمد بن رمح المصرى، كلاهما عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/763، وأحمد 3/116 و166 و176، وابنه في الزوائد 3/278، والدارمي 1/77 من طرق عن سليمان التيمي، عن أنس .وأخرجه أحمد 3/203و209، وابنه 3/278، والدارمي 1/77، من طرق عن حماد بن أبي سليمان عن أنس .وأخرجه أحمد 3/98، وأخرجه مسلم 2 في المقدمة من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.ومن طرق أخرى عن أنس أخرجه ابن أبي شيبة /8 759، وأحمد 3/113 و172 و209و280، وابنه في زوائده على المسند 3/278 و279، والدارمي 1/76 و77. وتقدم برقم 28 من حديث أبي هريرة، وأوردت في تخريجه هناك من رواه من الصحابة.

32- إسناده قوى، رجاله رجال الصحيح، إلا أن في معاوية بن صالح، وقد جاء الحديث عن غيره . وأخرجه أحمد 3/490 و491، والطبراني في الكبير /22 164 ، من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 4/398، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/106، والبخاري 3509 في المناقب، الطبراني في الكبير /22 171-181 من طرق عن حريز بن عثمان، عن عبد الواحد بن عبد الله النصري، عن واثلة بن الأسقع . وأخرجه أحمد 4/107 من طريق سعيد بن أيوب عن محمد بن عجلان، عن النضر بن عبد الرحمٰن بن عبد الله، عن واثلة. وأخرجه الشافعي في الرسالة 1090 من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي.

AlHidayah - الهداية

''بے شک سب سے بڑا جھوٹ (یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر فرمایا:) یہ ہے' آدمی اپنی ذات کے بارے میں جھوٹ بولے۔ وہ یہ کہے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے' حالانکہ اس نے خواب میں سے کچھ نہ دیکھا ہو' یا پھر آدمی اپنے والدین کے بارے میں جھوٹی بات بیان کرے' تاکہ اسے اس کے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے' یا پھر وہ شخص یہ کہے کہ اس نے مجھ سے یہ بات (یعنی حدیث) سنی ہے' حالانکہ اس نے مجھ سے وہ بات نہ سنی ہو''۔

2- كِتَابُ الْوَحْيِ

(کتاب: وحی کے بارے میں روایات)

بَيَانُ كَيفَ بَدْءُ الْوَحْيِ

وحی کا آغاز کیسے ہوا؟

33 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بن اَبِى السَّرِيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيّ اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

(متن حدیث): أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ يَرَاهَا فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ لَهُ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَاْتِىْ حراء فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعِدَّةِ وَيَتَزَوَّدُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ: اقْرَاْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِىءٍ قَالَ: فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ لِىْ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِىءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِى الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: اقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِىءٍ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِى الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ) حَتّٰى بَلَغَ (مَا لَمْ يَعْلَمْ) قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُوْنِىْ زَمِّلُوْنِىْ فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ: يَا خَدِيجَةُ مَا لِىْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُهُ عَلَيَّ فَقَالَتْ: كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَكَانَ اَخَا اَبِيهَا وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: اَىْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ اَخِىْ مَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِىْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِىْ اَكُوْنُ فِيهَا جَذَعًا اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ: نَعَمْ لَمْ يَاْتِ أحد قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِىَ وَاُوْذِىَ وَاِنْ يُدْرِكْنِىْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيمَا بَلَغَنَا)

حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مرارا لكي يتردى من رؤوس شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ كَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهَا تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ الْجَبَلِ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. (3:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وحی کے آغاز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائی دینے لگے جو آپ نیند کی حالت میں دیکھتے تھے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے تھے وہ صبح کے نمودار ہونے کی مانند پورا ہو جاتا تھا' پھر آپ کی طبیعت خلوت کی طرف مائل کر دی گئی۔ آپ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے اور وہاں ''تحنث'' کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی آپ وہاں متعدد راتوں تک عبادت کرتے رہتے تھے۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے' پھر واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے۔ وہ اسی کی مانند مزید زادِ راہ تیار کر دیتی تھیں۔ یہاں تک کہ اچانک ایک دن حق آپ کے پاس آ گیا۔ آپ اس وقت غارِ حرا میں موجود تھے۔ وہاں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور بولا: آپ پڑھئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: میں نہیں پڑھوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس نے مجھے پکڑ لیا۔ اس نے مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا' پھر اس نے مجھ سے کہا: آپ پڑھئے۔ میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے پھر مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا: آپ پڑھیے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ پھر اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے تیسری مرتبہ بھینچ لیا۔ یہاں تک کہ مجھے دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور بولا:

''آپ اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھئے' جس نے پیدا کیا ہے۔''

یہ آیات یہاں تک ہیں:

''جو وہ نہیں جانتا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے' تو آپ کے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو! انہوں نے آپ کو اوڑھنے کے لئے کوئی چیز دے دی۔ یہاں تک کہ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوگئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

33- حديث صحيح . ابن أبي السَّرى قد توبع عليه، وباقي السند على شرطهما، وهو في مصنف عبد الرزاق 9719 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 6/232-233، والبخارى 4956 فى التفسير، و 6982 فى التعبير، ومسلم 160 253 فى الإيمان: باب بدء الوحى برسول الله، وأبو عوانة في مسنده 1/113، والبيهقي في دلائل النبوة 2/135-136، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/275-277، والآجرى فى الشريعة ص439-.440 . وأخرجه الطيالسى 1467 ، والبخارى 3 فى بدء الوحى، و 3392 فى حديث الأنبياء ، و 4953 و 4957 فى التفسير، و 6982 فى التعبير، ومسلم 160 254 ، والطبرى فى تفسيره 30/16 و162، وأبو عوانة 1/110 و113، والبغوى فى شرح السنة 3735 من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد.

''اے خدیجہ! میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ پھر آپ نے انہیں پوری بات بتائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہے' تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ کے لئے خوشخبری ہے' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' بوجھ اٹھاتے ہیں' مہمان نوازی کرتے ہیں' حق کے کاموں میں مدد کرتے ہیں''۔

پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں' جو ان کے چچا تھے' یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور عربی میں تحریر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے انجیل کا کچھ حصہ عربی میں نوٹ کیا ہوا تھا۔ یہ ایک بڑی عمر کے صاحب تھے' جو نابینا ہو چکے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے چچا! آپ اپنے بھتیجے کی بات سنئے' ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات دیکھی تھی اس کے بارے میں انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا: یہ وہ ناموس (فرشتہ) ہے' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔

اے کاش کہ میں اس وقت موجود ہوتا' یا اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکال دیتی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا: جی ہاں۔

آپ جو چیز لے کر آئے ہیں' اس طرح کی چیز جو بھی (نبی) لے کر آیا' تو اس سے دشمنی کی گئی اور اسے اذیت پہنچائی گئی۔

اگر مجھے وہ دن دیکھنے کو ملا' تو میں (اس موقعہ پر) آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔

(راوی کہتے ہیں) اس کے کچھ عرصے کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

پھر وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے۔ آپ کی یہ کیفیت اتنی شدید ہوئی کہ آپ کئی مرتبہ پہاڑ سے چھلانگ لگانے کے ارادے سے تشریف لے گئے۔

جب بھی آپ پہاڑ کی چوٹی سے خود کو نیچے گرانے کا ارادہ کرتے' تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آجاتے اور آپ سے یہ کہتے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی بے چینی کو سکون آجاتا اور آپ کی جان کو قرار آجاتا۔

اور آپ واپس تشریف لے آتے' جب وحی کے انقطاع کا سلسلہ طویل ہو گیا' تو ایک مرتبہ آپ اسی کی مانند تشریف لے گئے۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ کے سامنے اسی کی مانند بات کہی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ يُضَادُّ خَبَرَ عَائِشَةَ الَّذِى تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ بات اس روایت کے برخلاف ہے' جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

34 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَىُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) قُلْتُ: اِنِّى نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُورَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ) قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَىُّ الْقُرْآنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ قَالَ: (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّى نُبِّئْتُ اَنَّ اَوَّلَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ جَابِرٌ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ فِى حِرَاءَ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِى نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِى فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِى وَخَلْفِى وَعَنْ يَمِينِى وَعَنْ شِمَالِى فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَوْقِى فَاِذَا اَنَا بِهِ قَاعِدٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَانْطَلَقْتُ اِلَى خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِى دَثِّرُونِى وَصُبُّوا عَلَىَّ مَاءً بَارِدًا فَاُنْزِلَتْ عَلَىَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ) . (3:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ فِى خَبَرِ جَابِرٍ هٰذَا: اِنَّ اَوَّلَ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) وَفِى خَبَرِ عَائِشَةَ: (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَلَيْسَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْزَلَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَهُوَ فِى الْغَارِ بِحِرَاءَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى بَيْتِهِ دَثَّرَتْهُ خَدِيجَةُ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ فِى بَيْتِ خَدِيجَةَ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ) مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ اَوْ تَضَادٌ.

✿✿ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''یا ایہا المدثر'' میں نے کہا: مجھے تو پتہ چلا ہے' سب سے پہلے قرآن میں سے یہ سورت نازل ہوئی تھی:

''تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے پڑھو' جس نے پیدا کیا ہے۔''

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ''یا ایہا المدثر''

میں نے ان سے کہا: مجھے تو یہ پتہ چلا ہے' سب سے پہلے قرآن میں سے یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''تم اپنے پروردگار کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' یہ پڑھو''

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں وہی بات بتاؤں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

34- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مسند أبى يعلى 1949 . وأخرجه من طرق عن يحيى بن أبى كثير بهذا الإسناد أحمد 3/306و392، ومسلم 161 257 و 258 فى الإيمان، والواحدى فى أسباب النزول ص 295، والطبرى فى تفسيره 29/90، والبخارى 4923 و 4924 فى التفسير، وأبو عوانة فى مسنده 1/113 و 114و115، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/155-.156 وأخرجه من طرق عن الوهرى، عن أبى سلمة، عن جابر: البخارى 4 فى بدء الوحى، و03238 فى بدء الخلق، و 4925 و 4926 و 4954 فى التفسير، و 6214 فى الأدب، ومسلم 161 255 و 256 فى الإيمان، والطبرى فى تفسيره 29/9 والترمذى 3325 ، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/138 و.156 وأبو نعيم فى دلائل النبوة 1/278، وانظر ما بعده.

''میں نے غارِ حرا میں اعتکاف کیا ہوا تھا' جب میرا یہ اعتکاف مکمل ہوا' تو میں نماز سے نیچے اترا' اور وادی کے نشیبی حصے میں آ گیا' تو مجھے پکار کر بلایا گیا' میں نے اپنے سامنے' اپنے پیچھے' اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی''۔

پھر مجھے پکارا گیا' میں نے اپنے اوپر دیکھا' تو میرے سامنے فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا' تو میں اس سے گھبرا گیا اور میں خدیجہ کے پاس آ گیا۔ میں نے کہا: تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھے اوڑھنے کے لئے کچھ دو' تم مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔

پھر مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ قرآن میں سب سے پہلے یا ایھا المدثر نازل ہوئی جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ مذکور ہے۔ اقرأ باسم ربك . سب سے پہلے نازل ہوئی۔ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اقرأ باسم ربك اس وقت نازل کی جب آپ غارِ حرا میں تھے۔ پھر آپ واپس گھر تشریف لے آئے اور سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو چادر اوڑھنے کے لئے دی اور آپ پر ٹھنڈا پانی ڈالا' تو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا ایھا المدثر نازل ہوگئی' تو ان دو روایات کے درمیان کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِىْ جَاوَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلَيْهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے نزول کے وقت غارِ حرا میں جتنا عرصہ مقیم رہے تھے' اس کی مقدار کا تذکرہ

35-(سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ: اَيُّ الْقُرْآنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ؟ قَالَ: يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ: اَوْ اِقْرَأْ؟ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اَوْ اِقْرَأْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَاَمَرْتُهُمْ فَدَثَّرُوْنِيْ ثُمَّ صَبُّوْا عَلَيَّ الْمَاءَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ (يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) . (1:3)

35- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه مسلم 161 257 في الإيمان، عن زهير حرب، وأبو عوانة 1/115،

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: قرآن کا کون سا حصہ پہلے نازل ہوا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''یا یھا المدثر''

میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوا تھا) یا اقراء (پہلے نازل ہوا تھا)

تو ابوسلمہ نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: (یا ایھا المدثر) پہلے نازل ہوئی تھی' تو میں نے کہا: (یہ پہلے نازل ہوئی تھی) یا اقراء (پہلے نازئی ہوئی تھی)

توانہوں نے کہا: میں تم لوگوں کو وہ بات بیان کروں گا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

''میں نے غارِ حرا میں ایک مہینے تک اعتکاف کیا' جب میں نے اپنا یہ اعتکاف مکمل کر لیا' تو میں پہاڑ سے نیچے آیا۔ میں وادی کے نشیبی حصے میں پہنچا' تو مجھے آواز دے کر پکارا گیا۔ میں نے اپنے سامنے' اپنے پیچھے' اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف دیکھا' لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا' پھر مجھے پکارا گیا۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا' تو وہ (ایک فرشتہ) خلا میں ایک تخت پر تھا۔ اس کی وجہ سے مجھ پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی۔

میں خدیجہ کے پاس آیا اور میری ہدایت پر انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لئے چادر دی اور پھر مجھ پر پانی بہایا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل کی۔

''اے چادر اوڑھنے والے! تم اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی کبریائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلٰى صَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی ہے' اس وقت فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ

36 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ عكرمة. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عن قلوبهم قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. فَيَسْتَمِعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ

36- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار، وهو الرمادى من رمادة اليمن، وباقى رجال السند على شرطهما . وأخرجه الحميدى 1151، ومن طريقه البخارى 4800 فى التفسير: باب ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ﴾، وفى خلق أفعال العباد ص 93، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/235،236، وفى الأسماء والصفات ص 200، عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 4701 فى التفسير: باب ﴿اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ﴾، و 7481 فى التوحيد باب ﴿وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ﴾، وأبو داوٗد 3989 فى الحروف والقراءات، والترمذى 3223 فى التفسير: باب ومن سورة سبأ، وابن ماجة 194 فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة فى التوحيد ص 147، وابن منده فى الإيمان 700 من طرق عن سفيان، به.

الشِّهَابُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ قَالَ وَهُمْ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ اَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَوَصَفَ ذٰلِكَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَيَرْمِيْ بِهَا هٰذَا اِلٰى هٰذَا وَهٰذَا اِلٰى هٰذَا حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ الْكَافِرِ وَالسَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ وَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَقَ . (3:1)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے کے بارے میں فیصلہ دیتا ہے' تو فرشتے اس کے فرمان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے اپنے پر یوں مارتے ہیں' جس طرح پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حق ارشاد فرمایا ہے' وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر چوری چھپے سننے والا کوئی (جن) اس بات کو سن لیتا ہے' تو بعض اوقات اس (جن) کے اسے نیچے پہنچانے سے پہلے ہی شہاب ثاقب اس تک پہنچ جاتا ہے' اور بعض اوقات شہاب ثاقب اس تک نہیں پہنچ پاتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سے نیچے والے کو وہ بات بتا دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید راوی) کہتے ہیں: وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

سفیان نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ساتھ یہ کر کے دکھایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے کو یہ بات بتاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے' اور کافر یا جادوگر کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے۔

وہ (شیطان) اس کے ساتھ ایک سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

تو (کبھی ایسا ہوتا ہے' اصل بات) کی تصدیق کر دی جاتی ہے۔ (یا وہ سچ ثابت ہوتی ہے) تو یہ کہا جاتا ہے' کیا فلاں دن اس نے یہ بات نہیں کہی تھی' تو اس نے سچ کہا تھا۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ

وحی کے نزول کے وقت آسمان والوں (یعنی فرشتوں کی کیفیت کا تذکرہ)

37 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ اِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُوْنَ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ جِبْرِيْلُ فَاِذَا جَاءَهُمْ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرِيْلُ مَاذَا قَالَ

37- إسناده صحيح. وأخرجه أبو داؤد 4738 في السنة: باب في القرآن، وابن خزيمة في التوحيد ص 145، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 201، والخطيب في تاريخه 11/392، من طريق علي بن إشكاب، بهذا الإسناد.

رَبُّكَ فَيَقُوْلُ الْحَقَّ فَيُنَادُوْنَ الْحَقُّ الْحَقُّ . (3:1)

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی وحی کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو آسمان پر رہنے والے دوسرے آسمان کے رہنے والوں سے اس بات کو یوں سنتے ہیں' جس طرح گھنٹی کی آواز ہوتی ہے۔ جیسے کسی زنجیر کو پتھر پر مارا جاتا ہے۔ پھر وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں' پھر ان کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آتے ہیں' جب وہ ان کے پاس آتے ہیں' تو ان کے دلوں سے گھبراہٹ کم ہوتی ہے' تو وہ کہتے ہیں: اے جبرائیل علیہ السلام تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' تو وہ فرشتے بھی یہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے' حق فرمایا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ نُزُوْلِ الْوَحْيِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کی کیفیت کا تذکرہ

38 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْيَانًا يَاْتِيْنِىْ فِىْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَىَّ فَيَنْفَصِمُ عَنِّىْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِىَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِىْ فَاَعِىْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِى الْيَوْمِ الشَّاتِى الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَنْفَصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا . (3:1)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حارث بن ہشام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز میں آتی ہے' اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔ جب میری یہ کیفیت ختم ہوتی ہے' تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے' میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں۔

بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے' اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے' تو اس کی کہی ہوئی بات کو میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

38– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/202–203 في القرآن: باب ما جاء في القرآن، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/257، والبخاري 2 في بدء الوحي، وابن سعد في الطبقات 1/198، والترمذي 3638 في المناقب، والنسائي 2/146–147 في الافتتاح، وفي التفسير من الكبرى كما في التحفة 12/194، والبغوي 3737 والبيهقي في الأسماء والصفات ص 204، وفي دلائل النبوة 7/52–53، وأبو نعيم في دلائل النبوة 1/279. وأخرجه الحميدي 256، وأحمد 6/158، والبخاري 3215 في بدء الخلق، ومسلم 2333 في الفضائل: باب عرق النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طرق عن هشام بن عروة به.

AlHidayah - الهداية

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے ایک مرتبہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

ذِكْرُ اسْتِعْجَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَلَقُّفِ الْوَحْيِ عِنْدَ نُزُولِهٖ عَلَيْهِ

وحی کے نزول کے وقت نبی اکرم ﷺ کا وحی کو محفوظ کرنے کے لئے جلدی کرنے کا تذکرہ

39 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(متنِ حدیث): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ: (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ) قَالَ: جَمْعُهٗ فِىْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهٗ (فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ (ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ اَقْرَاَهٗ . (3:1)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تاکہ تم اسے جلدی حاصل کرلو۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وحی کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ان ہونٹوں کو حرکت دے کر دکھاتا ہوں جس طرح نبی اکرم ﷺ حرکت دیتے

39- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 7524 فى التوحيد: باب (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) . ومسلم 448 فى الصلاة: باب الاستماع للقراءة، والنسائى 2/149 فى الافتتاح: باب جامع ما جاء فى القرآن، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 198، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 2628 عن أبى عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/343، عن عبد الرحمٰن بن مهدى، والبخارى 5 فى بدء الوحى عن موسى بن إسماعيل، وابن سعد 1/198 عن عفان بن مسلم، ثلاثتهم عن أبى عوانة، به. وأخرجه الحميدى 527 ، ومن طريقه البخارى 4927 فى التفسير: باب (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ) القيامة: 16 عن سفيان بن عيينة، عن موسى بن أبى عائشة، به. وأخرجه الترمذى 3329 فى التفسير: باب ومن سورة القيامة، عن ابن أبى عمر، عن ابن عيينة، عن موسى، به .وأخرجه ابن سعد 1/198، عن عبيد بن حميد التيمى، والبخارى 4928 فى التفسير، من طريق إسرائيل، و 4929 فى تفسير سورة القيامة، و 5044 فى الفضائل: باب الترتيل فى القرآن، ومسلم 448 من طريق جرير، ثلاثتهم عن موسى، به .وأخرجه الطبرانى 12297 من طريق قيس بن الربيع، عن موسى بن أبى عائشة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، به. وزاد السيوطى فى الدر المنثور 6/289 نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر وابن أبى حاتم، وابن الأنبارى، وابن مردويه، وأبى نعيم.

تھے‘ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”تم اس کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دو‘ تاکہ تم اس کو جلدی حاصل کرلو‘ بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے جمع کرنے سے مراد ”تمہارے سینے میں اسے جمع کرنا ہے“۔

پھر تم اس آیت کو تلاوت کرو۔

”ہم اسے پڑھتے ہیں: تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔

”پھر اس کا بیان ہمارے ذمے ہے۔“

اس سے مراد یہ ہے‘ پھر تمہارا تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر جب جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے غور سے سنتے تھے‘ جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تھے‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو اسی طرح تلاوت کرلیتے تھے۔ جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے سامنے اسے پڑھا ہوتا تھا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَمْ يُنْزِلْ اٰيَةً وَاحِدَةً اِلَّا بِكَمَالِهَا

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے‘ اللہ تعالیٰ نے ہر آیت مکمل طور پر ایک ہی مرتبہ نازل کی

40 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ.

40- إسناده صحيح، محمد بن عثمان العجلى: ثقة من رجال البخارى، وباقى السند على شرطهما‘وأخرجه البخارى 4594 فى التفسير: باب، عن محمد بن يوسف، عن إسرائيل، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/290 و299، والطبرى 5/228، عن وكيع، عن سفيان، عن أبى إسحاق، به.وأخرجه أحمد 4/301، من طريق زهير، والنسائى 6/10 فى الجهاد، والطبرى 5/228 من طريق أبى بكر بن عياش، كلاهما عن أبى إسحاق، به، وسيرد بعده 41 من طريق سليمان التيمى، عن أبى إسحاق، به . و 42 من طريق شعبة، عن أبى إسحاق به، ويخرج كل طريق فى موضعه.وأخرجه البخارى 2832 و 4592 ، وأحمد 5/184، والترمذى 3033 ، والنسائى 6/9،10، وابن الجارود 1034 ، والطبرانى 4814 و 4815 و 4816 ، والبغوى 3739 ، والبيهقى 9/23 من طريقين، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عن مروان بن الحكم، عن زيد بن ثابت فذكر نحوه.وأخرجه أحمد 5/190-191، وسعيد بن منصور فى سننه 2314 ، وأبو داوُد 2571 ، والطبرانى 4851 و 4852 ، والبيهقى 9/23-24 من طرق عن عبد الرحمٰن بن أبى الزناد، عن أبيه، عن خارجة بن زيد، عن أبيه .وأخرجه أحمد 5/ 184، والطبرانى 4899 من طريقين عن معمر، عن الزهرى، عن قبيصة بن ذؤيب، عن زيد بن ثابت.

(متن حدیث): عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ لِي زَيْدًا وَيَجِيءُ مَعَهُ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَوْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ؟ قَالَ الْبَرَاءُ: فَأُنْزِلَتْ مَكَانَهَا: (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) . (4:24)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس زید کو بلا کر لاؤ' وہ اپنے ساتھ لوح اور دوات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شانے کی ہڈی اور دوات لے کر آئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم یہ لکھو۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت عمرو بن اُم مکتوم جو نابینا ہیں۔ وہ موجود تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں' تو نابینا شخص ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تو اسی جگہ آیت (کے یہ الفاظ) نازل ہوئے۔

''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو۔''

41 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ خبرنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ . فَكَتَبَ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) . (4:24)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کندھے کی ہڈی یا لوح لے کر آؤ' پھر آپ نے یہ آیت املاء کروائی۔

''اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے لوگ برابر نہیں ہیں۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلایا' وہ شانے کی ہڈی لے کر آئے' انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کی' جب حضرت

41- إسناده صحيح على شرطهما. أخرجه الترمذي 1670 في الجهاد: باب ما جاء في الرخصة لأهل العذر في القعود، والنسائي 6/10 في الجهاد، والطبري 5/228 عن نصر بن علي الجهضمي، بهذا الإسناد . وتقدم قبله من طريق إسرائيل، عن أبي إسحاق، به. وسبق تخريجه هناك.

ابن مکتوم نے اپنی معذوری کی شکایت کی تو یہ الفاظ نازل ہوئے: ''جنہیں کوئی ضرر نہ ہو''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ أبا إسحق السَّبِيْعِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ابواسحاق سبیعی نامی راوی نے یہ روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

42 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآية (لا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فِيْهِ فَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ). (4:24)

✿✿ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اہلِ ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں'' تو نبی اکرم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ کندھے (کی ہڈی) لے کر آئے اور انہوں نے اس پر یہ آیت تحریر کردی۔ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ ہو''۔

ذِكْرُ مَا كَانَ يَأْمُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكتبه الْقُرْآنِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ بَعْدَ الْآيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کے نزول کے بعد دوسری آیت کے نازل ہونے پر کاتبینِ وحی کو کیا حکم دیا کرتے تھے؟

43 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِىْ جَمِيلَةَ عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ قَرَنْتُمْ بَيْنَ الْاَنْفَالِ وَبَرَاءَةٍ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْمِئِيْنَ وَالْاَنْفَالُ مِنَ الْمَثَانِىْ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ اِذَا نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ الْآيَةُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ لَهُ: ضَعْهُ فِى السُّوْرَةِ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَاُنْزِلَتِ الْاَنْفَالُ بِالْمَدِيْنَةِ وَبَرَاءَةُ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْآنِ فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخْبِرْنَا اَيْنَ نَضَعُهَا فَوَجَدْتُ قِصَّتَهَا شَبِيْهًا بِقِصَّةِ الْاَنْفَالِ فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ نَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

42- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه البخارى 2831 فى الجهاد، والدارمى 2/ 2/209، والواحدى فى أسباب النزول ص 118 من طريق أبى الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن شعبة: أحمد 4/282 و284 و299و300، والبخارى 4593 فى التفسير، ومسلم 1898 فى الإمارة، والطبرى 10237 والطيالسى 704 ، والبيهقى فى سننه 9/23 وانظر ما قبله.

43- وأخرجه أحمد 1/57و69، والنسائى فى فضائل القرآن 32 ، وأبو داؤد 786 و 787 فى الصلاة: باب من جهر بها، والترمذى 3086 فى التفسير: باب ومن سورة التوبة، وحسّنه، وابن أبى داؤد فى المصاحف ص 31-32، والبيهقى فى سننه 2/42

AlHidayah - الهداية

فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. (3:1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے کس وجہ سے سورہ انفال اور سورہ توبہ کو ایک ساتھ ملا دیا ہے؟ حالانکہ سورہ توبہ دو سو آیات والی سورت ہے اور سورہ انفال مثانی میں سے ہے۔
آپ نے دونوں کو ملا دیا؟ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ کسی لکھنے والے کو بلا لیتے تھے اور پھر آپ ان سے یہ فرماتے تھے تم ان کو اس سورت میں شامل کر دو جس میں فلاں چیز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
تو سورہ انفال بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور سورہ توبہ بھی مدینہ منورہ میں نزول کے اعتبار سے آخری زمانے میں نازل ہوئی۔
جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم انہیں کہاں رکھیں تو میں نے یہ بات پائی کہ اس کا واقعہ سورہ انفال کے واقعہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا ہے اور ہم نے اُن دونوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن'' کی سطر نہیں لکھی ہے۔ میں نے انہیں سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَحْيِ لَمْ يَنْقَطِعْ عَنْ صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنَ الدُّنْيَا اِلٰى جَنَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ کے حبیب ﷺ پر وحی کے نزول کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا سے جنت کی طرف نہیں لے گیا

44 - حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
(متن حدیث): قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ وَاَنَا اَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَمِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا اَحَدٌ مُذْ وَعَيْتُهَا مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ قُبِضَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ اَكْثَرُ مِمَّا كَانَ. (5:48)

عبدالرحمٰن بن اسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص زہری کے پاس آیا میں اس وقت سن رہا تھا اس نے کہا: اے ابوبکر! (یعنی ابن شہاب زہری) نبی اکرم ﷺ کے وصال سے پہلے وحی کا سلسلہ کتنا عرصہ پہلے منقطع ہوا تھا؟ تو زہری نے جواب دیا: جب سے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے اس کے بعد کسی نے مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی کہ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو (وصال سے کچھ عرصہ پہلے) آپ پر زیادہ وحی نازل ہوتی رہی۔

44- إسناده صحيح على شرط مسلم. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي. وأخرجه أحمد 3/236، والبخاري 4982 في فضائل القرآن: باب كيف نزل الوحي، ومسلم 3016 في التفسير، والنسائي في فضائل القرآن 8 أربعتهم من طريق يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضى الله عنه: أن الله تابع الوحي على رسوله صلى الله عليه وآله وسلم قبل وفاته، حتى توفاه أكثر ما كان الوحي، ثم توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد. واللفظ للبخاري.

AlHidayah - الهداية

3- كِتَابُ الْإِسْرَاءِ

(کتاب: واقعہ معراج کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ رُكُوبِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرَاقَ وَاِتْيَانِهٖ عَلَيْهِ بَيْتَ الْمَقْدِسِ مِنْ مَّكَّةَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے براق پر سوار ہونے اور رات کے کچھ حصے میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک تشریف لے جانے کا تذکرہ

45- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: اَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ حَدِّثْنِيْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حِيْنَ اُسْرِىَ بِهٖ قَالَ: مَنْ اَخْبَرَكَ بِهٖ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: الْقُرْآنُ قَالَ: الْقُرْآنُ؟ فَقَرَاْتُ: (سُبْحَانَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ مِنَ اللَّيْلِ) وَهٰكَذَا هِىَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) فَقَالَ: هَلْ تَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: اِنَّهٗ اُتِىَ بِدَابَّةٍ قَالَ حَمَّادٌ وَصَفَهَا عَاصِمٌ لَا اَحْفَظُ صِفَتَهَا قَالَ: فَحَمَلَهٗ عَلَيْهَا جِبْرِيْلُ اَحَدُهُمَا رَدِيْفُ صَاحِبِهٖ فَانْطَلَقَ مَعَهٗ مِنْ لَيْلَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَاُرِىَ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا فَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ وَلَوْ صَلّٰى لَكَانَتْ سُنَّةً. (3:2)

✿✿ زر بن جیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: اے آگے سے گنجے! تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں زر بن جیش ہوں۔ آپ مجھے بیت المقدس میں معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

45-يعني عبد الله بن مسعود، والتلاوة ليلًا وهو الوارد في مصادر التخريج. 2 إسناده حسن من أجل عاصم، فإن حديثه لا يرتقي إلى الصحة، وأخرجه الطيالسي 411 ومن طريقه البيهقي في دلائل النبوة 2/364 عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِىْ النجود، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/460، 461 و14/306 عن عفان، وأحمد 5/392 و394 عن يونس، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن عاصم، به. وأخرجه أحمد / 5 387 من طريق شيبان، والترمذي 3147 في تفسير سورة الإسراء، من طريق مسعر، والنسائي في التفسير كما في التحفة 3/31، والطبري 15/15 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن عاصم، به. وصححه الحاكم 2/359 من طريق أبي بكر بن عياش، عن عاصم، به، ووافقه الذهبي.

AlHidayah - الهداية

کے بارے میں بتائیے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آگے سے گنجے! تمہیں اس بارے میں کس نے بتایا ہے؟ میں نے جواب دیا: قرآن نے۔ انہوں نے جواب دیا: کیا قرآن نے؟ تو میں نے یہ آیت پڑھ دی:

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کورات کے ایک حصے میں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت اسی طرح ہے یہ آیت یہاں تک ہے:

''بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔

انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جانور لایا گیا' یہاں حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' عاصم نامی راوی نے اس کا حلیہ بھی بیان کیا تھا' لیکن مجھے اس کا حلیہ یاد نہیں رہا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کروایا ان دونوں میں سے ایک صاحب دوسرے کے پیچھے بیٹھ گئے۔

تو وہ جانور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اسی رات روانہ ہوا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس آ گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں اور زمین میں موجود چیزیں دکھائی گئیں' پھر یہ دونوں صاحبان واپس آ گئے' یہ جس طرح گئے تھے اسی طرح واپس آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا نہیں کی۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں) نماز ادا کر لیتے' تو یہ بات سنت ہوتی۔

ذِكْرُ اسْتِصْعَابِ الْبُرَاقِ عِنْدَ اِرَادَةِ رُكُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے براق پر سوار ہونے کے وقت براق کے شوخی کرنے کا تذکرہ

46 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُسْرَجًا مُلْجَمًا لِيَرْكَبَهُ فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا. (3:2)

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کے پاس براق لایا گیا' جس پر زین رکھی ہوئی تھی اور اس کی لگام ڈالی گئی تھی تاکہ آپ اس پر سوار ہو جائیں۔

اس پر سوار ہونے میں آپ کو دشواری محسوس ہوئی (یعنی براق نے اچھلنا شروع کر دیا)

46- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مصنف عبد الرزاق ومن طريقه أخرجه أحمد 3/164، والترمذى 3131 فى التفسير، والطبرى 15/12 فى تفسيره، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/362-363، والآجرى فى الشريعة ص488-489.

AlHidayah - الهداية

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا: تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! تمہارے اوپر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے زیادہ معزز ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو براق کو پسینہ آ گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ جِبْرِيْلَ شَدَّ الْبُرَاقَ بِالصَّخْرَةِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْإِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کے پاس براق کو پتھر کے ساتھ باندھ دیا تھا

47 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ المتوكل المقرىء حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ انْتَهَيْتُ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ. (3:2)

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں بیت المقدس پہنچا' تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے بڑے پتھر میں موجود سوراخ کو کھولا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِسْرَاءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

(معراج کی رات) نبی اکرم ﷺ کے بیت المقدس سے آگے سفر کرنے کا تذکرہ

48 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ

(متنِ حدیث): اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِىَ بِهٖ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا فِى الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِى الْحِجْرِ اِذْ اَتَانِىْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِىْ مَا يَعْنِىْ بِهٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِىْ ثُمَّ اُتِيْتُ بطست من ذهب مَمْلُوءً ا اِيْمَانًا وَحِكْمَةً فَغُسِلَ قَلْبِىْ ثُمَّ حُشِىَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ اَنَسٌ: نَعَمْ يَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِىْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ: مَنْ

47- وأخرجه البزار في مسنده فيما ذكره ابن كثير في تفسيره 5/18 من طريق عبد الرحمٰن بن المتوكل، ويعقوب بن إبراهيم، قالا حدثنا أبو تميلة، به. وأخرجه الترمذي 3132 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والحاكم 2/360 من طريقين، عن أبي تميلة بن واضح، بهذا الإسناد، وقال الترمذي: حديث حسن غريب، وهو كما قال، وصححه الحاكم 2/360، ووافقه الذهبي.

AlHidayah - الهداية

هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح لما خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ: هذا يوسف فسلمت عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِدْرِيْسُ قَالَ: هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا هَارُوْنُ قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا مُوْسٰى قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ: اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ: هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ رَاَى الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ وَيَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ . ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ

اَنَسٍ: ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هٰذِهِ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَ اُمِرْتَ؟ قَالَ: اُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فقال مثله فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ؟ قَالَ: اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ: قُلْتُ: سَاَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّي اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي. (3:2)

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو واقعہ معراج کے بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن میں حطیم میں سویا ہوا تھا۔

(راوی نے بعض اوقات حطیم کے لئے لفظ حجر استعمال کیا ہے)

اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے یہاں سے لے کے یہاں تک چیر دیا۔

(راوی کہتے ہیں) جارود جو میرے پہلو میں موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گلے کے نیچے سے لے کر اور زیر ناف بال اگنے کی جگہ تک (کے حصے کو چیر دیا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر اس نے میرا دل نکالا' پھر سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا' جو ایمان اور حکمت سے بھرا

48- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 3207 فى بدء الخلق، و 3393 و 3430 فى أحاديث الأنبياء ، و 3887 فى مناقب الأنصار، وابن منده فى الإيمان 717 ، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/387، والبغوى 3752 كـلـهم من طريق هدبة بن خالد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/208-209، وابن منده 717، من طريق عفان بن مسلم، وأبو عوانة فى مسنده 1/120 من طريق عمرو بن عاصم، وابن منده أيضاً من طريق عمران بن موسى، ثلاثتهم عن همام بن يحيى به. وأخرجه ابن أبى شيبة 14/305، وأحمد 4/210، ومسلم 164 فى الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى السموات، والبخارى 3207 ، والترمذى 3346 فى التفسير، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 8/364، وأبو عوانة فى مسنده 1/116و120، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/373-377، وابن مندة فى الإيمان 716 من طرق عن سعيد بن أبى عروبة، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخارى 3207 ومسلم 164 265 والنسائى 1/217-223 فى الصلاة: باب فرض الصلاة، والبيهقى فى دلائل النبوة 2/377، وأبو عوانة فى مسنده 1/116، وابن مندة فى الإيمان 715 من طرق عن هشام الدستوائى، عن قتادة عن أنس. وأخرجه أبو عوانة 1/125، وابن منده 718 من طريق شيبان بن عبد الرحمٰن النحوى، وأبى عوانة، كلاهما عن قتادة به. وأخرجه ابن أبى شيبة 14/302، ومسلم 162 فى الإيمان، وأبو عوانة 1/125 و126 من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى، عن أنس وأخرجه البخارى 7517 فى التوحيد من طريق عبد العزيز بن عبد الله، وأبو عوانة 1/125 و135

AlHidayah - الهداية

ہوا تھا' پھر میرے دل کو دھویا گیا' پھر اسے (اپنی جگہ پر رکھ کر) سی دیا گیا)۔

پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا؟ جو خچر سے کچھ چھوٹا تھا' اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ وہ سفید رنگ کا تھا' تو جارود نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! وہ براق تھا؟ حضرت انس نے فرمایا: جی ہاں۔

جہاں تک نگاہ جاتی ہے' وہاں تک اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) مجھے اس پر سوار کیا گیا' جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد دریافت کیا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! وہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں اور دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولے: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے شخص ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: پھر دونوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر تیسرے آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل! دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو کہا گیا' انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے' میں نے انہیں سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا: پھر انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو سلام۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چوتھے آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا:

کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں' آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر پانچویں آسمان پر آئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: جبرائیل' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے آنے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے۔

جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر چھٹے آسمان پر آئے' انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟

انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو کہا گیا: انہیں خوش آمدید!

یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں' پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے' ان سے دریافت کیا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ہیں' ان کی اُمت کے افراد میری امت کے مقابلے میں' زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر ساتویں آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا؟ تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔

دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا گیا: جی ہاں! پھر یہ کہا گیا: انہیں خوش آمدید! یہ کتنے اچھے تشریف لانے والے ہیں' جو تشریف لائے ہیں۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا' جب میں وہاں پہنچا' تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے۔

میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا' پھر ارشاد فرمایا: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا' تو اس کا پھل ''حجر'' کے مٹکوں جتنا بڑا تھا' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے یہ بتایا: یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

وہاں چار نہریں موجود تھیں دو نہریں باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں۔

میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جہاں تک دو باطنی نہروں کا تعلق ہے' تو یہ جنت کی دو نہریں ہیں اور جہاں تک دو ظاہری نہروں کا تعلق ہے' تو یہ دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

پھر مجھے بیت المعمور کی طرف اٹھایا گیا۔

یہاں قتادہ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور کو دیکھا ہے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ دوبارہ کبھی اس میں داخل نہیں ہوتے۔

اس کے بعد قتادہ واپس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف آ گئے' جس میں یہ الفاظ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر میرے سامنے شراب کا ایک برتن' دودھ کا ایک برتن اور شہد کا ایک برتن لایا گیا' تو میں نے دودھ لے لیا' تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ فطرت ہے' جس پر آپ اور آپ کی امت گامزن رہیں گے' پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

جب میں واپس آیا' تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکے گی' میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کیا ہے۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے' میں واپس آیا (یہ درخواست کی) تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے دس نمازیں معاف کر دیں۔

پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں

AlHidayah - الہدایۃ

پھر واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے (مزید) دس نمازیں معاف کردیں۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازیں ادا کرنے کا حکم ہوا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی کی مانند بات کہی۔ میں پھر واپس آیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ملا۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا پورا تجربہ کر چکا ہوں۔

آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی اُمت کے لئے مزید تخفیف کی درخواست کیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی درخواست کی کہ اب مجھے حیا آتی ہے۔

میں راضی ہوں اور میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

جب میں وہاں سے آگے گزرا تو کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: میں نے اپنے فریضے کو برقرار رکھا اور اپنے بندوں پر تخفیف کردی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ یہ روایت حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

49 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُصَلِّي فِيْ قَبْرِهِ . (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات جب میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے''۔

49- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه مسلم 2375 165 في الفضائل: باب من فضائل موسى صلى الله عليه وآله وسلم، والنسائي 3/216في قيام الليل: باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام وذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه، كلاهما من طريق علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس به . وأخرجه أحمد 3/120 من طريق وكيع، عن سفيان، عن سليمان التيمي، به . وأخرجه مسلم والنسائي من طرق أخرى عن سليمان التيمي، به . وأخرجه البغوي 3760 من طريق عمر بن حبيب القاضي، عن سليمان التيمي، به. وسيرد المؤلف في الرواية التالية من طريق ثابت البناني عن أنس.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ فِيهِ رَاٰى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى فِىْ قَبْرِهٖ

اس جگہ کا تذکرہ جہاں مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا

50 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا هُدْبَةُ وَشَيْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَرَرْتُ بِمُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ. (3:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَادِرٌ عَلٰى مَا يَشَاءُ رُبَّمَا يَعِدُ الشَّىْءَ لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ يَقْضِىْ كَوْنَ بَعْضِ ذٰلِكَ الشَّىْءِ قَبْلَ مَجِىْءِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَوَعْدِهٖ اِحْيَاءَ الْمَوْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَعْلِهٖ مَحْدُوْدًا ثُمَّ قَضٰى كَوْنَ مِثْلِهٖ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ مِثْلَ مَنْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِىْ كِتَابِهٖ حَيْثُ يَقُوْلُ: (اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (البقرة: 259) وكإحياء الله جل وعلا لعيسى بن مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْضَ الْاَمْوَاتِ.

فَلَمَّا صَحَّ وجودُ كَوْنِ هٰذِهِ الْحَالَةِ فِى الْبَشَرِ اِذَا اَرَادَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ يُنْكَرْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْيَا مُوْسٰى فِىْ قَبْرِهٖ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ وَذَاكَ اَنَّ قَبْرَ مُوْسٰى بِمَدْيَنَ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَبَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَرَآهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِىْ قَبْرِهٖ اِذِ الصَّلَاةُ دُعَاءٌ فَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَاُسْرِىَ بِهٖ اُسْرِىَ بِمُوْسٰى حَتّٰى رَآهُ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَجَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ من الكرم مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ وَكَذٰلِكَ رُؤْيَتُهٗ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ فِىْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ: بَيْنَمَا اَنَا فِى الْحَطِيْمِ اِذْ اَتَانِىْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَكَانَ ذٰلِكَ لَهٗ فَضِيْلَةً فُضِّلَ بِهَا عَلٰى غَيْرِهٖ وَاَنَّهٗ مِنْ مُعْجِزَاتِ النُّبُوَّةِ اِذِ الْبَشَرُ اِذَا شُقَّ عَنْ مَوْضِعِ الْقَلْبِ مِنْهُمْ ثُمَّ اسْتُخْرِجَ قُلُوْبُهُمْ مَاتُوْا.

وَقَوْلُهٗ: ثُمَّ حُشِىَ يُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَشَا قَلْبَهُ الْيَقِيْنَ وَالْمَعْرِفَةَ الَّذِىْ كَانَ اسْتِقْرَارُهٗ فِىْ طَسْتِ الذَّهَبِ فَنُقِلَ اِلٰى قَلْبِهٖ.

50– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 14/307، 308، وأحمد 3/148و248، ومسلم 2375 164 فى الفضائل: باب من فضائل موسى، والنسائى 3/215، فى قيام الليل: باب ذكر صلاة نبى الله موسى عليه السلام، كلهم من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى وسليمان التيمى، عن أنس. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 4/150 إلى ابن مردويه والبيهقى، وانظر ما قبله.

AlHidayah - الهداية

ثُمَّ اُتِیَ بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ فَحُمِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَطِيمِ اَوِ الْحِجْرِ وَهُمَا جَمِيعًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَانْطَلَقَ بِهٖ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتٰى بِهٖ عَلٰى قَبْرِ مُوْسٰى عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَاهُ ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَخَرَقَ جِبْرِيْلُ الصَّخْرَةَ بِاِصْبَعِهٖ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ ثُمَّ صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ.

ذِكْرُ شَدِّ الْبُرَاقِ بِالصَّخْرَةِ فِيْ خَبَرِ بُرَيْدَةَ وَرُؤْيَتِهٖ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ لَيْسَا جَمِيْعًا فِيْ خَبَرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ.

فَلَمَّا صَعِدَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا اسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ يُرِيْدُ بِهٖ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ لِيُسْرٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ لَا اَنَّهُمْ لَمْ يَعْلَمُوا بِرِسَالَتِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ فَلَمَّا فُتِحَ لَهٗ فَرَاٰى اٰدَمَ عَلٰى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا قَبْلُ.

وَكَذٰلِكَ رُؤْيَتُهٗ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا وَعِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَفِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ وَفِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ ثُمَّ فِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ ثُمَّ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ مُوْسٰى ثُمَّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ جَائِزٌ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَحْيَاهُمْ لِاَنْ يَّرَاهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اٰيَةً مُعْجِزَةً يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى نُبُوَّتِهٖ عَلٰى حَسَبِ مَا اَصَّلْنَا قَبْلُ.

ثُمَّ رُفِعَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاٰهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِيْ وَصَفَ.

ثُمَّ فُرِضَ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ صَلَاةً وَهٰذَا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا ابْتِلَاءَ صَفِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ فَرَضَ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَلَاةً اِذْ كَانَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ السَّابِقِ اَنَّهٗ لَا يَفْرِضُ عَلٰى اُمَّتِهٖ اِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَقَطْ فَاَمَرَهٗ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً اَمْرَ ابْتِلَاءٍ وَهٰذَا كَمَا نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَاْمُرُ بِالْاَمْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَاْمُوْرُ بِهٖ اِلٰى اَمْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّرِيْدَ وُجُوْدَ كَوْنِهٖ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا خَلِيْلَهٗ اِبْرَاهِيْمَ بِذَبْحِ ابْنِهٖ اَمَرَهٗ بِهٰذَا الْاَمْرِ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ فَدَاهُ بِالذِّبْحِ الْعَظِيْمِ اِذْ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا كَوْنَ مَا اَمَرَ لَوَجَدَ ابْنَهٗ مَذْبُوْحًا فَكَذٰلِكَ فَرَضَ الصَّلَاةَ خَمْسِيْنَ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِهَاءَ اِلٰى اَمْرِهٖ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اُمِرَ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ اَلْهَمَ اللّٰهُ مُوْسٰى اَنْ يَّسْاَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ رَبِّهِ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِهٖ فَجَعَلَ جَلَّ وَعَلَا قَوْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سَبَبًا لِبَيَانِ الْوُجُوْدِ لِصِحَّةِ مَا قُلْنَا اِنَّ الْفَرْضَ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَرَادَ اِتْيَانَهٗ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ فَرَجَعَ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فَسَاَلَهٗ فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرًا وَهٰذَا اَيْضًا اَمْرُ ابْتِلَاءٍ اُرِيْدَ بِهِ الْاِنْتِهَاءُ اِلَيْهِ دُوْنَ وُجُوْدِ كَوْنِهٖ ثُمَّ جَعَلَ سُؤَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِيَّاهُ سَبَبًا لِنَفَاذِ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ اَنَّ الصَّلَاةَ تُفْرَضُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسًا لَا خَمْسِيْنَ حَتّٰى رَجَعَ فِي التَّخْفِيْفِ اِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ اَلْهَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِيْنَئِذٍ حَتّٰى قَالَ لِمُوْسٰى: قَدْ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّيْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ، فَلَمَّا جَاوَزَ نَادَاهُ مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ اَرَادَ بِهِ الْخَمْسَ صَلَوَاتٍ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ يُرِيْدُ عَنْ عِبَادِيْ مِنْ اَمْرِ الْاِبْتِلَاءِ الَّذِيْ اَمَرْتُهُمْ بِهٖ مِنْ خَمْسِيْنَ صَلَاةٍ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا.

وَجُمْلَةُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فِي الْاِسْرَاءِ رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِسْمِهٖ عِيَانًا دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ رُؤْيَا اَوْ تَصْوِيْرًا صُوِّرَ لَهٗ اِذْ لَوْ كَانَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ وَمَا رَاٰى فِيْهَا نَوْمًا دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَاسْتَحَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَشَرَ قَدْ يَرَوْنَ فِي الْمَنَامِ السَّمَاوَاتِ وَالْمَلَائِكَةَ وَالْاَنْبِيَاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ فَلَوْ كَانَ رُؤْيَةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفَ فِيْ لَيْلَةِ الْاِسْرَاءِ فِي النَّوْمِ دُوْنَ الْيَقَظَةِ لَكَانَتْ هٰذِهِ حَالَةٌ يَسْتَوِيْ فِيْهَا مَعَهُ الْبَشَرُ اِذْ هُمْ يَرَوْنَ فِيْ مَنَامَاتِهِمْ مِثْلَهَا وَاسْتَحَالَ فَضْلُهٗ وَلَمْ تَكُنْ تِلْكَ حَالَةً مُعْجِزَةً يُفَضَّلُ بِهَا عَلٰى غَيْرِهٖ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَبْطَلَ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ وَاَنْكَرَ قُدْرَةَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاِمْضَاءَ حُكْمِهٖ لِمَا يُحِبُّ كَمَا يُحِبُّ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهٖ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام (کی قبر) کے پاس سے ہوا' تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ جو چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔ بعض اوقات وہ کسی چیز کے بارے میں کسی متعین وقت کا وعدہ کر لیتا ہے پھر وہ یہ فیصلہ دیتا ہے کہ اس چیز کا کچھ حصہ اس مخصوص وقت کے آنے سے پہلے رونما ہو جائے۔

جس طرح اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرے گا' اور اس نے اس کے لئے ایک حد مقرر کی ہے۔

پھر اس نے یہ فیصلہ دیا کہ بعض حالتوں میں اس کی مانند صورتحال ہو سکتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ذکر کیا ہے' اور اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتا ہے:

''یا پھر اس شخص کی مانند جو اس بستی کے پاس سے گزرا' جو ویران ہو چکی تھی' تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ اس کے مر جانے کے بعد اسے کیسے زندہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سو سال کے لئے موت دے دی پھر اس نے اسے زندہ کیا اور دریافت کیا تم کتنے عرصے تک (سوئے رہے) اس نے جواب دیا: میں نے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ گزارا ہے' تو فرمایا: نہیں بلکہ تم نے ایک سو سال گزار دیے ہیں''۔

یہ آیت کے آخر تک ہے

یا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے لئے بعض مردوں کو زندہ کر دیا تھا۔

تو جب بشر میں اس طرح کی حالت کا موجود ہونا صحیح ہو' جب اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس چیز کا ارادہ کرے' تو اب اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں زندہ کیا یہاں تک کہ معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

پاس سے گزرے۔

اس کی وجہ یہ ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی قبر میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا' کیونکہ ''الصلوٰۃ'' سے مراد دعا مانگنا ہے تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں معراج کی رات داخل ہوئے' تو اسی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی سفر کروایا گیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر دیکھا ان کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بات چیت بھی ہوئی جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسی طرح حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں بھی جن تمام انبیاء کو دیکھنے کا تذکرہ ہے (اس سے بھی یہی مراد ہوگا)

جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے' جو حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

''ایک مرتبہ میں حطیم میں موجود تھا اسی دوران ایک شخص میرے پاس آیا اس نے یہاں سے لے کر یہاں تک چیر دیا''۔

تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی فضیلت ہے' جس کے حوالے سے آپ کو تمام دیگر لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے' اور یہ نبوت کے معجزات میں سے ہے۔

کیونکہ جب کسی انسان کے دل کی جگہ کو چیر دیا جائے' اور اگر لوگوں کے دل کو نکال دیا جائے' تو وہ مر جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''پھر اسے سی دیا گیا''

اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل کو یقین اور معرفت کے ساتھ سی دیا' جو سونے کے طشت میں موجود تھے اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی طرف منتقل کیا گیا۔

پھر ایک جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حطیم'' یا ''حجر'' سے اس پر سوار کیا گیا یہ دونوں جگہیں مسجد حرام میں موجود نہیں۔

تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو ساتھ لے کر آئے یہاں تک کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اس پتھر کے (سوراخ کو کھول دیا)

اور براق کو اس کے ساتھ باندھ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان کی طرف بلند ہو گئے۔

بریدہ کے حوالے سے منقول روایت میں پتھر کے ساتھ براق کو باندھنے کا تذکرہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھنے کا تذکرہ' یہ دونوں چیزیں حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نہیں ہیں۔

AlHidayah - الهداية

پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر آسمان دنیا کی طرف بلند ہوئے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا' تو دریافت کیا گیا: کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔

دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دریافت کیا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے: کیا انہیں یہ پیغام بھجوایا گیا ہے؟ تاکہ انہیں آسمان کی سیر کروائی جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لوگ اس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے واقف نہیں تھے۔

اس کی وجہ یہ ہے: واقعہ معراج' وحی کے نزول کے سات سال بعد پیش آیا تھا۔

جب دروازہ کھول دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اسی طرح آپ کا دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھنا۔

تیسرے آسمان میں حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کو دیکھنا۔

چوتھے آسمان میں حضرت ادریس علیہ السلام کو' پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام کو' چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو' ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا یہ سب روایات میں مذکور ہے۔

ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو زندہ کیا ہو' تاکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں ان لوگوں کو دیکھ لیں اور یہ چیز ایک معجزے والی نشانی بن جائے جس کے ذریعے آپ کی نبوت پر استدلال کیا جائے جس کا اصول ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک بلند کیا گیا' تو آپ نے اس کو اس حالت میں دیکھا جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔

پھر آپ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ یہ ایک حکم تھا' جو آزمائش میں مبتلا کرنے کے حوالے سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آزمائش میں مبتلا کیا کہ آپ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں یہ بات موجود تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر صرف پانچ نمازیں فرض کرے گا' لیکن اس نے آپ کو آزمائش کے حکم کے طور پر پچاس نمازوں کا حکم دیا۔

بالکل اسی طرح جس طرح ہم یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایک حکم دیتا ہے اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس مامور بہ کام کو بجا لایا جائے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ موجود بھی ہوگا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا' تو انہیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا۔

اس سے مراد اس کی انتہا تھی کہ اس کے حکم کی پیروی کی جائے اس سے یہ مراد نہیں تھا کہ حقیقی طور پر بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔

تو جب ان دونوں نے اس حکم کو قبول کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی پیشانی رکھ دی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے فدیے کے طور پر ایک عظیم ذبیحہ دے دیا۔

AlHidayah - الهداية

کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہونے کا ارادہ کرے جس کا اس نے حکم دیا ہے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح شدہ پاتے۔

اسی طرح پچاس نمازیں فرض کرنے کا حکم ہے کہ اس کے ذریعے حکم کی طرف رجوع کرنا مراد ہے اس کا موجود ہونا مراد نہیں ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس تشریف لائے اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ آپ پر روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ الہام کیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی گئی بات کو اس چیز کا سبب قرار دیا۔

تو اس سے ہماری کہی ہوئی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

پچاس نمازیں فرض کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی' تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف کر دیں' تو یہ حکم بھی آزمائش کا حکم تھا' جس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کیا جائے' اس سے یہ مراد نہیں تھی کہ یہ عملی طور پر موجود بھی ہوگا۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا اس بات کا سبب بنا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو نافذ کیا جائے وہ فیصلہ جو اس کے علم میں پہلے سے تھا کہ نمازیں اس امت پر پانچ فرض ہوں گی۔ پچاس نمازیں فرض نہیں ہوں گی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ نمازوں کی تخفیف کا حکم لے کر واپس تشریف لائے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

یہاں تک کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میں نے اپنے پروردگار سے اتنی مرتبہ سوال کیا ہے: اب مجھے حیا آتی ہے۔

اب میں راضی ہوں اور اب میں تسلیم کرتا ہوں جب آپ آگے بڑھ گئے' تو ایک منادی نے یہ اعلان کیا: میں نے اپنے فریضے کو جاری کر دیا ہے' اس سے مراد پانچ نمازیں تھیں۔

اور میں نے اپنے بندوں پر تخفیف کر دی ہے اس سے مراد یہ ہے: میں نے اپنے بندوں سے آزمائش کے حکم کے حوالے سے تخفیف کر دی ہے' جو میں نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ ان پر پچاس نمازیں فرض ہوں گی' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔' تو یہ تمام صورتیں معراج کی رات پیش آئیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم کے ساتھ دیکھا۔

یہ کوئی خواب یا تصور نہیں تھی' جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہو۔

کیونکہ اگر معراج کی رات اور اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا یہ نیند کی حالت میں ہوتا' بیداری کی حالت میں نہ ہوتا' تو یہ بات ناممکن ہے' (کہ اسے معجزہ قرار دیا جائے) کیونکہ لوگ خواب میں آسمان' فرشتے' انبیاء' جنت' جہنم اور ان جیسی چیزوں

کو دیکھ لیتے ہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اگر یہ سب چیزیں خواب میں دیکھی ہوتیں بیداری کے عالم میں نہ دیکھی ہوتیں' تو اس حالت کے حوالے سے دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ برابر کی حیثیت رکھتے۔

اور وہ بھی اس طرح کی چیزیں اپنے خواب میں دیکھ سکتے ہیں' تو اب نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا اظہار ممکن نہیں ہوتا۔

اور یہ حالت معجزہ شمار نہ ہوتی جس کے حوالے سے آپ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے ان روایات کو غلط قرار دیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کا انکار کیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے' جو چاہے کرسکتا ہے۔

ہمارا پروردگار اس جیسی اور اس کے ساتھ مشابہت رکھنے والی چیزوں سے بلند و بالا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَاِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ حَيْثُ رَآهُمْ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

معراج کی رات مصطفیٰ کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس کیفیت میں دیکھا' اس کا تذکرہ

51 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسٰى رَجِلَ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَلَقِيتُ عِيسٰى فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي مِنْ حَمَّامٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ فَاُتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَقِيلَ لِي خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ. (3:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' وہ ایک ایسے فرد تھے' جن کے بال

51– إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة 1/129 عن إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد . وهو في مصنف عبد الرزاق 5/329 آخر الحديث رقم 9719 ومن طريقه: أخرجه أحمد 2/ 282، والبخاري 3437 في الأنبياء : باب (وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ..) ، ومسلم 168 في الإيمان: باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والترمذي 3130 في التفسير: باب ومن سورة الإسراء ، والبيهقي في دلائل النبوة 2/387، وابن منده 728 والطبري 15/12. وأخرجه البخاري 3394 في الأنبياء : باب هل أتاك حديث موسى، من طريق هشام بن يوسف، عن معمر به . وأخرجه البخاري 4709 في التفسير، و 5603 في الأشربة: باب شرب اللبن، والنسائي 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، من طريق يونس، عن الزهري، به.

AlHidayah - الهداية

گھنگھریالے نہیں تھے۔ یوں لگتا تھا' جیسے ان کا تعلق شنوءہ قبیلے سے ہو (یعنی وہ لمبے قد کے آدمی تھے)

میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی' تو وہ سرخ رنگ کے مالک شخص تھے' یوں جیسے وہ ابھی حمام سے باہر آئے ہوں (یعنی ان کا جسم اور بال وغیرہ بھیگے ہوئے تھے)

میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی اولاد میں' میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔

میرے پاس دو برتن لائے گئے' جن میں ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ مجھے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہے پی لیں' میں نے دودھ کو لے لیا' تو مجھ سے کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ اَرَادَ بِهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لَهُ ذٰلِكَ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی"

اس سے مراد یہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے یہ بات کہی تھی

52 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اس رات آپ کی خدمت میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی طرف دیکھا' پھر آپ نے دودھ لے لیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے' اگر آپ شراب لے لیتے' تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخُطَبَاءِ الَّذِيْنَ يَتَّكِلُوْنَ عَلَى الْقَوْلِ دُوْنَ الْعَمَلِ حَيْثُ رَآهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ

ان خطیبوں کی حالت کا تذکرہ' جو صرف بات چیت پر تکیہ کئے رہتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں' تو معراج کی

52- إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقه وباقي السند على شرطهما. وأخرجه البخاري 5576 في الأشربة: باب قوله تعالى: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ ...) ، والبيهقي في السنن 8/286 عن أبي اليمان، عن شعيب بن أبي حمزة، والنسائي 8/312 في الأشربة: باب منزلة الخمر، والبيهقي في دلائل النبوة 2/357 من طريقعبد الله بن المبارك، عن يونس، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد.

رات میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں کس حال میں دیکھا

53 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ خَتَنُ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ فَقَالَ الْخُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اَفَلَا يَعْقِلُونَ. (3:2)

توضیح مصنف: قَالَ الشَّيْخُ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ اَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ وَوَهَمَ فِيهِ لِاَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ اَتْقَنُ مِنْ مِئَتَيْنِ مِنْ مِثْلِ اَبِي عَتَّابٍ وَذَوِيهِ.

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں کے ذریعے ان کے ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں' جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے' حالانکہ وہ لوگ کتاب کی تلاوت کرتے تھے' تو کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے تھے؟

شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوعتاب نے ہشام کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے مالک بن دینار کے حوالے سے ثمامہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے' کیونکہ یزید بن زریع نامی راوی ابوعتاب جیسے دوسو آدمیوں سے زیادہ ''متقن'' ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ رَآهُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

معراج کی رات میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جو محل دیکھا تھا' اس کا تذکرہ

54 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِفَتًى مِنْ قُرَيْشٍ

53–وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 14/308، وأحمد 3/120و180 و231 و239، من طرق عن حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، عن أنس. وأخرجه أبو نعيم أيضًا في الحلية 8/172، من طريق عبد الله بن موسى، عن عبد الله بن المبارك، عن سليمان، التيمي، عن أنس، فالحديث صحيح بهذه المتابعات. وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/64، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، والبزار، وابن أبي داؤد في البعث، وابن المنذر، وابن أبي حاتم وابن مردويه، والبيهقي في شعب الإيمان.

فَظَنَنْتُ اَنَّهُ لِي قُلْتُ: مَنْ هُوَ قِيلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. يَا اَبَا حَفْصٍ لَوْلَا مَا اَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ لَدَخَلْتُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَيْهِ فَاِنِّي لَمْ اَكُنْ اَغَارُ عَلَيْكَ. (3:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہوا' وہاں سونے سے بنا ہوا ایک محل تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ میرا ہے' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:)

اے ابوحفص! مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس کے اندر چلا جاتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جس شخص پر بھی غصہ کرلوں لیکن آپ پر غصہ نہیں کرسکتا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا اَرَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَ اِلَيْهَا وَيَصِفَهَا لِقُرَيْشٍ لَمَّا كَذَّبَتْهُ بِالْاِسْرَاءِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس دکھا دیا تھا' تا کہ آپ اسے دیکھیں اور قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان کریں

یہ اس وقت کی بات ہے' جب قریش نے اس (واقعہ معراج) کا انکار کیا تھا

55 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متنِ حدیث): لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ

54- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو نصر التمار: هو عبد الملك بن عبد العزيز، وأبو عمران الجونى: هو عبد الملك بن حبيب البصرى. وأخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار 2/390 من طريق أبى نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد فى المسند 3/191، عن بهز، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ وحميد الطويل، عن أنس. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/27 عن أبى خالد الأحمر، وأحمد فى فضائل الصحابة 715 وفى المسند 3/179 عن يحيى بن سعيد، وأحمد فى المسند 3/107 عن ابن أبى عدى، و 3/263 عن عبد الله بن بكر، والنسائى فى فضائل الصحابة 26، والطحاوى 2/389-390، والترمذى 03688 فى المناقب: باب فى مناقب عمر بن الخطاب، ومن طريق إسماعيل بن جعفر، كلهم عن حميد الطويل، عن أنس به. وقال الترمذى: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 450 من طريق زائدة، عن حميد، والمختار بن فلفل، عن أنس. وأخرجه أحمد فى المسند 3/269، وفى فضائل الصحابة برقم 679 من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه البخارى 3680 فى فضائل الصحابة: باب مناقب عمر بن الخطاب .

AlHidayah - الهداية

اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ . (3:2)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو ظاہر کردیا' تو میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں اسے دیکھ دیکھ کر بیان کرنے لگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِسْرَاءَ كَانَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ عَيْنٍ لَا رُؤْيَةِ نَوْمٍ

اس بات کا بیان کہ واقعہ معراج جاگتی آنکھوں کے ساتھ پیش آیا تھا' نیند کے دوران نہیں ہوا تھا

56 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

(متنِ حدیث): عَنِ بن عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ . (3:64)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''ہم نے جو خواب تمہیں دکھائے ہیں' ہم نے انہیں لوگوں کے لئے آزمائش بنایا ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ وہ خواب ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھائے گئے' جب آپ کو معراج کروائی گئی تھی۔

55- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخاري 4710 في التفسير: باب (اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا)، ومن طريقه البغوي 3762 عن أحمد بن صالح، وأبو عوانة 1/125 عن يونس بن عبد الأعلى، كلاهما عن ابن وهب بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3886 في مناقب الأنصار: باب حديث الإسراء، ومسلم 170 في الإيمان: باب ذكر المسيح ابن مريم، والمسيح الدجال، والترمذي 3132 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في التفسير كما في التحفة 2/395، البيهقي في دلائل النبوة 2/359، وأبو عوانة 1/131، وابن منده 739 كلهم من طريق الليث، عن عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق 5/329، ومن طريقه أحمد 3/377، 378، وأبو عوانة 1/124، وابن منده 738 عن معمر، وأحمد 3/377، وأبو عوانة 1/124 من طريق صالح بن كيسان، كلاهما عن الزهري، به.

56- إسناده صحيح. علي بن حرب الطائي: صدوق، روى عنه النسائي، وباقي السند على شرطهما، وسفيان هو ابن عيينة. وأخرجه البخاري 3888 في مناقب الأنصار: باب المعراج، و 4716 في التفسير: باب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ)، و 6613 في القدر: باب (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) والترمذي 3134 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في التفسير كما في التحفة 5/155، وابن خزيمة في التوحيد ص 201 و201-202، وابن أبي عاصم 462، والطبراني 11641، والبيهقي في دلائل النبوة 2/365، والبغوي 3755، من طرق عن سفيان، به. وصححه الحاكم 2/362 على شرط البخاري، ووافقه الذهبي.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ رُؤْيَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا

57 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُعَدَّلُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا محمد بن عمرو عن أبی سلمةعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ . (3:14)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَدْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ اَرَادَ بِهٖ بِقَلْبِهٖ فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ لَمْ يَصْعَدْهُ اَحَدٌ مِّنَ الْبَشَرِ اِرْتِفَاعًا فِى الشَّرَفِ.

❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ''حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے'' ۔اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے قلب کے ذریعے پروردگار کو ایسے مقام پر دیکھا جہاں تک کسی بشر کی رسائی نہیں ہوسکتی' کیونکہ وہ مقام ومرتبہ بہت بلند ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرنے والی روایت کا تذکرہ

58 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ: لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهُ عَنْ كُلِّ شَىْءٍ فَقَالَ: عَنْ اَىِّ شَىْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ اَسْاَلُهُ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهُ فَقَالَ: رَاَيْتُ نُوْرًا . (3:14)

57- إسناده حسن . من أجل محمد بن عمرو . وأخرجه ابن خزيمة فی التوحيد ص 200 عن أحمد بن سنان، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذی 3280 فی التفسير: باب ومن سورة النجم، والبيهقی فی الأسماء والصفات ص442، 443 والطبری فی التفسير 27/52، عن سعيد بن يحيى بن سعيد الأموی، عن أبيه، عن محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص الليثی، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبرانی فی الكبير 10727 من طريق عَبْدَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، به.

58- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو عوانة فی مسنده 1/147 عن عثمان بن خرزاد، عن القواريری، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 178 292 فی التوحيد: باب قوله عليه الصلاة والسلام: نور أنى أراه ، وابن خزيمة فی التوحيد ص 206، وابن منده فی الإيمان 772 و 773 و 774 ، وأبو عوانة 1/147، من طريق عن معاذ بن هشام بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسی 474 ، ومسلم 178 ، والترمذی 03282 فی التفسير: باب ومن سورة والنجم، وأبو عوانة 1/146 و147، وابن خزيمة فی التوحيد ص 205و207، وابن منده فی الإيمان 770 و 771 من طرق يزيد بن إبراهيم، عن قتادة. وأخرجه مسلم 178 292 ، وأبو عوانة 1/147، من طريق عفان، عن همام، عن قتادة.

AlHidayah - الهداية

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ مَعْنَاهُ اَنَّهُ لَمْ يَرَ رَبَّهُ وَلٰكِنْ رَاٰى نُوْرًا عُلْوِيًّا مِنَ الْاَنْوَارِ الْمَخْلُوْقَةِ.

عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو آپ سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کرتا' تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا تھا؟ تو عبداللہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کرنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے ایک نور کو دیکھا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو نہیں دیکھا بلکہ آپ نے وہ انوار جو مخلوق ہیں' ان میں سے ''علوی نور'' (یعنی جو مخلوقات سے بلندتر انوار ہیں) اسے دیکھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو علم میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کی متضاد ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں

59 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ بِعُكْبَرَا حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِىْ حُلَّةٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. (3:14)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِبْرِيْلَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ اَنْ يُّعَلِّمَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِبُ اَنْ يَّعْلَمَهُ كَمَا قَالَ: (عَلَّمَهُ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) يُرِيْدُ بِهٖ جِبْرِيْلَ (فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى)

59–وأخرجه أحمد 1/394و418، والترمذى 3283 فى التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة فى التوحيد ص 204، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص .434 وابن منده فى الإيمان 751 من طرق، عن إسرائيل بن يونس، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم /2 468–469، ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وأخرجه الطيالسى 0323 من طريق قيس، وابن منده 752 من طريق سفيان الثورى، كلاهما عن أبى إسحاق، به. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 6م123 إلى الفريابى، وعبد بن حميد، وابن المنذر، والطبرانى، وأبى الشيخ، وابن مردويه، وأبى نعيم والبيهقى معًا فى الدلائل. وأخرجه مسلم 174 281 من طريق حفص بن غياث، عن الشيبانى، عن زر، عن ابن مسعود قال: (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى)، قال: رأى جبريل عليه السلام له ستُّ مئة جناح. وبلفظ مسلم هذا أخرجه البخارى 4856 فى: باب (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى)، والترمذى 3277 فى التفسير: باب ومن سورة النجم، وابن خزيمة فى التوحيد ص 202و203، وأبو عوانة 1/153، من طرق عن الشيبانى، عن زر، عن ابن مسعود. وأخرجه أيضًا وابن خزيمة فى التوحيد ص 204، من طريق يحيى بن سعيد.

بِجِبْرِيلَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى) يُرِيْدُ بِهِ رَبَّهُ بِقَلْبِهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ الشَّرِيفِ وَرَاٰى جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ قَدْ مَلَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَلٰى مَا فِيْ خَبَرِ بْنِ مَسْعُوْدِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''اس نے جو دیکھا' اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جرائیل علیہ السلام کو یاقوت سے بنے ہوئے حلے میں دیکھا تھا' اس وقت حضرت جرائیل علیہ السلام نے آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ کو بھر دیا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت جرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کے بارے میں بتائیں جن کا جاننا آپ کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''شدید قوت والے نے اُسے تعلیم دی' جو زبردست ہے' پھر اس نے استواء کیا اور وہ (اس وقت) اُفقِ اعلیٰ میں تھا''۔

اس سے مراد حضرت جرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر وہ قریب ہوا اور زیادہ قریب ہوا''۔

اس سے مراد حضرت جرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو وہ دو کمانوں کے کناروں کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گیا''۔

اس سے مراد حضرت جرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تو اس نے اپنے بندے کی طرف وہ چیز وحی کی جو اس نے وحی کی''۔

اس سے مراد حضرت جرائیل ہیں۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اُس نے جو دیکھا (اس کے) دل نے جھٹلایا نہیں''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اس معزز مقام پر اپنے قلب کے ذریعے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حضرت جرائیل کو یاقوت سے بنے ہوئے حلے میں دیکھا' انہوں نے اس وقت آسمان اور زمین کے درمیان موجود خلاء کو بھر دیا تھا' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت میں یہ بات مذکور ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ تَعْدَادِ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول ہم ذکر کر چکے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سب سے بڑا جھوٹ قرار دیتی ہیں

60 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أبو الربيع حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ دَاوُدَ بْنَ اَبِىْ هِنْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

(متن حدیث):اَعْظَمُ الْفِرْيَةِ عَلَى اللّٰهِ مَنْ قَالَ: اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهُ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ قِيْلَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا رَاٰهُ قَالَتْ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ رَاٰهُ مَرَّتَيْنِ فِيْ صُوْرَتِهٖ مَرَّةً مَلَا الْاُفُقَ وَمَرَّةً سَادًّا اُفُقَ السَّمَآءِ .

(3:14)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قَدْ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ مُتَضَادَّانِ وَلَيْسَا كَذٰلِكَ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فَضَّلَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى كَانَ جِبْرِيْلُ مِنْ رَبِّهٖ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ جِبْرِيْلُ حِيْنَئِذٍ فَرَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهٖ كَمَا شَاءَ .

وَخَبَرُ عَائِشَةَ وَتَاْوِيْلُهَا اَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ تُرِيْدُ بِهٖ فِي النَّوْمِ وَلَا فِي الْيَقَظَةِ.

وَقَوْلُهُ: (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ) فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ يُرٰى فِي الْقِيَامَةِ وَلَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ اِذَا رَاَتْهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ هُوَ الْاِحَاطَةُ وَالرُّؤْيَةُ هِيَ النَّظَرُ وَاللّٰهُ يُرٰى وَلَا يُدْرَكُ كُنْهُهُ لِاَنَّ الْاِدْرَاكَ يَقَعُ عَلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَالنَّظَرُ يَكُوْنُ مِنَ الْعَبْدِ رَبَّهُ.

وَخَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فَاِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَنْ يَّتَفَضَّلُ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ يُّجْعَلَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاسْمُ الدُّنْيَا قَدْ يَقَعُ عَلَى الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ وَمَا بَيْنَهُمَا لِاَنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ بِدَايَاتٌ خَلَقَهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِتُكْتَسَبَ فِيْهَا الطَّاعَاتُ لِلْاٰخِرَةِ الَّتِيْ بَعْدَ هٰذِهِ الْبِدَايَةِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الدُّنْيَا لِاَنَّهُ كَانَ مِنْهُ اَدْنٰى مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَبَرُ عَائِشَةَ اَنَّهُ لَمْ يَرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَضَادٌّ اَوْ تَهَاتُرٌ

مسروق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

60– وأخرجه أبو عوانة 1/155، وابن خزيمة في التوحيد ص ص 224 عن يونس بن عبد الأعلى الصدفي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 177 287 و 288 في الإيمان: باب معنى قول الله عزوجل: (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) ، والترمذي 3068 في التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والنسائي في التفسير كما في التحفة 12/310، وابن خزيمة في التوحيد ص 221، 222و223 و224، والطبري في التفسير 27/50، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 435، وابن منده في الإيمان 763 و 764 و 765 و 766 ، وأبو عوانة 1/153و154 من طرق عن داؤد بن أبي هند، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/49، 50، والبخاري 4612 في التفسير: باب (يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) ، و 4855 في التفسير: سورة النجم. و 7380 في التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا) ، و 7531 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) ، ومسلم 177 289 في الإيمان، وابن منده 767 و 768 ، وأبو عوانة 1/154، من طريق إسماعيل بن أبي مجالد، كلاهما عن عامر الشعبي، به. وابن خزيمة في التوحيد ص 225 من طريق أبي معشر، عن إبراهيم، عن مسروق، به. وأخرجه أبو عوانة 1/155، من طريق يوسف بن أسود عن بيان، عن قيس، عن عائشة. وانظر الدر المنثور 6/124.

وہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سب سے بڑی جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے' یا جو یہ کہتا ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کوئی چیز چھپالی تھی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری باتیں بیان نہیں کی ہیں)

یا جو یہ شخص کہتا ہے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے تھے کہ کل کیا ہوگا؟

ان سے دریافت کیا گیا: اے اُم المومنین پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسے دیکھا تھا؟

تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے افق کو بھر دیا تھا' اور ایک مرتبہ اس وقت جب انہوں نے آسمان کے اُفق کو گھیرا ہوا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ یہ دو روایات باہم متضاد ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیگر تمام انبیاء پر فضیلت عطا کی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے اتنا قریب ہو گئے جتنا دو کمانوں کا فاصلہ ہوتا ہے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم دی۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (یا شاید اللہ تعالیٰ کو) دل کی آنکھ سے دیکھ لیا جیسے اس نے چاہا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول اس روایت' کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ادراک نہیں کر سکتے' کا مفہوم یہ ہے: آپ نیند کے عالم میں اور بیداری کے عالم میں ایسا نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی'' سے مراد یہ ہے: بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس کا دیدار قیامت کے دن ہوگا لیکن بصارت جب اس کا دیدار کرے گی تو اس کا ادراک نہیں کر سکے گی' کیونکہ ادراک کا مطلب احاطہ کرنا ہے اور دیدار کا مطلب دیکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ادراک مخلوق کا ہو سکتا ہے اور بندے کی طرف سے پروردگار کو دیکھنا (ممکن) ہو سکتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول یہ روایت کہ بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی' اس سے مراد یہ ہے کہ بصارت دنیا اور آخرت میں اس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن اپنے بندوں میں سے وہ جس پر چاہے فضل کر کے اس کا اہل بنا سکتا ہے۔

لفظ دنیا کا اطلاق کبھی زمینوں اور آسمانوں اور ان کے درمیان موجود جگہ پر ہوتا ہے' کیونکہ ان اشیاء سے آغاز ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس لئے پیدا کیا تھا تاکہ ان میں آخرت کے لئے نیکیاں کمائی جائیں جو اس آغاز کے بعد آئے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار اس مقام پر کیا ہے جہاں لفظ دنیا کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس وقت دو کمانوں کے درمیان فاصلے سے بھی زیادہ قریب تھے۔ اس لئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کا مطلب یہ ہوگا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اس کا دیدار نہیں کیا۔ اس لئے ان دونوں روایات کے درمیان کوئی تضاد اور اختلاف نہیں ہے۔

4- كِتَابُ الْعِلْمِ

(کتاب: علم کے بارے میں روایات)

ذِكْرُ اِثْبَاتِ النُّصْرَةِ لِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ

باب 1: قیامت کے دن تک علم حدیث کی خدمت کرنے والوں کی مدد ہونے کا اثبات

61 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ .

(1:2)

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اُمت کے ایک گروہ کی ہمیشہ مدد ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا' اس کی یہ کوشش انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

61- إسناده صحيح على شرط الشيخين ما عدا صحابي قرة بن إياس رضى الله عنه فلم يرويا له، وأخرجه ابن ماجة 6 فى المقدمة، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/34 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 5/34، والترمذى 2192 فى الفتن: باب ما جاء فى الشام من طريق أبى داوُد، كلاهما عن يحيى بن سعيد، عن شعبة، به. وزاد فى أوله: اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وقال الترمذى: حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد 3/436 و5/35 عن يزيد، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 2 من طريق وهب بن جرير وفى الباب عن ثوبان رضى الله عنه عند مسلم 1920 ، وأحمد 5/278و279 والترمذى 2230 ، وابن ماجة 10 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 914 ، والبيهقى فى دلائل النبوة .6/527 وعن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه عند أحمد 4/244 و248 و252، والبخارى 3640 و 7311 و 7459 ، ومسلم 1921 ، والطبرانى 20/959 و 960 و 961 و 962 . وعن معاوية رضى الله عنه عند البخارى 3461 و 7312 و 7460 ، ومسلم 1037 ، وأحمد 4/101، والطبرانى 19/755 و 840 و 869 و 870 و 893 و 899 و 905 و 906 و 917 . وعن جابر بن سمرة رضى الله عنه عند مسلم 173 . وعن جابر بن عبد الله عند مسلم 1923 ، وابن الجارود فى المنتقى 1031 ، وابن منده فى الإيمان 418 ، والخطيب فى شرف أصحاب الحديث 51 ، وأبى عوانة 1/106 وعن عقبة بن عامر رضى الله عنه عند مسلم 1924 ، والطبرانى فى الكبير /17 870 . وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه عند الطيالسى ص 9، والدارمى 2/213، والقضاعى فى مسند الشهاب 913 ، وصححه الحاكم .4/449 وعن عمران بن حصين رضى الله عنه عند أحمد 4/437، وأبى داوُد 2484 ، والخطيب 46 ، والطبرانى /18 211 و 228 ، وصححه الحاكم 4/450 ووافقه الذهبى. وعن أبى أمامة عند أحمد .5/269

(یعنی قیامت تک ان لوگوں کی مدد ہوتی رہے گی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ سَمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ السُّنَنَ خَلَفٍ عَنْ سَلَفٍ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ مسلمان ایک دوسرے تک سنتوں کا علم منتقل کرتے رہیں گے

62 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ . (3:69)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ ثِقَةٌ كُوْفِيٌّ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھ سے (احادیث) سنتے ہو (آگے آنے والے وقت میں یہ احادیث تم سے سنی جائیں گی) اور پھر ان لوگوں سے سنی جائیں گی' جنہوں نے تم سے سنی تھیں''۔

عبداللہ بن عبداللہ رازی نامی راوی ثقہ ہے' اور کوفہ کا رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ كَثْرَةُ سَمَاعِ الْعِلْمِ ثُمَّ الْاِقْتِفَاءُ وَالتَّسْلِيْمُ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ علم کا سماع کرے پھر اس کی پیروی کرے اور اسے قبول کرے

63 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تَعْرِفُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَلِيْنُ لَهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيْبٌ فَاَنَا اَوْلَاكُمْ بِهِ وَاِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيْثَ عَنِّيْ تُنْكِرُهُ قُلُوْبُكُمْ وَتَنْفِرُ عَنْهُ اَشْعَارُكُمْ وَاَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ اَنَّهُ

62- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الله، وهو صدوق أخرج له أصحاب السنن. وأخرجه أبو داوٗد 3659 فى العلم: باب فضل نشر العلم، والرامهرمزى فى المحدث الفاصل 92، والحاكم 1/95، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/539 من طريق جرير، عن الأعمش، به. وأخرجه أحمد 1/321 من طريق أبى بكر، والحاكم 1/95، من طريق فضيل بن عياض، والخطيب فى شرف أصحاب الحديث 70 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى؛ قال الحاكم: وفى الباب عن عبد الله بن مسعود، وثابت بن قيس. قلت: وحديث ثابت بن قيس أخرجه البزار 146 والطبرانى 1321 .

AlHidayah - الهداية

مِنكُم بَعِيدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُم مِّنْهُ. (3:66)

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میرے حوالے سے کوئی بات سنو' جو تمہاری عقل میں آئے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس کے لئے نرم ہو جائیں اور تم یہ سمجھو کہ یہ بات تمہارے قریب ہے' تو میں اس کے بارے میں تم سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی بات سنو' جس کا تمہارا ذہن انکار کرے اور تمہارے بال اور تمہاری جلد اس سے تنفر محسوس کریں' اور تم یہ سمجھو کہ تم اس سے دور ہو' تو میں اس بات سے تم سب سے زیادہ دور ہوں گا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كِتْبَةِ الْمَرْءِ السُّنَنَ مَخَافَةَ أَنْ يَّتَّكِلَ عَلَيْهَا دُوْنَ الْحِفْظِ لَهَا

آدمی کے سنتوں کے تحریر کرنے کی ممانعت کا تذکرہ' اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس پر ہی اکتفاء کرلے گا اور انہیں حفظ نہیں کرے گا

64 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ يَحْيَى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ إِلَّا الْقُرْآنَ فَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ شَيْئًا فَلْيَمْحُهُ. (2:56)

توضیح مصنف:قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: زَجْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِتْبَةِ عَنْهُ سِوَى الْقُرْآنِ اَرَادَ بِهِ الْحَثَّ عَلٰى حِفْظِ السُّنَنِ دُوْنَ الْاِتِّكَالِ عَلٰى كِتْبَتِهَا وَتَرْكِ حِفْظِهَا وَالتَّفَقُّهِ فِيْهَا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا اِبَاحَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ شَاهٍ كَتْبَ الْخُطْبَةِ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو بِالْكِتْبَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے حوالے سے صرف قرآن کو نوٹ کیا کرو۔ جس شخص نے میری کوئی بات نوٹ کی ہو' وہ اسے مٹا دے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کے علاوہ کسی بھی چیز کو نوٹ کرنے سے منع کرنا' اس سے مراد یہ

63- إسناده صحيح على شرط مسلم . أبو خيثمة: زهير بن حرب بن شداد، وأبو عامر العقدي: هو عبد الملك بن عمرو القيسي. وأخرجه أحمد 3/497 و5/425، والبزار 187 عن محمد بن المثنى كلاهما عن أبي عامر العقدي بهذا الإسناد، قال الهيثمي في مجمع الزوائد 1/149، 150: رواه أحمد والبزار، ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه ابن سعد في الطبقات 1/387 من طريق عبد الله بن مسلمة بن قعنب.

64- اسناده قوي' كثير بن يحيى صاحب البصري' ذكره ابن حبان في "الثقات" 9/26' و باقي السند على شرطهما وأخرجه أحمد 3/12 و21 و39 و56، ومسلم 3004 في الزهد: باب التثبت في الحديث، والدارمي 1/119، والنسائي في فضائل القرآن 33 والخطيب في تقييد العل ص 29 و30 و31 من طرق عن همام، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم في المستدرك 1/126، 127 من طريق أبي الوليد، عن همام، به، ووافقه الذهبي.

AlHidayah - الهداية

ہے: آپ ﷺ احادیث کو یاد رکھنے کی ترغیب دیں' ایسا نہ ہو کہ احادیث نوٹ کرلیں اور انہیں یاد نہ کریں اور ان میں غور وفکر نہ کریں۔

اس مؤقف کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوشاہ یمنی کو حجۃ الوداع کا خطبہ نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی' جو خطبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنا تھا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو بھی احادیث نوٹ کرنے کی اجازت دی تھی۔

65 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِطْرٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْهُ عِلْمٌ. (1:78)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى عِنْدَنَا مِنْهُ يَعْنِي بِاَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ وَاَخْبَارِهِ وَاَفْعَالِهِ وَاِبَاحَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جب نبی اکرم ﷺ ہم سے رخصت ہوئے' تو پروں کے ساتھ اڑنے والے ہر پرندے کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ "کے بارے میں بھی ہمارے پاس کوئی نہ کوئی علم تھا" سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اوامر' نواہی' اطلاعات' افعال اور مباح قرار دینے کے حوالے سے (ہمیں علم مل چکا تھا)۔

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ اَدّٰى مِنْ اُمَّتِهٖ حَدِيْثًا سَمِعَهٗ

اس بات کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اپنی اُمت کے اس فرد کو دعا دی ہے جو کسی سنی ہوئی حدیث کو آگے منتقل کردے

66 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

65- إسناده صحيح . محمد بن عبد الله بن يزيد: هو المقرء، ثقة، وباقى السند على شرط الصحيح . وأخرجه الطبرانى 1647 عن محمد بن عبد الله الحضرمى، عن محمد بن عبد الله بن يزيد بهذا الإسناد، وزاد: ما بقى شىء يقرب من الجنة ويباعد عن النار إلا وقد بيّن لكم . وأخرجه البزار 147 قال: كتب إلى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، يخبرنى فى كتابه أن ابن عيينة حدثه عن فطر بن خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/153 عن ابن نمير و162، والطيالسى 479 من طريق شعبة، كلاهما عن الأعمش، عن منذر الثورى، يحدث عن أصحابه، عن أبى ذر. قال الهيثمى فى مجمع الزوائد 8/263: رواه أحمد والطبرانى، ورجال الطبرانى رجال الصحيح.

(متن حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعَى مِنْ سَامِعٍ . (5:12)

16
16

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے بات کوئی بات سنے اور پھر اسی طرح آگے پہنچا دے' جس طرح اسے سنا تھا' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں' وہ شخص اس کو زیادہ بہتر محسوس کرتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہے''۔

ذِكْرُ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ بَلَّغَ اُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا صَحِيحًا عَنْهُ

اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونے کا تذکرہ' جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ایک صحیح حدیث کی تبلیغ کرے

67 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ بن عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ هُوَ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِّنْ عِنْدِ مَرْوَانَ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ اِلَّا لِشَيْءٍ سَاَلَهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اَجَلْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنِّي حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ

66– إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، قال الحافظ في التقريب : صدوق، وقد تغير بأخرة، فكان ربما تلقّن فمثله لا يرقى حديثه إلى الصحة . وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7/331 من طريق محمد بن يونس السامي، عن عبد الله بن داوُد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/437، والترمذي 2657 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، وأخرجه ابن ماجة 232 في المقدمة: باب من بلغ علمًا، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/45، من طريق شعبة، عن سماك بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي في المسند 1/14، والحميدي 88 ، والترمذي 2658 ، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص322، والبيهقي في معرفة السنن والآثار 1/15، والخطيب في الكفاية ص 29، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 45، والبغوي في شرح السنة 112 من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عبد الملك بن عمير، عن عبد الرحمٰن بن عبد الله، به. البيهقي في دلائل النبوة 1/23، والخطيب في الكفاية ص 173 . وأخرجه الخطيب في شرف أصحاب الحديث 26 ، وابن عبد البر في جامع العلم ص 45 و46 . وأخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان .2/90 وسيورد المؤلف برقم 68 من طريق شيبان، عن سماك، وبرقم 69 من طريق إسرائيل، عن سماك، بهذا الإسناد. وعن جبير بن مطعم عند أحمد 4/80و82، وابن ماجة 231 والدارمي 1/74، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/41، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 25 ، الطبراني في الكبير 1541 ، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل 1/10–11، وأبي يعلى في مسنده 1/349، والحاكم .1/87 وعن أبي سعيد الخدري عند البزار 141 ، والرامهرمزي 5 . وعن النعمان بن بشير عند الحاكم 1/88، وصححه، ووافقه الذهبي . قال الحاكم: وعن جماعة من الصحابة، منهم عمر وعثمان وعلي ومعاذ بن جبل وابن عمر وابن عباس وأبو هريرة وغيرهم. وعن أنس عند أحمد 3/225، وابن ماجة 236 ، وابن عبد البر .1/41 وعن أبي الدرداء عند الدارمي 1/75، .76

بِفِقْهِهٖ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ الْوُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ. (1:2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابان (اپنے والد جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے سوچا اس وقت مروان نے انہیں کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے ہی بلوایا ہوگا۔

میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ اس نے ہم سے کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا تھا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو مجھ سے کوئی بات سنے اور اسے محفوظ کر لے۔ یہاں تک کہ دوسرے تک اسے پہنچا دے۔ کیونکہ بعض اوقات فقہ (یعنی دینی علم) کی کوئی بات سننے والا شخص، اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے، جو اس سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے''۔

بعض اوقات دینی بات کا علم حاصل کرنے والا شخص عالم نہیں ہوتا۔

تین خصوصیات ایسی ہیں، جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا۔

عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' حکمرانوں کے لئے خیر خواہی رکھنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا۔

کیونکہ ان لوگوں کی دعا غیر موجود افراد تک بھی پہنچتی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَضْلِ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَدّٰى مَا وَصَفْنَا كَمَا سَمِعَهٗ سَوَاءً مِنْ غَيْرِ تَغْيِيرٍ وَلَا تَبْدِيلٍ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ فضیلت اس شخص کو حاصل ہوگی، جو ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق احادیث کو منتقل کرتا ہے (یعنی جس طرح اس نے احادیث کو سنا تھا) اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدیلی کے نقل کر دیتا ہے

67- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 5/183، وأبو داوٗد 3660 في العلم: باب فضل نشر العلم، والترمذي 2656 في العلم: باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، والدارمي 1/175، وابن عبد البر في جامع بيان العلم 1/39، والرامهرمزي في المحدث الفاصل 3 و 4، وابن أبي عاصم في السنة 94، والطحاوي في مشكل الآثار 2/232، والخطيب في شرف أصحاب الحديث 24، والطبراني 4890 و 4891 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 230، والطبراني 4994 و 4925 من طريقين عن زيد بن ثابت ومن حديث جبير بن مطعم أخرجه الحاكم 1/86، 87، وصححه، ووافقه الذهبي.

68 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أبيه بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ سَمِعَ مِنِّیْ حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو مجھ سے کوئی بات سنے اور پھر اسے آگے پہنچا دے۔ اسی طرح جیسے اس نے اسے سنا تھا' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں' وہ شخص اسے زیادہ بہتر طور پر محفوظ کرتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ نَضَارَةِ الْوَجْهِ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ بَلَّغَ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً صَحِيْحَةً كَمَا سَمِعَهَا

قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ روشن ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک مستند حدیث کو اسی طرح آگے نقل کر دے جس طرح اس نے اسے سنا تھا

69 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مسعود عن اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ . (1:2)

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے' جو ہم سے کوئی بات سنے اور جس طرح اسے سنا تھا' اسی طرح آگے پہنچا دے' کیونکہ بعض اوقات (براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں وہ شخص زیادہ بہتر طور پر محسوس کر سکتا ہے' جس تک وہ بات پہنچائی گئی ہو''۔

68- إسناده حسن، وتقدم برقم 66 من طريق علي بن صالح، عن سماك، بهذا الإسناد. وأوردت تخريجه من طرقه هناك.

69- إسناده حسن، وأخرجه أحمد 1/437 عن عبد الرزاق، عن إسرائيل، بهذا الإسناد، وتقدم تخريجه من طرقه برقم 66 .

ذِكْرُ عَدَدِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي اسْتَأْثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهَا دُوْنَ خَلْقِهِ

ان اشیاء کی تعداد کا تذکرہ' جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' اس کی مخلوق کے پاس نہیں ہے

70 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الدُّوْرِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُ مَا تَضَعُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ. (3:30)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا (یعنی لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی پیدا ہوگی) اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ کل کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ بارش کب ہوگی؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی سرزمین پر مرے گا؟ اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

71 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا مَا فِيْ

70- حديث صحيح، حفص بن عمر الدوري ضعيف في الحديث. وأخرجه البغوي في شرح السنة 1170 من طريق علي بن حجر، عن إسماعيل بن جعفر بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 4679 في التفسير: باب (اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى) من طريق مالك و 7379 في التوحيد: باب (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا) من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/24 و52 و58، والبخاري 1039 في الاستسقاء: باب لا يدري متى يجيء المطر إلا الله، والطبري 21/88 من طريق سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به وأخرجه أحمد 2/85، 86، ومن طريقه الطبراني 13344 من طريق شعبة، والبخاري مختصرًا 4778 في التفسير: (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) من طريق ابن وهب، كلاهما عن عمر بن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر، عن أبيه، عن ابن عمر. وأخرجه البخاري 4627 في التفسير: باب (وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ)، والنسائي في النعوت كما في التحفة 5/365 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر. وأخرجه الطبراني 13246 من طريق الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عمر.

71- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله.

غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَاْتِي الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ. (3:30)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم کس چیز کو جنم دے گا؟ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور یہ بات جانتا ہے کل کیا ہوگا؟''

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی؟ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کون سی جگہ پر فوت ہوگا؟

اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی یہ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْعِلْمِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا مَعَ الْاِنْهِمَاكِ فِيهَا وَالْجَهْلِ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ وَمُجَانَبَةِ اَسْبَابِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی دنیاوی اُمور کا علم حاصل کرے اور پھر اس میں انہماک اختیار کر لے اور آخرت کے اُمور سے ناواقف رہے اور اس کے اسباب سے لاتعلق رہے

72 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ جِيفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْاٰخِرَةِ. (2:76)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج، متکبر، کنجوس اور بازاروں میں چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو رات کو مردار (کی طرح) سوتا ہے اور دن کے وقت گدھے (کی طرح وقت گزارتا ہے)۔

وہ دنیاوی امور کے بارے میں واقفیت رکھتا ہے لیکن آخرت کے بارے میں جاہل ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَتَبُّعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

مسلمان شخص کے لئے قرآن کے متشابہات کی پیروی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

72- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البيهقي في السنن 10/194 من طريق أبي بكر القطان، عن أحمد بن يوسف السلمي، بهذا الإسناد.

73 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يزيد بن إبراهيم التسترى قال حدثنى بن اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاعْلَمُوا اَنَّهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ. (2:3)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں سے بعض محکم آیات ہیں۔''

یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر تک تلاوت کی پھر ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو' جو اس کی متشابہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں' تو تم یہ بات جان لو! یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان سے بچو۔''

74 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَالْمِرَاءُ فِى الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ ثَلَاثًا مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ. (1:27)

توضیح مصنف: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ اَضْمَرَ فِيْهِ الِاسْتِطَاعَةَ يُرِيْدُ اعْمَلُوْا بِمَا عَرَفْتُمْ مِنَ الْكِتَابِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَقَوْلُهٗ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ فِيْهِ الزَّجْرُ عَنْ ضِدِّ هٰذَا الْاَمْرِ وَهُوَ اَنْ لَا يَسْاَلُوْا مَنْ لَا يَعْلَمُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ پر قرآن سات حروف میں نازل کیا گیا ہے۔'' ''قرآن کے بارے میں بحث کرنا کفر ہے۔

73– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/256، والبخارى 4547 فى التفسير: باب (مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ) ، ومسلم 2665 فى العلم: باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، وأبو داؤد 4598 فى السنة: باب النهى عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن، والترمذى 2993 و 2994 فى التفسير: باب ومن سورة آل عمران، والدارمى 1/55، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/545، والطبرى 6610 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208 من طريق عن يزيد بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

74– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو حازم: هو سلمة بن دينار، وأخرجه أحمد 2/300، والطبرى 7 ، والنسائى فى فضائل القرآن 118 ثلاثتهم من طريق أنس بن عياض بهذا الإسناد . وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 11/26، من طريق عبد الوهاب الوراق، عن أبى ضمرة، عن أبى حازم، به، وقد تصحف فيه حازم بالحاء المهملة إلى خازم بالخاء المعجمة. وأخرجه أحمد 2/332، والبزار 2313 من طريق محمد بن بشر، وأحمد 2/440، من طريق ابن نمير، وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد 7/151.

(یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر فرمایا:)

''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آ جائے' تم اس پر عمل کرو اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تمہیں اس میں سے جو چیز سمجھ آ جائے' تم اس پر عمل کرو''۔اس میں استطاعت کا ذکر پوشیدہ ہے۔آپ کی مراد یہ ہے: کتاب کے حوالے سے تم جس حکم کو شناخت کر لو' اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔

روایت کے یہ الفاظ: ''اور جس چیز کے بارے میں تمہیں علم حاصل نہ ہو سکے' تم اسے اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

اس میں اس حکم کی خلاف ورزی کی ممانعت ہے اور وہ حکم یہ ہے: لوگ ایسے شخص سے مسائل دریافت نہ کریں جو علم نہیں رکھتا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰى عَالِمِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تم لوگ جس چیز سے ناواقف ہو' اس کو اس کے عالم کی طرف لوٹا دو''

75 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عن أبي الأحوص عَنِ ابْنِ مسعود رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ. (1:27)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ہر آیت کا ایک ظاہری مفہوم ہے' اور ایک باطنی مفہوم ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَادَلَةِ النَّاسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَعَ الْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں بحث مباحثہ کریں اور جو شخص ایسا کرتا ہے' اس سے لاتعلق رہنے کا حکم ہونا

76– (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا

75– إسناده حسن، وأخرجه الطبراني في الكبير 10090 والبزار 2312 من طريقين. وأخرجه الطبري 10 من طريق محمد بن حميد الرازي.

الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أيوب يحدث عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): قَرَاَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ) (آل عمران: 7) إلى قوله: (أولى الْاَلْبَابِ) قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْهِ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ مَطَرٌ: حَفِظْتُ اَنَّهُ قَالَ: لَا تُجَالِسُوْهُمْ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ. (2:3)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَيُّوْبُ عَنْ مَطَرٍ الوراق وابن أبى مليكة جميعا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''وہی وہ ذات ہے' جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے' جس میں بعض محکم آیات ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔''

(یہ آیت یہاں تک ہے) ''سمجھدار لوگ''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس بارے میں بحث کرتے ہیں' تو یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان لوگوں سے بچو''۔

مطر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ بات یاد ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

''تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے مراد لئے ہیں' تو تم ان سے بچنا۔''

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایوب نے یہ روایت مطر وراق اور ابن ابوملیکہ دونوں سے سنی ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعِلْمِ الَّذِىْ يُتَوَقَّعُ دُخُوْلُ النَّارِ فِى الْقِيَامَةِ لِمَنْ طَلَبَهُ

اس علم کی صفت کا تذکرہ جس کے طلب گار کے بارے میں یہ توقع ہے' وہ قیامت کے دن جہنم میں داخل ہوگا

77 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنِ بن جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ. (2:109)

76- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطبرى فى جامع البيان 6606 من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/48، وابن ماجة 47 فى المقدمة: باب اجتناب البدع والجدل، والطبرى 6605 و 6607 و 6609، والطحاوى فى مشكل الآثار 3/208، من طريق أيوب، عن ابن أبى مليكة، عن عائشة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم علم اس لئے حاصل نہ کرو' تاکہ اس کی وجہ سے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو' اور تم لوگ اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرو' اور اس کے ذریعے خود کو محفل میں نمایاں کرنے کی کوشش کرو' جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) جہنم ہے''۔

78 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قال حدثنا بن وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَاَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ أَنْبَأَنَا بْنُ وَهْبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. (2:109)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرتا ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے' لیکن وہ شخص اسے کسی دنیاوی فائدے کے لئے حاصل کرتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پاسکے گا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُجَالَسَةِ اَهْلِ الْكَلَامِ وَالْقَدَرِ وَمُفَاتَحَتِهِمْ بِالنَّظَرِ وَالْجِدَالِ

اہل کلام اور تقدیر کے منکرین کی ہم نشینی اور ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

79 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ وَهَارُوْنُ بن معروف قالا حدثنا المقرىء قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنٍ

77– رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا ان فيه عنعنة ابن جريج، وأبى الزبير . يحيى بن أيوب: هو الغافقى المصرى، وابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم الجمحى بالولاء ، وأخرجه ابن ماجة 254 فى المقدمة: باب الانتفاع بالعلم والعمل به، عن محمد بن يحيى، عن ابن أبى مريم، بهذا الإسناد، قال البوصيرى فى زوائده ورقة 20: هذا إسناد رجاله ثقات على شرط مسلم. وأخرجه الحاكم 1/86، وابن عبد البر ص 226، من طرق عن ابن أبى مريم، بهذا الإسناد . وفى الباب عن ابن عمر عند ابن ماجة 253 ، وإسناده ضعيف، وعن كعب بن مالك عند الترمذى 2656 ، والحاكم 1/86، وإسناده ضعيف، وعن حذيفة عند ابن ماجة 259 ، وعن أبى هريرة عند ابن ماجة 260 ، وإسنادهما ضعيف، وعن أنس عند البزار 178 ، فيتقوى الحديث بهذه الشواهد، ويصح.

78– حديث صحيح، وأخرجه الحاكم فى المستدرك 1/85 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ المصرى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/338، وأبو داؤد 3664 فى العلم: باب فى طلب العلم لغير الله، وابن ماجة 252 فى المقدمة، وابن عبد البر فى جامع بيان العلم ص230، والبغدادى فى اقتضاء العلم العمل برقم 102 .

الْحَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ. (1:23)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور انہیں پہلے مخاطب نہ کرو۔"

ذِكْرُ مَا كَانَ يَتَخَوَّفُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمَّتِهٖ جِدَالَ الْمُنَافِقِ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے حوالے سے اس بات کا اندیشہ تھا' کہ منافق کے ساتھ بحث کی جائے گی

80 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ جِدَالُ الْمُنَافِقِ عَلِيمُ اللِّسَانِ. (3:22)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگوں کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' تم چرب زبان منافق کے ساتھ بحث کرو گے۔"

81 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

79- إسناده ضعيف لجهالة حكيم بن شريك الهذلي. وأخرجه أحمد 1/30، ومن طريقه ابنه عبد الله في السنة 673، وأبو داؤد 4710 في السنة: باب في القدر، وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 3/15 كلاهما عن المقرء، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي عاصم 330 عن ابن أبي شيبة، والحاكم 1/85، والبيهقي في السنن 10/204 من طريق عبد الصمد بن الفضل البلخي، كلاهما عن المقرء، به. وأخرجه أبو داؤد 4720 في السنة: باب في ذراري المشركين، عن أحمد بن سعيد الهمداني.

80- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار 170 عن محمد بن عبد الملك، عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وقال: لا نحفظه إلا عن عمر، وإسناد عمر صالح، فأخرجناه عنه (برقمي 168 و169) وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران. أخرجه الطبراني في الكبير 18/ 593 من طريق عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، عن حسين المعلم، به، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، ونسبه إلى الطبراني والبزار، وقال: ورجاله رجال الصحيح. وفي الباب عن عمر عند أحمد 1/22 و44، والبزار 168 و 169، ذكره الهيثمي في المجمع 1/187، وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله موثوقون.

(متن حدیث): إِن مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَاَ الْقُرآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيَّرَهُ إِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهٖ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ اَمِ الرَّامِي قَالَ بَلِ الرَّامِي . (3:22)

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں یہ اندیشہ ہے ایک شخص قرآن کا علم حاصل کرے گا۔ یہاں تک کہ جب اس کا قرآن کا عالم ہونا معروف ہو جائے گا اور وہ شخص اسلام (کی تعلیمات) کا محافظ ہوگا' تو وہ جو اللہ کو منظور ہوگا' تو وہ اس میں کوئی تبدیلی کرے گا' وہ اس سے کھسک جائے گا اور اسے اپنی پشت کے پیچھے رکھ دے گا۔ وہ اپنے پڑوسی کے پیچھے تلوار لے کر دوڑے گا اور اس پر شرک کا الزام عائد کرے گا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان میں سے کون مشرک ہونے کے زیادہ قریب ہوگا' جس پر الزام عائد کیا گیا ہے؟ یا وہ شخص جو الزام عائد کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو الزام عائد کر رہا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْعِلْمَ النَّافِعَ رَزَقَنَا اللّٰهُ اِيَّاهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو یہ چیز عطا کرے

82 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ . (5:12)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے''۔

81- أخرجه البزار برقم 175 عن محمد بن مرزوق، والحسن بن أبي كبشة كلاهما عن محمد بن بكر البُرساني، بهذا الإسناد، وقال: لا نعلمه يروى إلا عن حذيفة، وإسناده حسن، والصلت مشهور، ومن بعده لا يسأل عن أمثالهم. وقد نسبه الهيثمي في مجمع الزوائد 1/187، 188 إلى البزار، وقال: إسناده حسن.

82- إسناده حسن، رجاله رجال مسلم، أسامة بن زيد وهو الليثي مولاهم، أبو زيد المدني، صدوق يهم، فهو حسن الحديث، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/185 ومن طريقه أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم ص215، وأخرجه ابن ماجة 3843 في الدعاء: باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/181-182، بلفظ المؤلف هنا، ونسبه إلى الطبراني في الأوسط وقال: إسناده حسن. وانظر حديث أنس الآتي، مع تخريجه.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّقْرُنَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي التَّعَوُّذِ مِنْهَا اَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةً

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے ہم نے جس چیز کا تذکرہ کیا ہے (یعنی نفع دینے والے علم کے ہمراہ) چند دیگر چیزوں سے بھی پناہ مانگے

83 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ . (5:12)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے عمل سے جو بلند نہ ہو' اور ایسے دل سے' جو ڈرے نہیں اور ایسی بات سے' جو سنی نہ جائے۔ (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

ذِكْرُ تَسْهِيْلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا طَرِيْقَ الْجَنَّةِ عَلٰى مَنْ يَّسْلُكُ فِي الدُّنْيَا طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص دنیا میں علم کے حصول کے راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے

84 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ الزَّاهِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

83- إسناده صحيح على شرط مسلم.وأخرجه الطيالسي 2007 ، وابن أبي شيبة 10/187، 188، وأحمد 3/192، 255، وأبو نعيم في الحلية 6/252 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/283، والنسائي 8/264 في الاستعاذة: باب الاستعاذة من الشقاق والنفاق وسوء الأخلاق، والحاكم 1/104، من طريقين عن خلف بن خليفة، عن حفص بن أخي أنس، عن أنس، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 19635 ، ومن طريقه البغوي عن معمر بن راشد، عن أبان هو ابن أبي عياش، وهو متروك، عن أنس، به.وفي الباب عن زيد بن أرقم عند ابن أبي شيبة 10/187، ومسلم 2722 ، وابن عبد البر ص 215وعن عبد الله بن عمرو عند الترمذي 3482 ، والنسائي .8/255وعن أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 10/187، والنسائي 8/263، والحاكم 1/104، وابن عبد البر ص.215وعن ابن مسعود عند ابن أبي شيبة .10/187وعن ابن عباس عند ابن عبد البر ص 214، .215

84- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 8/729، وأحمد 2/407، وأبو داؤد 3643 في العلم: باب الحث على طلب العلم، والترمذي 2646 في العلم: باب فضل العلم، والدارمي 1/99، والحاكم 1/88، و89، والبغوي في شرح السنة 130 ، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ص 13و14 من طرق عن الأعمش بهذا الإسناد . وأخرجه باطول مما هنا أحمد 2/252، ومسلم 2696 في القراء ات وابن ماجة 225 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، من طريقين، عن الأعمش بهذا الإسناد.

(متن حدیث): مَن سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. (1:2)

۞۞ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پہ چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے سست کر دے۔ اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا''۔

ذِكْرُ بَسْطِ الْمَلَائِكَةِ اَجْنِحَتَهَا لِطَلَبَةِ الْعِلْمِ رِضًا بصنيعهم ذلك

اس بات کا تذکرہ کہ علم کے طلب گار کے طرزِ عمل سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں

85 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ اَنْبُطُ الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ. (1:2)

۞۞ زر بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے؟ تو زر نے جواب دیا: میں علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں' تو حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو فرشتے اس شخص کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں''۔

ذِكْرُ اَمَانِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ النَّارِ مَنْ اَوَى اِلَى مَجْلِسِ عِلْمٍ وَنِيَّتُهُ فِيهِ صَحِيحَةٌ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص علم کی مجلس میں جاتا ہے' اور اس بارے میں اس کی نیت صحیح ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے امان دے دیتا ہے

85- إسناده حسن من أجل عاصم وهو ابن أبى النجود. وهو فى مصنف عبد الرزاق برقم 795، ومن طريقه وأخرجه أحمد 4/239، وابن ماجة 226 فى المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والطبرانى 7352 وصححه ابن خزيمة 193. وأخرجه أحمد 4/239و 240و 241، والنسائى 1/98 فى الطهارة، والطبرانى 7373 و 7382 و 7388، ابن عبد البر فى جامع بيان العلم وفضله ص 1/32 من طرق عن عاصم، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 1/100 من طريق عبد الوهاب بن بخت، عن زر بن حبيش، عن صفوان، وصححه، ووافقه الذهبى. وأخرجه الطبرانى 7348 من طريق المنهال بن عمرو، عن زر بن حبيش، عن عبد الله بن مسعود، عن صفان بن عسال.

86 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ و أما الآخر فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عنه . (1:2)

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کچھ لوگ آپ کے ساتھ موجود تھے۔ تین آدمی آئے اوران میں سے دو آدمی آپ کی طرف آگئے اور ایک شخص چلا گیا' جب وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے' توان دونوں نے سلام کیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے حلقے میں گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا' جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔

جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق تھا' تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی گفتگو) سے فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں ان تین لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ عطا کی۔ دوسرے شخص نے حیا کی' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کی اور تیسرے شخص نے منہ پھیر لیا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا''۔

ذِكْرُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ طَالِبِ الْعِلْمِ وَمُعَلِّمِهِ وَبَيْنَ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ علم کا طالب اور معلم اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص برابر ہوتے ہیں

87 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قال حدثنا المقرىء قَالَ اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو صَخْرٍ اَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

86- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة 3334 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، بهذا الإسناد. وهو عند مالك في الموطأ 3/132 في جامع السلام، ومن طريقه أخرجه البخاري 66 في العلم: باب من قعد حيث ينتهي به المجلس، و 474 في الصلاة: باب الحلق والجلوس في المسجد، ومسلم 2176 في السلام: باب من أتى مجلسًا فوجد فرجة فجلس فيها، والترمذي 2724 في الاستئذان، والنسائي في العلم كما في التحفة 11/111. وأخرجه أحمد 5/219 من طريق يحيى بن أبي كثير، عن ابن أبي طلحة، به.

(متن حدیث): مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنَا هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ دَخَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَالنَّاظِرِ اِلٰى مَا لَيْسَ لَهُ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص ہماری اس مسجد میں بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کی تعلیم دینے کے لئے آتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے اور جو شخص اس میں اس کی بجائے کسی اور وجہ سے آتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو اس چیز پر نظر رکھے ہوئے ہو جو اس کی نہ ہو۔"

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَبْلُ

ان علماء کی صفت کا تذکرہ جنہیں وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

88 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيْلٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ

(متن حدیث): كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اِنِّي اَتَيْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ فِي حَدِيْثٍ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ اَمَا جِئْتَ لِتِجَارَةٍ اَمَا جِئْتَ اِلَّا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاَوْرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانٌ وَاضِحٌ اَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِيْنَ لَهُمُ الْفَضْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا هُمُ الَّذِيْنَ يُعَلِّمُوْنَ عِلْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ الْعُلُوْمِ اَلَا تَرَاهُ

87- إسناده حسن، وأخرجه الحاكم في المستدرك 1/91 من طريق عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، فقد احتجا بجميع رواته، ثم لم يخرجاه، ولا أعلم له علة.

88- حديث حسن، إسناده ضعيف لضعف داوٗد بن جميل ويقال: الوليد بن جميل وكثير بن قيس ويقال: قيس بن كثير- والأول أكثر، وأخرجه أبو داوٗد 3641 في أول كتاب العلم، وابن ماجة 223 في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، والدارمي 1/98، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 39و40، والطحاوي في مشكل الآثار 1/429، والبغوي 129 ، من طرق عن عبد الله بن داوٗد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/196، وابن عبد البر، 37 و38 و41 من طرق عن عاصم بن رجاء، به . وأخرجه أبو داوٗد 3642 من طريق محمد بن الوزير الدمشقي، حدثنا الوليد قال: لقيتُ شبيب بن شيبة، فحدثني عن عثمان بن أبي سودة، عن أبي الدرداء ... وهذا سند حسن في الشواهد، فيتقوى الحديث به.

AlHidayah - الهداية

يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَنْبِيَاءُ لَمْ يُوَرِّثُوا اِلَّا الْعِلْمَ وَعِلْمُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّتُهُ فَمَنْ تَعَرَّى عَنْ مَّعْرِفَتِهَا لَمْ يَكُنْ مِّنْ وَّرَثَةِ الْاَنْبِيَاءِ .

کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں: میں مسجد دمشق میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور بولا: اے حضرت ابودرداء! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ ایک حدیث کے بارے میں (دریافت کرنے کے لئے)

مجھے یہ پتہ چلا ہے' آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم کسی اور کام کے سلسلے میں نہیں آئے؟ کیا تم تجارت کے لئے نہیں آئے؟ کیا تم صرف اس حدیث کے لئے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے راستے پر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس شخص کو جنت کے راستے پر چلاتا ہے' اور طالب علم سے خوش ہو کر' فرشتے اپنے پر اس پر بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز' یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں' بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی۔ بے شک علماء' انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء' وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے ہیں۔ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے۔ وہ بڑا حصہ حاصل کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ہم نے جس فضیلت کا ذکر کیا ہے یہ ان علماء کو حاصل ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی تعلیم دیتے ہیں' انہیں حاصل نہیں ہوگی جو دوسرے علوم سکھاتے ہیں۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''علماء' انبیاء کے وارث ہیں''۔

تو انبیاء وراثت میں صرف علم چھوڑتے ہیں اور ہمارے نبی کا علم آپ کی سنت ہے۔ جو شخص اس کی معرفت سے بے بہرہ ہوگا وہ انبیاء کا وارث نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا خَيْرَ الدَّارَيْنِ بِمَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ

جو شخص دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرے' اللہ تعالیٰ کے' اس کیلئے' دونوں جہانوں میں بھلائی کے ارادے کا تذکرہ

89 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ . (1:2)

17
17

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے' اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوتِیَ الْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهَا النَّاسَ

جس شخص کو حکمت دی گئی ہو' اور وہ شخص لوگوں کو اس کی تعلیم دے' اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

90 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

89- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 1037 في الزكاة: باب النهي عن المسألة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 71 في العلم: باب مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين . ومن طريقه 131 ، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 1/19، عن سعيد بن عفير، و 7312 في الاعتصام: باب قول النبي: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم ، عن إسماعيل بن أبي أويس، والطحاوي في مشكل الآثار 2/278 عن أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب، وابن عبد البر 1/18 من طريق سحنون، أربعتهم عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري 3116 في: باب قوله تعالى: (فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ) عن حبان بن موسى، عن عبد الله ابن المبارك، عن يونس بن يزيد، به وأخرجه أحمد 4/101، والدارمي 1/73، 74 من طريق عبد الوهاب بن أبي بكر، عن الزهري، به . وأخرجه مالك 2/ 900، و901، وأحمد 92 و93 و95 و96 و97 و98 و99 و104، ومسلم 1037 98 ، وابن ماجة 221 في المقدمة: باب فضل العلماء ، والدارمي 1/74، والطحاوي في المشكل 2/278 و279 و280، والطبراني في الكبير /19 729 و 782 783 و 784 و 785 و 786 و 787 و 792 و 797 و 810 و 815 و 860 و 864 و 868 و 869 و 871 و 904 و 906 911 و 912 و 918 و 929 ، والقضاعي في مسند الشهاب 346 و 954 . وابن عبد البر 1/18 و19، من طرق عن معاوية. وفي الباب عن ابن عباس عند أحمد 1/306، والترمذي 2647 في العلم: إذا أراد الله بعبد خيرًا فقهه في دينه ، والدارمي 2/297، والبغوي 132 . وعن أبي هريرة عند أحمد 2/234، وابن ماجة 220 ، والطبراني في الصغير 2/18، والطحاوي في مشكل الآثار 2/280، والقضاعي 345 ، وابن عبد البر .1/19 وعن ابن عمر عند ابن عبد البر 1/17، والطحاوي في مشكل الآثار .2/281

90- حديث صحيح، رجاله رجال مسلم غير داوُد الطائي، وهو ثقة 99 ومن طريقه البخاري 73 في العلم: باب الاغتباط في العلم، والبيهقي في السنن 10/88، وابن عبد البر في جامع بيان العلم ص 14، عن سفيان بن عيينة عن إسماعيل بن أبي خالد، بهذا الإسناد . وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 1/190 من طريق أبي عامر العقدي، وابن عبد البر ص 14 من طريق حامد بن يحيى ، كلاهما عن ابن عيينة، عن ابن أبي خالد، به. وأخرجه أحمد 1/358 و432، والبخاري 1409 في الزكاة: باب إنفاق المال في حقه، و 7141 في الأحكام: باب أجر من قضى بالحكمة، و 7316 باب ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله، ومسلم 816 في صلاة المسافرين: باب من يقوم بالقرآن ويعلمه، وابن ماجة 4208 في الزهد: باب الحسد، والنسائي في العلم كما في التحفة 7/134، ووكيع في الزهد 440 ، وابن المبارك فيه أيضًا 1205 وكذا المروزي في زياداته 994 ، البغوي 138 من طرق، عن إسماعيل بن أبي خالد، به . وفي الباب عن ابن عمر، سيأتي عند المصنف برقم 125 و 126 و 1937 . وعن أبي هريرة عند أحمد 3/279، والبخاري 5026 في فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، و 7232 في التمني، و 7528 في التوحيد، والنسائي في فضائل القرآن 098 ، والبيهقي في السنن 4/189 والطحاوي .1/191 وعن أبي سعيد الخدري عند ابن أبي شيبة 10/557، والطحاوي .1/191

(متن حدیث):لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا . (1:2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''صرف دوطرح کے لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے' اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ فِي فِقْهِهِ

اس بات کا بیان کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے
جس کو دین کی سمجھ بوجھ بھی حاصل ہو' اور اس کا اخلاق بھی اچھا ہو

91 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنُ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
(متن حدیث):خَيْرُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقِهُوا . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں' جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خِيَارَ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الْخِيَارُ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مشرکین میں سے جو لوگ بہتر سمجھے جاتے تھے' وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے' جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہوجائے

92 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث):اَلنَّاسُ مَعَادِنُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا .

(3:9)

91- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/466، 467 و469 عن عبد الرحمٰن بن مهدي، و481 عن وكيع، والبخاري في الأدب المفرد 285 عن حجاج بن منهال، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2476 ، وأحمد 2/485 عن حسن بن موسى، وعفان، وعبد الرحمٰن بن مهدي.

AlHidayah - الهداية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ بھلائی یا برائی کی کان (یعنی معدن) ہوتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ ان میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کرلیں۔''

ذكر البيان بأن العلم من خيار مَا يَخْلُفُ الْمَرْءَ بَعْدَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پیچھے جو چیز چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے بہتر علم ہے

93 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اَبِى كَرِيمَةَ هُوَ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ بَعْدَهُ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوا لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِى يَبْلُغُهُ اَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَدْ بَقِىَ مِنْ هٰذَا النوعِ اَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ حَدِيْثٍ بَدَّدْنَاهَا فِى سَائِرِ الْاَنْوَاعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ لِاَنَّ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ بِهَا اَشْبَهُ

عبیداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں تین چیزیں سب سے بہتر ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔ وہ صدقہ جاریہ جس کا اجر اس تک پہنچتا رہے اور وہ علم جس کے ذریعے اس شخص (کے مرنے) کے بعد

92- إسناده صحيح على شرط الشيخين. هشام: هو ابن حسان، ومحمد: هو ابن سيرين، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 196 من طريق يحيى بن يمان، عن هشام، بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق كثيرة عن أبي هريرة الحميدي 1045، وأحمد في المسند 2/257 و260 و391 و438 و485 و498 و525 و 539، وفي فضائل الصحابة 1518 و 1519 و 1673، والبخاري 3353 في الأنبياء: باب قوله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) و 3374 باب (اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ) و 3383 باب قوله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِى يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ ايَاتٌ لِلسَّائِلِينَ) و 3493 و 3496 في أول المناقب، و 3588 في المناقب أيضًا: باب علامات النبوة في الإسلام، و 4689 في التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِى يُوسُفَ وَاِخْوَتِهِ ايَاتٌ لِلسَّائِلِينَ)، ومسلم 02378 و 2526 في الفضائل، و 2638 160 في البر والصلة، والطحاوي في مشكل الآثار 4/315، والنسائي في التفسير كما في التحفة 9/479 و10/303، والبغوي في شرح السنة 3844 و 3845، والقضاعي في مسند الشهاب 606.

93- إسناده صحيح، إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة: ثقة. وباقي السند على شرط الصحيح. وأخرجه ابن ماجة 241 في المقدمة: باب ثواب معلم الناس الخير، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/248 عن إسماعيل بن عبيد بن أبي كريمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 1631 والبخاري في الأدب المفرد 38 وأبي داوُد 2880، وأحمد 2/372، والنسائي 6/251، والطحاوي في المشكل 1/85، والترمذي 1376، والبيهقي 6/278.

بھی نفع حاصل کیا جاسکے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوع میں سے ایک سو احادیث باقی ہیں جنہیں ہم نے اس کتاب کی مختلف انواع (یعنی ابواب) میں ذکر کیا ہے کیونکہ وہ مقام (ان احادیث کے مضمون) سے زیادہ مناسبت رکھتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِقَالَةِ زَلَّاتِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

اہل علم اور دین دار افراد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنے کا حکم ہونا

94 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْئَاتِ زَلَّاتِهِمْ . (1:78)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو۔''

ذِكْرُ اِيْجَابِ الْعُقُوْبَةِ فِى الْقِيَامَةِ عَلَى الْكَاتِمِ الْعِلْمَ الَّذِىْ يُحْتَاجُ اِلَيْهِ فِىْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کو جس علم کی ضرورت درپیش ہوتی ہے اسے چھپانے والے کے لئے قیامت کے دن سزا لازم ہونے کا تذکرہ

95 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا

94- وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد 465 والطحاوی فی مشكل الآثار 3/126، والبيهقی فی السنن 8/334، من طرق عن أبی بكر بن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد 4375 فی الحدود: باب فی الحد يشفع فيه، من طريقين عن محمد بن إسماعيل بن أبی فديك، عن عبد الملك بن زيد، عن محمد بن أبی بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/181، وأبو نعيم فی الحلية 9/43، والطحاوی فی مشكل الآثار 3/129، والبيهقی 8/267 و334،

95- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه أحمد 2/263 و305 عن أبی كامل البغدادی مظفر بن مدرك و 344 عن عفان بن مسلم، و 353 عن حسن بن موسى الأشيب، وأبو داؤد 3658 فی العلم: باب كراهية منع العلم، عن موسى بن إسماعيل، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی 2534 ، وابن أبی شيبة 9/55، وأحمد 2/495، والترمذی 2649 فی العلم: باب ما جاء فی كتمان العلم، وابن ماجة 261 فی المقدمة: باب من سئل عن علم فكتمه، من طريق عمارة بن زاذان، عن علی بن الحكم، به . وأخرجه ابن أبی شيبة 9/55، وأحمد 2/499 و508، والطبرانی فی الصغير 1/60 و114 و162، والبغوی 140 من طرق عن عطاء بن أبی رباح، به وصححه الحاكم 1/101 ووافقه الذهبی. وفی الباب عن عبد الله بن عمرو فی الحديث الذی بعده.

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا تَلَجَّمَ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (2:109)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صحت کی صراحت کرتی ہے

96 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ كَتَمَ عِلْمًا اَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ. (2:109)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کو چھپاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام ڈالے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ كِتْمَانِ الْعَالِمِ بَعْضَ مَا يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ اِذَا عَلِمَ اَنَّ قُلُوْبَ الْمُسْتَمِعِيْنَ لَهُ لَا تَحْتَمِلُهُ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے کچھ علم کو چھپا سکتا ہے ب اسے اس بات کا علم ہو کہ سننے والوں کے ذہن اس کو سمجھ نہیں سکیں گے

97 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ جَاءَ

96- إسناده حسن فى الشواهد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، والخطيب فى تاريخ بغداد 5/38، 39 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. ونسبه الهيثمي فى مجمع الزوائد 1/163، إلى الطبراني فى الكبير و الأوسط وقال: ورجاله موثوقون.

97- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 1/410 عن عثمان بن أبي شيبة، ومسلم 2794 34 فى صفات المنافقين: باب سؤال اليهود النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح.

تـهُ الْيَهُوْدُ فَسَالَتْهُ عَنِ الرُّوحِ فَنَزَلَتْ (وَيَسْالُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية (الاسراء: 85). (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں ایک ٹہنی (تنے) کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تم لوگوں کو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَعْمَشَ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْفَرِدِ فِي سَمَاعِ هٰذَا الْخَبَرِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ دُوْنَ غَيْرِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اعمش اس روایت کو عبداللہ بن مرہ سے نقل کرنے میں منفرد نہیں ہے

98 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْاَلُوْهُ فَيُسْمِعَكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْتَظِرُ الْوَحْيَ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُوْحٰى عَلَيْهِ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَرَاَ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) الآية

(الاسراء: 85). (3:64)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت سے گزر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک شاخ سے ٹیک لگا کر (چل رہے تھے)

98- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 2794 33 في صفات المنافقين: باب سؤال اليهود للنبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الروح، عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 7297 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، عن محمد بن عبيد بن ميمون، ومسلم 2794 33، والترمذي 3141 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 7/97، عن علي بن خشرم، كلاهما عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/444، 445، وأخرجه البخاري 125 في العلم: باب (وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) و 4721 في التفسير: باب (وَيَسْالُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ) و 7456 باب (وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ) و 7462 باب (اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْنَاهُ)، ومسلم 2794 32 و 33 34، والطبري في التفسير 15/155، والواحدي في أسباب النزول ص197، والطبراني في الصغير 2/86، من طريق الأعمش، به.

کچھ یہودی وہاں سے گزرے' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر تم ان سے کوئی سوال کرو (تو یہ مناسب ہوگا) تو ایک نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو' کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب بھی دے سکتے ہیں' جو تمہیں پسند نہ آئے۔

پھر ان لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوالقاسم ﷺ! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتایئے' تو نبی اکرم ﷺ کچھ دیر تک کھڑے ہوکر وحی کا انتظار کرتے رہے۔

مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ پر وحی نازل ہورہی ہے۔اس لئے میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ جب وحی نازل ہوگئی' تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں: تم فرمادو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے' اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

99 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ بن عَبَّاسٍ قَالَ

(متن حدیث): قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُوْدِ اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالُوْا سَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَاَلُوْهُ فَنَزَلَتْ (وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا) فَقَالُوْا: لَمْ نُؤْتَ مِنَ الْعِلْمِ نَحْنُ اِلَّا قَلِيْلًا وَقَدْ اُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ يُؤْتَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَنَزَلَتْ (قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّىْ) اَلْاٰيَةَ (الكهف: 109). (3:64)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش نے یہودیوں سے کہا: تم ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتاؤ' جس کے بارے میں ہم ان صاحب (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے دریافت کریں' تو ان لوگوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو' قریش نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرمادو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے' اور تم لوگوں کو تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔''

تو ان لوگوں نے کہا: کیا ہمیں تھوڑا سا علم دیا گیا ہے؟ جبکہ ہمیں تورات عطا کی گئی ہے' اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو' اسے بہت زیادہ بھلائی عطا کردی گئی' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

99- إسناده حسن، مسروق بن المرزبان: صدوق، له أوهام، وباقي رجاله على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 1/255، والترمذي 3140 في التفسير: باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي من الكبرى كما في التحفة 5/133، ثلاثتهم عن قتيبة بن سعيد.

AlHidayah - الهداية

''تم یہ فرمادو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لئے سیاہی بن جائیں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ سَرْدِ الْاَحَادِيْثِ حَذَرَ قِلَّةِ التَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ لَهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے' احادیث کی تعظیم وتوقیر میں کمی سے بچنے کے لئے آدمی مسلسل احادیث بیان کرنے کو ترک کرے

100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطاهر بن السرح قال حدثنا بن وهب قال أخبرني يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ. (2:109)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُ عَائِشَةَ: لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَرَادَتْ بِهٖ سَرْدَ الْحَدِيْثِ لَا الْحَدِيْثَ نَفْسَهُ.

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کیا تم لوگوں کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر حیرت نہیں ہوتی ہے؟ وہ میرے حجرے کے ایک طرف آکر بیٹھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

وہ مجھے یہ بات سنا رہے ہوتے ہیں' حالانکہ میں اس وقت نوافل ادا کر رہی ہوتی ہوں اور میرے نوافل مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ (احادیث بیان کر کے) اٹھ کے چلے بھی جاتے ہیں۔

اگر میری ان سے ملاقات ہوتی' تو میں انہیں ٹوکتی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تیزی کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح تم لوگ تیزی سے بات چیت کرتے ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ ''میں انہیں ٹوکتی''۔ اس سے مراد ان کے تیزی سے روایت بیان کرنے پر ٹوکنا ہے' محض روایت بیان کرنے پر ٹوکنا مراد نہیں ہے۔

100- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2493 في الفضائل: باب من فضائل أبي هريرة، عن حرملة بن يحيى، وأبو داوُد 3655 في العلم: باب في سرد الحديث، عن سليمان بن داوُد المهري، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/118 عن علي بن إسحاق، عن عبد الله، و 6/157، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن يونس بن يزيد به. وأخرجه أحمد 6/257، والترمذي 3639 في المناقب: باب في كلام النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريق أسامة بن زيد، وأبو داوُد 3654 في العلم من طريق ابن عيينة، كلاهما عن الزهري، به. وقولها: لم يكن يسرد الحديث كسردكم أي لم يكن يتابع الحديث استعجالًا بعضه إثر بعض لئلا يلتبس على المستمع، وعلقه البخاري 3568 في المناقب: باب صفة النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ جَوَابِ الْمَرْءِ بِالْكِنَايَةِ عَمَّا يُسْأَلُ وَإِنْ كَانَ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ مَدْحُهُ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی کسی پوچھے گئے سوال کا کنایہ کے طور پر جواب دے سکتا ہے

اگرچہ ایسی حالت میں آدمی کی اپنی تعریف ہو رہی ہو

101 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَيْلِي لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ . (3:65)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "جعرانہ" میں مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں گزارش کی: آپ عدل سے کام لیجئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہائے افسوس! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا، تو پھر تو میں برے نصیب والا ہو جاؤں گا"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْعَالِمَ عَلَيْهِ تَرْكُ التَّصَلُّفِ بِعِلْمِهِ وَلُزُومُ الْافْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ جل وعلا في كل حاله

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، عالم شخص پر یہ بات لازم ہے، وہ علم کی نسبت اپنی ذات کی طرف نہ کرے اور اسے ہر حالت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا محتاج تصور کرنا چاہیے

102 – (سندحدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوْسَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِي سَأَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا مُوْسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوْسَى: لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوْسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ

101– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاري 3138 في فرض الخمس: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/ 332 عن أبي عامر العقدي، عن قرة بن خالد، به. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 3/353 و354 و355، ومسلم 1063 في الزكاة: باب ذكر الخوارج وصفاتهم، وابن ماجة 172 ، والطبراني في الكبير 1753 من طرق عن أبي الزبير، عن جابر.

AlHidayah - الهداية

فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ تَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ لِمُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ. (3:4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کی اورحر بن قیس فزاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں ملاقات ہوگئی (یعنی جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام گئے تھے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں صاحبان کے پاس سے گزرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور بولے: اے ابوطفیل! آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میری اور میرے اس ساتھی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے والے ان صاحب کے بارے میں بحث ہوگئی ہے' جس کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان سے ملاقات کا راستہ مل جائے' تو کیا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اوران سے دریافت کیا:

کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں؟ جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی نہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی (ایسا نہیں ہے)

102- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2380 174 في الفضائل: باب من فضائل الخضر عليه السلام، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/116، والبخارى 78 في العلم: باب الخروج في طلب العلم، و 7478 في التوحيد: باب في المشيئة والإرادة والطبرى 15/282، من طريق الأوزاعى، عن الزهرى، بهذا الإسناد.. وأخرجه البخارى 74 في العلم: باب ما ذكر في ذهاب موسى صلى الله عليه وآله وسلم في البحر إلى الخضر، و 3400 في أحاديث الأنبياء : باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، من طريق صالح بن كيسان، عن الزهرى، به. وأخرجه الحميدى 371 ، وأحمد 5/117، 118، والبخارى 122 في العلم: باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أى الناس أعلم، و 3278 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، و 3401 في أحاديث الأنبياء ، و 4735 في التفسير: باب (وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ لا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا) ، و 4727 باب (قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ) ، و 6672 في الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسيًا في الإيمان، ومسلم 2380 في الفضائل، وأبو داوُد 4707 في السنة: باب في القدر، والترمذى 3149 في التفسير: باب ومن سورة الكهف، من طريق سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه أحمد 5/119، 120، والبخارى 2267 في الإجارة: باب إذا استأجر أجيرًا على أن يقيم حائطًا يريد أن ينقض، و 4726 في التفسير: باب (فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) من طريق ابن جريج، أخبرنى يعلى بن مسلم وعمرو بن دينار، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس . وأخرجه مختصرًا أبو داوُد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، من طريقين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس.

AlHidayah - الهداية

بلکہ ہمارا بندہ خضر (تم سے زیادہ علم رکھتا ہے)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی دعا مانگی' تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیا ان سے یہ کہا گیا:

جب تم مچھلی کو گم کرو گے' تو تم واپسی کی طرف آنا تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے گی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور جتنا اللہ کو منظور تھا وہ چلتے رہے۔ انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا کھانا ہمارے پاس لے کر آؤ' تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا طلب کیا تھا' کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی؟ جب ہم چٹان کے سائے میں آئے تھے' تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا۔

اور اس کا ذکر کرنا مجھے شیطان نے ہی بھلایا تھا۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ وہ جگہ ہے' جسے ہم تلاش کر رہے تھے' تو وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے ہوئے واپس آئے' تو ان دونوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا'

پھر ان دونوں کا وہ واقعہ ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْعَالِمِ السَّائِلَ بِالْاَجْوِبَةِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْبِيْهِ وَالْمُقَايَسَةِ دُوْنَ الْفَصْلِ فِى الْقِصَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ سوال کرنے والے شخص کو تشبیہ اور قیاس (یعنی مثال کے ذریعے) کوئی جواب دے سوال کا تفصیلی جواب نہ دے

103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ جَنَّةً عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ هٰذَا اللَّيْلَ قَدْ كَانَ ثُمَّ لَيْسَ شَيْءٌ اَيْنَ جُعِلَ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ. (3:65)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں' جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے' تو پھر جہنم کہاں ہے؟۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس رات کے بارے میں غور کیا؟ پہلے یہ تھی' پھر یہ نہیں ہوتی۔ تو یہ کہاں سے آتی ہے؟

103- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البزار 2196، والحاكم 1/36 وصححه، ووافقه الذهبي، من طريق محمد بن معمر، عن المغيرة بن سلمة المخزومي، بهذا الإسناد. قال الهيثمي في مجمع الزوائد 6/327: ورجاله رجال الصحيح.

اس نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے تو نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کر لیتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِعْفَاءِ الْمَسْؤُولِ عَنِ الْعِلْمِ عَنْ اِجَابَةِ السَّائِلِ عَلَى الْفَوْرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، جس شخص سے سوال کیا گیا ہے اس کے لئے یہ بات مباح ہے وہ سوال کرنے والے شخص کو فوری جواب دینے کی بجائے، ذرا دیر کے بعد جواب دے

104 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ وَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهُ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا قَالَ: اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: فَمَا إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْأَمْرُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. (3:65)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی بات جاری رکھی۔ حاضرین میں سے بعض حضرات نے یہ سمجھا کہ اس دیہاتی نے جو کہا ہے، نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ بات سن لی ہے اور آپ نے اس کے سوال کو پسند نہیں کیا۔

جبکہ بعض نے یہ سمجھا کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے۔

جب نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟

اس نے عرض کی: میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب امانت کو ضائع کیا جائے، تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

اس نے دریافت کیا: اس کو ضائع کرنے سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب معاملہ شدید ہو جائے، تو تم قیامت کا انتظار کرو۔[1]

104- وأخرجه أحمد 4/361 عن يونس وسريج بن النعمان، والبخاري 059 في العلم: باب من سئل علمًا وهو مشتغل في حديثه، و 6496 في الرقاق: باب رفع الأمانة، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 4232 عن محمد بن سنان، وعن إبراهيم بن المنذر، عن محمد بن فليح، والبيهقي في السنن 10/118 من طريق سريج بن النعمان، أربعتهم عن فليح بن، بهذا الإسناد.

[1] (حاشیہ: روایت کے آخری الفاظ کا مفہوم واضح نہیں ہو جاتا، تاہم ابن حبان کے محقق نے یہ بات بیان کی ہے، صحیح بخاری میں یہی روایت ''کتاب العلم'' میں منقول ہے) جس کے یہ الفاظ ہیں: ''حکومت کا معاملہ نااہل فرد کے سپرد کر دیا جائے''۔

جبکہ صحیح بخاری میں دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں۔

''جب معاملہ (یعنی حکومت) نااہل شخص کے حوالے کر دی جائے، تو تم قیامت کا انتظار کرو''۔

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ أَنْ يُغْضِيَ عَنِ الْإِجَابَةِ مُدَّةً ثُمَّ يُجِيبَ ابْتِدَاءً مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ کہ عالم کے لئے یہ بات مباح ہے جب اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ کچھ دیر کے لئے اس کا جواب نہ دے اور پھر نئے سرے سے بات شروع کر کے جواب دے

105 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ.

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ سَاعَتِهِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ شَيْءٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ أَوْ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ عَمَلٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ أَوْ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ مِثْلَ فَرَحِهِمْ بِهٰذَا. (3:65)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا۔ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں (یہاں) ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟

اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی' نہ تو نماز کے حوالے سے اور نہ ہی روزے کے حوالے سے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے عرض کی: میں نے کسی بڑے عمل کے حوالے سے تیاری نہیں کی ہے' البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اور کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں

105- إسناده صحيح. وتقدم تخريجه من جميع طرقه برقم 8.

دیکھا' جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اِلْقَاءِ الْعَالِمِ عَلٰى تَلَامِيذِهِ الْمَسَائِلَ الَّتِىْ يُرِيْدُ اَنْ يُّعَلِّمَهُمْ اِيَّاهَا ابْتِدَاءً وَحَثِّهِ اِيَّاهُمْ عَلٰى مِثْلِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عالم شخص اپنے شاگردوں کے سامنے کسی چیز کے بارے میں سوال رکھ سکتا ہے' جس کے بارے میں وہ یہ چاہتا ہو کہ انہیں اس حوالے سے تعلیم دے اور انہیں اس کی مثال کے ذریعے ترغیب دے

106– (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَنِىْ عَنْ شَىْءٍ فَلْيَسْاَلْنِىْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِىْ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِىْ مَقَامِىْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِىْ سَلُوْنِىْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: سَلُوْنِىْ بَرَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَ عَلَىَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِىْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ . (3:65)

❀❀ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے بعد باہر تشریف لائے۔ آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہو گئے۔ آپ

106– إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى صحيحه 2359 136 فى الفضائل، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20786، ومن طريقه أحمد 3/162، والبخارى 7294 فى الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، ومسلم 2359 فى الفضائل، والبغوى فى شرح السنة 3720 عن معمرن عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى 93 فى العلم: باب من برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، و 540 فى مواقيت الصلاة: باب وقت الظهر عند الزوال، ومسلم 2359 كلاهما عن أبى اليمان، عن شعيب، عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى 6362 فى الدعوات: باب التعوذ من الفتن، و 7089 باب التعوذ من الفتن، من طريقين عن هشام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه مختصرًا البخارى 749 فى الأذان: باب رفع البصر إلى الإمام فى الصلاة، و 6468 فى الرقاق: باب القصد والمداومة على العمل، من طريقين عن فليح، عن هلال بن على، عن أنس.

نے قیامت کا تذکرہ کیا اور اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس سے پہلے کچھ بڑے حیرت انگیز (واقعات رونما ہوں گے)

آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہو وہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرے۔ جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کرو گے میں تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو انہوں نے زیادہ رونا شروع کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت یہ کہنا شروع کیا: تم لوگ مجھ سے سوال کرو۔ تم لوگ مجھ سے سوال کرو' تو حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہ بات ارشاد فرماتے رہے کہ تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھو' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی میرے سامنے اس دیوار پر جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا' تو میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو (ایک ساتھ) کبھی نہیں دیکھا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَعْرِضُ لَهُ الْاَحْوَالُ فِىْ بَعْضِ الْاَحَايِيْنَ يُرِيْدُ بِهَا اِعْلَامَ اُمَّتِهِ الْحُكْمَ فِيْهَا لَوْ حَدَثَتْ بَعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے

بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کیفیت درپیش ہوتی تھی اور اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ اس صورتحال کے بارے میں اپنی اُمت کو تعلیم دے دیں تاکہ اگر وہ صورتحال آپ کے بعد درپیش ہو (تو انہیں کیا کرنا چاہئے؟)

107 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

107- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي، وأبو معاوية: محمد بن خازم، وأخرجه مسلم 788 225 في صلاة المسافرين: باب فضائل القرآن وما يتعلق به، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 31 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن عبدة، به. وأخرجه أحمد 6/138، والبخاري 2655 في الشهادات: باب شهادة الأعمى، و 5037 و 5038 في فضائل القرآن: باب نسيان القرآن، و 5042 باب من لم ير بأسًا أن يقول سورة البقرة، و 6335 في الدعوات: باب قول الله تعالى: (وَصَلِّ عَلَيْهِمْ)، ومسلم 788، وأبو داوُد 1331 في الصلاة: باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، و 3970 في الحروف والقراءات، من طرق عن هشام، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا. (5:17)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک شخص کی قرأت سن کر یہ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اس نے مجھے وہ آیت یاد کروادی ہے جو مجھے بھلادی گئی تھی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اعْتِرَاضِ الْمُتَعَلِّمِ عَلَى الْعَالِمِ فِيمَا يَعْلَمُهُ مِنَ الْعِلْمِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' شاگرد شخص' عالم کے سامنے اعتراض یعنی سوال پیش کرسکتا ہے' جو اس بارے میں ہو' جس کی تعلیم اسے دی گئی ہے

108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الأوزاعى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ

(متن حدیث): قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعْمَلُ فِيْ شَيْءٍ نَاْتَنِفُهُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: بَلْ فِيْ شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: يَا عُمَرُ لَا يُدْرَكُ ذَاكَ اِلَّا بِالْعَمَلِ قَالَ: اِذًا نَجْتَهِدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. (3:30)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں' کیا وہ پیدا ہوتا ہے؟ یا یہ کسی ایسی صورت میں ہے' جو پہلے سے طے ہو چکی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسی صورت میں ہے' جو پہلے سے طے ہو چکی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر عمل کرنے کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس (نتیجے تک) صرف عمل کے ذریعے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم اہتمام کے ساتھ عمل کریں گے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الشَّيْءِ وَهُوَ خَبِيْرٌ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ ذَاكَ بِهٖ اسْتِهْزَاءً

آدمی کے لئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے' جس سے وہ واقف ہے بشرطیکہ اس کا مقصد مذاق اڑانا نہ ہو

109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ اَشْرَسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

108– رجاله ثقات رجال الشيخين غير هشام بن عمار، فإنه من رجال البخارى وحده، ورواه البزار 2137 عن صدقة بن الفضل العمى، عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد. بنحوه.

ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِيْ اَخٌ صَغِيْرٌ يُكَنّٰى اَبَا عُمَيْرٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: أبا عمير ما فعل النغير. (4:22)

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے دریافت کیا: ''اے ابوعمیر! تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّكَلُّفِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بِمَا تُنُكِّبَ عنه وأغضى عن إبدائه

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ کے دین میں تکلف کو ترک کرے' دین میں تکلف (یعنی پابندی لگوانے) کو ترک کرے' جس (مسئلے کے بارے میں) اس سے پہلوتہی کی گئی ہو' یا جس کے بارے میں پہلے ہی حکم دینے سے چشم پوشی کی گئی ہو

110 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

109- إسناده صحيح . وأخرجه أحمد 3/288، عن عفان، وأبو داوُد 4969 في الأدب: باب ما جاء في الرجل يتكنى وليس له ولد، والبخاري في الأدب المفرد 847 عن موسى بن إسماعيل، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد .. وأخرجه أحمد 3/222، 223، والبخاري في الأدب المفرد 384 من طريقين عن سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به. وأخرجه أبو الشيخ ص 33 من طريق عمارة بن زاذان، عن ثابت، به. وأخرجه من طرق عن أبي التياح، عن أنس: الطيالسي 2088 ، وأخرجه ابن أبي شيبة 9/14، وأحمد 3/119 و171 و190 و212، والبخاري 6129 في الأدب: باب الانبساط إلى الناس، و 6203 باب الكنية للصبي، وفي الأدب المفرد 269 ، ومسلم 2150 في الأدب: باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته، والترمذي 333 في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة على البسط، و 1990 في البر: باب ما جاء في المزاح، وابن ماجة 3720 في الأدب: باب ما جاء في المزاح، والترمذي في الشمائل 236، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 1/436، وأبو الشيخ في أخلاق النبي صلى الله عليه وآله وسلم ص32و33، البيهقي في دلائل النبوة 1/312-313، وفي السنن 5/203 و9/310، والبغوي في شرح السنة 3377 .

110- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الشافعي 1/15، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 144 ، وأخرجه مسلم 2358 132 في الفضائل: باب توقيره صلى الله عليه وآله وسلم، كلاهما عن إبراهيم بن سعد، عن الزهري، بهذا الإسناد . وأخرجه الحميدي 67 ، وأحمد 1/179، ومسلم 2358 132 ، وأبو داوُد 4610 في السنة: باب لزوم السنة من طريق سفيان بن عيينة عن الزهري، به . وأخرجه أحمد 1/76، ومسلم 2358 132 ، من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به. وأخرجه البخاري 7289 في الاعتصام: باب ما يكره من كثرة السؤال، من طريق عقيل، عن الزهري، به. وأخرجه مسلم 2358 132 من طريق ابن وهب، عن يونس، عن الزهري، به.

(متن حدیث): إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ لَمْ تُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ. (3:66)

حدیث 110: عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے' جو کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کرے' جسے حرام قرار نہ دیا گیا ہو' اور پھر اس شخص کے دریافت کرنے کی وجہ سے' اسے مسلمانوں کے لئے حرام قرار دے دیا جائے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِبَاحَةِ إِظْهَارِ الْمَرْءِ بَعْضَ مَا يُحْسِنُ مِنَ الْعِلْمِ إِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهُ فِي إِظْهَارِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے' وہ علم میں جو مہارت رکھتا ہے' اس کا اظہار کرے' بشرطیکہ اس اظہار میں اس کی نیت درست ہو

111 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ وَإِذَا النَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ: أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَبِّرْ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ أَخَذْتَهُ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَأَخْبِرْنِي يَا

111- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في صحيحه 2269 في الرؤيا، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري 7046 في التعبير: باب من لم ير الرؤيا لأول عابر إذا لم يصب، والبيهقي في السنن 10/39، من طريقين عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 536 ، وابن أبي شيبة 11/59، 60، وأحمد 1/236، ومسلم 2269 في الرؤيا: باب في تأويل الرؤيا، وأبو داود 3267 و 3269 في الأيمان والنذور: باب في القسم هل يكون يميناً، و 4633 في السنة: باب في الخلفاء ، والترمذي 2294 في الرؤيا: باب ما جاء في رؤيا النبي، وابن ماجة 3918 في تعبير الرؤيا: باب تعبير الرؤيا، والدارمي 2/128-129، والنسائي في الرؤيا من الكبرى كما في التحفة 5/62، والبيهقي في السنن 10/38، من طرق عن الزهري، به . وأخرجه الترمذي 2293 في الرؤيا، وأبو داود 3268 في الأيمان والنذور، و 4632 في السنة، وابن ماجة 3918 ، والبغوي 3283 ، والبيهقي 10/38-39 من طريق عبد الرزاق،

رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّیْ بِالَّذِیْ اَخْطَاْتُ قَالَ: لَا تُقْسِمْ ۔ (3:65)

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہ بیان کیا کرتے تھے:

ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات ایک بادل دیکھا ہے‘ جس سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں میں لے رہے تھے۔ کوئی شخص زیادہ لے رہا تھا‘ اور کوئی کم لے رہا تھا۔

پھر میں نے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ایک رسی دیکھی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا اور اوپر تشریف لے گئے۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا‘ تو وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا‘ تو وہ بھی اوپر چلا گیا۔

(راوی کہتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ مجھے موقع دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم تعبیر بیان کرو! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: بادل سے مراد اسلام کا بادل ہے‘ اور اس سے ٹپکنے والے گھی اور شکر (سے مراد) قرآن ہے۔ اس کی حلاوت اور نرمی مراد ہے۔

جہاں تک لوگوں کا اسے ہاتھوں میں لینے کا تعلق ہے‘ تو کچھ لوگ قرآن کا زیادہ علم حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ اس کا کم علم حاصل کرتے ہیں۔

جہاں تک آسمان سے نیچے لٹکنے والی رسی کا تعلق ہے‘ تو یہ وہ حق ہے‘ جس پر آپ گامزن ہیں۔ آپ نے اس کو اختیار کیا‘ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سربلندی عطا کی۔

پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑ لیا‘ تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا‘ تو اس نے اس کے ذریعے سربلندی حاصل کی۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑ لیا‘ تو رسی منقطع ہو گئی۔

پھر اس شخص کے لئے اسے ملا دیا گیا‘ تو اس نے بھی سربلندی حاصل کی۔

یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے۔ میرے والد آپ پر قربان ہوں کیا میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط بیان کی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کچھ تعبیر غلط بیان کی ہے‘ اور کچھ ٹھیک بیان کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! مجھے بتایئے کہ میں نے کہاں غلطی کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم قسم نہ دو“۔

ذِكْرُ الْحُكْمِ فِيمَنْ دَعَا اِلَى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهِ

اس شخص کے حکم کا تذکرہ' جو ہدایت یا گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اور اس کی پیروی کی جاتی ہے

112 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا . (3:12)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا' جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے' اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا' جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَلَى الْعَالِمِ اَنْ لَا يُقَنِّطَ عِبَادَ اللّٰهِ عَنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عالم پر یہ بات لازم ہے' وہ لوگوں کو یعنی اللہ کے بندوں کو' اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے

113 - (سندحدیث): سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهِ وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَكَ لِمَ تُقَنِّطُ عِبَادِي قَالَ: فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا . (3:66)

112– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 2674 في العلم: باب من سن سنة حسنة أو سيئة، وأبو داوٗد 4609 في السنة: باب لزوم السنة، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397، ومسلم 2674، والترمذي 2674 في العلم: باب ما جاء فيمن دعا إلى هدى، والدارمي 1/130، 131، والبغوي في شرح السنة 109 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. ورواه ابن ماجة 206

113– إسناده صحيح على شرط مسلم . محمد: هو ابن زياد القرشي الجمحي مولاهم، أبو الحارث المدني. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 254 عن موسى بن إسماعيل، عن الربيع بن مسلم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/467 عن عبد الرحمٰن بن مهدي . وسيعيده المؤلف برقم 358 في باب ما جاء في الطاعات وثوابها. وقوله: لو تعلمون ما أعلم ... لبكيتم كثيرًا أخرجه أحمد 2/477، والبيهقي في السنن 752 من طريق وكيع. وأخرجه أحمد 2/312، والبخاري 6637 في الأيمان والنذور: باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وآله وسلم، من طريقين عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَدِّدُوا يُرِيْدُ بِهٖ كُوْنُوْا مُسَدِّدِيْنَ وَالتَّسْدِيْدُ لُزُوْمُ طَرِيْقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتِّبَاعُ سُنَّتِهٖ وَقَوْلُهُ: وَقَارِبُوا يُرِيْدُ بِهٖ لَا تَحْمِلُوْا عَلَى الْاَنْفُسِ مِنَ التَّشْدِيْدِ مَا لَا تُطِيْقُوْنَ وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّ لَكُمُ الْجَنَّةَ اِذَا لَزِمْتُمْ طَرِيْقَتِيْ فِي التَّسْدِيْدِ وَقَارَبْتُمْ فِي الْاَعْمَالِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے گزرے' جو ہنس رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ سے یہ فرمارہا ہے' آپ کیوں میرے بندوں کو مایوس کررہے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابہ کے پاس واپس تشریف لائے' اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ٹھیک رہو۔ میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری حاصل کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ ''سددوا'' سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ تسدید اختیار کرنے والے بن جاؤ اور تسدید سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو لازم پکڑنا اور آپ کی سنت کی پیروی کرنا ہے۔

روایت کے الفاظ ''وقاربوا'' سے مراد یہ ہے: تم اپنے اوپر ایسی شدت لازم نہ کرو جس کی تم طاقت نہیں رکھتے۔

روایت کے الفاظ ''وابشروا'' سے مراد یہ ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ جب تم میرے طریقے کو لازم پکڑلوگے اور اعمال میں میانہ روی اختیار کروگے تو تمہیں جنت ملے گی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَاْلِيفِ الْعَالِمِ كُتُبَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ عالم شخص اللہ کی کتاب کی تالیف کرسکتا ہے

(یعنی قرآن کو کتابی شکل میں جمع کرسکتا ہے)

114 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ. (4:1)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

114- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين، غير عبد الرحمٰن بن شماسة، فهو من رجال مسلم وحده. وأخرجه الترمذى 3954 فى المناقب: باب فى فضل الشام واليمن، عن محمد بن بشار، والحاكم 2/611، ومن طريقه البيهقى فى دلائل النبوة 7/147 وصححه الحاكم ووافقه الذهبى، وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب. وأخرجه ابن أبى شيبة 12/191-192، وأحمد 5/185، والطبرانى فى الكبير 4933، والحاكم 2/229 من طريق يحيى بن إسحاق، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وقال الحاكم: حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبى.

AlHidayah - الهداية

''ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں مختلف ٹکڑوں سے قرآن جمع کیا کرتے تھے''۔

ذِكْرُ الْحَثِّ عَلٰى تَعْلِيمِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاِنْ لَمْ يَتَعَلَّمِ الْاِنْسَانُ بِالتَّمَامِ

اللہ کی کتاب کی تعلیم دینے کی ترغیب کا تذکرہ اگرچہ آدمی اس کا مکمل طور پر علم حاصل نہ کرے

115 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ زَهْرَاوَيْنِ يَاْخُذُهُمَا فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ؟ قَالُوْا: كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ عِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ اُضْمِرَ فِيْهِ كَلِمَةٌ وَهِيَ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ فَيَتَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا لِاَنَّ فَضْلَ تَعَلُّمِ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ فَضْلِ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٍ وَعِدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا اِذْ مُحَالٌ اَنْ يُّشَبَّهَ مَنْ تَعَلَّمَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِي الْاَجْرِ بِمَنْ نَالَ بَعْضَ حُطَامِ الدُّنْيَا فَصَحَّ بِمَا وصفت صحة ما ذكرت.

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے ہم اس وقت صفہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے وہ بطحان یا عقیق جائے اور روزانہ وہاں سے دو ایسی اونٹنیاں لے آیا کرے جن کی کوہان بلند ہو اور ان کی رنگت چمکدار ہو۔

وہ کسی گناہ اور کسی قطع رحمی کے بغیر انہیں حاصل کرلے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص اس بات کو پسند کرے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص مسجد جائے اور اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرے۔ یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے اور تین (آیات کا علم حاصل کرنا) تین اونٹنیاں حاصل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور چار (آیات کا علم حاصل کرنا) ان کی تعداد کے جتنے اونٹ حاصل کرنے سے بہتر ہے''۔

115- إسناده صحيح على شرط مسلم، وحبان هو ابن موسى بن سوار السلمي المروزي، وعبد الله هو ابن المبارك، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/503، 504، ومسلم 803 في صلاة المسافرين: باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه، من طريق الفضل بن دكين، وأحمد 4/154 عن أبي عبد الرحمٰن المقرء، وأبو داوٗد 1456 في الصلاة: باب في ثواب قراءة القرآن، من طريق ابن وهب، والطبراني في الكبير /17 799.

AlHidayah - الهداية

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں ایک کلمہ پوشیدہ (یعنی محذوف) ہے اور وہ یہ ہے: ''اگر وہ اسے صدقہ کردے'' ۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ ہوگی: آدمی کا اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے دو یا تین اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا دو یا تین اونٹنیوں یا ان جتنے اونٹوں کو صدقہ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنے کے اجر کو دنیاوی ساز و سامان کے حصول سے تشبیہ دیں۔ اس لئے میں نے جو وضاحت کی ہے: وہ درست ہوگی۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

116 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا لِاَصْحَابِهٖ وَعَلَيْكُمْ بِالزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا وَعَلَيْكُمْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ . (1:88)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والا بن کے آئے گا اور تم لوگوں پر دو چمکدار چیزوں کو اختیار کرنا لازم ہے۔

سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران' کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی' جیسے دو بادل ہیں' یا جیسے یہ دو سایہ دار چیزیں ہیں' یا جیسے یہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی۔ (یعنی ان کی شفاعت کریں گی)

تم لوگوں پر سورہ بقرہ پڑھنا لازم ہے۔ اسے اختیار کرنا برکت ہے' اور اسے ترک کردینا حسرت ہے۔

اور باطل لوگ (یعنی جادوگر) اس کی استطاعت نہیں رکھتے''۔

116- حديث صحيح رجاله ثقات، رجاله رجال مسلم . وأخرجه الطبرانى 7542 عن على بن عبد العزيز، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد 5/249 و254-255 عن عفان، والطبرانى 7543 من طريق موسى بن إسماعيل . وهو فى المستدرك 1/564 . وأخرجه مسلم 804 فى صلاة المسافرين: باب فضل قراءة القرآن، والطبرانى 7544 ،والبيهقى فى السنن 2/395 . وأخرجه أحمد 5/249 و257، والبغوى 1193 . وأخرجه عبد الرزاق فى المصنف 5991 أخرجه الطبرانى 8118 . وفى الباب عن عقبة بن عامر الجهنى عند أحمد 4/154، وأبى داؤد 1456 وعن بريدة عند الحاكم 1/ 560 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبى.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَعَلُّمِ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَاتِّبَاعِ مَا فِيهِ عِنْدَ وُقُوعِ الْفِتَنِ خَاصَّةً

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ بطور خاص فتنے کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرے اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرے

117 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ الَّذِىْ نَحْنُ فِيْهِ مِنْ شَرٍّ نَحْذَرُهُ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَتَعَلَّمْهُ وَاتَّبِعْ مَا فِيْهِ خَيْرًا لَّكَ. (3:65)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت جس بھلائی پر گامزن ہیں کیا اس کے بعد کوئی ایسی برائی بھی آئے گی جس سے بچنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے حذیفہ! تم پر اللہ کی کتاب کو اختیار کرنا لازم ہے"۔

اس کا علم حاصل کرو اور اس میں تمہارے لیے جو بھلائی ہے اس کی پیروی کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ لوگوں میں زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے

118 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

117- إسناده صحيح على شرط الشيخين، سوى عبد الله بن الصامت؛ فإنه من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 5/406 عن عبد الصمد، وأخرجه مطولًا أحمد 5/386، وأبو داؤد 4246 في الفتن والملاحم: باب ذكر الفتن ودلائلها، والنسائي في فضائل القرآن 57 من طرق. وأخرجه النسائي في فضائل القرآن 58، والحاكم 4/432، من طريق حميد بن هلال.

118- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه الطيالسي 73 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/58، والبخاري 5027 في فضائل القرآن: باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، وأبو داؤد 1452 في الصلاة: باب ثواب قراءة القرآن، والترمذي 2907 في ثواب القرآن: باب ما جاء في تعليم القرآن، والدارمي 2/437 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه عبد الرزاق 5995 عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن أبي عبد الرحمن السلمي، به. وأخرجه أحمد 1/57، والبخاري 5028، والترمذي 2908، وابن ماجة 212، من طرق عن سفيان الثوري بإسناد عبد الرزاق السالف.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَهٰذَا الَّذِىْ اَقْعَدَنِىْ هٰذَا الْمَقْعَدَ. (1:2)

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر شخص وہ ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاقْتِنَاءِ الْقُرْآنِ مَعَ تَعْلِيْمِهِ

قرآن کی تعلیم کے ہمراہ اسے محفوظ رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوْهُ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْمَخَاضِ فِى الْعُقُلِ. (1:2)

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو اور اسے سنبھال کے رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ آدمی کے ذہن سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی اونٹنی رسی میں سے نکلتی ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ لَا يَسْتَغْنِىَ الْمَرْءُ بِمَا اُوْتِىَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی کو اللہ کی کتاب کا جو علم دیا گیا ہے' آدمی اسے خوش الحانی سے نہ پڑھے

120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَهِيْكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

119- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو فى المصنف 10/477 لابن أبى شيبة . وأخرجه أحمد 4/146، والدارمى 2/439، والنسائى فى فضائل القرآن 59 ، والطبرانى فى الكبير 17/ 801 من طرق عن موسى بن على، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/150 و153، والنسائى فى فضائل القرآن 60 و 74 ، والطبرانى 17/ 801 و 802 من طرق عن قباث بن رزين، عن على بن رباح، به. وقد نسبه الهيثمى فى مجمع الزوائد 7/169 لأحمد والطبرانى، وقال: ورجال أحمد رجال الصحيح . وفى الباب عن ابن مسعود سيرد عند المؤلف برقم 762 ، وعن أبى موسى عند ابن أبى شيبة 10/477، ومسلم 791 فى صلاة المسافرين.

120- إسناده صحيح وأخرجه أبو داوُد 1469 فى الصلاة: باب استحباب الترتيل فى القراء ة، عن يزيد بن خالد بن موهب الرملى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/175، وأبو داوُد 1469 ، والدارمى 2/471، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/127-128 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبى. وأخرجه الحميدى 76 ، وابن أبى شيبة 2/522 و10/464، وأحمد 1/179، وأبو داوُد 1470 فى الصلاة، والدارمى 1/349، والطحاوى 2/127، والبيهقى 10/230، من طرق عن سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن ابن أبى مليكة، به، ومن طريق الحميدى وصححه الحاكم 1/569 ووافقه الذهبى. وأخرجه الحميدى 77 ، عن سفيان بن عيينة، عن ابن جريج، عن ابن أبى مليكة، به . وأخرجه الطيالسى 201 ، وابن أبى شيبة 2/522، وأحمد 1/172 من طريق وكيع، كلاهما عن سعيد بن حسان، عن ابن أبى مليكة، به وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى 7527 فى التوحيد، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 1218 . وعن ابن عباس عند الحاكم فى المستدرك 1/570.

(متن حدیث): قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . (2:61)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا ، فِي هٰذِهِ الْاَخْبَارِ يُرِيْدُ بِهِ لَيْسَ مِثْلَنَا فِي اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ لِاَنَّا لَا نَفْعَلُهُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِثْلَنَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ یہ اطلاع دینے کے حوالے سے ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص یہ عمل کرتا ہے' وہ ہماری مانند (عمل کرنے والا) نہیں ہے' کیونکہ ہم یہ عمل نہیں کرتے ہیں' اس لئے جو ایسا کرے گا وہ ہماری مانند نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ اَوْ اُعْطِيَ اَحَدَهُمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ

جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا گیا ہے' اور جس شخص کو ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دی گئی ہے' اس کی مثال کا تذکرہ

121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ قَسَامَةَ هُوَ بْنُ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَالْاِيْمَانَ كَمَثَلِ اُتْرُجَّةٍ طَيِّبِ الطَّعْمِ طَيِّبِ الرِّيْحِ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ لَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْاِيْمَانَ وَلَمْ يُعْطَ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَيِّبَةِ الطَّعْمِ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ مَنْ اُعْطِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُعْطَ الْاِيْمَانَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ مُرَّةِ الطَّعْمِ طَيِّبَةِ الرِّيْحِ . (1:2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو قرآن اور ایمان دیا جائے' اس شخص کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے' جس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے' اور خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے' اور جس شخص کو قرآن بھی نہ دیا جائے' اور ایمان بھی نہ دیا جائے اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے' اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی''۔

جس شخص کو ایمان دیا جائے' لیکن (قرآن کا علم) نہ دیا جائے' اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے' لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔

121- إسناده صحيح، وسيورده المؤلف في باب قراء ة القرآن برقم 770 من طريق همام، و 771 من طريق سعيد بن أبي عروبة،

اور جس شخص کو (قرآن کا علم دیا جائے) اور اسے ایمان نہ دیا جائے اس کی مثال ریحانہ نامی بوٹی کی طرح ہوتی ہے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' لیکن خوشبو اچھی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ الضَّلَالِ عَنِ الْاٰخِذِ بِالْقُرْآنِ

قرآن کا علم حاصل کرنے والے سے گمراہی کی نفی کا تذکرہ

122 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ

(متن حدیث): خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهُ بِاَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔ تم لوگ خوشخبری قبول کرو۔

کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک یہ قرآن ایک رسی کی طرح ہے' جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے' اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔

تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْهُدٰى لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ وَالضَّلَالَةِ لِمَنْ تَرَكَهٗ

جو شخص قرآن کی پیروی کرے' اس کیلئے ہدایت اور جو قرآن کو ترک کرے اس کیلئے گمراہی کے اثبات کا تذکرہ

123 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ: لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ فَقَالَ: نَعَمْ وَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ

122- إسناده حسن على شرط مسلم وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 10/481، ومن طريقه عبد بن حميد في المنتخب من السند 1/85. وأخرجه محمد بن نصر المروزي في قيام الليل كما في مختصره للمقريزي ص 78 من طريق أبي حاتم الرازي، عن يوسف بن عدي، عن أبي خالد الأحمر، به، وقال الهيثمي في مجمع الزوائد 1/169: رواه الطبراني في الكبير ورجاله رجال الصحيح. وأخرجه من حديث جبير بن مطعم البزار 120، والطبراني في الكبير 1539، و الصغير 2/98. قال الهيثمي في المجمع 1/169 فيه أبو عبادة الزرقي، وهو متروك الحديث.

AlHidayah - الهداية

كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ . (1:2)

حدیث 123: یزید بن حیان' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے ان سے گزارش کی آپ نے بھلائی کو دیکھا ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔

آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں۔

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر جارہا ہوں' یہ اللہ کی رسی ہے' جو شخص اس کی پیروی کرے گا' وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا' وہ گمراہی کے راستے پر ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقُرْآنَ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ بِالْعَمَلِ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ بِتَرْكِ الْعَمَلِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص عمل کے حوالے سے قرآن کو اپنا پیشوا بنالے گا قرآن اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص عمل ترک کرنے کے حوالے سے قرآن کو پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا

124 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (متن حدیث): اَلْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اِمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ . (1:2)

123- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف 10/505 لابن أبي شيبة، وأخرجه مسلم 2408 37 في فضائل الصحابة: باب من فضائل عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن محمد بن بكار بن الريان، والطبراني 5026 من طريق كثير بن يحيى، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/366، ومسلم 2408 ، والدارمي 2/431، والنسائي في المناقب كما في التحفة 2/203، وابن أبي عاصم في السنة 1551 ،والطحاوي في مشكل الآثار 4/368-369، والطبراني 5028 ، والبيهقي في السنن 10/114، من طرق عن يزيد بن حيان، به. وأخرجه الترمذي 3788 في المناقب: باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، عن علي بن المنذر الكوفي، عن محمد بن فُضيل، عن الأعمش، عن حبيب بن أبي ثابت، عن زيد بن أرقم. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند الترمذي 3786 ، وعن أبي سعيد عنده 3788 ، وعن ابن عباس عند البيهقي في السنن 10/114، وغيرهم.

124- إسناده جيد، رجاله رجال الشيخين غير عبد الله بن الأجلح . وفي الباب عن ابن مسعود عند أبي نعيم في الحلية 4/108، والطبراني 10450 في المعجم الكبير ، وفي سنده الربيع بن بدر الملقب بعُلَيْلَة، وهو متروك، كما قال الحافظ في التقريب ، فلا يصلح شاهدًا، وانظر مجمع الزوائد 7/164. وأخرجه عبد الرزاق 6010 ، وابن أبي شيبة 1/497 -498، والبزار 121 من طريقين عن ابن مسعود موقوفًا عليه، قال الهيثمي في المجمع 1/171: رواه البزار هكذا موقوفًا على ابن مسعود.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا خَبَرٌ يُوْهِمُ لَفْظُهُ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّ الْقُرْآنَ مَجْعُوْلٌ مَرْبُوْبٌ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ لٰكِنَّ لَفْظَهُ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ فِيْ لُغَتِهَا تُطْلِقُ اسْمَ الشَّيْءِ عَلٰى سَبَبِهٖ كَمَا تُطْلِقُ اسْمَ السَّبَبِ عَلَى الشَّيْءِ فَلَمَّا كَانَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ قَادَ صَاحِبَهُ اِلَى الْجَنَّةِ اُطْلِقَ اسْمُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ هُوَ الْعَمَلُ بِالْقُرْآنِ عَلٰى سَبَبِهِ الَّذِيْ هُوَ الْقُرْآنُ لَا أَنَّ الْقُرْآنَ يَكُوْنُ مَخْلُوْقًا.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن ایسا سفارشی ہے' جس کی سفارش قبول کی جائے گی اور ایسا جھگڑالو ہے (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کرے گا)' جس کی تصدیق کی جائے گی' جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جو شخص علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا' اس روایت کے الفاظ میں اسے اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ قرآن کو بنایا گیا ہے اور یہ مخلوق ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ان الفاظ سے مراد یہ ہے: جیسا کہ ہم نے اپنی کتابوں میں یہ بات تحریر کی ہے: عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی چیز کے اسم کا اطلاق اس کے سبب پر کرتے ہیں' جس طرح وہ اس سبب کے اسم کا اطلاق اس چیز پر کر دیتے ہیں۔

تو جب قرآن پر عمل کرنا' کرنے والے شخص کو جنت کی طرف لے جائے گا تو اس چیز یعنی قرآن پر عمل کرنے کے اسم کا اطلاق اس کے سبب یعنی قرآن پر کیا گیا۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ قرآن مخلوق ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْحَسَدِ لِمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَ اللّٰهِ تعالى فقام به آناء الليل والنهار

جس شخص کو اللہ کی کتاب کا علم دیا گیا ہو' وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو اس پر رشک کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

125 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ حدثنا ابن اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

125- إسناده صحيح على شرط مسلم والترمذي 1963 في البر: باب ما جاء في الحسد، عن ابن أبي عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 617 ، وابن أبي شيبة 10/557، والبخاري 7529 في التوحيد: باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ ، وفي كتابه خلق أفعال العباد ص 124، ومسلم 815 في صلاة المسافرين: باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، والنسائي في فضائل القرآن 97 ، وابن ماجة 4209 في الزهد، والبيهقي في السنن 4/188، والبغوي 3537 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد.. وأخرجه أحمد 2/36 و88 عن عبد الرزاق، عن معمر، عن الزهري، به . وأخرجه البخاري 5025 في فضائل القرآن: باب اغتباط صاحب القرآن، من طريق شعيب، عن الزهري، به. وسيرد بعده من طريق يونس، عن الزهري، به، ويرد تخريجه في موضعه. وأخرجه أحمد 2/133، والطبراني 13162 و 13351 ، والطحاوي 1/191 .

(متن حدیث): لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث 125: سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہوٴ اور وہ دن رات اس کے حوالے سے مصروف رہتا ہوٴ اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہوٴ اور وہ شخص دن رات اسے خرچ کرتا ہو''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ اَرَادَ بِهِ فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ اس میں سے رات دن خرچ کرتا رہتا ہے''

اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے' وہ شخص اسے صدقہ کرتا ہے

126 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (1:2)

حدیث 126: سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہوٴ اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہوٴ اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہوٴ اور وہ دن رات اسے صدقہ کرتا رہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ وَالْكِبَارَ مِنَ الصَّحَابَةِ غَيْرُ جَائِزٍ أن يخفى عليهم بعض أحكام الوضوء والصَّلاةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کے بارے میں یہ بات ممکن نہیں ہے' وضو اور نماز کے بعض احکام ان سے مخفی رہ گئے ہوں

126- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 815 267 في صلاة المسافرين، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 1/190، 191 عن يونس بن عبد الأعلى عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/152، والطحا 1/191، عن عثمان بن عمر بن فارس.

127 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِیْ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:57)

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو صحبت کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز یعنی غسل لازم نہیں ہوگا۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

زید بن خالد کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تو ان حضرات نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند جواب دیا۔

127- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 1/63، ومسلم 347 في الحيض: باب إنما الماء من الماء إلا أنه لم يذكر قول علي ومن معه والطحاوي في مشكل الآثار 1/53، والبيهقي في السنن 1/164، طريق عبد الصمد، بهذا الإسناد.. وصححه ابن خزيمة برقم 224 ، ومن طريق ابن خزيمة عن عبد الصمد، به، سيورده المؤلف برقم 1172 في باب الغسل. وأخرجه البخاري 292 في الغسل: باب غسل ما يصيب من فرج المرأة، عن أبي معمر، والطحاوي في مشكل الآثار 1/54 من طريق موسى بن إسماعيل، كلاهما عن عبد الوارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 1/90، وأحمد 1/64، والبخاري 179 في الوضوء: باب من لم يرَ الوضوء إلا من المخرجين، والبيهقي في السنن 1/165 من طرق.

AlHidayah - الهداية

5- كِتَابُ الْإِيْمَان

(کتاب: ایمان کے بارے میں روایات)

۱-بَابُ الْفِطْرَةِ

(فطرت کا بیان)

128 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ . (3:35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی' عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِلْفِ بَيْنَ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

جن تین اشیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے' ان کے درمیان مناسبت کے اثبات کا تذکرہ

129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ .

128- إسناده صحيح وأخرجه البخاري 1358 في الجنائز: باب إذا أسلم الصبي، من طريق شعيب، عن الزهري، عن أبي هريرة، من غير ذكر واسطة بينهما . وأخرجه أحمد 2/393، والبخاري 1359 في الجنائز، و 1385 باب ما قيل في أولاد المشركين، و 4775 في التفسير: باب لا تبديل لخلق الله، ومسلم 2658 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والطحاوي 2/162، من طريقين عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة وأخرجه أحمد 2/282 من طريق عمرو بن دينار، و 2/346 من طريق قيس كلاهما عن طاوس، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/410 من طريق الأعمش، عن ذكوان، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 2658 25 من طريق الدراوردي، عن العلاء، عن أبيه، عن أبي هريرة. وسيورده المؤلف بعده من طرق متعددة عن أبي هريرة، ويأتي تخريج كل طريق في موضعه.

AlHidayah - الهداية

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَرَادَ بِهٖ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا جَلَّ وَعَلَا يَوْمَ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ).

يَقُوْلُ: لَا تَبْدِيلَ لِتِلْكَ الْخِلْقَةِ الَّتِي خَلَقَهُمْ لَهَا اِمَّا لِجَنَّةٍ وَاِمَّا لِنَارٍ حَيْثُ اَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَهٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ اَلَا تَرٰى اَنَّ غُلَامَ الْخَضِرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَبَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ طَبَعَهُ كَافِرًا وَهُوَ بَيْنَ اَبَوَيْنِ مُؤْمِنَيْنِ فَاَعْلَمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَبْدَهُ الْخَضِرَ وَلَمْ يُعْلِمْ ذٰلِكَ كَلِيمَهُ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا.

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر پیدا ہونیوالا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے: وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے جو فطرت اللہ تعالیٰ نے اس دن مقرر کی تھی' جب ان لوگوں کو حضرت آدم کی پشت سے نکالا تھا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''اللہ کی (مقرر کردہ) وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے تو اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

وہ یہ فرماتا ہے: اس خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی' جس کے لئے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے' خواہ وہ جنت کے لئے' خواہ جہنم کے لئے ہو' اس وقت جب اس نے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا' اور یہ فرمایا تھا: یہ لوگ جنت کے لئے ہیں اور یہ لوگ جہنم کے لئے ہیں۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا: حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کر دیا تھا اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ نے اسے فطری طور پر کافر بنایا تھا''۔

حالانکہ وہ مؤمن ماں باپ کے درمیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت خضر علیہ السلام کو اس بارے میں علم دیا' حالانکہ اس نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بارے میں علم نہیں دیا۔ جیسا کہ ہم اپنی کتابوں میں دیگر مقامات پر اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔

---

129 - إسناده صحيح على شرط مسلم، والطحاوي في مشكل الآثار 2/162 من طريق عبد العزيز بن المختار . وأخرجه الطيالسي 2433 ، وأحمد 2/253 و481، ومسلم 2658 23 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والترمذي 2138 في القدر: باب ما جاء كل مولود يولد على الفطرة، والآجري في الشريعة ص 194، والبغوي في شرح السنة برقم 85 ، وأبو نعيم في الحلية 9/26، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به . وانظر ما قبله. 1 أخرجه من حديث أبي بن كعب مسلمّ 2380 172 في الفضائل: باب من فضائل الخضر، و 2661 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، وأبو داوٗد 4705 و 4706 في السنة: باب في القدر، والترمذي 3150 في تفسير سورة الكهف.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے‘ جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں حمید بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تَنْتِجُوْنَ اِبِلَكُمْ هٰذِهٖ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟

ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ) . (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُمَجِّسَانِهٖ مِمَّا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفِعْلَ اِلَى الْاٰمِرِ كَمَا تُضِيْفُهٗ اِلَى الْفَاعِلِ فَاَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ التَّهَوُّدِ وَالتَّنَصُّرِ وَالتَّمَجُّسِ عَلٰى مَنْ اَمَرَ وَلَدَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْهَا بِلَفْظِ الْفِعْلِ لَا اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُهَوِّدُوْنَ اَوْلَادَهُمْ اَوْ يُنَصِّرُوْنَهُمْ اَوْ يُمَجِّسُوْنَهُمْ دُوْنَ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ سَابِقِ عِلْمِهٖ فِيْ عبيده على حسب مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا وهذا كقول بن عُمَرَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّتِهٖ يُرِيْدُ بِهٖ اَنَّ الْحَالِقَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْسَهٗ وَهٰذَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الصَّلَاةِ فَخُطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً يُرِيْدُ اَنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ لَا اَنَّ الْخُطْوَةَ تَحُطُّ الْخَطِيْئَةَ اَوْ تَرْفَعُ الدَّرَجَةَ وَهٰذَا كَقَوْلِ النَّاسِ الْاَمِيْرُ ضَرَبَ فُلَانًا اَلْفَ سَوْطٍ يُرِيْدُوْنَ اَنَّهٗ اَمَرَ بِذٰلِكَ لَا اَنَّهٗ فَعَلَ بِنَفْسِهٖ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے‘ اس کے ماں باپ اسے یہودی‘ عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح تمہارے اونٹوں کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے‘ تو کیا تمہیں ان میں سے کوئی ایسا نظر آتا ہے‘ جس کے کان کٹے ہوئے ہوں؟“

130- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى مصنف عبد الرزاق 20087 ومن طريقه أخرجه أحمد 2/275، ومسلم 2658 فى القدر. وأخرجه أحمد 2/233، ومسلم 2658 22 من طريق عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه مسلم أيضًا 2658 22 من طريق الزبيدى، عن الزهرى، به. وأخرجه الخطيب فى تاريخ بغداد 3/308 من طريق قتادة، عن سعيد بن السيب، به. وأخرجه أحمد 2/315، والبخارى 6599 فى القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2658 22 والبغوى فى شرح السنة 84 من طريق عبد الرزاق، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيْ هريرة. وانظر الحديثين قبله.

AlHidayah - الهداية

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم لوگ چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''اس کے ماں باپ اسے یہودی عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''

یہ ان باتوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ عرب بعض اوقات فعل کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کرتے ہیں جس طرح وہ فعل کی نسبت فاعل کی طرف کرتے ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہودی بنانے یا عیسائی بنانے یا مجوسی بنانے کے لفظ کا اطلاق اس شخص پر کیا ہے جو اپنے بچے کو ان میں سے کسی ایک چیز کا حکم دیتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استعمال فعل کے لفظ کے ذریعے کیا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ مشرکین اپنی اولاد کو یہودی بنا دیتے ہیں یا عیسائی بنا دیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کے علاوہ ہوتا ہے جو اس کے اپنے بندوں کے بارے میں علم کے حوالے سے ہے۔

یہ اس کے مطابق ہوگا جس کا ذکر ہم اپنی کتابوں میں دوسری جگہ کر چکے ہیں۔

اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس بیان کے مطابق ہوگا۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا''۔

اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ وانے والے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ فعل کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ نہیں کیا تھا۔

اس کی مثال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلتا ہے تو اس کے دونوں قدم ان میں سے ایک برائی کو مٹا دیتا ہے اور دوسرا درجے کو بلند کرتا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ قدم اس برائی کو مٹاتا ہے یا درجے کو بلند کرتا ہے۔

اور یہ لوگوں کے اس مقولے کی طرح ہوگا کہ امیر نے فلاں شخص کو ایک سو کوڑے مارے۔

اس سے مراد یہ ہے: امیر نے ایسا کرنے کا حکم دیا۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس نے خود ایسا کیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا قَبْلُ

اس روایات کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا ہے یہ اس روایت کے برخلاف ہے جو روایات ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَنْبَاَنَا

AlHidayah - الهداية

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. (3:35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نابالغ فوت ہو جانے والے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' جوانہوں نے عمل کرنا تھا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جوعلم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ روایت اس روایت کے برخلاف ہے' جوحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جسے ہم ذکر کر چکے ہیں

132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى اَبُو الْهَيْثَمِ وَكَانَ عَاقِلًا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

(متن حدیث): عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَصَّ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ: اَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى اَنْ قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُعْرِبَ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ. (3:35)

131- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد عبد الرزاق 20077، وأحمد 2/259 و268، والبخاري 1384 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6600 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2659 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، والنسائي 4/58 في الجنائز: باب أولاد المشركين، والآجري في الشريعة ص 194. وأخرجه أحمد 2/471 من طريق مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أبي هريرة. وفي الباب عن ابن عباس عند البخاري 1383 في الجنائز: باب ما قيل في أولاد المشركين، و 6597 في القدر: باب الله أعلم بما كانوا عاملين، ومسلم 2660 في القدر: وأبي داوُد 4711 في السنة: باب في القدر، والنسائي 4/59 في الجنائز: باب أولاد المشركين. وعن عائشة عند أبي داوُد 4712.

132- رجاله ثقات، وأخرجه الطبراني في الكبير 827 عن الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري التاريخ الكبير 1/445، و الصغير 1/89، عن مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد، وصرح عنده بسماعه من الأسود. وأخرجه الطحاوي في مشكل الآثار 2/163 من طريق عمرو بن الربيع الهلالي، عن السري بن يحيى، به. وعنده التصريح بسماع الحسن. وأخرجه من طرق عن الحسن، عن الأسود: عبد الرزاق 20090 وابن أبي شيبة 12/386 وأحمد 3/435 و4/24، والدارمي 2/223، والنسائي في السير، كما في التحفة 1/70، والحازمي ص213، والطبراني 826 و 828 و 829 و 830 و 831 و 832 و 833 و 834 و 835، والحاكم في المستدرك 2/123، وصححه، ووافقه الذهبي، والبيهقي في السنن 9/77، 78، 130، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/316، ونسبه إلى أحمد، والطبراني في الكبير و الأوسط، وقال: وبعض أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح. وقوله: حتى يعرب أي يفصح ويتكلم، وفي رواية ابن أبي شيبة: حتى يبلغ فيعبر عن نفسه، وفي رواية عبد الرزاق: حتى يعرب عنه لسانه، ووقع في المطبوع من موارد الظمآن ص399 حتى يعرف وهو خطأ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فِيْ خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ هٰذَا: مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ اَرَادَ بِهِ الْفِطْرَةَ الَّتِيْ يَعْتَقِدُهَا اَهْلُ الْاِسْلَامِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ حَيْثُ اَخْرَجَ الْخَلْقَ مِنْ صُلْبِ اٰدَمَ فَاِقْرَارُ الْمَرْءِ بِتِلْكَ الْفِطْرَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ فَنَسَبُ الْفِطْرَةَ اِلَى الْاِسْلَامِ عِنْدَ الْاِعْتِقَادِ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُجَاوَرَةِ.

حدیث **132**: حسن نامی راوی' اسود بن سریع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' جو ایک شاعر تھے یہ وہ پہلے شخص ہیں' جنہوں نے اس مسجد میں وعظ کہنا شروع کیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صورتحال ایسی ہوگئی کہ (مشرکین کے) نابالغ بچوں کو قتل کرنا پڑ گیا۔

جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے' وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بولنا شروع کرتا ہے تو اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''جس بھی بچے نے پیدا ہونا ہوتا ہے' وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے''۔ اس سے مراد وہ فطرت ہے' جس کا اعتقاد اہلِ اسلام رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (بنی نوع انسان) کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے باہر نکالا تھا تو آدمی کا اس فطرت کا اقرار کرنا اسلام کا حصہ ہے تو اس فطرت کی نسبت اعتقاد کے وقت مجاورت کے طور پر اسلام کی طرف کی جائے گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ، كَانَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''ان لوگوں نے جو عمل کرنے تھے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے''

یہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد ہے

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے''

133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنَاتِجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ صَغِيْرٌ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. (3:35)

133- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في الموطأ 1/239 في الجنائز: باب جامع الجنائز . ومن طريق مالك أخرجه أبو داوٗد 4714 في السنة: باب في ذراري المشركين، والآجري في الشريعة ص 194، والبيهقي في الاعتقاد والهداية ص 107، 108. وأخرجه الحميدي 1113 من طريق سفيان، عن أبي الزناد، به. وتقدم من طرق عن أبي هريرة بالأرقام 128 و 129 و 130 و 132 .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے' لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں' جس طرح اونٹنیاں صحیح وسالم بچے کو جنم دیتی ہیں۔ کیا تمہیں ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا ملتا ہے''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے بچے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو کمسنی میں انتقال کر جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے' جو اس نے عمل کرنے تھے''۔

ذكر العلة مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی ''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟''

134 - سَمِعْتُ اَبَا خَلِيفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بَكْرِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ. (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبَ رَبُّنَا، مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِي لَا يَتَهَيَّأُ عِلْمُ الْمُخَاطَبِ بِمَا يُخَاطَبُ بِهِ فِي الْقَصْدِ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ الَّتِي اسْتَعْمَلَهَا النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَالْقَصْدُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ السَّبْيُ الَّذِي يَسْبِيهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ مُكَتَّفِينَ فِي السَّلَاسِلِ يُقَادُوْنَ بِهَا اِلَى دُوْرِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يُسْلِمُوا فَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلِهٰذَا الْمَعْنَى اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ فِي خَبَرِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ أَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اُطْلِقَتْ اَيْضًا بِحَذْفِ مِنْ عَنْهَا يُرِيْدُ أَوَلَيْسَ مِنْ خِيَارِكُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے' جنہیں بیڑیوں میں جکڑ کر جنت میں لے جایا جائے گا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہمارا پروردگار ان لوگوں پر حیران ہوتا ہے''۔ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے' کیونکہ جب کسی شخص کے ساتھ کلام کیا جاتا ہے تو وہی الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جو لوگوں کے درمیان

134- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 2/457، والبخاري 3010 في الجهاد: باب الأسارى في السلاسل، ومن طريقه البغوي في شرح السنة 2711 عن محمد بن بشار، كلاهما أحمد وبندار عن غندر، عن شعبة، عن محمد بن زياد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/302 و406 عن عبد الرحمن بن مهدي وعفان، وأبو داوُد 2677 في الجهاد: باب في الأسير يوثق، عن موسى بن إسماعيل، وأخرجه البخاري 4557 في التفسير: باب (كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) من طريق محمد بن يوسف، والنسائي في التفسير كما في التحفة 10/91 من طريق أبي داوُد الحفري، كلاهما عن سفيان، عن ميسرة، عن أبي حازم، عن أبي هريرة.

AlHidayah - الهداية

رائج ہوتے ہیں اور اس روایت میں جکڑے جانے سے مراد یہ ہے: مسلمانوں نے ان لوگوں کو مشرکین کے علاقوں سے قیدی بنایا ہوگا' انہیں زنجیروں میں باندھا گیا ہوگا اور پھر اسلامی سلطنت کی طرف لایا گیا ہوگا' یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:

''کیا تمہارے بہترین لوگ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں''۔

ان الفاظ سے یہ مراد بھی ہوسکتی ہے: یہاں لفظ ''من'' کو محذوف سمجھا جائے اور مراد یہ ہو: ''مشرکین کی اولاد میں سے کچھ لوگ تمہارے بہترین لوگوں میں سے نہیں ہیں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ طَلَبَ الْعِلْمِ مِنْ مَّظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِّلْاَخْبَارِ الَّتِىْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم حدیث کو اچھے طریقے سے' اس کے ماخذ سے حاصل نہیں کیا ہے

اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہے' یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِىْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ (3:35)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران کسی عورت کو مقتول پایا' تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے جنگ کے دوران خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِّلْاَخْبَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

135- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2694 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/6 فى الجهاد: باب النهى عن قتل النساء والولدان فى الغزو، ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/103، وأحمد 2/34 و75، 76، وابن ماجة 2841 فى الجهاد: باب الغارة والبيات وقتل النساء والصبيان والطحاوى فى شرح معانى الآثار 3/221، وأبو عوانة 4/94. وأخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 12/381 من طريق أبى أسامة، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، به، ومن طريقه وأخرجه مسلم 1744 25 فى الجهاد والسير: باب تحريم قتل النساء والصبيان، والطحاوى 3/220، والبيهقى فى السنن 9/77 وأخرجه من طرق عن نافع به: أحمد 2/100و115، وأخرجه البخارى 3014 فى الجهاد: باب قتل الصبيان فى الحرب، و 3015 باب قتل النساء فى الحرب، ومسلم 1744 24 فى الجهاد، وأبو داوُد 2668 فى الجهاد: باب فى قتل النساء، والترمذى 1569 فى السير: باب ما جاء فى النهى عن قتل النساء والصبيان، والدارمى 2/222، والنسائى فى السير كما فى التحفة 6/196، والطحاوى 3/221، والبيهقى 9/77، والطبرانى 13416، وأبو عوانة 4/94.

AlHidayah - الهداية

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا کہ یہ ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

136 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَوْدًا وَبَدْءً ا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدَيْتُ اِلَيْهِ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ.

وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ:

136- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه بتمامه أحمد 4/37، 38 و71، والبيهقي 9/78، من طريق سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد. وأخرج القسمين الأولين منه أحمد 4/37 من طريق سفيان، به. والقسم الأول منه أخرجه الشافعي 2/103، والحميدى 783 ، ومسلم 1194 52 في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم، وابن ماجة 3090 في المناسك: باب ما ينهى عنه المحرم من الصيد، والدارمي 2/39 في المناسك من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 1/325 في الحج: باب ما لايحل للمحرم أكله من الصيد، عن الزهرى، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/25، وأحمد 4/38، والبخارى 1825 في جزاء الصيد: باب إذا أهدى للمحرم حمارًا وحشيًا حيًا لم يقبل، و 2573 في الهبة: باب في قبول الهدية، ومسلم 1193 50 ، والنسائى 5/183، 184 في الحج: باب ما يجوز للمحرم أكله من الصيد والبغوى في شرح السنة 1987 ، وابن الجارود في المنتقى 436 ، والطبرانى 7430 ، والبيهقي 5/191. وأخرجه عبد الرزاق 8322 عن معمر، عن الزهرى، به، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 4/72، ومسلم 1193 51 في الحج، وابن الجارود 436 ، والطبرانى 7429 . وأخرجه من طرق عن الزهرى به: أحمد 4/72، والبخارى 2596 في الهبة: باب من لم يقبل الهدية لعلة، ومسلم 1193 51 ، وابن ماجة 3090 ، والترمذى 849 في الحج: باب ما جاء في كراهية لحم الصيد، والطبرانى 7431 و 7436 ، والبيهقي 5/192 وأخرجه أحمد 1/362، ومسلم 1194 53 والنسائى 5/185، من طرق عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، به والقسم الثانى أخرجه الشافعي 2/103، والحميدى 781 ، وابن أبي شيبة 12/388، وأحمد 4/37، 38 و71 و72 و73، والبخارى 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يُبَيَّتُون فيصاب الولدان والذرارى، ومسلم 1745 في الجهاد: باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد، وأبو داوُد 2672 في الجهاد: باب في قتل النساء ، والترمذى 1570 في الجهاد: باب ما جاء في النهى عن قتل النساء والصبيان، وابن ماجة 2839 في الجهاد: باب الغارة والبيات، والبغوى في شرح السنة 2697 ، والبيهقي 9/78، والحازمي في الاعتبار ص 212، وأبو عوانة 4/96، والطبرانى 7446 من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 9385 ومن طريقه أحمد 4/38 و72، وأبو عوانة 4/95، 96، والطبرانى 7445 عن معمر عن الزهرى، به . وأخرجه أحمد 4/72 و73، والطحاوى 3/222، وأبو عوانة 4/95، 96، 97، والطبرانى 7447 و 7448 و 7450 و 7451 و 7452 و 7453 و 7454 من طرق عن الزهرى، به. ثم نهى النبى صلى الله عليه وآله وسلم عن قتل أولاد المشركين. انظر الحديث التالي. والقسم الثالث: أخرجه الحميدى 782 ، وأحمد 4/73، وابنه عبد الله في زياداته على المسند 4/71و73، والبخارى 3012 في الجهاد: باب أهل الدار يبيتون، من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 19750 ومن طريقه أحمد 4/38، وابن الجارود 436 ، والطبرانى 7419 ، والبيهقي في السنن 6/146، والبغوى في شرح السنة 2190 عن معمر، عن الزهرى، به . وأخرجه الطيالسي 1230 ، وأحمد 4/71، وابنه عبد الله 4/71، والبخارى 2370 في المساقاة: باب لا حمى إلا لله ولرسوله، وأبو داوُد 3083 و 3084 في الخراج: باب في الأرض يحميها الإمام أو الرجل، والنسائى في السير كما في التحفة 4/186، والدارقطنى 4/238، والطبرانى 7419 7428 ، والبيهقي في السنن 4/186 من طرق عن الزهرى، به.

هُمْ مِنْهُمْ.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر موجود تھا میں نے آپ کی خدمت میں حمار وحشی کا گوشت پیش کیا' تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ہم نے تمہیں یہ واپس نہیں کرنا تھا' لیکن ہم احرام (باندھے ہوئے ہیں)''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس آبادی کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے' اور اس حملے میں ان کی خواتین اور بچے مارے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ ان کا حصہ ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے بھی سنا ہے۔

''چراگاہ' صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ نَهْيَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے سے منع کرنا' آپ کے اس فرمان کے بعد ہے: ''وہ بچے ان مشرکین کا حصہ ہیں''

137 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ بِوَاسِطَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابن عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَسَاَلْتُهُ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنَقْتُلُهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: نَعَمْ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ قَتْلِهِمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ. (3:35)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

137- إسناده حسن، قال الحافظ في الفتح 6/147: ويؤكد كون النهي في غزوة حنين ما سيأتي من حديث رباح بن الربيع فقال لأحدهم: إلحق خالدًا، فقل له: لا تقتل ذرية ولا عسيفًا . وخالد أول مشاهده مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم غزوة الفتح، وفي ذلك العام كانت غزوة حنين. والحديث أورده الهيثمي في مجمع الزوائد 5/315، وقال: رواه عبد الله بن أحمد والطبراني ... ورجال المسند رجال الصحيح.

یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا: کیا ہم ان لوگوں کو ان کے ساتھ قتل کر دیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں! یہ ان لوگوں کا حصہ ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر انہیں قتل کرنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ اَوْهَمَ مَنْ اَغْضَى عَنْ عِلْمِ السُّنَنِ وَاشْتَغَلَ بِضِدِّهَا اَنَّهُ يُضَادُّ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جس نے سنت کے علم سے چشم پوشی کی اور اس کے متضاد میں مشغول ہوا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

138 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ

(متنِ حدیث): تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَا تَدْرِينَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا. (3:35)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ هٰذَا تَرْكَ التَّزْكِيَةِ لِاَحَدٍ مَاتَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَلِئَلَّا يُشْهَدَ بِالْجَنَّةِ لِاَحَدٍ وَاِنْ عُرِفَ مِنْهُ اِتْيَانُ الطَّاعَاتِ وَالْاِنْتِهَاءُ عَنِ الْمَزْجُورَاتِ لِيَكُونَ الْقَوْمُ اَحْرَصَ عَلَى الْخَيْرِ وَاَخْوَفَ مِنَ الرَّبِّ لَا اَنَّ الصَّبِيَّ الطِّفْلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ وَهٰذِهِ مَسْاَلَةٌ طَوِيلَةٌ قَدْ اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا وَالْجَمْعُ بَيْنَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ فِي كِتَابِ فُصُولِ السُّنَنِ وَسَنُمْلِيهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بَعْدَ هٰذَا الْكِتَابِ فِي كِتَابِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَخْبَارِ وَنَفْيِ التَّضَادِّ عَنِ الْآثَارِ اِنْ يَسَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ وَشَاءَ.

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک بچے کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ کتنا خوش نصیب ہے' جو جنت کی

138- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 2662 في القدر: باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، عن زهير بن حرب، عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/41 و208، ومسلم 2662، وأبو داؤد 4713 في السنة: باب في ذراري المشركين، والنسائي 4/57 في الجنائز: باب الصلاة على الصبيان، وابن ماجة 82 في المقدمة، والآجري في الشريعة ص195-196 من طريقين عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بنت طلحة، به. وأخرجه الطيالسي 1574 من طريق يحيى بن إسحاق، عن عائشة بنت طلحة، به.

ایک چڑیا ہے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم یہ بات نہیں جانتی ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے‘ اور جہنم کو پیدا کیا ہے‘ اور اس (جنت) نے اس کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں اور اس (جہنم) کے لئے بھی اہل پیدا کر دیے ہیں“۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس فرمان کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: اسلام کی حالت میں مرنے والے کسی بھی شخص کا تزکیہ نہ کیا جائے‘ یعنی اسے باقاعدہ جنتی قرار نہ دیا جائے‘ اگرچہ اس شخص کا نیکوکار ہونا اور برائیوں سے بچنا معروف ہو‘ کیونکہ لوگ بھلائی کے بارے میں زیادہ حریص ہوتے ہیں اور اپنے پروردگار سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: مسلمانوں کے فوت ہونے والے کم سن بچے کے جہنم میں جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ ایک طویل مسئلہ ہے‘ جسے ہم نے اس سے متعلقہ فصول میں املاء کروایا ہے اور ان روایات کے درمیان تطبیق‘ کتاب ”فصول السنن“ میں ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کتاب کے بعد ہم (اپنی دوسری) کتاب ”الجمع بین الاخبار ونفی التضاد عن الآثار“ میں اسے املاء کروائیں گے‘ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اسے (ہمارے لئے) آسان کیا۔

2- بَابُ التَّكْلِيفِ

باب 2: تکلیف (یعنی مکلّف کرنے کا بیان)

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ عَنْ نَفْيِ تَكْلِيفِ اللّٰهِ عِبَادَهُ مَا لَا يُطِيقُونَ

ان روایات کا تذکرہ جو اس بارے میں ہیں' اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ان احکام کا پابند نہیں کیا' جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے

139 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لِلّٰهِ مَا فِى السَّمَاوَاتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) اَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ وَقَالُوْا لَا نُطِيقُ لَا نَسْتَطِيْعُ كُلِّفْنَا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا نُطِيقُ وَلَا نَسْتَطِيْعُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ) إلى قوله: (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ: نَعَمْ (رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ) قَالَ نَعَمْ. (3:64)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔

''آسمانوں میں جو کچھ ہے' اور زمین میں جو کچھ ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے' تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے۔ اگر تم

139- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 125 في الإيمان: باب بيان أن الله سبحانه لم يكلف إلا ما يطاق. وأبو عوانة 1/76، من طريق محمد بن المنهال الضرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو عوانة 1/76 و77 من طرق عن يزيد بن زريع. بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/412 عن عفان، عن عبد الرحمٰن بن إبراهيم، والطبرى 3/143، من طريق مصعب بن ثابت. كلاهما عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وزاد السيوطى نسبته فى الدر المنثور 1/374 إلى أبى داوٗد فى ناسخه، وابن المنذر، وابن أبى حاتم.

AlHidayah - الهداية

اسے ظاہر کر دیتے ہو' یا پوشیدہ رکھتے ہو' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں تم سے حساب لے گا' اور پھر وہ جس شخص کی چاہے گا مغفرت کر دے گا اور جس کو چاہے گا' وہ عذاب دے گا' اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) تو لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ گھٹنوں کے بل جھک گئے اور انہوں نے عرض کی: ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

ہمیں ایک ایسی چیز کا پابند کر دیا گیا ہے' جس کی ہم طاقت بھی نہیں رکھتے اور استطاعت بھی نہیں رکھتے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس چیز پر ایمان لایا ہے' جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی ہے' اور اہل ایمان بھی ایمان لائے ہیں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اور بے شک تیری ہی طرف لوٹنا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم لوگ اس طرح نہ کہو' جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے کہا تھا ہم نے یہ بات سن لی ہے' ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں' بلکہ تم لوگ یہ کہو: ہم نے یہ بات سن لی ہے' اور ہم اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! مغفرت تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' اور تیری طرف لوٹنا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی استطاعت کے مطابق پابند کرتا ہے' جو وہ کمائے گا' وہ اسے مل جائے گا اور جو وہ خرابی کرے گا اس کا وبال اس کے ذمے ہوگا۔ اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں' یا غلطی کریں' تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا''۔

پروردگار نے فرمایا: جی ہاں!

(وہ لوگ یہ دعا کریں گے)

''اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس چیز کا پابند نہ کرنا' جس کی ہم میں طاقت نہ ہو' اور تو ہم سے درگزر کرنا اور ہماری مغفرت کرنا اور ہم پر رحم کرنا تو ہمارا آقا ہے' اور تو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد کرنا''۔

تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! (یعنی میں ایسا ہی کروں گا)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْحَالَةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَا اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ)

ان روایات کا تذکرہ جو ایسی حالت کے بارے میں ہیں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''دین میں زبردستی نہیں ہے''

140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيّ

الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

(متن حدیث):عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ) (البقرة: 256) قَالَ: كَانَتِ الْمَرْاَةُ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يَكَادُ يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَتَحْلِفُ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ لَتُهَوِّدَنَّهُ فَلَمَّا اُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ اِذَا فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَبْنَاؤُنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ)

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَمَنْ شَاءَ لَحِقَ بِهِمْ وَمَنْ شَاءَ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ. (3:64)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے"۔

یہ بیان کرتے ہیں: (پہلے یہ رواج تھا) کہ اگر انصار کی کسی عورت کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا' تو وہ یہ قسم اٹھایا کرتی تھی: اگر اس کا بچہ زندہ رہ گیا' تو وہ اسے یہودی بنا دے گی۔

جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا' تو ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی تھے' جو انصار کی اولاد تھے۔

انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ان بچوں کا کیا بنے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے"۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں' جس بچے نے چاہا' وہ ان یہودیوں (کے ساتھ) مل گیا اور جس نے چاہا وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفَرْضَ الَّذِي جَعَلَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا نَفْلًا جَائِزٌ اَنْ يُفْرَضَ ثَانِيًا فَيَكُونُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ الَّذِي كَانَ فَرْضًا فِي الْبِدَايَةِ فَرْضًا ثَانِيًا فِي النِّهَايَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ فرض جسے اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہو' یہ ممکن ہے' اسے دوبارہ فرض قرار دے دیا جائے' تو وہ عمل جو پہلے آغاز میں فرض تھا' وہ اختتام میں دوسرا فرض بن جائے

141 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَاْنَا عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ:

(متن حدیث):اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ وَرَاءَهُ بِصَلَاتِهِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُهُمْ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

140- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو داوُد 2682 في الجهاد: باب في الأسير يكرهُ على الإسلام، عن الحسن بن على الحلواني، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق إبراهيم بن مرزوق، عن وهب بن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داؤد أيضًا 2682، والنسائي في التفسير من الكبرى كما في التحفة 4/401، وأبو جعفر النحاس في الناسخ والمنسوخ ص 82 والطبري في تفسيره 3/14، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي في السنن 9/186 من طريق أبي عوانة، عن أبي بشر، به. مرسلًا وذكره السيوطي في الدر المنثور 1/329 وزاد نسبته إلى ابن المنذر، وابن أبي حاتم، وابن مندة، وابن مردويه، والضياء في المختارة.

وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قُضِيَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا .

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِقَضَاءِ اَمْرٍ فِيْهِ يَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. (5:1)

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رمضان کے مہینے میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر (یعنی مسجد میں) تشریف لائے۔ آپ نے نماز (تراویح) ادا کی کچھ لوگوں نے آپ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔

اگلے دن صبح لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' تو (اگلے دن) لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن بھی تشریف لائے' تو لوگوں نے آپ کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

اگلے دن لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' تو تیسری رات مسجد میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب چوتھی رات آئی تو پوری مسجد بھر چکی تھی۔ اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف نہیں لائے' آپ) فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے لوگوں کے پاس تشریف لائے' جب فجر کی نماز مکمل ہو

141- إسناده حسن. وأخرجه مسلم 761 178 في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام الليل، من طرق يونس بن يزيد، عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد. عدا القسم الثاني منه. وأخرجه مالك 1/134 في الصلاة: باب الترغيب في الصلاة في رمضان، عن ابن شهاب الزهري، بهذا الإسناد. ومن طريق مالك وأخرجه البخاري 1129 في التهجد: باب تحريض النبي صلى الله عليه وآله وسلم على صلاة الليل، ومسلم 761، وأبو داؤد 1373 في رمضان: باب قيام شهر رمضان، والنسائي 3/202 في قيام الليل: باب قيام شهر رمضان، والبغوي في شرح السنة 989. وأخرجه بنحوه عبد الرزاق في المصنف 7747، ومن طريقه ابن الجارود 402 عن معمر، وابن جريج، عن الزهري، به. وأما القسم الثاني من الحديث وهو: وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغبهم في قيام شهر رمضان ... من ذنبه فلم أقف عليه من حديث عائشة عند غير المصنف، وقد أشار إليه الترمذي بعد إيراده من حديث أبي هريرة، فقال وقد رُوي هذا الحديث عن الزهري، عن عروة، عن عائشة. وأخرجه من حديث أبي هريرة: عبد الرزاق في المصنف 7719، وابن أبي شيبة في المصنف 2/395، وأحمد في المسند 2/281 و408 و423 473 و486 و529، ومالك في الموطأ 1/135، 136، والبخاري 2008 و 2009 في صلاة التراويح: باب فضل من قام رمضان، ومسلم 759 0173 و 174 في صلاة المسافرين: باب الترغيب في قيام رمضان وهو التروايح، وأبو داؤد في رمضان: باب قيام شهر رمضان، والترمذي 808 في الصوم: باب الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، والنسائي 3/201 و202 في قيام رمضان: باب ثواب من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا، والدارمي 2/26 في الصوم: باب فضل قيام شهر رمضان، والبغوي في شرح السنة برقم 988. وقوله: فخرج رسول الله ... إلى آخر الحديث هو من كلام ابن شهاب كما هو مصرح به عند مالك وفي إحدى روايات البخاري.

AlHidayah - الهداية

گئی' تو آپ نے لوگوں کی طرف رخ کیا۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

''امابعد! تمہارا یہاں ٹھہرنا مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض ہو جائے گی اور تم اسے ادا نہیں کر پاؤ گے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان کے مہینے میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب کرتے تھے' تاہم آپ انہیں اس بارے میں باقاعدہ کوئی حکم نہیں دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے' تو یہ معاملہ یوں ہی رہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہ معاملہ یوں ہی رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی ایسے ہی رہا۔

(یعنی اس کے بعد لوگوں نے تراویح کی نماز باجماعت ادا کرنا شروع کی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اِذَا عُدِمَتْ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ عَنِ النَّاسِ فِي كِتْبَةِ الشَّيْءِ عَلَيْهِمْ

ان روایات کا تذکرہ جو اس علت کے بارے میں ہیں (جن کی وجہ سے یہ حکم ہے) کہ جب وہ علت درپیش ہو' تو لوگوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے' اور ان کا کوئی گناہ (نوٹ نہیں کیا جاتا)

142 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ . (3:18)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ سوئے ہوئے شخص سے' یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے' نابالغ بچے سے یہاں تک

142- إسناده صحيح على شرط مسلم وأخرجه أحمد 6/100، 101، والدارمي 2/171 عن عفان بن مسلم، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/144، وأبو داؤد 4398 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، من طريق يزيد بن هارون، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه النسائي 6/156 في الطلاق: باب من لا يقع طلاقه من الأزواج، وابن ماجة 204 في الطلاق: باب طلاق المعتوه والنائم والصغير.

AlHidayah - الهداية

کہ وہ بالغ ہو جائے' اور مجنون سے' یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس کے صحیح ہونے کی صراحت کرنے والی دوسری روایت کا تذکرہ

143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يونس بن عبد الأعلى حدثنا بن وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِیْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِیْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ اَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا فَرَدَّهَا عَلِیٌّ وَقَالَ لِعُمَرَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَرْجُمُ هٰذِهٖ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ فَخَلّٰى عَنْهَا. (3:18)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر بنوفلاں سے تعلق رکھنے والی ایک پاگل عورت کے پاس سے ہوا' جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو واپس کر دیا' پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا آپ اسے سنگسار کرنا چاہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں!

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ ایسا پاگل شخص جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو۔ سویا ہوا شخص جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا اور (نابالغ بچہ) جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا ہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

143- رجاله ثقات رجال مسلم. وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 1003 و 3048 . وأخرجه أبو داوُد 4401 في الحدود: باب في المجنون يسرق أو يصيب حدًا، والنسائي في الرجم من الكبرى كما في التحفة 7/413، والدارقطني 3/138-139، والبيهقي 8/264 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 1/258 و2/59، ووافقه الذهبي . وأخرجه أبو داوُد 4399 و 4400 ، والبيهقي 8/264، والحاكم 4/389 من طريقين عن الأعمش، به، ولم يصرح برفعه . وأخرجه أحمد 1/154و158، وأبو داوُد 4402 ، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/367، والطيالسي، والبيهقي 8/264-265 من طرق عن عطاء بن السائب، عن أبي ظبيان، عن علي مرفوعًا. وأخرجه النسائي من طريق إسرائيل، عن أبي حصين، عن أبي ظبيان، عن علي موقوفًا عليه. وأخرجه الترمذي 1423 ، والنسائي في الرجم كما في التحفة 7/360، وأحمد 1/116 و118، والبيهقي 8/265، من طريقين، عن الحسن البصري عن علي مرفوعًا. وأخرجه أبو داوُد 4403 ، والبيهقي 6/57 و 7/359 من طريق خالد الحذاء ، عن أبي الضحى، عن علي رفعه، وأبو الضحى لم يدرك عليًا . وفي الباب عن عائشة في الحديث الذي قبله، وعن أبي هريرة وأبي قتادة، وغيرهم، انظر نصب الراية 4/161-165 للزيلعي.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا بِاَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْاَقْوَامِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْ كِتْبَةِ الشَّرِّ عَلَيْهِمْ دُوْنَ كِتْبَةِ الْخَيْرِ لَهُمْ

اس روایت کا تذکرہ جواس بات پر دلالت کرتی ہے ہم نے سابقہ ذکر کردہ روایات کی جوتاویل بیان کی ہے وہ صحیح ہے اوران لوگوں سے قلم کواٹھالیا گیا ہے جن کا ذکر ہم نے کیا ہے اور یہ قلم ان کی برائیاں لکھنے کے حوالے سے اٹھایا گیا ہے ان کی نیکیاں لکھنے کے حوالے سے نہیں اٹھایا گیا

144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهُ رَكْبٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ فَمَنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ وَاَخَذَتْ بِعَضُدِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِاَهْلِهِ اَجْمَعِيْنَ. (3:18)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے واپس تشریف لائے جب آپ ''روحاء'' کے مقام پر پہنچے تو کچھ سوار آپ کے سامنے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں۔

آپ لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں) اللہ کا رسول ہوں تو ان میں سے ایک عورت تیزی سے اٹھی اور اس نے اپنے پالان میں سے اپنے بچے کو بلند کیا اس نے اس بچے کے بازو کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! (کیا اس بچے کا) حج ہوا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی (اس کا) اجر ملے گا۔

144- إسناده صحيح على شرط مسلم، وابن خزيمة 3049 عن عبد الجبار بن العلاء، بهذا الإسناد وأخرجه الشافعي في مسنده 1/289، والحميدي 504، والطيالسي 2707، وأحمد 1/219، ومسلم 1336 في الحج: باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، وأبو داؤد 1736 في المناسك: باب في الصبي يحج، والنسائي 5/120-12 في الحج / باب الحج بالصغير، والبيهقي 5/155، والطحاوي في شرح معاني الآثار 2/256، وفي المشكل 3/229، وابن الجارود في المنتقى 411، والطبراني 12176، والبغوي 1852، من طرق، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك 1/368، 369 في جامع الحج، عن إبراهيم بن عقبة، به، ومن طريق مالك أخرجه الطحاوي في المشكل 2/229، والبيهقي في السنن 5/155، والبغوي في شرح السنة 1853. وأخرجه الطحاوي في المعاني 2/256 من طريق الماجشون، وفي المشكل 2/229 من طريق يحيى بن معين وسفيان الثوري، ثلاثتهم عن إبراهيم بن عقبة، به. وأخرجه مسلم 1336 410، والنسائي 4/120، والطحاوي في المشكل 3/230، والطبراني 12183 من طرق عن محمد بن عقبة، عن كريب، به.

ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی' تو انہوں نے اپنے تمام گھر والوں سمیت حج کیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ مِنَ الْحَرَجِ عَنِ الْوَاجِدِ فِيْ نَفْسِهِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّنْطِقَ بِهِ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے گناہ کو معاف کر دیا ہے' جس کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے' جسے بیان کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے

145- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا اَشْيَاءَ مَا نُحِبُّ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَا وَاِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ وَجَدْتُمْ ذٰلِكَ ؟ قالوا: نعم، قال: ذاك صريح الإيمان . (3:65)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ ہمیں انہیں بیان کرنا پسند نہیں ہے' اگرچہ اس کے عوض میں ہمیں ساری دنیا مل جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ صریح ایمان ہے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ لَّمْ يَتَفَقَّهْ فِيْ صَحِيْحِ الْاٰثَارِ وَلَا اَمْعَنَ فِيْ مَعَانِي الْاَخْبَارِ اَنَّ وُجُوْدَ مَا ذَكَرْنَا هُوَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو مستند روایات کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اور احادیث کے مفہوم میں غور و فکر نہیں کرتا کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے' اس کا پایا جانا "محض ایمان" ہے

146 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا شَيْئًا لَاَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُنَا حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: ذَاكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ . (3:65)

145- إسناده حسن وسيورده بعده برقم 146 من طريق عاصم بن بهدلة، عن أبي صالح، عن أبي هريرة . وبرقم 148 من طريق سهيل بن أبي صالح عن أبيه، عن أبي هريرة به. وبرقم 147 من حديث ابن عباس، وبرقم 149 من حديث ابن مسعود.

146-وأخرجه الطيالسي 2401 ، وأحمد 2/456، وابن منده في الإيمان 341 من طريق شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/397، وأبو عوانة 1/79، وابن منده 340 و 342 من طريقين، عن الأعمش، عن أبي صالح، به.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اِذَا وَجَدَ الْمُسْلِمُ فِيْ قَلْبِهِ اَوْ خَطَرَ بِبَالِهِ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا يَحِلُّ لَهُ النُّطْقُ بِهَا مِنْ كَيْفِيَّةِ الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا اَوْ مَا يُشْبِهُ هٰذِهٖ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاِيْمَانِ الصَّحِيْحِ وَتَرَكَ الْعَزْمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْهَا كَانَ رَدُّهُ اِيَّاهَا مِنَ الْاِيْمَانِ بَلْ هُوَ مِنْ صَرِيْحِ الْاِيْمَانِ لَا اَنَّ خَطَرَاتٌ مِّثْلَهَا مِنَ الْاِيْمَانِ.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اپنے ذہن میں ایسے خیالات آتے ہیں، ہم میں سے کسی ایک کا راکھ ہو جانا' یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ اس خیال کو بیان کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ محض ایمان ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب مسلمان اپنے دل میں ایسی چیز پائے یا اس کے ذہن میں ایسا خیال آئے جس کے بارے میں کلام کرنا اس کے لئے جائز نہ ہو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی کیفیت ہو' یا اس کے ساتھ مشابہہ ہو' اور پھر وہ صحیح ایمان کے ہمراہ اپنے دل سے اسے مسترد کردے اور ان میں سے کسی بھی چیز پر پختہ ہونے کو ترک کر دے تو اس کا اس وسوسے کو مسترد کرنا ایمان کا حصہ ہے' بلکہ یہ صریح ایمان ہے۔ (حدیث کے الفاظ سے) یہ مراد نہیں ہے: اس طرح کے خیالات کا آنا ایمان کا حصہ ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّعْرِضَ بِقَلْبِهٖ شَيْءٌ مِّنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ بَعْدَ اَنْ يَّرُدَّهَا مِنْ غَيْرِ اعْتِقَادِ الْقَلْبِ عَلٰى مَا وَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطَانُ

آدمی کیلئے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ کہ اس کے ذہن میں شیطانی وسوسے آئیں' اس کے بعد کہ جب اس کے ذہن میں شیطان وسوسہ ڈالے' تو وہ ان کے بارے میں قلبی اعتقاد نہ رکھتا ہو' اور وہ انہیں مسترد کردے

147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيَجِدُ فِيْ نَفْسِهِ الشَّيْءَ لَاَنْ يَّكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ. (4:30)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی:

147- إسناده صحيح على شرطهما . وأخرجه الطيالسي 2704 ، وأحمد 1/235 و340، وأبو داؤد 5112 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 5/ 39، والطحاوي في المشكل 2/251و252، وابن منده في الإيمان 345 ، والبغوي 60 من طرق عن منصور، بهذا الإسناد.

ہم میں سے کسی ایک شخص کو اپنے ذہن میں سے کوئی چیز (یعنی کوئی وسوسہ) محسوس ہوتا ہے' تو اس کا راکھ ہو جانا' یہ اس کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ وہ آدمی اس وسوسے کو بیان کرے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ اکبر! ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْوَاجِدِ فِيْ نَفْسِهِ مَا وَصَفْنَا وَحُكْمَ الْمُحَدِّثِ اِيَّاهَا بِهٖ سِيَّانَ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِهٖ لِسَانُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ہم نے جو کیفیت ذکر کی ہے' اس کو اپنے ذہن میں محسوس کرنے والے شخص کا حکم اور اس بارے میں سوچنے والے شخص کا حکم برابر ہے

جبکہ وہ زبان کے ذریعے اس چیز کے بارے میں بات چیت نہ کرے

148 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا لَيُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالشَّيْءِ يَعْظُمُ عَلٰى اَحَدِنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ: اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ؟ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ. (3:65)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک شخص کو ایسے خیالات آتے ہیں' جنہیں بیان کرنا اس کیلئے بہت بڑی بات ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگوں کو یہ صورتحال پیش آتی ہے؟ یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

149 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُنْذِرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَكَّةَ وَعِدَّةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَثَّامٍ يَقُوْلُ

(متن حدیث): اَتَيْتُ سُعَيْرَ بْنَ الْخِمْسِ اَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيْثِ الْوَسْوَسَةِ فَلَمْ يُحَدِّثْنِيْ فَاَدْبَرْتُ اَبْكِيْ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ تَعَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

148- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 132 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان، وما يقول من وجدها، وأبو داوٗد 5111 في الأدب: باب رد الوسوسة، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 9/396، وأبو عوانة 1/78، وابن منده في الإيمان 344، من طرق عن سهيل بن أبي صالح، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّىْءَ لَوْ خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ قَالَ: ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ . (3:65)

حدیث **149**: علی بن عثام بیان کرتے ہیں: میں سعیر بن خمس کی خدمت میں آیا' تا کہ ان سے وسوسے کے بارے میں حدیث کے بارے میں دریافت کروں' تو انہوں نے مجھے وہ حدیث بیان نہیں کی' میں روتا ہوا واپس آ گیا' پھر میری ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: آ گے آؤ۔

مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو ایسی چیز کو پاتا ہے یعنی وسوسہ یا منفی خیال پاتا ہے) کہ اگر وہ آسمان سے نیچے گر جائے' اور پرندے اسے اچک لیں تو یہ بات اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ اس (وسوسے کے بارے میں) کلام کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ صریح ایمان ہے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے جب شیطان اس کے ذہن میں وسوسہ ڈالتا ہے

150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

149– إسناده صحيح . محمد بن عبد الوهاب الفراء ، ثقة، وباقي رجال السند على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 133 في الإيمان، والنسائي في اليوم والليلة كما في التحفة 7/107، وأبو عوانة 1/79، وابن منده في الإيمان 347 ، والطحاوي في مشكل الآثار 2/251، والبغوي 59 من طرق عن علي بن عثّام، بهذا الإسناد.

150– إسناده صحيح. كثير بن عبيد المذحجي: ثقة، وباقي السند على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 6/257، والبزار 50 عن حميد بن مسعدة، كلاهما عن محمد بن إسماعيل بن أَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 1/33 وزاد نسبته إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله ثقات . وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/331، والبخاري 6/240 في بدء الخلق: باب صفة إبليس وجنوده، ومسلم 134 في الإيمان: باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، وأبي عوانة 1/81 و82، وأبي داوٗد 4721 في السنة: باب في الجهمية. وعن أنس عند أبي عوانة .1/82 وعن خزيمة بن ثابت عند أحمد .5/214 وعن عبد الله بن عمرو ذكره الهيثمي في المجمع 1/34 ونسبه للطبراني في الأوسط والكبير .

(متن حدیث): لَنْ يَدَعَ الشَّيْطَانُ اَنْ يَأْتِيَ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: فَمَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا حَسَّ اَحَدُكُمْ بِذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ. (1:95)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان اس بات کو ترک نہیں کرے گا کہ وہ کسی شخص کے پاس آ کر یہ کہے: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو آدمی جواب دے گا: اللہ تعالیٰ نے' وہ دریافت کرے گا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جب کسی شخص کو اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑے' تو وہ یہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

AlHidayah - الهداية

3- بَابُ فَضْلِ الْإِيْمَانِ

باب: ایمان کی فضیلت

151 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ قَعْنَبِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ ذَكْوَانَ السَّمَّانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: ارْجِعْ، فَاَبَيْتُ فَلَهَزَنِي لَهْزَةً فِي صَدْرِي اَلَمُهَا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَجِدْ بُدًّا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ طَمِعُوْا وَخَشُوْا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أقعد. (3:36)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جو شخص یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے' راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی' تو انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام کے ہمراہ بھیجا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم واپس جاؤ! میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی' تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' جس کی تکلیف میں نے محسوس کی۔

میں واپس آ گیا میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے اسے اس' اس ''پیغام'' کے ہمراہ بھیجا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ خوشخبری سن کر (لوگ) جنت کی امید رکھیں گے۔

اور وہ ڈریں گے (حاشیے میں وضاحت ہے' یہاں لفظ غلط نقل ہوا ہے۔ اصل لفظ یہ ہے' وہ لوگ خراب ہو جائیں گے)

151- وذكره السيوطي في الجامع الكبير ص 96 وزاد نسبته إلى ابن خزيمة، وسعيد بن منصور . وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم 31 في الإيمان: باب الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة، وعن معاذ بن جبل عنده أيضًا برقم 32 .

AlHidayah - الهداية

تو نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جابر) سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ هُوَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے

152 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حدثنا سفيان والدراوردی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. (1:2)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اوراس کی راہ میں جہاد کرنا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْوَاوَ الَّذِي فِي خَبَرِ اَبِي ذَرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَيْسَ بِوَاوِ وَصْلٍ وَاِنَّمَا هُوَ وَاوٌ بِمَعْنَى ثُمَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت، جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں، اس میں مذکور ''واؤ'' وصل کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ واؤ ''ثم'' کے معنی میں ہے

153 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ بِعَسْقَلَانَ حَدَّثَنَا بن اَبِي السَّرِيِّ

152- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه عبد الرزاق 20299، والحميدي 131، وأحمد 5/150 و171، والبخاري 2518 في العتق: باب أي الرقاب أفضل، ومسلم 84 في الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، والدارمي 2/307، والنسائي في العتق كما في التحفة 9/195، وابن الجارود 969 والبغوي 2418، وابن منده في الإيمان 232، والبيهقي في السنن 6/273، و9/272، و10/373 من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20289 عن معمر، عن الزهري، عن حبيب مولى عروة، والنسائي 6/19 في الجهاد: باب ما يعدل الجهاد في سبيل الله عزوجل، وفي العتق من الكبرى كما في التحفة 9/159 من طريق شعيب، عن الليث، عن عبيد الله بن أبي جعفر، كلاهما عن عروة، بهذا الإسناد. ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 5/163، ومسلم 84، وابن منده في الإيمان 233، والبيهقي في السنن 6/81. وفي الباب عن أبي هريرة في الحديث الذي بعده. وعن عبد الله بن حُبْشي الخثعمي عند النسائي 8/94 في الإيمان وشرائعه، والبيهقي في السنن 3/9 و4/180 و9/164.

153- وهو في مصنف عبد الرزاق برقم 20296، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/268، ومسلم 83 في الإيمان: باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، والنسائي 5/113 في المناسك: باب الحج المبرور، و 6/19 في الجهاد، وابن منده في الإيمان 227، والبيهقي في السنن 5/262، وأبو عوانة 1/62. وأخرجه أحمد 2/264، والبخاري 26 في الإيمان: باب من قال: الإيمان هو العمل، و 1519 في الحج: باب فضل الحج المبرور، ومسلم 83، والنسائي 8/93 في الإيمان وشرائعه: باب ذكر أفضل الأعمال، والدارمي 2/201 وأبو عوانة، والبيهقي في السنن 9/157، والبغوي 1840، من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به.

AlHidayah - الهداية

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حج مَبْرُوْرٍ . (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا''۔ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: پھر ''مبرور حج''۔

4- بَابُ فَرْضِ الْإِيمَانِ

(باب 4: فرض ایمان کا بیان)

154- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

(متن حدیث): بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَاَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قال: فقلنا له: هذا الأبيض المتكيء، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا مُحَمَّدُ اِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ مَا بَدَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ: نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اللَّهُ اَرْسَلَكَ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله الله أمرك أن نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نعم قال: فأنشدك الله الله أمرك أن نصوم هذا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: فَاَنْشُدُكَ اللَّهَ اللَّهُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ: اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَاَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ. (3:65)

حدیث 154: شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے مسجد میں اس اونٹ کو بٹھایا اور پھر اسے باندھ دیا۔ پھر اس نے لوگوں سے دریافت کیا: آپ میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے

154- إسناده صحيح؛ عيسى بن حماد: هو ابن مسلم التجيبي، وباقي السند من رجال الشيخين، وأخرجه أبو داوُد 486 في الصلاة: باب ما جاء في المشرك يدخل المسجد، والنسائي 4/122-123 في الصوم: باب وجوب الصوم، وابن ماجة 1402 في الإقامة: باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، كلهم عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/168، والبخاري 63 في العلم: باب ما جاء في العلم، وابن منده 130، والبغوي في شرح السنة برقم 3، من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. وقدوم ضمام كان في سنة تسع بعد فتح مكة، جزم بذلك ابن إسحاق وأبو عبيد، وغيرهما كما في الفتح 1/152. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان 4، وأحمد 1/264 من حديث ابن عباس.

درمیان ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اسے کہا: یہ سفید رنگت کے مالک' ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے صاحب (نبی اکرم ﷺ) ہیں۔

اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اے عبدالمطلب کے صاحبزادے! نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا: میں تمہیں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ سے کچھ سوال کروں گا اور سوال کرتے ہوئے ذرا سختی کا اظہار کروں گا' تو آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئیے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں' جو مناسب لگتا ہے تم پوچھو۔

اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے' ہم سال میں اس مہینے میں روزے رکھیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں۔

اس نے دریافت کیا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' آپ ہمارے خوشحال لوگوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور اسے ہمارے غریب لوگوں میں تقسیم کردیں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جانتا ہے) جی ہاں!

اس شخص نے کہا: آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں' میں اس پر ایمان لاتا ہوں' میں اپنے پیچھے (موجود) اپنی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے' جس کا تعلق بنوسعد بن بنوبکر سے ہے۔

155 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ الْبَلَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ

155– إسناده صحيح . وأخرجه أبو عوانة في المسند 1/ 2 من طريقين عن عبد الملك بن إبراهيم الجدي، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 11/9، 10، وفي كتابه الإيمان 5 ، ومسلم 12 في الإيمان: باب السؤال عن أركان الإسلام، والترمذي 614 في الزكاة: باب ما جاء إذا أديت الزكاة، والنسائي 4/121، في الصوم، وابن منده 129 . وأبو عوانة 1/ 2 و3، والحاكم في معرفة علوم الحديث ص 5. والبغوي في شرح السنة 4 و 5 ، من طرق عن سليمان بن المغيرة، بهذا الإسناد.

مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُهِينَا اَنْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّاْتِيَهُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ قَالَ: صدق قال فمن خلق السَّماءَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ: فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَنَافِعَ اَللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: صَدَقَ قَالَ: فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلَمَّا قَفّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ ليدخلن الجنة. (1:3)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْوُضُوْءِ وَالتَّيَمُّمِ وَالِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالصَّوْمِ الْفَرْضِ وَمَا اَشْبَهَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الكل.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات سے منع کر دیا گیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کریں۔

توہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے تو ہم اسے سن لیا کریں۔

ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام رساں ہمارے پاس آیا تھا۔

اس نے یہ بات بیان کی: آپ یہ کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔

اس شخص نے دریافت کیا: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے' اس نے دریافت کیا: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان پہاڑوں کو کس نے قائم کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

اس نے دریافت کیا: ان میں فائدے کس نے رکھے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے۔

AlHidayah - الهداية

اس نے کہا: پھر وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور پہاڑوں کو نصب کیا ہے اور ان میں منافع رکھے ہیں۔ اس کی قسم دے کر میں (آپ سے دریافت کرتا ہوں) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہم پر (روزانہ) پانچ نمازیں پڑھنا لازم ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے اس نے دریافت کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بتائی ہے ہمارے اموال میں زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے کہا: آپ کے مبلغ نے یہ بات بھی بتائی ہے ہم پر پورے سال میں ایک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نوعیت کے احکام جیسے وضو، تیمم، غسل جنابت، پانچ نمازیں، فرض روزہ اور اس جیسے دیگر احکام مخاطب افراد پر بعض حالتوں میں فرض ہوتے ہیں، تمام حالتوں میں فرض نہیں ہوتے۔

156 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ

156– إسناده صحيح على شرطهما .وأخرجه البخارى 1458 فى الزكاة: باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس فى الصدقة، ومسلم 19 31 فى الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وابن منده فى الإيمان 214 ، والطبرانى فى الكبير 12207 . من طريق أمية بن بسطام، بهذا الإسناد.وأخرجه البخارى 7372 فى التوحيد: باب ما جاء فى دعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم إلى توحيد الله تبارك وتعالى، من طريق عبد الله بن أبى الأسود، عن الفضل بن العلاء ، عن إسماعيل بن أمية، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبى شيبة 3/114، وأحمد 1/233، والبخارى 1395 فى الزكاة، باب وجوب الزكاة، و 1496 باب أخذ الصدقة من الأغنياء ، و 2448 فى المظالم: باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم، و 4347 فى المغازى: باب بعث أبى موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع، و 7371 فى التوحيد، ومسلم 19 فى الإيمان: باب الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، وأبو داوُد 1584 فى الزكاة: باب زكاة السائمة، والترمذى 625 فى الزكاة: باب ما جاء فى كراهية أخذ خيار المال فى الصدقة، والنسائى 5/2 فى الزكاة: باب وجوب الزكاة، وابن ماجة 1783 فى الزكاة: باب فرض الزكاة، والدارمى 1/379 و384 فى الزكاة، وابن منده 116 و 117 و 213 ، والبغوى فى شرح السنة 1557 ، والدارقطنى 2/136، والطبرانى 12408 ، من طرق عن زكريا بن إسحاق المكى، عن يحيى بن عبد الله بن صيفى، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: اِنَّكَ تَقْدُمُ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَاِذَا فَعَلُوْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهٰذَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أموال الناس. (1:4)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا النَّوْعُ مِثْلُ الْحَجِّ وَالزَّكَاةِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِنَ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ فُرِضَتْ عَلٰى بَعْضِ الْعَاقِلِيْنَ الْبَالِغِيْنَ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف جا رہے ہو' تم انہیں سب سے پہلے اللہ کی عبادت کی دعوت دینا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیں' تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ ایسا کر لیں' تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے اموال میں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی' جب وہ اس حکم کی فرمانبرداری کریں' تو تم ان سے زکوٰۃ وصول کر لینا اور لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ قسم جیسے حج اور زکوٰۃ اور ان جیسے دیگر فرائض (وہ ہیں) جو بعض عاقل و بالغ لوگوں پر بعض مخصوص حالتوں میں فرض قرار دیئے گئے ہیں' یہ ہر حال میں فرض نہیں ہیں (یعنی زکوٰۃ اس پر فرض ہوگی جو صاحب نصاب ہو اور اس نصاب پر ایک سال گزر جائے اور حج اس پر فرض ہوگا جس کے لئے حج کے مخصوص ایام میں مکہ تک جانا ممکن ہو۔ یہ ہر مسلمان پر ہر حال میں فرض نہیں ہے۔)

157- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ

157- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أبو عبيد في الإيمان 1 ص58، 59، والبخارى 523 فى مواقيت الصلاة: باب (مُنِيبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلاةَ وَلا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ) ، ومسلم 17 فى الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، وأبو داوٗد 3692 فى الأشربة: باب فى الأوعية، والترمذى 2611 فى الإيمان: باب ما جاء فى إضافة الفرائض إلى الإيمان، والنسائى 8/120 فى الإيمان: باب أداء الخمس، وابن مندة 22 و 153 من طرق عن عباد بن عباد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 16927 عن معمر، عن أبى جمرة، به مختصرًا، ومن طريق عبد الرزاق وأخرجه أحمد 1/333، 334. وسيورده المؤلف برقم 172 من طريق شعبة، عن أبى جمرة، به، ويأتى تخريجه فى موضعه. وأخرجه من طرق أخرى عن أبى جمرة، به: البخارى 1398 فى الزكاة، و 3095 فى فرض الخمس، و 3510 فى المناقب، و 4369 فى المغازى، و 6176 فى الأدب: باب قول الرجل مرحبًا، و 7556 فى التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ) ، ومسلم 3/1579 17 39 فى الأشربة: باب النهى عن الانتباذ فى المزفت، والبيهقى فى. دلائل النبوة 5/323-324، وابن منده 18 و 19 و 20 و 151 و 169 .

AlHidayah - الهداية

حدثنا أبو جمرة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

2 (متن حدیث): قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ شَهْرِ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَعْمَلُ بِهٖ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رسول الله وإقام الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] وَاَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ[2]

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔

ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیں جس پر ہم عمل کریں اور اپنے پیچھے لوگوں کو اس کی دعوت دیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مالِ غنیمت میں سے خمس کی ادائیگی کرنا اور تمہیں دُباء، حنتم، نقیر اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔

یہ روایت قتادہ نے سعید بن مسیب اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ اسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے دونام ہیں

158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا

---

[1] أخرجه أحمد 1/361 عن بهز وعفان، وابن منده في الإيمان 156 من طريق مسلم بن إبراهيم، ثلاثتهم عن أبان بن يزيد العطار، عن قتادة، بهذا الإسناد.

[2] وأخرجه أحمد 3/22، 23 عن يحيى بن سعيد، ومسلم 18 في الإيمان، من طريق ابن علية، كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري. وأخرجه عبد الرزاق 16929 عن ابن جريج، عن أبي قزعة، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد.

21
21

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ البيت. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَانِ خَبَرَانِ خَرَجَ خِطَابُهُمَا عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْاِيمَانَ ثُمَّ عَدَّهُ اَرْبَعَ خِصَالٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْاِسْلَامَ وَعَدَّهُ خَمْسَ خِصَالٍ وَهٰذَا مَا نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا بِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الشَّيْءَ فِيْ لُغَتِهَا بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ وَلَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيمَانَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا عُدَّ فِيْ خبر بن عَبَّاسٍ لِاَنَّهُ ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ خَبَرٍ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً مِنَ الْاِيمَانِ ليست في خبر بن عمر ولا بن عباس اللذين ذكرناهما.

❀❀ حنظلہ بن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ بن خالد کو طاؤس کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دو روایات جن میں الفاظ کا مخصوص پس منظر ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ذکر کیا ہے اور پھر آپ نے اس کے لئے چار خصلتوں کا تذکرہ کیا ہے' پھر آپ نے اسلام کا تذکرہ کیا اور اس کے لئے پانچ خصلتوں کا تذکرہ کیا۔

یہ وہ صورت ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ عرب اپنے محاورے میں کسی متعین تعداد کے ہمراہ کسی چیز کا ذکر کرتے ہیں اور اس متعین تعداد کے تذکرے سے مراد یہ نہیں ہوتا کہ اس کے علاوہ تعداد کی نفی کر دی جائے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مراد نہیں لیا کہ ایمان سے مراد صرف وہی امور ہوں گے جن کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول

158- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه الترمذى 2609 فى الإيمان، عن أبى كريب، والآجرى فى الشريعة ص 106 من طريق إسماعيل، كلاهما عن وكيع، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/143، والبخارى 8 فى الإيمان: باب دعاؤكم إيمانكم، ومسلم 16 22 فى الإيمان: باب بيان أركان الإسلام، والنسائى 8/107 فى الإيمان: باب على كم بنى الإسلام، وأبو عبيد فى الإيمان 4 ص59 وأبو نعيم فى أخبار أصبهان 1/146، والبيهقى فى السنن 1/358، وابن منده 40 و 148 والبغوى فى شرح السنة 6 ، من طرق عن حنظلة به، وصححه ابن خزيمة برقم 308 .ومن طرق عن ابن عمر أخرجه الحميدى 703 ، وأحمد 2/26 و93و120، ومسلم 16 فى الإيمان، والترمذى 2609 فى الإيمان، وأبو عبيد فى كتاب الإيمان ص 59، والآجرى فى الشريعة ص 106، وابن منده فى الإيمان 41 و 42 و 43 و 149 و 150 ، والطبرانى فى الكبير 13203 و 13518 ، وأبو نعيم فى حلية الأولياء 3/62، والبيهقى فى السنن 3/367، وصححه ابن خزيمة برقم 309 . وسيورده المؤلف أيضًا برقم 1446 فى أول كتاب الصلاة.

روایت میں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے دیگر روایات میں دیگر بہت سی اشیاء کا ایمان کا حصہ ہونے کا ذکر کیا ہے' جن کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ان دو روایات میں نہیں ہے' جنہیں ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

159 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَرَاَيْتَ الْعُرَاةَ الْحُفَاةَ رُؤُوسَ النَّاسِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ) (لقمان: 34) الْاٰيَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ. (3:26)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک شخص چلتا ہوا آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی بارگاہ میں حاضری پر ایمان رکھو اور تم دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو'

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' فرض نماز ادا کرو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

159- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 4777 فى التفسير: باب (إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ)، عن إسحاق بن إبراهيم وهو الحنظلى المعروف بابن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبى شيبة 11/5، 6، والبخارى 50 فى الإيمان: باب سؤال جبريل النبى صلى الله عليه وآله وسلم عن الإيمان والإسلام، ومسلم 9 فى الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وابن ماجة 64 فى المقدمة: باب فى الإيمان، وابن منده فى الإيمان 15 من طرق عن إسماعيل بن عُلية، عن أبى حيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 9 6 عن ابن نمير، عن محمد بن بشر، عن أبى حيان، به. وأخرجه مسلم 10 فى الإيمان من طريق زهير بن حرب، وابن منده 16 و 159 من طريق إسحاق بن إبراهيم، كلاهما عن جرير، عن عمارة بن القعقاع، عن أبى زرعة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى 8/101 فى الإيمان: باب صفة الإيمان والإسلام، عن محمد بن قدامة، عن جرير، عن أبى فروة، عن أبى زرعة، عن أبى هريرة وأبى ذر. وأخرجه دون ذكر السؤال عن الإيمان وما بعده أبو داوٗد 4698 فى السنة: باب فى القدر، عن عثمان بن أبى شيبة، عن جرير بإسناد النسائى المذكور. وسيرد برقم 168 من حديث ابن عمر.

AlHidayah - الهداية

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! احسان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔

اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے دریافت کیا گیا ہے وہ دریافت کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' تاہم میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔

جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے اور جب تم برہنہ جسم، برہنہ پاؤں (لوگوں) کو حکمران دیکھو (تو یہ قیامت کی نشانیاں ہوں گی)

پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔''

(اس کے بعد پوری آیت ہے)

پھر وہ شخص چلا گیا لوگوں نے اسے تلاش کیا' وہ انہیں نہیں ملا' تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''یہ جبرائیل تھے' جو اس لئے آئے تھے تاکہ لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ وَالْاِيمَانَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ يَشْتَمِلُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى عَلَى الأقوال و الأفعال معا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسلام اور ایمان ایک ہی معنی کے دو نام ہیں اور وہ مفہوم اقوال اور افعال دونوں پر مشتمل ہے

160- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ قَزَعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ عَدَدَ اَصَابِعِىْ هٰذِهِ اَنْ لَا اٰتِيَكَ فَمَا الَّذِىْ بَعَثَكَ بِهٖ؟ قَالَ: الْاِسْلَامُ، قَالَ: وَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: اَنْ تُسْلِمَ قَلْبَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَاَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ اَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ تَوْبَةً اَشْرَكَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ. (3:65)

160- إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 5/3 عن عفان، والطبراني 19/ 1036 من طريق أسد بن موسى، وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 20115، وأحمد 5/5، والنسائي 5/4 في الزكاة: باب وجوب الزكاة و5/82، 83: باب من سأل بوجه الله عزوجل، وابن المبارك في الزهد 987، والطبراني 19/ 969 من طريق بهز بن حكيم بن معاوية، عن أبيه حكيم، بهذا الإسناد. وله طريقان آخران عند الطبراني 19/ 1033 و 1073. وقسمه الأخير وهو: لا يقبل الله ... أخرجه ابن ماجة 2536 في الحدود: باب المرتد عن دينه، من طريق أبي أسامة، عن بهز بن حكيم، عن أبيه، به.

AlHidayah - الهداية

❀❀ حکیم بن معاویہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' جب میں اپنی انگلیوں کی تعداد میں یہ قسم اٹھا چکا تھا کہ میں آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے۔

انہوں نے دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے جھکا دو اور تم اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرلو۔

اور تم فرض نماز ادا کرو اور تم فرض زکوٰۃ ادا کرو۔

یہ دو بھائی ہیں' جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں کرے گا' جو اسلام قبول کرنے کے بعد شرک کا ارتکاب کرے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

161 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سبعة أمعاء . (3:13)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے' اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخِطَابَ مَخْرَجُهُ مَخْرَجُ الْعُمُوْمِ وَالْقَصْدُ فِيْهِ الْخُصُوْصُ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ النَّاسِ لَا الْكُلَّ.

161- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 3/109 في الجامع: باب ما جاء في معي الكافر، ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5396 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والطحاوي في مشكل الآثار 2/407. وأخرجه أحمد 2/257 عن يزيد بن هارون، عن محمد بن إسحاق، عن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق في المصنف 19558 ، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/318، والبغوي 2879 وأخرجه أحمد 2/415 و455، والبخاري 5397 في الأطعمة، وابن ماجة 3256 في الأطعمة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 10/85-86 من طرق عن شعبة، عن عدي بن ثابت، عن أبي حازم، عن أبي هريرة . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/321 عن محمد بن كثير، وأحمد 2/435، والدارمي 2/99 في الأطعمة، عن يحيى بن سعيد، كلاهما عن محمد بن عمرو، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة . وفي الباب عن ابن عمر عند أحمد 2/21، وابن ماجة 3257 ، وعن جابر عند أحمد 3/357 و392، وعن ميمونة بنت الحارث عند أحمد 6/335، وعن أبي بصرة الغفاري عند أحمد 6/397، وعن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجة 3258 .

AlHidayah - الهداية

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روایت کے الفاظ کا مخرج عموم ہے لیکن مراد مخصوص ہے اس سے مراد بعض لوگ ہیں تمام لوگ مراد نہیں ہیں

162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَشْرَبُ فِيْ سبعة أمعاء . (3:13)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا' تو دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔

پھر صبح کے وقت اس نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے ختم نہیں کر سکا۔ (تو اس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ بَيْنَهُمَا فُرْقَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اسلام اور ایمان کے مفہوم کے درمیان فرق ہے

163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ:

162- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في الموطا 3/109، 110 في الجامع: باب ما جاء في معي الكافر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/375، ومسلم 2063 في الأشربة: باب المؤمن يأكل في معي واحد، والترمذي 1819 في الأطعمة: باب ما جاء أن المؤمن يأكل في معي واحد، والنسائي في الوليمة كما في التحفة 9/416 والبيهقي في دلائل النبوة 6/116 -117، والطحاوي في مشكل الآثار 2/408، 409 والبغوي 2880 .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ الزُّهْرِيُّ: نَرٰى اَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ والإيمان العمل. (3:65)

عامر بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ عطیات دیئے۔ آپ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہیں دیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فلاں اور فلاں کو دے دیا ہے لیکن فلاں شخص کو کچھ نہیں دیا۔ حالانکہ وہ مومن ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن ہے یا مسلمان ہے؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

زہری کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں: اسلام سے مراد زبانی طور پر کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان سے مراد عمل کرنا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْخَبَرَيْنِ اللذين ذكرناهما

اس روایت کا تذکرہ جس نے احادیث کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی کا شکار کیا، جنہوں نے علم حدیث کو اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (انہیں یہ غلط فہمی ہوئی کہ) یہ روایت ان دو روایات کے برخلاف ہے، جنہیں ہم ذکر کر چکے ہیں

164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حدثني الليث بن سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِيْ فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهُ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَهَا اَفَاَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قبل أن تقتله وأنت بمنزلة قبل أن يقول كلمته التي قال. (3:65)

163- حديث صحيح، رجاله رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، فإنه كثير الأوهام، وقد توبع، وأخرجه الحميدى 69، وأحمد 1/167، وابن منده في الإيمان 161 من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 68، وأبو داؤد 4683 في السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، والنسائى 8/103 و104 في الإيمان: باب تأويل قوله تعالى: (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا)، وابن منده في الإيمان 161 من طرق عن معمر، بهذا الإسناد وأخرجه الحميدى 67، والطيالسى 198، وابن أبي شيبة 11/31، وأحمد 1/182، والبخارى 27 في الإيمان: باب إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة، و 1478 في الزكاة: باب لا يسألون الناس إلحافاً، ومسلم 150 في الإيمان: باب تألف قلب من يخاف على إيمانه، وابن منده 162، من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَاِنْ قتلته بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ یُرِیْدُ بِہٖ اَنَّكَ تُقْتَلُ قَوَدًا لِاَنَّہٗ كَانَ قَبْلَ اَنْ اَسْلَمَ حَلَالَ الدَّمِ وَاِذَا قَتَلْتَہٗ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ صِرْتَ بِحَالَۃٍ تُقْتَلُ مِثْلَہٗ قَوَدًا بِہٖ لَا اَنَّ قَتْلَ الْمُسْلِمِ یُوجِبُ كُفْرًا یُخْرِجُ مِنَ الْمِلَّۃِ اِذِ اللّٰہُ قَالَ: (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی) (البقرۃ: 178).

⚘⚘ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت حال کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں کسی کافر کے مدمقابل آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ لڑائی کرتا ہے' اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ دیتا ہے' پھر (میں اس پر غالب آتا ہوں) تو وہ مجھ سے بچنے کے لئے درخت کے پیچھے جاتا ہے' اور کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام قبول کرتا ہوں' تو اس شخص کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا تھا' اور اس نے اس ہاتھ کو کاٹنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ کیا میں اس کو قتل کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم اسے قتل کردیتے ہو' تو وہ تمہاری اس جگہ پر آجائے گا' جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔

اور تم اس کی اس جگہ پر چلے جاؤ گے' جو اس کے کہے ہوئے کلمے سے پہلے اس کا مقام تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اسے قتل نہ کرو' کیونکہ اگر تم اسے قتل کردیتے ہو' تو وہ تمہاری اس جگہ پر آجائے گا' جس جگہ تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔'' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: تمہیں قصاص میں قتل کردیا جائے گا کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کا خون بہانا جائز تھا' لیکن جب تم نے اس کے اسلام قبول کرنے کے بعد اسے قتل کیا تو تم ایسی حالت میں پہنچ جاؤ گے کہ تمہیں اس کے قصاص میں قتل کردیا جائے گا۔

اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے: کسی مسلمان کو قتل کرنا ایسے کفر کو واجب کردیتا ہے جو آدمی کو دین سے خارج کردے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ایمان والو! مقتولین کے بارے میں تم پر قصاص پر لازم قرار دیا گیا ہے''۔

164–اسناده صحيح وأخرجه ابن أبى شيبة 10/126 و12/378، ومسلم 95 فى الإيمان: باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لا إله إلا الله، وأبو داوُد 2644 فى الجهاد: باب علام يُقاتل المشركون، والنسائى فى السير كما فى التحفة 8/503، وابن منده 57 و 58 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/704، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/5، ومسلم 95 156 من طريق عبد الرزاق، عن ابن جريج، عن الزهرى، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق فى مصنفه 18719 عن مُعمر، عن الزهرى، به. ومن طريق أخرجه ابن منده 56. وأخرجه أحمد 6/3، 4، والبخارى 4019 فى المغازى، و 6765 فى الديات: باب قوله تعالى: (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ) ، وابن منده 55 و 58 و 60 ، والبيهقى 8/195 من طرق عن الزهرى، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِيمَانِ لِلْمُقِرِّ بِالشَّهَادَتَيْنِ مَعًا

دوشہادتوں کاایک ساتھ اقرار کرنے والے کے لئے ایمان کے اثبات کا تذکرہ

165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حدثنا بن اَبِىْ عَدِيِّ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِىْ غُنَيْمَةٌ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِىْ فِىْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ ذَهَبَ الذِّئْبُ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَىَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ائْتِنِىْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: اَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِى السَّمَاءِ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مؤمنة . (3:49)

✿✿ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری کچھ بکریاں تھیں جنہیں میری ایک کنیز ''احد'' اور ''جوانیہ'' کی طرف چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں پہنچا' تو پتہ چلا کہ ان میں سے ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔

میں بھی انسان ہوں' مجھے بھی اسی طرح غصہ آ گیا' جس طرح لوگوں کو غصہ آتا ہے' تو میں نے اسے مکا مارا۔

پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے میرے پاس لے کر آؤ۔

میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: آسمان میں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔ وہ مومن ہے۔

165- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه ابن أبي شيبة 11/9 و20، وأحمد 5/447، 448، ومسلم 537 في المساجد: باب تحريم الكلام في الصلاة ونسخ ما كان من إباحة، وأبو داؤد 930 في الصلاة: باب تشميت العاطس في الصلاة، و 3282 في الأيمان والنذور: باب في الرقبة المؤمنة، والنسائي في السير كما في التحفة 8/427، وأبو عبيد في الإيمان 84 وابن الجارود 212 ، والطبراني في الكبير /19 938 من طريقين عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1105 ، وأحمد 5/448، ومسلم 537 في المساجد/ والنسائي 3/14 في السهو: باب الكلام في الصلاة، وابن خزيمة في التوحيد ص 121، وابن أبي عاصم 104 ، والبيهقي في السنن 10/57، وفي الأسماء والصفات ص 421، واللالكائي في السنة 652 ، والطبراني /19 927 و 939 ، من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به . وأخرجه مالك 3/5، 6 في العتق والولاء : باب ما يجوز في العتق في الرقاب الواجبة، عن هلال بن أسامة، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عمر بن الحكم، ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في الرسالة 242 ، والنسائي في النعوت والتفسير كما في التحفة 2/427، والبيهقي .10/57 وفي الباب عن الشريد بن سويد الثقفي سيورده المؤلف برقم 189 .

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْإِيمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ لَهَا اَعْلَى وَاَدْنَى

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان کے اجزاء ہوتے ہیں اور اس کے کچھ شعبے ہوتے ہیں جن میں سے کچھ اعلیٰ ہوتے ہیں' اور کچھ ادنیٰ ہوتے ہیں

166 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً اَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَاَرْفَعُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذَى عَنِ الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ اِلَى الشيء الذى هو فرض على المخاطبين فى جَمِيعِ الْاَحْوَالِ فَجَعَلَهُ اَعْلَى الْإِيمَانِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الشَّيْءِ الَّذِي هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِينَ فِي كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَجَعَلَهُ اَدْنَى الْإِيمَانِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ فَرْضٌ عَلَى بَعْضِ الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ وَكُلَّ شَيْءٍ هُوَ نَفْلٌ لِلْمُخَاطَبِينَ فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ كُلُّهُ من الإيمان.

وَاَمَّا الشَّكُّ فِي اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ فَهُوَ مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ كَذٰلِكَ قَالَهُ مَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلٍ وَقَدْ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ مَرْفُوعًا وَقَالَ: اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَلَمْ يَشُكَّ وَاِنَّمَا تَنَكَّبْنَا خَبَرَ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاقْتَصَرْنَا عَلَى خَبَرِ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ لِنُبَيِّنَ اَنَّ الشَّكَّ فِي الْخَبَرِ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ كَلَامُ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ كَمَا ذكرناه.

166- إسناده صحيح على مسلم . وأخرجه مسلم 35 58 في الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، وابن ماجة 57 في المقدمة: باب في الإيمان، وابن منده في الإيمان 147 ، والبغوي في شرح السنة 17 ، والآجري في الشريعة 110 من طرق عن جرير هو ابن عبد الحميد ، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/414 عن عفان، وأبو داوٗد 4676 في السنة: باب في رد الإرجاء ، عن موسى بن إسماعيل، والبغوي في شرح السنة 18 ، من طريق حجاج الأنماطي، كلهم عن حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صالح، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 191 من طريق سفيان الثوري، عن سهيل بن أبي صالح، به، ويرد تخريجه هناك . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/40، والنسائي 8/110 في الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 . وسيورده بعده 167 و 190 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن دينار، به. وبرقم 181 من طريق بن يزيد بن عبد الله بن الهاد، عن ابن دينار، به، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. وأخرجه الطيالسي 2402 من طريق وهيب، عن سهيل بن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/379، من طريق قتيبة.

AlHidayah - الهداية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ شعبے ہیں''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے بلند ترین ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا ہے' اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا بلند تر درجہ قرار دیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی طرف اشارہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں کے لئے تمام اوقات میں نفل ہے' اور آپ نے اسے ایمان کا سب سے نیچے کا درجہ قرار دیا ہے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو بعض مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض کی گئی ہے' اور ہر وہ چیز جو مخاطب لوگوں کے لئے ہر حالت میں نفل ہے یہ سب کی سب ایمان کا حصہ ہیں۔

جہاں تک دو عددوں میں سے ایک کے بارے میں شک کا تعلق ہے' تو یہ شک سہیل بن ابوصالح نامی راوی کو اس روایت میں ہوا ہے۔

یہ بات معمر نے سہیل کے حوالے سے اسی طرح بیان کی ہے' اور سلیمان بن بلال نے اسے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں''

انہوں نے کسی شک کے بغیر یہ بات ذکر کی ہے۔

ہم نے اس جگہ پر سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت کو پرے کر دیا ہے' اور سہیل بن ابوصالح کی نقل کردہ روایت پر اکتفا کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے: تاکہ ہم یہ بات بیان کر دیں کہ روایت کے الفاظ میں شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ سہیل بن ابوصالح کا کلام ہے جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کو نقل کرنے میں سہیل بن ابوصالح نامی راوی منفرد ہے

167 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وستون شعبة والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اخْتَصَرَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ هٰذَا الْخَبَرَ فَلَمْ يَذْكُرْ ذِكْرَ الْاَعْلٰى وَالْاَدْنٰى مِنَ الشُّعَبِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ السِّتِّيْنَ دُوْنَ السَّبْعِيْنَ وَالْخَبَرُ فِىْ بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ خَبَرٌ مُتَقَصًّى صَحِيْحٌ لَا ارْتِيَابَ فِىْ ثُبُوْتِهٖ وَخَبَرُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ خَبَرٌ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى وَاَمَّا الْبِضْعُ فَهُوَ اسْمٌ يَقَعُ عَلٰى اَحَدِ اَجْزَاءِ الْاَعْدَادِ لِاَنَّ الْحِسَابَ بِنَاؤُهٗ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ عَلَى الْاَعْدَادِ وَالْفُصُوْلِ وَالتَّرْكِيْبِ فَالْاَعْدَادُ مِنَ الْوَاحِدِ اِلَى التِّسْعَةِ وَالْفُصُوْلُ هِىَ الْعَشَرَاتُ وَالْمِئُوْنُ وَالْاُلُوْفُ وَالتَّرْكِيْبُ مَا عَدَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ تَتَبَّعْتُ مَعْنَى الْخَبَرِ مُدَّةً وَذٰلِكَ اَنَّ مَذْهَبَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ اِلَّا بِفَائِدَةٍ وَلَا مِنْ سُنَنِهٖ شَىْءٌ لَا يُعْلَمُ مَعْنَاهُ فَجَعَلْتُ اَعُدُّ الطَّاعَاتِ مِنَ الْإِيمَانِ فَاِذَا هِىَ تَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ شَيْئًا كَثِيْرًا فَرَجَعْتُ اِلَى السُّنَنِ فَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ فَاِذَا هِىَ تَنْقُصُ مِنَ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ مِنْ كَلَامِ رَبِّنَا وَتَلَوْتُهٗ اٰيَةً اٰيَةً بِالتَّدَبُّرِ وَعَدَدْتُ كُلَّ طَاعَةٍ عَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْإِيمَانِ فَاِذَا هِىَ تَنْقُصُ عَنِ الْبِضْعِ وَالسَّبْعِيْنَ فَضَمَمْتُ الْكِتَابَ اِلَى السُّنَنِ وَاَسْقَطْتُ الْمُعَادَ مِنْهَا فَاِذَا كُلُّ شَىْءٍ عَدَّهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْإِيمَانِ فِىْ كِتَابِهٖ وَكُلُّ طَاعَةٍ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ فِىْ سُنَنِهٖ تِسْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهَا شَىْءٌ فَعَلِمْتُ اَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِى الْخَبَرِ اَنَّ الْإِيمَانَ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فِى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ المسألة بِكَمَالِهَا بِذِكْرِ شُعْبَةٍ فِىْ كِتَابِ وَصْفِ الْإِيمَانِ وَشُعَبِهٖ بِمَا اَرْجُوْ اَنَّ فِيْهَا الْغُنْيَةَ لِلْمُتَاَمِّلِ اِذَا تَاَمَّلَهَا فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ تِكْرَارِهَا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ.

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْإِيمَانَ اَجْزَاءٌ بِشُعَبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ: اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَذَكَرَ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِىَ كُلُّهَا فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْإِيمَانُ بِمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنْ اَجْزَاءِ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَاقْتَصَرَ عَلٰى ذِكْرِ جُزْءٍ وَاحِدٍ مِنْهَا حَيْثُ قَالَ: اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ كُلَّهَا مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ

167– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 35 فى الإيمان: باب بيان عدد شعب الإيمان، عن عبيد الله بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 9 فى الإيمان: باب أمور الإيمان، ومسلم 35 ، والنسائى 8/110 فى الإيمان: باب ذكر شعب الإيمان، وابن منده فى الإيمان 144 ، من طرق عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وسيورده المؤلف برقم 190 من طريق الفضل بن يعقوب الرخامى، عن أبى عامر العقدى، به.

عَطَفَ فَقَالَ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ فَذَكَرَ جُزْءً ا مِنْ اَجْزَاءِ شُعَبِهٖ هِىَ نَفْلٌ كُلُّهَا لِلْمُخَاطَبِيْنَ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ سَائِرَ الْاَجْزَاءِ الَّتِىْ هِىَ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَكُلَّ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعَبِ الَّتِىْ هِىَ مِنْ بَيْنِ الْجُزْاَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ اللذين هما من اَعْلَى الْاِيْمَانِ وَاَدْنَاهُ كُلُّهُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ فَهُوَ لَفْظَةٌ اُطْلِقَتْ عَلٰى شَىْءٍ بِكِنَايَةِ سَبَبِهٖ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَيَاءَ جِبِلَّةٌ فِى الْاِنْسَانِ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّكْثِرُ فِيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقِلُّ ذٰلِكَ فِيْهِ وَهٰذَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ لِاَنَّ النَّاسَ لَيْسُوا كُلُّهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِى الْحَيَاءِ فَلَمَّا اسْتَحَالَ اسْتِوَاؤُهُمْ عَلٰى مَرْتَبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهِ صَحَّ اَنَّ مَنْ وُجِدَ فِيْهِ اَكْثَرُ كَانَ اِيْمَانُهُ اَزْيَدَ وَمَنْ وُجِدَ فِيْهِ مِنْهُ اَقَلُّ كَانَ اِيْمَانُهُ اَنْقَصَ وَالْحَيَاءُ فِىْ نَفْسِهٖ هُوَ الشَّىْءُ الْحَائِلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ مَا يُبَاعِدُهُ مِنْ ربه عن الْمَحْظُوْرَاتِ فَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ تَرْكَ الْمَحْظُوْرَاتِ شُعْبَةً مِّنَ الْاِيْمَانِ بِاِطْلَاقِ اسْمِ الحياء عليه على ما ذكرناه.

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سلیمان بن بلال نے اس روایت کو مختصر کیا ہے انہوں نے سب سے بلند اور سب سے نیچے والے شعبے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ستر کی بجائے صرف ساٹھ کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے' جبکہ روایت میں ستر اور کچھ شعبے بھی منقول ہے۔

اور یہ ایسی روایت ہے' جو تفصیلی ہے' اور صحیح ہے اس کے ثبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

سلیمان بن بلال کی نقل کردہ روایت مختصر ہے' اور تفصیلی نہیں ہے جہاں تک لفظ ''بضع'' اور کچھ) کا تعلق ہے' تو یہ ایک ایسا اسم ہے' جو اعداد کے اجزاء میں سے کسی ایک پر واقع ہوتا ہے' کیونکہ حساب کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ اعداد پر' فصول پر اور ترکیب پر۔

جہاں تک اعداد کا تعلق ہے' تو وہ ایک سے لے کر نو تک ہوتے ہیں جہاں تک فصول کا تعلق ہے' تو وہ دہائیاں' سینکڑے اور ہزار ہوتے ہیں۔

جہاں تک ترکیب کا تعلق ہے' تو وہ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے (وہ ترکیب ہے)

میں ایک طویل عرصے تک اس روایت کے مفہوم کی تحقیق کرتا رہا اس کی وجہ یہ ہے: ہمارا مذہب یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی بات کی ہے وہ کسی فائدے کی وجہ سے کی ہوگی۔

اور آپ کے طریقے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس کا مفہوم معلوم نہ ہو' تو میں نے ایمان میں سے نیکیوں کو گننا شروع کیا' تو وہ اس تعداد سے کہیں زیادہ تھیں پھر میں نے سنت کی طرف رجوع کیا اور میں نے ان تمام نیکیوں کو گننا شروع کیا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے حصے کے طور پر شمار کیا ہے' تو یہ ستر اور اس کی تعداد سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے دو جلدوں کے درمیان پروردگار کے کلام کی طرف رجوع کیا میں نے ایک ایک آیت کو غور سے پڑھا اور ہر اس

نیکی کو شمار کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایمان کے حوالے سے کیا ہے' تو وہ بھی ستر اور اس سے کچھ کم تھیں۔

پھر میں نے کتاب کو سنت کے ساتھ ملایا اور ان میں سے تکرار کے ساتھ آنے والی چیزوں کو ساقط کر دیا' تو ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کا حصہ اپنی کتاب میں شمار کیا ہے۔

اور ہر وہ نیکی جسے نبی اکرم ﷺ نے ایمان کا حصہ اپنی سنت میں قرار دیا ہے وہ **79** شعبے تھے۔ نہ اس سے زیادہ تھے نہ اس سے کم تھے۔

تو مجھے پتہ چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اس روایت میں مراد یہ ہے: ایمان کے ستر اور کچھ شعبے کتاب وسنت میں منقول ہیں' تو میں نے یہ مسئلہ مکمل طور پر ایمان کے شعبوں کے تذکرے کے ہمراہ کتاب ایمان کی صفت اور اس کے شعبے میں ذکر کر دیا ہے۔

مجھے یہ امید ہے کہ اس میں غور وفکر کرنیوالے شخص کے لئے کفایت ہو جائے گی اور اب مجھے اس بحث کو یہاں دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس بات کی دلیل کہ ایمان کے شعبوں کے حوالے سے اجزاء ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے' جو عبداللہ بن دینار کے حوالے سے منقول روایت میں ہے۔

''ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہوتے ہیں' جن میں سب سے بلند اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ایمان کے شعبوں کے اجزاء میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے' جو سارے کا سارا تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی۔

کہ میں اللہ کا رسول ہوں' یا فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر یا جنت پر یا جہنم پر اور اس جیسی دیگر چیزوں پر ایمان رکھنا اس شعبے کے اجزاء میں سے ایک ہے۔

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے صرف ایک جز پر اکتفا کیا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا سب سے بلند تر شعبہ ''اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ تمام اجزاء: اس شعبے سے تعلق رکھتے ہے یہ تمام کے تمام ایمان کا حصہ ہیں پھر آپ نے عطف کیا اور لفظ ''واؤ'' استعمال کیا اور فرمایا: اس میں سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے شعبوں میں سے ایک جز کا ذکر کیا ہے' جو نفل ہے' اور یہ تمام اوقات میں مخاطب لوگوں کے لئے نفل کی حیثیت رکھتا ہے' اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ تمام اجزاء' جو اس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں' اور ان دو ذکر شدہ اجزاء کے درمیان موجود شعبوں کے تمام اجزاء میں سے ہر ایک جز۔ اس کا تذکرہ ان دو روایات میں ہے' جو ایمان کا بلند تر مرتبہ اور کمترین مرتبہ ہیں۔

AlHidayah - الهداية

یہ سب کے سب ایمان کا حصہ ہیں۔
جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے۔
''حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔
تو یہ ایسے الفاظ ہیں' جن کا اطلاق کسی چیز پر اس کے سبب کے کنائے کے ساتھ کیا گیا ہے۔
اس کی صورت یوں ہے کہ جیسا ایک جبلت ہے' جو انسان میں موجود ہوتی ہے' تو کچھ لوگ ایسے ہیں' جن میں یہ زیادہ ہوتی ہے' اور کچھ میں یہ کم ہوتی ہے' تو یہ اس چیز کی صحیح دلیل ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے' اور اس میں کمی بھی ہوتی ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے: تمام لوگ حیا کے اعتبار سے ایک ہی مرتبے کے نہیں ہوتے ہیں' تو جب ایمان کے ایک مرتبے کے بارے میں ان لوگوں کا برابر ہونا ناممکن ہے' تو یہ بات درست ہوگی کہ جس میں یہ زیادہ پائی جائے گی اس کا ایمان زیادہ ہوگا' اور جس میں یہ کم پائی جائیگی اس کا ایمان کم ہوگا۔
تو اس کا ایمان ناقص ہوگا' اور حیا اپنے وجود کے اعتبار سے ایک ایسی چیز ہے' جو آدمی اور اس چیز کے درمیان رکاوٹ بن جاتی ہے' جو چیز آدمی کو اس کے پروردگار سے دور کرتی ہے' اور ممنوعہ چیزوں سے تعلق رکھتی ہے' تو گویا کہ اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ممنوعہ چیزوں کو ترک کرنے کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا ہے' اور اس کے لئے آپ نے لفظ حیا استعمال کیا ہے۔
جیسا کہ ہم نے پہلے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ بِذِكْرِ جَوَامِعِ شُعَبِهِمَا

اس روایت کا تذکرہ جس میں اسلام اور ایمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور ان دونوں کے تمام شعبوں کے ہمراہ (بیان کی گئی ہے)

168 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ

(متنِ حدیث): خَرَجْتُ، اَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ اَوْ مُعْتَمِرَيْنِ وَقُلْنَا لَعَلَّنَا لَقِينَا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنسأله عن القدر فلقينا بن عُمَرَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ

168- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن منده في الإيمان 7 من طريقين عن محمد بن المنهال، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا من طريق محمد بن عبد الله بن بزيع، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 8 في الإيمان: باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، وأبو داوُد 3695 في السنة: باب في القدر، والترمذي 2610 في الإيمان: باب ما جاء في وصف جبريل للنبي الإسلامَ والإيمان، والنسائي 8/97 في الإيمان، وابن ماجة 63 في المقدمة: باب في الإيمان، والبغوي في شرح السنة 2 من طرق عن كهمس، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص21، ومسلم 8 2 و 3 ، ابن منده 9 و 10 من طرق عن عبد الله بن بريدة، به . وأخرجه أبو داوُد 4697 من طريق الفريأبي، بريدة، عن ابن يعمر، به. وأخرجه أحمد 1/52 و53 من طريقين، عن سفيان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بُريدة، عن ابن يعمر، عن ابن عمر، ولم يذكر فيه عمر. وأخرجه ابن أبي شيبة 11/44-45 من طريق عطاء بن السائب.

فَقُلْنَا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ ظَهَرَ عِنْدَنَا أناس يقرؤون الْقُرآنَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ تقفرًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ: فَاِنْ لَقِيْتَهُمْ فَاَعْلِمْهُمْ اَنِّىْ مِنْهُمْ بَرِیءٌ وَهُمْ مِنِّىْ بُرَآءُ والذى يحلف به بن عُمَرَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ثُمَّ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا اِذْ جَاءَ شَدِيْدُ سَوَادِ اللِّحْيَةِ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ فَوَضَعَ رُكْبَتَهُ عَلٰى رُكْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهِ اِيَّاهُ وَتَصْدِيْقِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبْنَا مِنْ سُؤَالِهِ إياه وَتَصْدِيْقِهِ اِيَّاهُ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَمَا اَمَارَتُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ: فَتَوَلّٰى وَذَهَبَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فَقَالَ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يعلمكم دينكم . (3:30)

✿✿ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کرنے کے لئے یا شاید عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم نے یہ سوچا: ہوسکتا ہے ہماری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی شخص سے ہوجائے تو ہم ان سے تقدیر کے بارے میں دریافت کرلیں گے۔

پھر ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ میرا ساتھی یہ چاہے گا کہ اس بات کا آغاز میں کروں ہم نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے ہاں کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں لیکن وہ یہ گمان رکھتے ہیں تقدیر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اور معاملہ (کسی گزشتہ تقدیر کے بغیر) نئے سرے سے شروع ہوتا ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو تو انہیں بتا دینا کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس ذات کی قسم! جس کا نام لے کر عبداللہ بن عمر قسم اٹھاتا ہے اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے اور وہ تقدیر پر ایمان نہ رکھتا ہو تو اس کا یہ عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں آیا جس کی داڑھی انتہائی سیاہ تھی اور اس کے کپڑے انتہائی سفید تھے۔ اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم ﷺ کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا،

رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کی بات کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی یا بری ہو، میٹھی ہو یا کڑوی ہو۔

اس شخص نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے پر اور آپ کے جواب کی تصدیق کرنے پر حیرت ہوئی۔ اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے کہا: آپ مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس شخص سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

اس شخص نے دریافت کیا: اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی۔

یہ کہ تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم یعنی ناکافی لباس والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے۔ وہ ایک دوسرے کے مقابیل میں بلند عمارات تعمیر کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص مڑ کر چلا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین دن بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! تم جانتے ہو وہ شخص کون تھا؟

میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ وہ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ اَوْهَمَ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِيمَانَ بِكَمَالِهِ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ دُوْنَ اَنْ يَّقْرِنَهُ الْاَعْمَالُ بِالْاَعْضَاءِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کامل ایمان سے مراد (صرف) زبان کے ذریعے اقرار کرنا ہے اس کے ساتھ اعضاء کے ذریعے کئے گئے اعمال کو نہیں ملایا جائے گا

169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَحَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ؟:

(متنِ حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سرق. (3:26)

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنْ اَئِمَّتِنَا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ كَانَ بِمَكَّةَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے آئمہ میں سے ان صاحب کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: یہ روایت مکہ سے تعلق رکھتی ہے اور احکام کے نازل ہونے سے پہلے ابتدائے اسلام کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے

169- إسناده صحيح . رجال السند ثقات . أبو داوُد: هو سليمان بن داوُد الطيالسي، والحديث في مسنده 444 ، ومن طريقه أخرجه الترمذي 2644 في الإيمان: باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، وابن منده في الإيمان 83 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1122 من طريق بقية وأخرجه البخاري 3222 في بدء الخلق: باب ذكر الملائكة، من طريق ابن أبي عدي، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1120 من طريق يحيى بن أبي بكير، كلاهما عن شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1119 من طريق غندر، عن شعبة، عن الأعمش، به . وأخرجه البخاري 2388 في الاستقراض: باب أداء الديون من طريق أبي شهاب، و 6268 في الاستئذان: باب من أجاب بلبيك، من طريق حفص بن غياث، و 6444 في الرقاق: باب قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما يسرني أن عندي مثل أحد ذهبًا ومن طريقه البغوي في شرح السنة 54 من طريق أبي الأحوص، وأحمد 5/152، ومسلم 94 في الزكاة: باب الترغيب في الصدقة، وأخرجه ابن منده في الإيمان 84 من طريق أبي معاوية الضرير، أربعتهم عن الأعمش، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1118 ، وابن منده 85 من طريق حاتم بن أبي صغيرة، عن حبيب بن أبي ثابت، به . وأخرجه البخاري 6443 في الرقاق: باب المكثرون هم الأقلون، ومسلم 94 33 كلاهما عن قتيبة بن سعيد، عن جرير، عن عبد العزيز بن رفيع، به. وأخرجه أحمد 5/166، والبخاري 5827 في اللباس: باب الثياب البيض، ومسلم 94 154 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة ، وأبو عوانة 1/19، وابن منده 87، والبغوي 51 من طريق حسين المعلم، عن ابن بريدة، عن يحيى بن يعمر، عن أبي الأسود عن أبي ذر وأخرجه أحمد 5/159 و161، والبخاري 1237 في الجنائز: باب من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، و 7487 في التوحيد: باب كلام الرب مع جبريل، ومسلم 94 في الإيمان، وأبو عوانة 1/18، والنسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1116 و 1117 من طرق عن واصل الأحدب، عن معرور بن سويد عن أبي ذر وأخرجه ابن منده 78 و 80 و 81 و 82 من طريق واصل الأحدب والأعمش، عن معرور بن سويد عن أبي ذر . وسيورده المؤلف بعده 170 مطولًا من طريق عيسى بن يونس، عن الأعمش، به. وبرقم 195 من طريق حماد بن أبي سليمان، عن زيد بن وهب، به. وبرقم 213 من طريق النضر بن شميل، عن شعبة، بهذا الإسناد.

170 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ اُحُدًا لِیْ ذَهَبًا اُمْسِیْ وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَصْرِفُهُ لِدَيْنٍ، ثُمَّ مَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ: اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ؟ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَقُلْتُ اَنْطَلِقُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِیْ فَلَبِثْتُ حَتّٰى جَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُدْرِكَكَ فَذَكَرْتُ قَوْلَكَ لِیْ فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زنى وإن سرق.

اسنادِدیگر: أَخْبَرْنَاه القطان فى عقبه حدثنا هشام بن عَمَّارٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ل (3:26)

❀❀ زید بن وہیب بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتا ہوا جارہا تھا۔

ہمارے سامنے ''اُحد'' پہاڑ آگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہواور پھر شام کے وقت ان میں سے ایک بھی دینار میرے پاس باقی رہے۔

ماسوائے اس کے' جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی چلتا رہا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر وثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم یہیں رہنا جب تک میں تمہارے پاس نہیں آجاتا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے' پھر میں نے ایک آواز سنی میں نے سوچا میں آگے جاتا ہوں۔

170- إسناده صحيح على شرط البخارى، وتقدم تخريجه من طرقه فى الرواية التى قبله.

ل إسناده صحيح على شرط البخارى، وأخرجه أحمد 6/447 من طريق ابن نمير، والبخارى 6268 فى الاستئذان من طريق حفص بن غياث، وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة 1126 من طريق أبى معاوية، ثلاثتهم عن الأعمش، به. وانظر طرق هذا الحديث فى عمل اليوم والليلة 597-608 و فتح البارى 11/267.

AlHidayah - الهداية

لیکن پھر مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد آ گیا' جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آواز سنی تھی۔ پہلے میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں' پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا۔ جو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت کا جو بھی شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' اگرچہ اس نے چوری کی ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِيْمَانَ هُوَ الْاِقْرَارُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ دُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ الطَّاعَاتُ مِنْ شُعَبِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جس نے بہت سے لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا: ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرنا ہے اعمال' ایمان کا شعبہ نہیں ہے

171 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهٖ حرم ماله ودمه وحسابه على الله . (3:26)

ابو مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے علاوہ جتنی چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے' ان کا انکار کرے' تو اس شخص کا مال اور اس کی جان قابل احترام ہوں گے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔''

171- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو في المصنف لابن أبي شيبة 10/123 و12/375 ومن طريقه مسلم 23 38 في الإيمان. وأخرجه أحمد 6/395، ومسلم 23، وابن منده 34، والطبراني 8193 من طريق مروان بن معاوية، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه أحمد 3/472 و6/394، وابن منده 34، والطبراني 8194 من طريق يزيد بن هارون، عن أبي مالك الأشجعي، به. وأخرجه الطبراني 8190 و08191 و 8192 من ثلاثة طرق عن أبي مالك، به.

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَّدَ اللّٰهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ ''وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف کرے اور اس کے علاوہ جس کسی کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار کرے''

172 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: رَبِيعَةُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ: فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ: وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ وَقَالَ: احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ. (3:26)

ابوجمرہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔ (یعنی جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ گورنر تھے تو میں ان کا سیکرٹری تھا)

ایک مرتبہ ایک خاتون ان کے پاس آئی وہ ان سے مٹکے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کہاں کا وفد ہے اور کون سی قوم ہے؟

انہوں نے جواب دیا: ربیعہ (قبیلے سے ہمارا تعلق ہے)۔

172- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 87 فى العلم: باب تحريض النبى صلى الله عليه وآله وسلم وفد عبد القيس على أن يحفظوا الإيمان، ومسلم 17 24 فى الإيمان: باب الأمر بالإيمان بالله تعالى، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/6، وأحمد 1/228، عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . ومن طريق ابن أبى شيبة أخرجه مسلم 17 24 . وأخرجه الطيالسى 2747 ومن طريقه البيهقى فى السنن 6/294، عن شعبة، به . وأخرجه البخارى 53 فى الإيمان: باب أداء الخمس من الإيمان، و 7266 فى أخبار الآحاد: باب وصاة النبى صلى الله عليه وآله وسلم وفود العرب أن يبلغوا من وراء هم، وابن منده فى الإيمان 21 ، والبغوى فى شرح السنة 20 من طريق على بن الجعد، عن شعبة، به. وأخرجه البخارى 7266 عن إسحاق بن راهويه، عن النضر بن شميل، عن شعبة، به. وتقدم برقم 157 من طريق عباد بن عباد، عن أبى جمرة، به. وورد تخريجه من طريقه هناك

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس قوم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس وفد کو خوش آمدید جو کسی رسوائی اور ندامت کے بغیر ہو۔

ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دور دراز کے علاقے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار کا قبیلہ حائل ہے۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

آپ ہمیں کسی ایسی چیز کا حکم دیجئے' جسے ہم اپنے پیچھے والوں کو بتادیں اور اس کی وجہ سے ہم لوگ جنت میں داخل ہو سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور انہیں چار چیزوں سے منع کیا۔

آپ نے انہیں ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے کا حکم دیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ''صرف اللہ تعالیٰ پر'' ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (مزید احکام یہ ہیں)

نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کرو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے انہیں دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر (استعمال کرنے سے منع کیا)

یہاں شعبہ نامی راوی بعض اوقات لفظ نقیر نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات لفظ مقیر نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان باتوں کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کے بارے میں بتادینا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ وَالْاِسْلَامَ شُعَبٌ وَاَجْزَاءٌ غير ما ذكرنا في خبر بن عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ بِحُكْمِ الْاَمِينَيْنِ مُحَمَّدٍ وَجِبْرِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ ایمان اور اسلام کے شعبے اور اجزاء ہوتے ہیں اور یہ بات دو امین افراد حضرت محمد ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حکم کے ذریعے ثابت ہے اور یہ اس روایت کے علاوہ ہے' جسے ہم اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں

173- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ وَاضِحٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ:

173- إسناده صحيح، وأخرجه مسلم 8 4 في الإيمان، وابن منده 11 و 13 من طريقين عن يونس بن محمد المؤدب، عن المعتمر بن سليمان، بهذا الإسناد.

(متن حدیث):قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِىْ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَيْسَ قَدَرٌ قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاَبْلِغْهُمْ عَنِّىْ اِذَا لَقِيْتَهُمْ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ بُرَآءُ مِنْهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُنَاسٍ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِىَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُؤْمِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِحْسَانُ؟ قَالَ: الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَا تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ هٰذَا فَاَنَا مُحْسِنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتَ نَبَّاْتُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا قَالَ: اَجَلْ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الْعَالَةَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبِنَاءِ وَكَانُوْا مُلُوْكًا قَالَ: مَا الْعَالَةُ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ قَالَ: الْعُرَيْبُ قَالَ: وَاِذَا رَاَيْتَ الْاَمَةَ تَلِدُ رَبَّتَهَا فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ قَالَ: صَدَقْتَ ثُمَّ نَهَضَ فَوَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَىَّ بِالرَّجُلِ فَطَلَبْنَاهُ كُلَّ مَطْلَبٍ فلم نقدر عليه فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْنَكُمْ خُذُوْا عَنْهُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا شُبِّهَ عَلَىَّ مُنْذُ اَتَانِىْ قَبْلَ مَرَّتِىْ هٰذِهٖ وَمَا عَرَفْتُهٗ حَتّٰى وَلّٰى. (1:1)

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ بِقَوْلِهٖ: خُذُوْا عَنْهُ وَبِقَوْلِهٖ: تعتمر وتغتسل وتتم الوضوء.

یحیٰی بن یعمر کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یعنی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا) کچھ لوگ ہیں' جو اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں' تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہمارے ہاں ان لوگوں میں سے کوئی شخص ہے؟

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تمہاری ان لوگوں کے ساتھ ملاقات ہو' تو تم میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دینا کہ عبداللہ بن عمر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سے بری الذمہ ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ اور تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بیان کی تھی۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس پر سفر کی کوئی علامت

نہیں تھی اور وہ شہر کا رہنے والا بھی نہیں تھا۔

وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے آ کر نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس نے عرض کی: اے حضرت محمد ﷺ! اسلام سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے' تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' تم حج' عمرہ کرو' تم غسل جنابت کرو' وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔

اس نے دریافت کیا: جب میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! ایمان سے مراد کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔

تم جنت' جہنم اور میزان پر ایمان رکھو۔ تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو۔

تم تقدیر پر ایمان رکھو' خواہ وہ اچھی ہو' یا بری ہو۔

اس شخص نے دریافت کیا: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مومن ہوں گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اے حضرت محمد ﷺ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے' تم عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں احسان کرنے والا شمار ہوں گا؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا' اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم غریب' ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں تعمیر کریں اور وہ بادشاہ بن جائیں' تو اس نے دریافت کیا: ننگے پاؤں اور نامناسب لباس والے لوگوں سے مراد کیا ہے؟''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عریب (یعنی نچلے طبقے کے عرب)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کنیز کو دیکھو کہ وہ اپنے آقا کو جنم دے' تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہوگی' تو اس نے

کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

پھر وہ واپس چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آئے۔

(راوی کہتے ہیں) ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ ہمیں نہیں ملا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کون تھا؟ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے' جو تمہارے پاس اس لئے آئے تھے' تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں' تو تم اس سے حاصل کرلو۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

اس ایک مرتبہ سے پہلے کبھی مجھے اسے پہچاننے میں دقت نہیں ہوئی' لیکن اس مرتبہ میں نے اسے اس وقت پہچانا' جب وہ واپس چلا گیا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلیمان تیمی نامی راوی روایت کے یہ الفاظ نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

''تم اس سے حاصل کرلو۔''

اور یہ الفاظ بھی

''اور یہ کہ تم عمرہ کرو اور تم غسل کرو اور تم وضو مکمل کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيمَانَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ جو بھی تعلیمات لے کر آئے ہیں ان پر ایمان رکھنا' ایمان کا حصہ ہے

174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

174- إسناده صحيح على شرط مسلم. وسيورده المؤلف برقم 220 من طريق أحمد بن عبدة الضبي، عن عبد العزيز الدراوردي، بهذا الإسناد. ويرد تخريجه هناك. وأخرجه مسلم 21 34 في الإيمان: باب الأمر بقتال النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول الله، وابن منده 196 و 402 ، والبيهقي 8/202، من طريق روح بن القاسم، وابن منده 403 ، والدارقطني 2/89، من طريق سعيد بن سلمة بن أبي الحسام، كلاهما عن العلاء ، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/122، و12/374، ومسلم 21 35 في الإيمان، وأبو داوُد 2640 في الجهاد: باب علام يقاتل المشركون، والترمذي 2606 في الإيمان: باب ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن ماجة 3927 في الفتن: باب الكف عمّن قال: لا إله إلا الله، وابن منده 26 و 28 ، والبيهقي /1 196 و3/92 و8/19و196 و9/182 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي 2441 ، وابن أبي شيبة 10/124، وأحمد 2/314 و377 و423 و439 و475 و482 و502 و528، والنسائي 6/6، 7 في الجهاد، و 7/77، 78، 79 في تحريم الدم، والدارقطني 1/231 232و2/89، وابن منده 23 و 27 و 199 و 200 ، وابن الجارود 1032 ، والبغوي 31 و 32 من طرق عن أبي هريرة، به. وسيورده المصنف 218 من طريق الزهري، عن ابن المسيب، عن عبد الله، عن أبي هريرة، عن عمر، ويرد تخريج كل طريق في موضعه. 2 هذا وهم من ابن حبان، فقد تابعه عليه روح بن القاسم، وسعيد بن سلمة بن أبي الحسام كما تقدم تخريجه.

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوْا بِىْ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.

تفرد به الدراوردی قاله الشيخ. (1:1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں اس وقت تک ان کے ساتھ جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ اعتراف نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لے آئیں' تو وہ اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔''

اس روایت کو نقل کرنے میں دراوردی نامی راوی منفرد ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِيْمَانَ بِكُلِّ مَا اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ مَعَ الْعَمَلِ بِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی لے کر آئے ہیں' اس پر ایمان رکھنے کے ہمراہ' اس پر عمل کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِىُّ بْنُ عُمَارَةَ حدثنا شعبة عن واقد بن محمد عن أبيه عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: تَفَرَّدَ بِهِ شُعْبَةُ وَفِىْ هٰذَا الْخَبَرِ بيان واضح بأن الْاِيْمَانَ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تَتَبَايَنُ اَحْوَالُ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْهَا لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ

175- إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد بن عرعرة: ثقة، وباقى السند رجاله رجال الشيخين . وأخرجه الدارقطنى 1/232 من طريقين، عن إبراهيم بن محمد بن عرعرة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 25 فى الإيمان: باب (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ) ، وابن منده فى الإيمان 25 ، والبيهقى فى السنن 3/367 و8/177، والبغوى فى شرح السنة 33 من طريق عبد الله بن محمد المسندى، عن حَرَمى بن عُمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 22 فى الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، والبيهقى فى السنن 3/92 من طريق أبى المثنى العنبرى، كلاهما عن أبى غسان مالك بن عبد الواحد المِسْمَعِىّ، عن عبد الملك بن الصّباح، عن شعبة، بهذا الإسناد . وسيعيده المصنف برقم 219 بإسناده هنا.

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَهٰذَا هُوَ الْإِشَارَةُ إِلَى الشُّعْبَةِ الَّتِي هِيَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي جَمِيعِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِي هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ ثُمَّ قَالَ: وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَذَكَرَ الشَّيْءَ الَّذِي هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمُخَاطَبِينَ فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ الطَّاعَاتِ الَّتِي تُشْبِهُ الْاَشْيَاءَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا فِي هٰذَا الْخَبَرِ من الإيمان.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو اپنی جانوں اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرنے میں شعبہ نامی راوی منفرد ہے' اور اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ ایمان کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' جو اس بارے میں مخاطب لوگوں کے احوال کے حوالے سے مختلف ہوتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

''یہاں تک کہ وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں''۔

تو اس میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ یہ وہ شعبہ ہے' جو تمام مخاطب لوگوں پر تمام حالتوں میں فرض ہے۔

پھر آپ نے یہ فرمایا اور وہ نماز قائم کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا اور وہ زکوٰۃ ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تذکرہ کیا ہے' جو مخاطب لوگوں پر بعض حالتوں میں فرض ہوتی ہے۔

تو یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تمام نیکیوں' جو ان تین چیزوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' جس کا آپ نے اس روایت میں ذکر کیا ہے یہ سب ایمان کا حصہ ہیں۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِبَعْضِ اَجْزَائِهٖ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء پر عمل کرے

176 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهٖ

(متن حدیث): عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَ

تُكَ سَيِّئَاتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَاكَ فِي قَلْبِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ. (3:23)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری نیکیاں تمہیں اچھی لگیں اور تمہاری برائیاں تمہیں بری لگیں' تو تم مومن ہو۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو تم اسے چھوڑ دو''۔

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى جُزْءًا مِنْ بَعْضِ اَجْزَائِهٖ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس کے بعض اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَّ اسْتَكْتَمَنِيْ اَنْ اُحَدِّثَ بِهٖ مَا عَاشَ مُعَاوِيَةُ فَذَكَرَ عَامِرٌ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ: سمعت بن مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لا يقولون فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَا اِيْمَانَ بَعْدَهُ.

قَالَ عَطَاءٌ: فَحِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْهُ انْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ بن مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ هٰذَا؟ كَالْمُدْخَلِ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ هُوَ مَرِيْضٌ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَعُوْدَهُ قَالَ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَاَلَهُ عَنْ شَكْوَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ عن الحديث قال فخرج ابن عُمَرَ وَهُوَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا كان ابن اُمِّ عَبْدٍ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (3:49)

عطاء بن یسار' جو مدینہ منورہ کے قاضی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے' جو وہ بات کہیں گے' جو وہ کرتے نہیں ہوں گے' اور وہ لوگ ایسے کام کریں گے

176- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 5/252، والقضاعي في مسند الشهاب 402 من طريق روح، والحاكم 1/141 من طريق مسلم بن إبراهيم، وابن منده 1088 من طريق أبي عامر العقدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20104، ومن طريقه الحاكم 1/14، والقضاعي 401، والطبراني 7539 بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 5/251 من طريق رباح، وابن منده 1089 من طريق عبد الله بن المبارك.

177- إسناده جيد، رجاله رجال الصحيح غير عامر بن السمط، وهو ثقة، وأخرجه مسلم 50 في الإيمان: باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأبو عوانة في مسنده 1/35 و36، والبيهقي في السنن 10/91، من طرق.

AlHidayah - الهداية

جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہوگا۔

تو جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنی زبان کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا اور جو شخص اپنے دل کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہوگا۔ اس کے بعد ایمان نہیں ہوگا۔

عطاء نامی راوی کہتے ہیں: جب میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی' تو میں یہ روایت لے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے خود سنا ہے؟

عطاء کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ بیمار ہیں۔ کیا وجہ ہے' آپ ان کی عیادت کے لئے نہیں جاتے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں ان کے پاس لے جاؤ۔

جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے' تو ان کے ساتھ میں بھی گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی بیماری کے بارے میں دریافت کیا: پھر ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے' تو وہ اپنی ہتھیلی پلٹ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: ابن اُم عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ شُعَبِ الْاِقْرَارِ

ایسے شخص پر ''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اقرار کے شعبوں میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے

178 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ويؤمن بالبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر . (3:49)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ چار چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں' اور وہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان رکھے اور وہ تقدیر پر ایمان رکھے۔''

178- إسناده صحيح على شرطهما وأخرجه الطيالسي 106 ومن طريقه الترمذي 2145 في القدر: باب ما جاء في الإيمان بالقدر خيره وشره، وأحمد 1/97 عن محمد بن جعفر، كلاهما عن شعبة، وابن ماجة 81 في المقدمة: باب في القدر من طريق شريك، والحاكم 1/33 من طريق جرير بن عبد الحميد.

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيمَانِ عَلٰى مَنْ اَتٰى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَاءِ الشُّعْبَةِ الَّتِىْ هِىَ الْمَعْرِفَةُ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' جو اس شعبے کے اجزاء میں سے ایسے جزء کا ارتکاب کرے' جو شعبہ معرفت ہو

179 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ ووالده والناس أجمعين. (3:49)

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا' جب تک میں اس کے نزدیک' اس کی اولاد اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوجاتا۔''

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْاِيمَانِ عَلٰى مَنْ اٰمَنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْلَاكِهِمْ

ایسے شخص پر''ایمان'' کے لفظ کا اطلاق کرنا' کہ لوگ اپنی جانوں اور اموال کے حوالے سے اس سے محفوظ ہوں

180 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابن عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

179– إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 3/177 و275، ومسلم 44 70 فى الإيمان: باب وجوب محبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، وابن ماجة 67 فى المقدمة: باب فى الإيمان، من طريق محمد بن جعفر، وأحمد 3/207 و278 عن روح، والبخارى 15 فى الإيمان: باب ابن حبان الرسول من الإيمان، ومن طريقه البغوى فى شرح السنة 22 عن آدم بن إياس، والنسائى 8/114، 115 من طريق بشر بن المفضل، والدارمى 2/307 عن يزيد بن هارون، وهاشم بن القاسم، وأبو عوانة 1/33 من طريق حجاج وأبى النضر، وابن منده فى الإيمان 284 من طريق آدم ومحمد بن جعفر وبشر بن المفضل وأحمد بن مهدى، كلهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 15 ، ومسلم 44 ، والنسائى 8/115، وابن منده 286 من طريق إسماعيل ابن علية، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أيضًا مسلم 44 ، والنسائى 8/115، وابن منده 285 من طريق عبد الوارث بن سعيد، عن عبد العزيز بن صهيب، عن أنس.

180– إسناده قوى. ابن عجلان واسمه محمد: صدوق. أخرج له مسلم فى صحيحه متابعة، وباقى السند على شرط مسلم. وأخرجه الترمذى 2627 فى الإيمان: باب ما جاء أن الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، والنسائى 8/104، 105 فى الإيمان: باب صفة المؤمن عن قتيبة بن سعيد، والحاكم 1/10 من طريق يحيى بن بكير، كلاهما عن الليث، بهذا الإسناد قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح. وقال الحاكم: قد اتفقا على إخراج طرف حديث المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ولم يخرجا هذه الزيادة، وهى صحيحة على شرط مسلم، ووافقه الذهبى. وفى الباب عن عبد الله بن عمرو سيرد برقم 196 ، وعن جابر سيرد برقم 197 ، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510. وعن فضالة بن عبيد عند أحمد 6/21 و22، وابن ماجة 3934 فى الفتن: باب حرمة دم المؤمن وماله، وابن منده فى الإيمان 315. قال البوصيرى فى الزوائد: إسناده صحيح وصححه الحاكم 1/10، 11 على شرط الشيخين، ووافقه الذهبى.

(متن حدیث):اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أمنه الناس على دمائهم وأموالهم . (3:49)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ دوسرے اپنی جان اور مال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيْمَانَ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَلَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ایک ہی حقیقت ہے' جس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

181 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حدثنا ابن اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث):اَلْاِيْمَانُ سَبْعُوْنَ اَوِ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا اَرْفَعُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهُ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان . (1:1)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْاِقْتِصَارُ فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ على هذا العدد المذكور فى خبر بن الْهَادِ مِمَّا نَقُوْلُ فِىْ كُتُبِنَا اِنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ وَلَا تُرِيْدُ بِذِكْرِهَا ذٰلِكَ الْعَدَدَ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ وَلِهٰذَا نَظَائِرُ نَوَّعْنَا لِهٰذَا اَنْوَاعًا سَنَذْكُرُهَا بِفُصُوْلِهَا فِيْمَا بَعْدُ اِنْ شاء الله .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایمان کے 70 (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) 72 دروازے ہیں' جن میں سب سے بلند ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور سب سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس ذکر شدہ عدد پر' جو اکتفا کیا گیا ہے' جو ابن ہاد سے منقول روایت میں ہے' یہ ان صورتوں میں سے ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے لئے کوئی عدد ذکر کرتے ہیں' لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہوتا کہ اس عدد کے علاوہ کی نفی کر دی جائے۔

اس کی کئی مثالیں موجود ہیں' اور ہم نے اس کی کئی انواع بیان کی ہیں۔

181- إسناده صحيح على شرطهما . وتقدم برقم 166 من طريق سهيل بن أبي صالح، وبرقم 167 من طريق سليمان بن بلال، كلاهما عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وسيرد أيضًا برقم 190 و 191 .

جن میں سے چند ایک کا ہم ان کی متعلقہ فصول میں بعد میں ذکر کریں گے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اِيمَانَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدٌ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ فِيهِ زِيَادَةٌ اَوْ نُقْصَانٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: تمام مسلمانوں کا ایمان ایک سی حیثیت رکھتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوتی

182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ (النَّارَ) ثُمَّ يَقُوْلُ اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ حَبَّةٌ فِي جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَهَا صفراء ملتوية. (3:80)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' وہ جسے چاہے گا اپنی رحمت کی وجہ سے داخل کرے گا۔

اور وہ اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر وہ یہ فرمائے گا: اس شخص کو جہنم سے نکال دو' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہے۔

تو ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے۔

پھر انہیں جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں سے دانہ پھوٹتا ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ زرد ہوتا ہے' اور ادھر ادھر جھکتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيمَانٍ اَرَادَ بِهِ بَعْدَ اِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ قَدْرُ قِيرَاطٍ مِّنْ اِيمَانٍ

182- إسناده صحيح على شرط البخاري، وليس هو في الموطأ برواية يحيى، وقد تابع معنَ ابنِ عيسى في روايته عن مالك، عبدُ الله بن وهب، وإسماعيل بن أبي أويس، ومن طريق عبد الله بن وهب سيورده المصنف برقم 222 ، ويخرج هناك. ومن طريق إسماعيل بن أبي أويس عن مالك، به: أخرجه البخاري 22 في الإيمان: باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، والبغوي في شرح السنة 4357 ، وابن منده في الإيمان 821 . وأخرجه أحمد 3/56، والبخاري 6560 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 184 305 في الإيمان، وابن منده 822 من طرق عن وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، به.

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا): ''اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو''

نبی اکرم ﷺ کی اس سے مراد یہ ہے: ان لوگوں کو ان لوگوں کے بعد میں نکالا جائے گا' جن کے دلوں میں ایمان ایک قیراط کی مقدار جتنا تھا

183- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ رَجَاءِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا مُيِّزَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا فَيُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيْرَاطٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يُقَالُ اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ بَشَرًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ جَلَّ وَعَلَا اَنَا الْاٰنَ اُخْرِجُ بِنِعْمَتِيْ وَبِرَحْمَتِيْ فَيُخْرِجُ اَضْعَافَ مَا اَخْرَجُوا وَاَضْعَافَهُمْ قَدِ امْتَحَشُوْا وَصَارُوْا فَحْمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ اَوْ فِيْ نَهْرٍ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَتَسْقُطُ مُحَاشُهُمْ عَلٰى حَافَةِ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَيَعُوْدُوْنَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيْرِ فَيُكْتَبُ فِيْ رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ وَيُسَمَّوْنَ فِيْهَا الْجَهَنَّمِيِّيْنَ. (3:80)

الثَّعَارِيْرُ: اَلْقِثَّاءُ الصِّغَارُ قَالَهُ الشَّيْخُ.

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت اور اہل جہنم کو ایک دوسرے سے نمایاں کر دیا جائے گا اور اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' تو رسول کھڑے ہوں گے اور وہ شفاعت کریں گے۔

تو یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس شخص کے بارے میں تمہیں یہ لگتا ہے' اس کے دل میں ایک قیراط کے برابر ایمان ہے' تم اسے (جہنم سے نکال دو)

تو وہ لوگ بہت زیادہ لوگوں کو نکال دیں گے' پھر یہ کہا جائے گا: تم لوگ جاؤ اور جس کے بارے میں تمہیں یہ پتہ چلتا ہے' اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے' تو تم اسے بھی نکال دو' تو وہ لوگ بہت سے لوگوں کو نکال دیں گے۔

183–وأخرجه أحمد 3/325، 326 عن أبي النضر، عن زهير بن معاوية، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 3/379 مختصرًا من طريق زيد بن الحباب، عن الحسين بن واقد، عن أبي الزبير، حدثني جابر. وهذا سند جيد. وأخرجه أبو عوانة 1/139 من طريقين عن ابن جريج، عن أبي الزبير، عن جابر، بنحوه. وأخرجه مختصرًا مسلم 191 320 في الإيمان: باب أدنى أهل الجنة منزلة، من طريق يزيد الفقير، عن جابر، بنحوه. وللبخاري 6558 في الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ومسلم 191 317، وابن أبي عاصم في السنة 842، والآجري في الشريعة 344، وابن خزيمة في التوحيد ص 277، من طرق عن حماد بن زيد، عن عمرو بن دينار، عن جابر مرفوعًا إن الله يخرج قومًا من النار بالشفاعة. وذكره السيوطي في الجامع الطبير 1/90، وزاد نسبته لابن منيع والبغوي في الجعديات. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري في الحديث التالي.

AlHidayah - الهداية

(پھر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں اپنی نعمت اور رحمت کی وجہ سے (لوگوں کو جہنم سے) نکالوں گا۔
تو ان رسولوں نے جتنے لوگوں کو نکالا تھا' اللہ تعالیٰ اس سے کئی گنا زیادہ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا۔
وہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے' انہیں نہر میں ڈالا جائے گا۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کی ایک نہر میں ڈالا جائے گا' تو ان کا جلا ہوا حصہ اس نہر کے کنارے پر گر پڑے گا اور وہ لوگ "ثعاریر" کی مانند سفید ہو جائیں گے' ان کی گردنوں پر یہ لکھا جائے گا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کئے ہوئے ہیں اور (جنت میں) ان کا نام جہنمی ہوگا۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ثعاریر" ایک چھوٹی قسم کا پھول ہوتا ہے۔
یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّهُمْ يَعُوْدُوْنَ بِيضًا بَعْدَ اَنَّ كَانُوْا فَحمًا يَرُشُّ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق وہ لوگ پہلے کوئلہ ہو جانے کے بعد دوبارہ سفید ہو جائیں گے اور اہل جنت ان پر پانی چھڑکیں گے

184 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحمًا اُذِنَ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: كَاَنَّهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبادية. (3:80)

184– إسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير أبي نضرة واسمه المنذر بن مالك فإنه من رجال مسلم . وأخرجه مسلم 185 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن ماجة 4309 في الزهد: باب ذكر الشفاعة، كلاهما عن نصر بن على الجهضمي، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد ص 282 عن أحمد بن المقدام، وابن منده 831 من طريق مسدد، كلاهما عن بشر بن المفضل، به. وأخرجه أحمد 3/11 عن إسماعيل بن علية، و3/78، 79 من طريق شعبة، والدارمي 2/331 من طريق خالد بن عبد الله، وابن خزيمة في التوحيد ص 274 من طريق شعبة، و 279 من طريق ابن علية، و 280 من طريق يزيد بن زريع، و 281 من طريق غسان بن مضر، وابن منده 829 من طريق إبراهيم بن طهمان، و 830 من طريق شعبة، و 832 من طريق ابن علية، وأبو عوانة 1/186 من طريق شعبة، كلهم عن أبي مسلمة، بهذا الإسناد . وتحرف مطبوع الدارمي إلى أبي سلمة . وأخرجه من طرق عن أبي نضرة، عن أبي سعيد: أحمد 3/5 و20 و25، وابن خزيمة في التوحيد ص 282و283، وأبو عوانة 1/186، وابن منده 824 و 825 و 827 و 828 و 833 و 834 و 835 ، وأخرجه من طرق عن أبي سعيد أحمد 3/90، وابن خزيمة في التوحيد ص 281، وابن منده 820 و 821 و 822 و 823 ، وأبو عوانة 1/185.

AlHidayah - الهداية

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' تو وہ جہنم میں رہیں گے ان کو موت نہیں آئے گی اور وہ (ٹھیک طرح سے) زندہ نہیں ہوں گے''۔

لیکن کچھ لوگ ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے آگ (کا عذاب پہنچے گا)

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

ان کی خطاؤں کی وجہ سے ہوگا یہاں تک کہ جب وہ کوئلہ ہو جائیں گے' تو پھر ان لوگوں کو گروہ در گروہ بلایا جائے گا۔

انہیں اہل جنت کے سامنے رکھا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم ان پر پانی بہاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں سے دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: یوں لگتا ہے' جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ویرانوں میں بھی رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاِيمَانَ لَمْ يَزَلْ عَلٰى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّدْخُلَهٗ نَقْصٌ اَوْ كَمَالٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: ایمان ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتا ہے اس میں کوئی کمی یا کمال شامل نہیں ہوتا

185 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ: لَوْ عَلِمْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) (المائدة: 3) وَلَوْ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ لاتخذناه عيدا فقال عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي اُنْزِلَتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ . (5:46)

185- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه النسائي 5/251، في الحج: باب ما ذكر في يوم عرفة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 3017 4 في التفسير، والطبري 11095 ، والآجري في الشريعة ص105، والبيهقي في السنن 5/118، من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي 31 ، وأحمد 1:28، والبخاري 45 في الإيمان: باب زيادة الإيمان ونقصانه، و 4407 في المغازي: باب حجة الوداع، و 4606 في التفسير: باب (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) ، و 7268 في الاعتصام، ومسلم 3017 في التفسير، والترمذي 3043 في التفسير: باب ومن سورة المائدة، والنسائي 8/114 في الإيمان، والآجري في الشريعة ص 105، والطبري 11094 و 11096 ، والبيهقي في السنن 5/118 من طرق عن قيس بن مسلم، به.

AlHidayah - الهداية

❀❀ طارق بن شہاب کہتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم یہودیوں کو یہ پتہ چل جائے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں۔

"آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔"

اور اگر اب بھی ہمیں اس دن کا پتہ چل جائے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس دن کے بارے میں پتہ ہے جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اور اس رات کے بارے میں بھی پتہ ہے جس میں یہ نازل ہوئی تھی: یہ جمعہ کا دن تھا اور ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِطْلَاقِ لَفْظَةٍ مُرَادُهَا نَفْيُ الِاسْمِ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ لَا الْحُكْمُ عَلٰى ظَاهِرِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس لفظ کے اطلاق کی صراحت کرتی ہے جس کی مراد یہ ہے ایسی چیز سے اسم کی نفی کی جائے جو کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہو

ایسا نہیں ہے کہ اس کے ظاہر پر حکم دیا گیا ہے۔

186 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم قال:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ

186- إسناده صحيح على شرطهما لولا عنعنة الوليد بن مسلم، لكنه توبع . وأخرجه النسائى 8/313 فى الأشربة: باب ذكر الروايات المغلظات فى شرب الخمر، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد وأخرجه أبو عوانة 1/19، 20 وابن منده 510 ، والبغوى فى شرح السنة 46 من طريق العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عن الأوزاعى، به. وأخرجه مسلم 57 102 فى الإيمان: باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصى، والدارمى 2/87، فى الأضاحى، و2/115 فى الأشربة، وابن منده 510 من طرق عن الأوزاعى، به. وأخرجه ابن منده فى الإيمان 512 من طريق عبد الله بن المبارك، عن يونس، والبيهقى فى السنن 10/186 من طريق الليث، عن عقيل، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه البخارى 5578 فى الأشربة: باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ) عن أحمد بن صالح، ومسلم 57 ، وابن منده 512 عن حرملة بن يحيى، كلاهما عن ابن وهب، عن يونس، عن الزهرى، عن أبى سلمة، وابن المسيب، عن أبى هريرة. وأخرجه البخارى 2475 فى المظالم: باب النهبى بغير إذن صاحبه، و 6772 فى الحدود: باب ما يحذر من الحدود، ومسلم 57 101 فى الإيمان، والنسائى 8/313، وابن ماجة 3936 فى العتق: باب النهى عن النهبة، وابن منده 511 ، والبيهقى 10/186، من طرق عن الليث، عن عقيل، عن الزهرى، عن أبى بكر بن عبد الرحمٰن بن هشام، به وأخرجه ابن أبى شيبة 11/32 من طريق محمد بن عمرو، عن أبى سلمة، به.

AlHidayah - الهداية

حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ .

فَقُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا التَّسْلِیْمُ . (2:65)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شخص شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا، ڈاکہ ڈالنے والا شخص جو کسی کی قیمتی چیز پر ڈاکہ ڈالتا ہے' جب کہ مسلمان اس کی طرف دیکھ رہے ہوں' تو وہ ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں رہتا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ پر تبلیغ کرنا لازم تھا' اور ہم پر اسے تسلیم کرنا لازم ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِالْمَعْنَى الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کی صراحت کرتی ہے

187 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَابْنُ كَثِیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ بن عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بعض . (2:65)

❁❁ واقد بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد دوبارہ زمانہ کفر کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ فِیْ لُغَتِهَا تُضِیْفُ الِاسْمَ اِلَی الشَّیْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ وَتَنْفِی الِاسْمَ عَنِ الشَّیْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس بات کا بیان کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کرتے ہیں' کیونکہ

187- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخاری 6868 فی الديات: باب قول الله تعالى: (وَمَنْ اَحْيَاهَا ...) ، وأبو داؤد 4686 فی السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان، عن أبی الوليد، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن منده فی الإيمان 658 من طريق أبی مسعود، وأبو عوانة 1/25، من طريق أبی قلابة، كلاهما عن أبی الوليد، به . وأخرجه ابن أبی شيبة 15/30، وأحمد 2/85 و87 و104، والبخاری 6166 فی الأدب: باب قول الرجل: ويلك، و 7077 فی الفتن: باب لا ترجعوا بعدی كفارًا ، ومسلم 66 فی الإيمان: باب معنى قول النبی صلی الله عليه وآله وسلم لا ترجعوا بعدی كفارًا ، والنسائی 7/126 فی تحريم الدم: باب تحريم القتل، وأبو عوانة 1/25، وابن منده 658 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاری 6785 فی الحدود من طريق عاصم بن محمد، عن واقد بن محمد، عن أبيه، به . وأخرجه البخاری 4403 فی المغازی: باب حجة الوداع، ومسلم 66 120 ، وابن ماجة 3943 فی الفتن: باب لا ترجعوا بعدی كفارًا .

AlHidayah - الهداية

وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی چیز سے کسی اسم کی نفی کر دیتے ہیں
کیونکہ وہ کامل ہونے کے حوالے سے ناقص ہوتی ہے

188- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ

(متن حدیث): قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِىْ اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِىْ مُؤْمِنٌ بِىْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فذلك مؤمن بِىْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِىْ مُؤْمِنٌ بالكواكب. (2:65)

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اس سے پہلے رات کے وقت بارش ہو چکی تھی جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ تمہارے پروردگار نے کیا بات ارشاد فرمائی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے)

''میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ بندے کافر ہیں' جو شخص یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے' اور ستاروں کا انکار کرتا ہے' اور جو شخص یہ کہے: فلاں اور فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے' تو وہ شخص میرا انکار کرتا ہے' اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اٰخَرَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُ فِىْ لُغَتِهَا الشَّىْءَ الْوَاحِدَ الَّذِىْ هُوَ مِنْ اَجْزَاءِ شَىْءٍ بِاسْمِ ذٰلِكَ الشَّىْءِ نَفْسِهٖ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ عرب اپنے محاورے میں بعض اوقات ایک چیز کا تذکرہ کرتے ہیں' جو کسی دوسری چیز کے اجزاء کا ایک حصہ ہوتی ہے' لیکن

188- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في الموطأ 1/192، في الاستسقاء : باب الاستمطار بالنجوم، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/117، والبخاري 846 في الأذان: باب يستقبل الناس الإمام إذا سلم، و 1038 في الاستسقاء : باب (وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ) ، ومسلم 71 في الإيمان: باب كفر من قال: مطرنا بنوء كذا، وأبو داود 3906 في الطب: باب في النجوم، وأبو عوانة 1/26، وابن منده 503 ، والبغوي 1169 . وأخرجه عبد الرزاق 21003 ، والحميدي 813 ، والبخاري 4147 في المغازي: باب غزوة الحديبية، و 7503 في التوحيد: باب (يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ) ، والنسائي 3/165 في الاستسقاء : باب كراهية الاستمطار بالكواكب، وابن منده 504 و 505 و 506 ، والطبراني 5213 و 5214 و 5215 و 5216 ، وأبو عوانة 1/27 من طرق عن صالح بن كيسان، به.

اس کا تذکرہ' دوسری چیز کے نام کے ذریعے کرتے ہیں

189 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّى اَوْصَتْ اَنْ نُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً وَعِنْدِى جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ: ادْعُ بِهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ: مَنْ رَبُّكِ؟ قَالَتِ: اَللّٰهُ قَالَ: مَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قال: أعتقها فإنها مؤمنة. (2:65)

❀❀ حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ہم ان کی طرف سے ایک گردن آزاد کردیں میرے پاس ایک سیاہ فام کنیز ہے۔ کیا میں اسے آزاد کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے بلاؤ! وہ کنیز آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے آزاد کردو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ مِنَ الْاَلْفَاظِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ اِذَا كَانَ الشَّىْءُ لَهُ اَجْزَاءٌ وَشُعَبٌ تُطْلِقُ اسْمَ ذٰلِكَ الشَّىْءِ بِكُلِّيَّتِهٖ عَلٰى بَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَشُعَبِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْجُزْءُ وَتِلْكَ الشُّعْبَةُ ذٰلِكَ الشَّىْءَ بِكَمَالِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "بے شک یہ مومن ہے"

یہ ان الفاظ میں سے ایک ہے' جس کے بارے میں ہم یہ ذکر کر چکے ہیں' بعض اوقات کسی چیز کے اجزاء اور شعبے ہوتے ہیں' تو عرب اپنے محاورے میں اس چیز کا اسم مکمل طور پر اس کے بعض اجزاء یا بعض شعبوں کے لئے استعمال کر لیتے ہیں اگرچہ وہ جزء یا وہ شعبہ مکمل چیز نہیں ہوتا (بلکہ اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے)

190- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ اِسْحَاقَ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

189– إسناده حسن، من أجل محمد بن عمرو. وأخرجه الطبراني 7257 من طريق أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7م388–389 من طريق العباس بن محمد الدوري، عن أبي الوليد، به. وأخرجه أحمد 4/222 و 388 عن عبد الصمد، و 289 عن مهنًا بن عبد الحميد، وأبو داؤد 3283 في اليمان والنذور: باب الرقبة المؤمنة، غن موسى بن إسماعيل، والنسائي 6/252 في الوصايا: باب فضل الصدقة عن الميت، من طريق هشام بن عبد الملك، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وفي الباب عن معاوية بن الحكم السلمي، أورده المؤلف برقم 165، وتقدم تخريجه في موضعه.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بابا والحياء من الإيمان . (2:65)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا ، اَرَادَ بِهٖ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ایمان کے 70 اور کچھ دروازے ہیں''

اس سے مراد یہ ہے کہ 70 اور کچھ شعبے ہیں

191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِسْطَامٍ بِالْاُبُلَّةِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَعْلَاهَا شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وأدناها إماطة الأذى عن الطريق . (2:65)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں' ان میں سب سے بلند (شعبہ) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' اور کمتر (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيْمَانِ عَمَّنْ اَتٰى بِبَعْضِ الْخِصَالِ الَّتِىْ تَنْقُصُ بِاِتْيَانِهٖ اِيْمَانَهُ

ایسے شخص کے ایمان کی نفی کا تذکرہ جو کسی ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس کے ارتکاب سے ایمان میں کمی آجاتی ہے

190- إسناده صحيح على شرط البخارى، وقد أورده المؤلف برقم 167 من طريق أبى قدامة عبيد الله بن سعيد، عن أبى عامر العقدى، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك.

191- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه ابن منده 170 من طريق أسيد بن عاصم، عن حسين بن حفص، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/445، والبخارى فى الأدب المفرد 598 ، والترمذى 2614 فى الإيمان: باب ما جاء فى استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، والنسائى 8/110 فى الإيمان وشرائعه: باب ذكر شعب الإيمان، وابن ماجة 57 فى المقدمة: باب الإيمان، وابن منده فى الإيمان 170 ، من طرق عن سفيان الثورى، بهذا الإسناد.وتقدم برقم 166 من طريق جرير، عن سهيل بن أبى صالح، به، وذكرت هناك الطرق التى أوردها المؤلف.

192 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ليس الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللِّعَانِ وَلَا الْبَذِيءِ وَلَا الفاحش . (3:58)

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن شخص طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بدزبانی کرنے والا اور فحش گفتگو کرنے والا نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا لِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جو ان روایات کے بارے میں ہماری ذکر کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

193 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابن قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَمَوْهَبُ بْنُ يزيد قالا حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ .

قَالَ مَوْهَبٌ: قَالَ لِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَيْشٍ كَتَبْتَ بِالشَّامِ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ إلا هذا لم تذهب رحلتك. (3:58)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لغزش کے بغیر (کوئی) بردبار نہیں ہوتا اور تجربے کے بغیر (کوئی) دانش مند نہیں ہوتا''۔

موہب کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا: کیا تم نے شام میں احادیث نوٹ کی ہیں؟ میں نے ان کے سامنے یہ

192- حديث صحيح، محمد بن زيد الرفاعي، لكنه توبع عليه، فقد أخرجه أحمد 1/416 عن الأسود بن عامر، والبخاري في الأدب المفرد 312 ، والطبراني في الكبير 10483 ، والحاكم 1/12، والبيهقي في السنن 10/193، من طريق أحمد بن عبد الله بن يونس، كلاهما عن أبي بكر بن عياش، بهذا الإسناد. وأخرجه البزار 101 من طريق عبد الرحمٰن بن مَغْراء ، عن الحسن بن عمرو، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 11/18، وأحمد 1/404، 405، والبخاري في الأدب المفرد 332 ، والترمذي 1977 في البر: باب ما جاء في اللعنة، والحاكم 1/12، والبغوي في شرح السنة 3555 ، والخطيب في تاريخه 5/339، وأبو نعيم في الحلية 4/235، و5/58، والبيهقي في السنن 10/243 .

193- إسناده ضعيف لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم: ومع ذلك فقد حسنه الترمذي، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي، وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 835 من طريق أبي عمرو عثمان بن محمد الأطروشي، عن [illegible] بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/293، والقضاعي 834 من طرق عن يزيد بن موهب الرملي، به [illegible] الإسناد. وأخرجه أحمد 3/8، والبخاري في الأدب المفرد 565 ، والترمذي 2033 في البر: باب ما جاء في التجارب، وأبو نعيم في الحلية 8/324، من طريق قتيبة بن سعيد، وأحمد 3/69 عن هارون بن معروف، كلاهما عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 565 موقوفًا على أبي سعيد، وسنده أصح.

روایت ذکر کی تو وہ بولے: اگر تم نے صرف یہی روایت وہاں سے سنی ہوئی ہو تو تمہارا سفر بیکار نہیں گیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ نَفْيُ الْاَمْرِ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات سے مراد یہ ہے کسی چیز سے کسی معاملے کی نفی سے مراد کامل ہونے کی نفی ہے

194- (سندحدیث): اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): خَـطَبَـنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِى الْخُطْبَةِ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلا دين لمن لا عهد له. (3:50)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس شخص میں امانت نہیں ہوتی اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا، جس شخص کا عہد نہیں ہوتا۔ (یعنی جو عہد کو پورا نہیں کرتا)''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ مَا قُلْنَا

اِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الِاسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِلنَّقْصِ عَنِ الْكَمَالِ وَتُضِيفُ الِاسْمَ اِلَى الشَّيْءِ لِلْقُرْبِ مِنَ التَّمَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے نقل کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات کا مفہوم وہ ہے، جو ہم بیان کر چکے ہیں بعض اوقات عرب کامل ہونے میں نقص کے حوالے سے کسی چیز سے اسم کی نفی کر دیتے ہیں اور اسی طرح کسی اسم کی نسبت کسی چیز کی طرف کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ مکمل ہونے کے قریب ہوتی ہے

195- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِى ذَرٍّ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَانْطَلَقْتُ خَلْفَهُ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ

193- إسناده حسن في الشواهد. مؤمل بن إسماعيل: صدوق، سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن أبي شيبة في الإيمان 7، و المصنف 11/11، وأحمد 3/135 و154 و210، والبزار 100، والقضاعي في مسند الشهاب 849 و 850، والبيهقي في السنن 6/288 و9/231 من طرق عن أبي هلال محمد بن سليم الراسبي عن قتادة، عن أنس، وحسنه والبغوي في شرح السنة 38. وأورده الهيثمي في المجمع 1/96، وزاد نسبته للطبراني في الأوسط، وقال: فيه أبو هلال، وثقه ابن معين وغيره، وضعفه النسائي وغيره. وأخرجه البيهقي في لسنن 4/97 من طريق عمرو بن الحارث، عن ابن أبي حبيب، عن سنان بن سعد الكندي، عن أنس بن مالك، به. وأخرجه أحمد 3/251، و القضاعي 848 من طريق عفان، عن حماد، عن المغيرة بن زياد الثقفي، عن أنس، به.

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ ثُمَّ سَعْدَيْكَ وَاَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ: الْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ عَرَضَ لَنَا اُحُدٌ فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّهُ لِآلِ مُحَمَّدٍ ذَهَبًا يُمْسِیْ مَعَهُمْ دِيْنَارٌ اَوْ مِثْقَالٌ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ فَاسْتَبْطَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهِ وَجَلَسْتُ عَلٰى شَفِيْرِهٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ حَاجَةً فَاَبْطَاَ عَلَیَّ وَسَاءَ ظَنِّیْ فَسَمِعْتُ مُنَاجَاةً فَقَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِیْ لِاُمَّتِیْ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ. (3:50)

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''بقیع غرقد'' کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' میں آپ پر قربان جاؤں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن (اجر و ثواب کے اعتبار سے) قلت والے ہوں گے۔ ماسوائے اس شخص کے' جو اپنے مال کے بارے میں' اس طرح اور اس طرح کہتا ہے' اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف (یعنی ہر طرف خرچ کرتا ہے)

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس سونا ہو' اور پھر شام کے وقت ان کے پاس ایک دینار یا ایک مثقال سونا بھی باقی رہ جائے''۔

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

پھر ہمارے سامنے ایک وادی آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نشیبی حصے میں تشریف لے گئے۔ آپ نیچے اتر گئے میں اس کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

آپ کو واپس آنے میں تاخیر ہو گئی' تو مجھے برے خیال آنے لگے۔ پھر میں نے مناجات کی آواز سنی۔

(بعد میں' میں نے اس بارے میں دریافت کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے' جو مجھے میری اُمت کے بارے میں یہ بتا رہے تھے کہ ان میں سے جو شخص بھی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اسے زنا کا ارتکاب کیا ہو' یا اگرچہ اس نے چوری کی ہو''۔

195– إسناده صحيح على شرط مسلم . حماد بن أبي سليمان من رجال مسلم، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه البخاري في الأدب المفرد 803 عن معاذ بن فضالة، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1123 من طريق معاذ بن هشام، وتقدم برقم 169 و 170 من طريق الأعمش وغيره.

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْاِسْلَامِ لِمَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

ایسے شخص کیلئے اسلام کے اثبات کا تذکرہ کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اوراس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں

196 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرِ الْحَافِظُ بِتُسْتَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ يَعْنِى الْكَعْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ . (1:2)

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اسی عمارت کے پروردگار کی قسم ہے۔

(انہوں نے خانہ کعبہ کے بارے میں یہ بات کہی)

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہاجر وہ شخص ہوتا ہے' جو گناہوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ كَانَ مِنْ اَسْلَمِهِمْ اِسْلَامًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس شخص کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں' وہ ان سب کے مقابلے میں بہترین اسلام والا ہوتا ہے

197 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أبو عاصم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

196- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه البخارى تعليقًا بصيغة الجزم 10 فى: باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده. وأخرجه بلفظ رواية البخارى: أحمد 2/163 و192 و205 و212، والبخارى 10 فى الإيمان، و 6484 فى الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصى، وأبو داوُد 2481 فى الجهاد: باب الهجرة هل انقطعت، والنسائى 8/105 فى الإيمان: باب صفة المسلم، وفى السير من الكبرى كما فى التحفة 6/346، والدارمى 2/300 فى الرقاق: باب فى حفظ اليد، والطبرانى فى الصغير 1/166، وابن منده 309 و 310 و 311 و 312، والقضاعى 166 و 179 و 180 و 181، والبيهقى فى السنن 10/187، والبغوى فى شرح السنة 12، وسيورده المؤلف برقم 230 فى باب ما جاء فى صفات المؤمنين، من طريق بيان بن بشر، عن الشعبى، به. وأخرجه أحمد 2/206 و215 عن زيد بن الحباب، عن موسى بن على بن رباح، عن أبيه، عن عبد الله بن عمرو، به وسيورده المؤلف بنحوه فى باب الإخلاص وأعمال السر برقم 400 من طريق يزيد بن أبى حبيب، عن أبى الخير عن عبد الله بن عمرو، ويأتى تخريجه هناك. وسيعيده المؤلف بالإسناد المذكور هنا برقم 399 فى باب الإخلاص. وفى الباب عن أبى هريرة تقدم برقم 180، وعن جابر سيرد برقم 197، وعن أنس بن مالك سيرد برقم 510.

(متن حدیث): اَسْلَمُ الْمُسْلِمِيْنَ اِسْلَامًا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ ويده . (1:2)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اسلام کے اعتبار سے مسلمانوں میں سے سب سے بہتر اسلام اس شخص کا ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ مَّاتَ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَعَرَّى عَنِ الدَّيْنِ وَالْغُلُوْلِ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لئے لازم ہونے کا تذکرہ جو ایسی حالت میں مرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور وہ قرض اور خیانت سے محفوظ ہو

198 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرِ وَاُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال:

(متن حدیث): مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَرِيْئًا مِنْ ثَلَاثٍ دخل الجنة الكبر والغلول والدين . (1:2)

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو گا' تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(وہ تین چیزیں یہ ہیں) تکبر' خیانت اور قرض''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ مَعَ تَحْرِيْمِ النَّارِ عَلَيْهِ بِهٖ

ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہونے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے اور اس وجہ سے اس شخص پر جہنم کے حرام ہونے کا تذکرہ

199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنى حيوة قال حدثنا بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ قَالَ:

197- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 41 في الإيمان: باب بيان تفاضل الإسلام، عن حسن الحلواني، وعبد بن حميد، وابن منده في الإيمان 314 من طريق إسحاق بن سيار النصيبي، والبيهقي في السنن 10/187 .

198- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه النسائي في السير من الكبرى كما في التحفة 2/140، والدارمي 2/262 عن محمد بن عبد الله بن بزيع الرقاشي، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/281، والترمذي 1573 في السير: باب ما جاء في الغلول، وابن ماجة 2412 في الصدقات: باب في التشديد في الدين، والبيهقي في السنن 5/355 من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، بهذا الإسناد. ورواية الترمذي الكنز بدل الكبر . وأخرجه أحمد 5/276 و277 و282، والبيهقي في السنن 9/101، 102 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الترمذي 1572 في السير: باب في الغلول.

(متن حدیث):بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى إِذَا اجْتَمَعُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أنه مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف:قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: هٰذَا خَبَرٌ خَرَجَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ وَهُوَ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ فُصُولِ السُّنَنِ أَنَّ الْخَبَرَ إِذَا كَانَ خِطَابُهُ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُحْكَمَ بِهِ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ وَكُلُّ خِطَابٍ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فَهُوَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ أَحَدُهُمَا وُجُودُ حَالَةٍ مِّنْ أَجْلِهَا ذَكَرَ مَا ذَكَرَ لَمْ تُذْكَرْ تِلْكَ الْحَالَةُ مَعَ ذٰلِكَ الْخَبَرِ وَالثَّانِي أَسْئِلَةٌ سُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَابَ عَنْهَا بِأَجْوِبَةٍ فَرُوِيَتْ عَنْهُ تِلْكَ الْأَجْوِبَةُ مِنْ غَيْرِ تِلْكَ الْأَسْئِلَةِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُحْكَمَ بِالْخَبَرِ إِذَا كَانَ هٰذَا نَعْتَهُ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ دُونَ أَنْ يُضَمَّ مجمله إلى مفسره ومختصره إلى متقصاه.

✿✿ حضرت سہل بن بیضاء رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوعبدالدار سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو آپ نے اپنے سے آگے والے لوگوں کو بٹھا دیا اور آپ سے پیچھے آنے والے لوگ آپ تک پہنچ گئے۔

جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب حالت کے مخصوص پس منظر کے حوالے سے ہے اور یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کو میں نے کتاب ''مغول السنن'' میں ذکر کیا ہے۔

کہ جب کسی روایت میں خطاب کا مخصوص پس منظر ہو تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ تمام حالتوں میں اس کے مطابق فیصلہ دیا جائے اور ہر وہ خطاب جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص پس منظر کے ساتھ صادر ہوا ہو اس کی دو قسمیں ہوں گی ان میں سے ایک قسم یہ ہے: وہ کسی حالت کی موجودگی میں ہو گا اور اسی کی وجہ سے اس چیز کو ذکر کیا گیا ہو۔

اس حالت کو اس خبر کے ہمراہ ذکر نہیں کیا گیا ہو گا۔

دوسری صورت یہ ہے: کچھ سوالات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیے گئے ہوں گے آپ نے ان کے جوابات عنایت کیے ہوں گے تو ان جوابات کو روایت کر لیا گیا اور سوالات روایت نہیں ہو سکے تو اب یہ بات جائز نہیں ہے کہ کوئی شخص اس روایت کی بنا پر فیصلہ دے جو ہر حالت میں ہو۔

اس میں مجمل اور مفسر یا مختصر اور تفصیلی کا خیال نہ رکھا گیا ہو۔

199– رجاله ثقات رجال الصحيح غير سعد بن الصلت، فإنه لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه الطبراني في الكبير 6034 عن أحمد بن داؤد المكي، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/467 عن هارون، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطبراني 6033 من طرق عن ابن الهاد، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَّقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهِ لَا اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالشَّهَادَةِ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ لِلْمُقِرِّ بِهَا دُوْنَ اَنْ يُّقِرَّ بِهَا بِالْاِخْلَاصِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے لازم ہوجاتی ہے' جواللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہےاوروہ اپنے دل کے یقین کے ساتھ ایسا کرتا ہےاس سے یہ مرادنہیں ہے: محض شہادت کا اقرار کرنا' جنت کو واجب کرتا ہےاس شخص کے لئے جواس کا اقرار کرتا ہے' حالانکہ وہ خلوص کے ساتھ اس کا اقرارنہیں کرتا

200- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْكَرِيُّ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا بن اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاذًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اكْشِفُوا عَنِّىْ سِجْفَ الْقُبَّةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ، يُرِيْدُ بِهٖ جَنَّةً دُوْنَ جَنَّةٍ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ فَمَنْ اَتَى بِالْاِقْرَارِ الَّذِىْ هُوَ اَعْلٰى شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَمْ يُدْرِكِ الْعَمَلَ ثُمَّ مَاتَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ اَتَى بَعْدَ الْاِقْرَارِ مِنَ الْاَعْمَالِ قَلَّ اَوْ كَثُرَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ جَنَّةً فَوْقَ تِلْكَ الْجَنَّةِ لِاَنَّ مَنْ كَثُرَ عَمَلُهٗ عَلَتْ دَرَجَاتُهٗ وَارْتَفَعَتْ جَنَّتُهٗ لَا اَنَّ الْكُلَّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَدْخُلُوْنَ جَنَّةً وَاحِدَةً وَاِنْ تَفَاوَتَتْ اَعْمَالُهُمْ وَتَبَايَنَتْ لِاَنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ لا جنة واحدة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: خیمے کا پردہ ہٹادو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خلوص دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے: ایک جنت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے' کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں' تو جو شخص وہ اقرار کرتا ہے' ایمان کا سب سے بلندتر شعبہ ہے' اور وہ عمل تک نہیں پہنچا اور پھر انتقال کرجاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جو شخص اقرار کے بعد اعمال بھی بجالاتا ہے خواہ وہ کم ہوں' یا زیادہ ہوں وہ بھی جنت میں جائے گا۔

200- إسناده صحيح، وأخرجه الحميدى 369 ، وأحمد 5/236، وابن منده 11 ، والطبرانى /20 63 من طريق سفيان ... الإسناد. وأخرجه ابن منده 112 و 113 ، والطبرانى /20 59 و 60 و 61 و 62 من طرق عن عمرو بن دينار، به. وسيرد من حديث ... بن سمرة، عن معاذ برقم 203 ، ومسلم 32 فى الإيمان، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1134 .

لیکن یہ وہ پہلے والی جنت سے اوپر ہوگی۔
کیونکہ اس کے عمل زیادہ ہیں تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور اس کی جنت بلند ہوگی ایسا نہیں ہے کہ تمام مسلمان ایک ہی جنت میں داخل ہوں گے۔
اگر چہ ان کے اعمال کے درمیان تفاوت اور تباین پایا جاتا ہو کیونکہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک ہی جنت ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَّقِيْنٍ مِّنْ قَلْبِهِ ثُمَّ مَاتَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہوتی ہے جو اپنے دل کے یقین کے ساتھ وہ کرتا ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور پھر وہ اسی کیفیت میں مرجاتا ہے

201 – (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دخل الجنة. (1:2)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ایسی حالت میں میرے کہ وہ اس بات کا علم رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے حق میں واجب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور اس کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے

202– (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ

201– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 26 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، عن محمد بن أبى بكر المقدمي، وأبو عوانة 1/6 من طريق علي بن عبد الله، وأبو عوانة أيضًا، وابن منده 33 من طريق مسدد، والقواريري، ثلاثتهم عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/65 و69، ومسلم 26، والنسائي في اليوم والليلة 1113 و1114، وأبو عوانة 1/7 وابن منده 32 من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1115، من طريق شعبة، عن بيان بن بشر عن حمران، به. وسيرد برقم 204 من رواية عثمان بن عفان، عن عمر بن الخطاب، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

AlHidayah - الهداية

اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ بن مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي: مَهْ لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حرمه الله على النار .(1:2)

صنابحی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس وقت وہ قریب الموت تھے۔ میں رونے لگا' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: رُک جاؤ تم کیوں رو رہے ہو؟

اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی طلب کی گئی' تو میں تمہارے بارے میں ضرور گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفاعت کا موقع دیا گیا' تو میں تمہارے لئے شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہوسکا تو میں تمہیں فائدہ پہنچاؤں گا۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی' جس میں تمہارے لئے بہتری تھی' وہ حدیث میں نے تمہارے سامنے بیان کردی۔

صرف ایک حدیث بیان نہیں کی اور وہ میں آج تمہارے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ اب میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دیدے گا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَنْ يَقِينٍ مِّنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ بے شک جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے نبی علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے

202- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 5/318 عن يونس بن محمد، ومسلم 29 في الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، والترمذي 2638 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ومن طريقه ابن منده 46 عن قتيبة بن سعيد، وأبو عوانة 1/15 من طريق شعيب بن الليث، وداؤد بن منصور، أربعتهم عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1128 . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1129 . وسيرد بنحوه برقم 207 من طريق جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت. ويرد تخريجه في موضعه.

203 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بن مسرهد عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِصَّانُ بْنُ كَاهِنٍ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا أَعْرِفُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبٍ مُوقِنٍ إِلَّا غُفِرَ لَهَا

قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ فَعَنَّفَنِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لم يسيء الْقَوْلَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (1:2)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین پر بسنے والا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں' اور یہ بات یقین رکھنے والے دل کی طرف لوٹتی ہو' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔''

(راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟

راوی کہتے ہیں' تو حاضرین نے مجھے گھور کر دیکھا لیکن انہوں نے کہا: تم لوگ اسے چھوڑ دو' اس نے غلط بات نہیں کی ہے۔

جی ہاں! میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی تھی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْجَنَّةَ إِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ شَهِدَ بِمَا وَصَفْنَا عَنْ يَقِينٍ مِّنْهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ

اس بات کا بیان' جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو یقین کے ساتھ اس چیز کی گواہی دیتا ہے' جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں اور پھر اسی حالت میں مر جاتا ہے

204 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

203–وأخرجه أحمد في المسند 5/229، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1138 عن عمرو بن علي، كلاهما عن محمد بن أبي عدي، عن حجاج الصواف، بهذا الإسناد. وقد تابع حجاجًا حبيبُ بن الشهيد عند النسائي في عمل اليوم والليلة 1139. وسقط في المسند لفظ أبي من ابن أبي عدي، ووقع فيه هصان الكاهن، بإسقاط لفظ ابن. وأخرجه الحميدي 370، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1136 و 1137، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله. وتقدم من حديث جابر عن معاذ برقم 200 وورد تخريجه عنده. وأخرجه أبو داود 3116 في الجنائز: باب في التلقين.

(متن حدیث): اِنِّی لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ فَيَمُوْتُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. (1:2)

❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں' جو بھی بندہ سچے دل کے ساتھ اس کلمے کو پڑھ لے گا اور وہ اس پر مرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے گا۔''
(وہ کلمہ یہ ہے)''لا الٰہ الا اللہ''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا نُوْرَ الصَّحِيْفَةِ مَنْ قَالَ عِنْدَ الْمَوْتِ مَا وَصَفْنَاهُ

جو شخص مرتے وقت وہی چیز کہتا ہے' جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا اسے صحیفہ کے لیے نور عطا کرنے کا تذکرہ

205- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهِ سُعْدَى الْمُرِّيَّةِ قَالَتْ

(متن حدیث): مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ مُكْتَئِبًا اَسَاءَتْكَ اِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ اِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا لِصَحِيْفَتِهِ وَاِنَّ جَسَدَهُ وَرُوْحَهُ لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَقُبِضَ وَلَمْ اَسْاَلْهُ فَقَالَ: مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا الَّتِيْ اَرَادَ عَلَيْهَا عَمَّهُ وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ شيئا أنجى له منها لأمره. (1:2)

❁ سعدی بن مریہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے' تو دریافت کیا: کیا وجہ ہے' آپ پریشان ہیں؟
کیا آپ کو اپنے چچازاد کی حکومت پسند نہیں ہے؟
تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں ایک ایسے کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ جو بھی بندہ مرتے وقت اس کلمے کو پڑھے گا' تو یہ کلمہ اس کے صحیفے میں' اس کے لئے نور کی

204- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/63، والحاكم 1/72، وأبو نعيم في الحلية 2/296 من طريق عبد الوهاب بن عطاء، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وتقدم برقم 201 من طريق الوليد

205- إسناده صحيح، محمد بن عبد الوهاب هو القناد السكري الكوفي، والشعبي: هو عامر بن شراحيل، وسُعدى المرية: لها صحبة، وهي امرأة طلحة بن عبيد الله التيمي أحد العشرة المبشرين بالجنة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1101، وابن ماجة 3796 في الأدب: باب فضل لا إله إلا الله، عن هارون بن إسحاق الهمداني، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/161، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1100، والحاكم 1/350 350 من طرق عن مطرف. وأخرجه أحمد 1/28، والنسائي في عمل اليوم والليلة 1098. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1099. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 2/324-325، ونسبه إلى أبي يعلى، وقال: ورجاله رجال الصحيح.

حیثیت رکھے گا۔ اور اس شخص کا جسم اور اس شخص کی روح مرنے کے وقت اس کلمے کی وجہ سے راحت محسوس کریں گے"۔

(حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' لیکن میں آپ سے اس کلمے کے بارے میں دریافت نہیں کر سکا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں یہ وہی کلمہ ہوگا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا (جناب ابوطالب) کو پڑھانا چاہتے تھے۔

اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوتا کہ کوئی اور کلمہ' اس کلمے سے زیادہ بہتر طور پر آپ کے چچا کے لئے نجات کا باعث بن سکتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يُثَبِّتُ فِي الدَّارَيْنِ مَنْ اَتٰى بِمَا وَصَفْنَا قَبْلُ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دونوں جہانوں میں ثابت رکھتا ہے جو اس چیز کو کرتا ہے' جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

206 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْمُؤْمِنُ اِذَا شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَرَفَ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهٖ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

(يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27). (1:2)

❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مومن اپنی قبر میں جب اس بات کی گواہی دے دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ کے رسول

206- إسناده صحيح على شرط البخاری. حفص بن عمر الحوضی من رجال البخاری، وباقی السند على شرطهما. وأخرجه البخاری 1369 فی الجنائز: باب ما جاء فی عذاب القبر، عن حفص بن عمر الحوضی، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داوُد الطيالسی فی مسنده 745، ومن طريقه الترمذی 3120 فی التفسير: باب ومن سورة إبراهيم. وابن منده فی الإيمان 1062 عن شعبة، به. وأخرجه البخاری 4699 فی التفسير: باب قَوْلُهُ تَعَالٰى: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)، وأبو داوُد 4750 فی السنة: باب فی المسألة فی القبر، والطبری فی التفسير 13/214، وابن منده فی الإيمان 1062، والبغوی فی شرح السنة 1520 من طريق أبی الوليد الطيالسی، عن شعبة، به. وأخرجه البخاری 1369 فی الجنائز: باب ما جاء فی عذاب القب، ومسلم 2871 فی الجنة: باب عَرْض مقعد الميت فی الجنة أو النار عليه، والنسائی 4/101، 102 فی الجنائز: باب عذاب القبر، وابن ماجة 4269 فی الزهد: باب ذكر القبر والبلى، كلهم عن محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبری 13/214 من طريق وهب بن جرير، عن شعبة، بنحوه. وأخرجه الطبری 13/213 من طريقين عن الأعمش، عن سعيد بن عبيدة، به. وأخرجه مسلم 2871 74، والنساء ی 4/101، وابن منده 1063 من طرق عن عبد الرحمٰن بن مهدی، عن سفيان، عن أبيه، عن خيثمة، عن البراء.

AlHidayah - الهداية

حضرت محمد ﷺ کو پہچان لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔
''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا' دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتَى بِمَا وَصَفْنَا وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِالْاِقْرَارِ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَآمَنَ بِعِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو وہ کرتا ہے' جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں وہ اس کے ہمراہ جنت اور جہنم کے اقرار کو بھی ملا دیتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتا ہے

207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ. (1:2)

✿ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے' اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں' جو اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' جنت اور جہنم حق ہیں' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس میں سے چاہے' جنت میں داخل ہو جائے۔''

ذِكْرُ دُعَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَهِدَ بِالرِّسَالَةِ لَهُ وَعَلٰى مَنْ اَبٰى ذٰلِكَ

نبی اکرم ﷺ کے اس شخص کو دعا دینے کا تذکرہ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور اس شخص کے خلاف دعائے ضرر کرنا' جو اس حوالے سے انکار کرتا ہے

208- إسناده صحيح، صفوان بن صالح: وثقه غير واحد، وأخرج له أصحاب السنن وباقي السند من رجال الشيخين، وأخرجه أحمد 5/314، والبخاري 3435 في أحاديث الأنبياء: باب قوله: (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ) عن صدقة بن الفضل، ومسلم 28 في الإيمان: باب من مات على الإيمان دخل الجنة قطعًا . وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 1130 ، وأبو عوانة 1/6، وابن منده 45 و 404 من طرق عن ابن جابر، به. وأخرجه أحمد 5/313، والبخاري 3435 ومن طريقه البغوي في شرح السنة 55 عن صدقة بن الفضل، وأبو عوانة 1/6 .

208 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي هَانِئٍ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَهِدَ اَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَاَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ اَنِّي رَسُوْلُكَ فَلَا تُحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَاَكْثِرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا. (5:12)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے لئے محبوب کر دے اور اپنے فیصلے (یعنی موت کو) اس کے لئے آسان کر دے اور دنیا کو اس کے لئے تھوڑا کر دے اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے' اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری کو اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا اور تو اپنے فیصلے (یعنی اس شخص کی موت) کو اس کے لئے آسان نہ کرنا اور اس کے لئے (دنیا کی) پریشانیاں اور مشکلات کو زیادہ کر دینا''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجِنَانِ لِمَنْ صَدَّقَ الْاَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ عِنْدَ شَهَادَتِهِ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْوَحْدَانِيَّةِ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کے ہمراہ انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرتا ہے' اس کے لئے جنتوں میں درجات کی صفت کا تذکرہ

209 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

208- إسناده صحيح، يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن عبد الله بن موهب ثقة، وما فوقه من رجال الصحيح، وأبو هانىء: هو حميد بن هانىء، وأبو علي: هو عمرو بن مالك الهمداني الجنبي. وأخرجه الطبراني في الكبير /18 808 من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد.

209- إسناده حسن، رجاله ثقات خلا أيوب بن سُوَيد، وأخرجه الطبراني في الكبير /18 808 من طريق ياسين بن عبد الأحد المصري، عن أيوب بن سويد، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرًا أحمد 5/340، والبخاري 6555 في الرقاق: باب صفة الجنة والنار، ومسلم 2830 في الجنة وصفة نعيمها: باب ترائي أهل الجنة أهل الغرف . وأخرجه البخاري 3256 في بدء الخلق: باب ما جاء في صفة الجنة، ومسلم 2831 من طرق عن مالك، عن صفوان بن سليم، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعيد الخدري. قلت: وأخرجه الطبراني 5740 و 5762 و 5878 و 5940 و 5998 من طرق عن أبي حازم، عن سهل بن سعد. وفي الباب عن أبي هريرة عند أحمد 2/339، والترمذي 2556 في صفة الجنة: باب ما جاء في ترائي أهل الجنة في الغرف.

AlHidayah - الهداية

(متن حدیث): إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين . (1:2)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت بالا خانے میں (یعنی اپنے سے اوپر کے مرتبے میں رہنے والے لوگوں) کو یوں دیکھیں گے جس طرح تم لوگ مشرق یا مغرب کے اُفق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اس کی وجہ یہ ہے ان دونوں درجات میں رہنے والے لوگوں کے درمیان اتنا فرق ہوگا''۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ انبیاء کی مخصوص منازل ہوں گی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ (تو انہیں اس کا یہ اجر و ثواب ملے گا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ اِنَّمَا تَجِبُ لِمَنْ اَتٰى بِمَا وَصَفْنَا مِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَرَنَ ذٰلِكَ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ هِيَ اَعْمَالٌ بِالْاَبْدَانِ لَا اَنَّ مَنْ اَتٰى بِالْاِقْرَارِ دُوْنَ الْعَمَلِ تَجِبُ الْجَنَّةُ لَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو ان امور کو سرانجام دیتا ہے ایمان کے جن شعبوں کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ہمراہ ان تمام عبادات کو ملا دیتا ہے جو جسم کے اعمال ہیں

ایسا نہیں ہے کہ جو شخص اقرار کر لیتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا اس کے لئے بہرصورت جنت واجب ہو جائے

210- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ ، قَالَ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: يَغْفِرُ لَهُمْ ولا يعذبهم . (1:2)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ الْاَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ كُلُّهَا مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ وَاَنَّ بَعْضَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِذَا اَتَى الْمَرْءُ بِهٖ لَا تُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ فِيْ دَائِمِ الْاَوْقَاتِ اَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَعِبَادَةُ اللّٰهِ

AlHidayah - الهداية

جَلَّ وَعَلا اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ ثُمَّ الْمُسْلِمُوْنَ لَمَّا سَأَلُوهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَقِّهِمْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُوْلُوْا فَمَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ وَلَا اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فَفِيمَا قُلْنَا اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنَّةَ لَا تَجِبُ لِمَنْ اَتٰى بِبَعْضِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ فِيْ كُلِّ الْاَحْوَالِ بَلْ يُسْتَعْمَلُ كُلُّ خَبَرٍ فِيْ عُمُوْمِ مَا وَرَدَ خِطَابُهٗ عَلٰى حَسَبِ الْحَالِ فِيْهِ عَلٰى مَا ذكرناه قبل

❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ ایسا کریں' تو پھر ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا؟

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ کہ) اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے اور ان کو عذاب نہ دے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ روایات جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ مختصر ہیں وہ تفصیلی نہیں ہیں' اور ایمان کے بعض شعبے ایسے ہیں کہ جب آدمی ان کا ارتکاب کرتا ہے' تو تمام اوقات میں اس کے لئے جنت واجب نہیں ہوتی۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے بندوں پر اللہ حق قرار دیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

210- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسى 565 ، ومن طريقه أبو عوانة 1/16، وابن منده 107 عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 20546 ومن طريقه الطبرانى فى الكبير /20 254 والبغوى فى شرح السنة 48 عن معمر، وأحمد 5/228 من طريق إسرائيل، والطيالسى 565 ، والبخارى 2856 فى الجهاد: باب اسم الفرس والحمار، ومسلم 30 49 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/61، وابن منده 108 ، والطبرانى /20 256 من طريق أبى الأحوص سلاّم بن سليم، والترمذى 2643 فى الإيمان: باب ما جاء فى افتراق هذه الأمة، وابن منده 106 من طريق سفيان، والنسائى فى العلم من الكبرى كما فى التحفة 8/411، 412 من طريق عمار بن زريق، خمستهم عن أبى إسحاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/242، والبخارى 5967 فى اللباس: باب إرداف الرجل خلف الرجل، و 6267 فى الاستئذان: باب من أجاب بلبيك أو سعديك، و 6500 فى الرقاق: باب من جاهد نفسه فى طاعة الله، ومسلم 30 48 فى الإيمان، وأبو عوانة 1/17، وابن منده فى الإيمان 92 من طرق عن همام، عن قتادة، عن أنس بن مالك، عن معاذ. وأخرجه أحمد 5/229، 230، والبخارى 7373 فى التوحيد: باب ما جاء فى دعاء النبى صلى الله عليه وآله وسلم أمته إلى توحيد الله، ومسلم 30، 50 و 51 فى الإيما، وأبو عوانة 1/16، 17، وابن منده فى الإيمان 106 و 109 و 110 من طرق عن أبى حصين والأشعث ابن سُليم، عن الأسود بن هلال، عن معاذ ... وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: البخاريُّ فى الأدب المفرد 943 ، وأحمد 5/230 و234 و236 و238، وابن ماجة 4296 فى الزهد: باب ما يرجى من رجمة الله يوم القيامة، وابن منده 92 و 102 و 105 ، والطبراني /10 81 و 83 و 84 و 85 و 86 و 87 و 88 و 140 و 245 و 273 و 274 و 275 و 276 و 317 و 318 و 319 و 320 و 372 .

اوراللہ کی عبادت زبان کے ذریعے اقرار دل کے ذریعے تصدیق اوراعضاء کے ذریعے عمل ہے۔

پھر مسلمانوں نے جب نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ پر اپنے حق کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے دریافت کیا ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ ایسا کریں۔

ان لوگوں نے یہ نہیں کہا: ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوگا جب وہ یہ کہہ دے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کا انکار بھی نہیں کیا۔

تو ہم نے جو یہ بات بیان کی ہے اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ جنت اس شخص کے لئے واجب نہیں ہوتی ہے جو ایمان کے کچھ شعبوں کو تمام حالتوں میں بجالاتا ہے بلکہ ہر روایت کا اپنا عموم ہوتا ہے اوراس کے حکم کا مخصوص پس منظر ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ اِيجَابِ الشَّفَاعَةِ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں سے جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے لئے شفاعت واجب ہونے کا تذکرہ

211 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

(متن حدیث): عَرَّسَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَانْتَبَهْتُ فِىْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَاِذَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا اَحَدٌ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رسول لله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَا: لَا نَدْرِىْ غَيْرَ اَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا بِاَعْلَى الْوَادِىْ فَاِذَا مِثْلُ هَدِيْرِ الرَّحٰى قَالَ: فَلَبِثْنَا

211- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير عبد الواحد بن غياث، وأخرجه أحمد 6/28، والترمذى 2441 فى صفة القيامة، والطبرانى /18 134 من طرق، عن أبى عوانة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى 998، وأحمد 6/29، والترمذى 2441 فى صفة القيامة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 264 و265، وابن منده فى الإيمان 925 من طرق عن قتادة، به. وأخرجه الطبرانى /18 133 من طريق أبى قلابة، عن أبى المليح، به. وأخرجه عبد الرزاق فى المصنف 20865، وابن خزيمة فى التوحيد ص 267، والطبرانى فى الكبير /18 136 و 137 و 138 من طرق. وأخرجه أحمد 6/23، وابن ماجة 4317 فى الزهد: باب ذكر الشفاعة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 263 و268، والطبرانى /18 135 من طرق عن عوف بن مالك. وصححه الحاكم 1/67 من طريق خالد بن عبد الله الواسطى، عن حميد بن هلال، عن أبى بردة، عن عوف. وأورده الهيثمى فى المجمع 10/369-370 مطولًا، وقال: رواه الطبرانى بأسانيد رجال بعضها ثقات. وفى الباب عن أبى موسى عند أحمد 4/404، 415، وابن خزيمة فى التوحيد ص 267، وابن منده فى الإيمان 2/870، وعن أبى موسى ومعاذ عند أحمد 5/232، وعن أبى هريرة عند ابن خزيمة فى التوحيد ص 260.

AlHidayah - الهداية

يَسِيْرًا ثُمَّ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِيْ مِنْ ربى ات فيخبرنى بِاَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَاِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ وَالصُّحْبَةِ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ: فَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ شَفَاعَتِيْ قَالَ: فَلَمَّا رَكِبُوا قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ اَنَّ شَفَاعَتِيْ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شيئا من أمتى .

❁❁ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی سواری کی بازو کو بچھالیا (یعنی آرام کرنے لگا)

راوی کہتے ہیں: رات کے کسی حصے میں' میں بیدار ہوا' میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے سامنے کوئی موجود نہیں ہے۔

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو مجھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کھڑے نظر آئے۔ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟

ان دونوں نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم' البتہ ہم نے وادی کے بالائی حصے کی طرف سے ایک آواز سنی ہے۔

وہ چکی چلنے کی آواز کی مانند تھی۔

راوی کہتے ہیں: ہم کچھ دیر وہیں ٹھہرے رہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے میری اُمت کے نصف حصے کے حساب اور شفاعت کے بغیر جنت میں داخل ہو جانے (یا مطلق طور پر مجھے) شفاعت کرنے کے بارے میں اختیار دیا' تو میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر' اپنے ساتھ کا واسطہ دے کر یہ گزارش کرتے ہیں' آپ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کرلیں' جو آپ کی شفاعت کے اہل ہوں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میری شفاعت کے اہل ہو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ لوگ سوار ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں یہاں موجود تمام لوگوں کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری اُمت کے ہر فرد کو نصیب ہو گی' جو ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو''۔

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ وَاِيْجَابِهَا لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ثُمَّ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ

جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اور اس کے بعد سیدھا راستہ اختیار کرے' اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے جنت کو نوٹ کر لینا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دینا

212 – (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ عَرَابَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ

(متن حدیث): صَدَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَجَعَلَ نَاسٌ يَسْتَاْذِنُونَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَاْذَنُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ شِقِّ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغَضَ اِلَيْكُمْ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَ: فَلَمْ نَرَ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا بَاكِيًا قَالَ يَقُوْلُ اَبُو بَكْرٍ اِنَّ الَّذِي يَسْتَاْذِنُكَ بَعْدَ هٰذَا لَسَفِيهٌ فِي نَفْسِي فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَانَ اِذَا حَلَفَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سُلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي اَنْ يُدْخِلَ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَاِنِّي لَاَرْجُو اَنْ لَا يَدْخُلُوهَا حتى تتبوؤوا اَنْتُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَذَرَارِيكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ: اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ لَا اَسْاَلُ عَنْ عِبَادِي غَيْرِي مَنْ ذَا الَّذِي يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصبح . (3:66)

✿✿ حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے واپس آ رہے تھے۔ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینی شروع کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا کرنا شروع کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے' اللہ کے رسول کی طرف والا درخت کا حصہ' تمہارے نزدیک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ناپسندیدہ ہے''۔

(یعنی تم لوگ میرے ساتھ نہیں چلنا چاہ رہے)

راوی کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر شخص مجھے روتا ہوا نظر آیا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کیا' میرے خیال میں اس کے بعد آپ سے جو شخص اجازت مانگے گا' وہ بے وقوف ہوگا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔

آپ جب بھی قسم اٹھاتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے''۔

212– إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه أحمد 4/16، وابنُ ماجة مختصرًا 4285 في الزهد: باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، والطبراني 4556 من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي 1291 و01292 ، وأحمد 4/16، والبزار 3543 والطبراني 4559 من طرق عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، به. وأخرجه أحمد 4/16، والطبراني 4557 و 4557 و 4560 من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. ونصفه الثاني وهو من قوله: إذا مضى شطر الليل .. إلخ أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة 475 ، وابن ماجة 1367 في إقامة الصلاة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في المجمع 10/408، وقال: رواه الطبراني والبزار بأسانيد، ورجال بعضها عند الطبراني والبزار رجال الصحيح.

(آپ نے فرمایا): ''میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم میں سے جو شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوا اس کے بعد وہ ٹھیک رہے۔ (یعنی اسلامی احکام پر عمل کرتا رہے) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے' وہ میری اُمت کے ستر ہزار افراد کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور مجھے یہ اُمید ہے' وہ لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جب تک تم لوگ اور تمہارے نیک بیوی بچے جنت میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ نہیں جاتے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جب نصف رات۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب رات ہو جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے:

میں اپنے بندوں سے اپنے علاوہ کسی اور کے بارے میں دریافت نہیں کرتا۔ کون شخص ہے' جو مجھ سے مانگتا ہے' تو میں اسے عطا کروں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے مغفرت طلب کرے' تو میں اس کی مغفرت کردوں۔

کون شخص ہے' جو مجھ سے دعا کرتا ہے' تو میں اس کی دعا قبول کروں''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَلَّتِ الْمَنِيَّةُ بِهٖ وَهُوَ لَا يَجْعَلُ مَعَ اللّٰهِ ندا

ان روایات کا تذکرہ' جن کے مطابق جنت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو ایسی حالت میں فوت ہوتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو

213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا محمد بن الحسن بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ وَسُلَيْمَانَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالُوا سَمِعْنَا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ.

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ. (3:42)

213- إسناده صحيح، خلاد بن أسلم: ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة برقم 1121 عن عبدة بن عبد الرحيم، عن النضر بن شميل، بهذا الإسناد. وقد أورده المؤلف برقم 169 من طريق أبي داوُد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد. وتقدم تخريجه هناك، مع ذكر طرقه في الكتاب2. تقدم تخريجه من حديث أبي الدرداء عقب حديث 170.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُرِيْدُ بِهِ اِلَّا اَنْ يرتكب شيئا أو عدته عَلَيْهِ دُخُوْلَ النَّارِ.

وَلَـهُ مَعْنًى اٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَا مَحَالَةَ وَاِنْ عُذِّبَ قَبْلَ دخوله إياها مدة معلومة.

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے اورانہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ میری اُمت کا جو بھی شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کواللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو'تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اگر چہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو'اوراس نے چوری کی ہو''۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے زید نامی راوی سے کہا: یہ روایت تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو'تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس سے مراد یہ ہے:اس نے کسی ایسی چیز کا ارتکاب نہ کیا ہو'جس کے حوالے سے میں نے جہنم میں داخل ہونے کی وعید سنائی ہو۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا اور وہ اس حالت میں مرجاتا ہے وہ لامحالہ طور پر جنت میں داخل ہوگا' اگر چہ اس کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے اسے ایک متعین مدت تک عذاب دیا جائے۔

214 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حدثنا على بن الجعد قال أَخْبَرَنَا بن ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بن جبل عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ: حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: بَخٍ بَخٍ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَهُوَ يَسِيْرٌ لِمَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ بِهِ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَلَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا . (1:11)

214- إسناده حسن. ابن ثوبان: صدوق يخطىء. وباقى رجاله ثقات. وأخرجه الطبرانى فى الكبير /20 122 من طريق أحمد. وأخرجه من طرق عن عبد الرحمٰن بن غنم، عن معاذ: أحمد 5/245، والبزار 1653 و 1654، والطبرانى /20 115 و 137 و 141. وأخرجه من طرق عن معاذ بن جبل: الطيالسى 560، وابن أبى شيبة 7/11-8، وعبد الرزاق 20303، وأحمد 5/231 و237، والترمذى 2616 فى الإيمان: باب ما جاء فى حرمة الصلاة، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 8/399، وابن ماجة 3973 فى الفتن: باب كف اللسان فى الفتنة، والطبرانى /20 266 و 291 و 292 و 293 و 294 و 304 و 305، والبغوى فى شرح السنة 11.

AlHidayah - الهداية

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہ تعالی عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اَرَادَ بِهِ الْاَمْرَ بِتَرْكِ الشِّرْكِ.

❁❁ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کسی عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کردے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے۔

''تم فرض نمازیں ادا کرو' زکوٰۃ ادا کرو اور (کسی کو) اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ''

اس سے مراد شرک کو ترک کرنے کا حکم دینا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا قَدْ يَجْمَعُ فِي الْجَنَّةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَقَاتِلِهِ مِنَ الْكُفَّارِ اِذْ سَدَّدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَسْلَمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ جنت میں مسلمان اور اس کے کافر قاتل کو جمع کردے گا' جبکہ وہ کافر شخص بعد میں سیدھا راستہ اختیار کرے اور اسلام قبول کرلے

215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ وَكِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ. (3:67)

215- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوى فى شرح السنة 2632 من طريق أبى مصعب أحمد بن أبى بكر، بهذا الإسناد. وهو فى الموطأ 2/460 فى الجهاد: باب الشهداء فى سبيل الله، ومن طريق مالك أخرجه البخارى 2826 فى الجهاد: باب الكافر يقتل المسلم، ثم يسلم، والنسائى 6/39 فى الجهاد: باب اجتماع القاتل والمقتول فى سبيل الله فى الجنة، وفى النعوت من الكبرى كما فى التحفة 10/194، والآجرى فى الشريعة ص 277، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 467-468، وفى السنن 9/165، وابن خزيمة فى التوحيد ص.234 وأخرجه مسلم 1890 فى الإمارة: باب بيان الرجلين يقاتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة، وابن ماجة 191 فى المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234، والآجرى فى الشريعة ص 278، من طريق سفيان، عن أبى الزناد، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 20280 ومن طريقه مسلم 1890 129 ، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 468وفى السنن 9/165، وابن خزيمة ص 234 و235، والآجرى ص 278، والبغوى 2633 عن معمر، وأخرجه الدارقطنى فى كتاب الصفات 31 ، وابن خزيمة فى التوحيد ص 234 من طريق أبى المغيرة.

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر مسکرا دیتا ہے' جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے' اور وہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیتا ہے''۔

ذِكْرُ اَمْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا صَفِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا ہے' جب تک وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آئیں

216 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أبو بكر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ: يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ أبا بكر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ مِنْ حَقِّ الْمَالِ وَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أبى بكر لقتال عرفت أنه الحق. (3:7)

❁ عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حضرت ابو بکر! آپ لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں' جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ

216- إسناده صحيح؛ عمرو بن عثمان بن سعيد: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما وأخرجه النسائي 6/5 في الجهاد: باب وجوب الجهاد و 7/78 في تحريم الدم، من طريق عثمان بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1399 في الزكاة: باب وجوب الزكاة، و 1456 في الزكاة: باب أخذ العناق في الصدقة، وابن منده في الإيمان 215، والبيهقي في السنن 4/104، من طريق أبي اليمان، والنسائي 6/5 من طريق بقية، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به. وأخرجه عبد الرزاق 18718 عن معمر، وأحمد 2/528 من طريق محمد بن أبي حفصة، و 2/423، والنسائي 7/77 في تحريم الدم، من طريق سفيان بن حسين، والنسائي 6/5، وابن منده في الإيمان 216 من طريق محمد بن الوليد الزبيدي، أربعتهم عن الزهري، به. وسيورده المصنف في الرواية التالية من طريق عقيل عن الزهري، ويأتي تخريجها في موضعها.

AlHidayah - الهداية

تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اس کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا''۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسا بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اندازہ لگالیا کہ جنگ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہی بات درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَيِّرَ الْفَاضِلَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ بَعْضُ مَا يُدْرِكُهُ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِيهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اہل ایمان میں سے بہترین فضیلت والے شخص سے بھی' بعض اوقات علم کی کوئی بات مخفی رہ جاتی ہے' جس کا علم اس شخص کو ہوتا ہے' جو اس حوالے سے اس سے بلند مرتبے کا مالک ہو

217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

(متن حدیث): لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بحقه وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰه تعالى عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِي عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ.

قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ عرفت أنه الحق. (3:7)

217- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البخارى 7284 و 7285 باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ومسلم 20 فى الإيمان، وأبو داؤد 1556 فى الزكاة، والترمذى 2607 فى الإيمان: باب ما جاء اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لا إله إلا الله، والنسائى 5/14 فى الزكاة: باب مانع الزكاة، و 7/77 فى تحريم الدم، وابن منده فى الإيمان 24 ، والبيهقى فى السنن 7/4 و4/104 و8/176 و9/182 كلهم من طريق قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 6024 فى استتابة المرتدين: باب قتل من أبى قبول الفرائض، والبيهقى فى السنن 4/114 و7/3 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وتقدم قبله من طريق شعيب بن أبى حمزة، عن الزهرى، به، فانظر تخريجه ثمت.

AlHidayah - الهداية

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بن گئے اور عربوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے کفر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کر لے گا' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے۔ اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا"۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا' جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔

بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسی رسی دینے سے انکار کر دیں' جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے' تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اندازہ لگا لیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے' اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ یہ موقف درست ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يَعْصِمُ مَالَهُ وَنَفْسَهُ بِالْاِقْرَارِ لِلّٰهِ اِذَا قَرَنَهُ بِالشَّهَادَةِ لِلْمُصْطَفٰى بِالرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال اسی صورت میں محفوظ کر سکتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اس گواہی کے ہمراہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی ملا دے (یعنی اس کا بھی اعتراف کرے)

218- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ

218- إسـناده صحيح، عمرو بن عثمان: صدوق، وأبوه ثقة، وباقي السند على شرطهما، وأخرج نصفه الأول النسائي 6/7 في وجوب الجهاد، عن عمرو بن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 6/7 في وجوب الجهاد، و7/78 في تحريم الدم، عن أحمد بن محمد بن المغيرة، عن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضًا 7/78، 79من طريق الوليد بن مسلم، والبيهقي في السنن 9/49 من طريق أبي اليمان، كلاهما عن شعيب بن أبي حمزة، به . وأخرجه مسلم 21 33 في الإيمان، والنسائي 7/78 في تحريم الدم، وابن منده في الإيمان 23 ، والبيهقي في السنن 8/136 و9/182 من طريق ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزهري، به. وتقدم قبله 216 من طريق شعيب، و 0217 من طريق عقيل، وبرقم 174 من طريق الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . وأخرجه بتمامه الطبري 26/104، والبيهقي في الأسماء والصفات ص 106 كلاهما من طريق إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه عبد الحميد بن عبد الله، عن سليمان بن بلال، عن يحيى بن سعيد، عن الزهري، به. وأخرج نصفه الثاني، وهو من قوله: وأنزل الله ... البيهقي في الأسماء والصفات ص 105، 106 من طريق ابن إسحاق.

AlHidayah - الهداية

حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

وَاَنْزَلَ اللّٰـهُ فِیْ كِتَابِهٖ فَذَكَرَ قَوْمًا اسْتَكْبَرُوْا فَقَالَ: (اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ) وَقَالَ: (اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26) وَهِیَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ استكبر عنها المشركون يوم الحديبية. (3:7)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو شخص یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلے گا' البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور اس شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا"۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کا تذکرہ کیا جنہوں نے تکبر اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بے شک یہ وہ لوگ ہیں' جب ان سے یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو یہ لوگ تکبر کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

(اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى) (الفتح: 26)

"جن لوگوں کے دلوں میں کفر تھا' جب انہوں نے وہ ہٹ دھرمی اختیار کی جو زمانہ جاہلیت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہلِ ایمان پر سکینت نازل کی اور انہیں تقویٰ کے کلمے پر لازم کردیا"۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) یہاں تقویٰ کے کلمے سے مراد یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں۔

مشرکین نے حدیبیہ کے موقع پر اس بارے میں تکبر کا اظہار کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحْقَنُ دَمُهٗ وَمَالُهٗ بِالْاِقْرَارِ بِالشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا اِذَا اَقَرَّ بِهِمَا بِاِقَامَةِ الْفَرَائِضِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو ان دو شہادتوں کے اقرار کے ذریعے محفوظ کرتا ہے' جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے' جب وہ فرائض کی انجام دہی کے ہمراہ ان کا اقرار کرتا ہے

219 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بحق الإسلام وحسابهم على الله (1) (3:7)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں' اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے' تو وہ اپنی جانیں اور مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ اِنَّمَا يُحْقَنُ دَمُهُ وَمَالُهُ اِذَا اٰمَنَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا وَفَعَلَهَا دُوْنَ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الشَّهَادَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَصَفْنَاهُمَا قَبْلُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کو اس وقت محفوظ کرتا ہے' جب وہ ہر اس چیز پر ایمان لے آتا ہے' جسے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کے آئے ہیں

اور جو عمل بھی آپ نے کیا ہے

ایسا نہیں ہے' وہ صرف ان دو گواہیوں پر اعتماد کرلے' جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

220 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَآمَنُوْا بِىْ وَبِمَا جئت به فإذا فعلوا

1- إسناده صحيح، وقد تقدم تخريجه برقم 175 .

220- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 21 34 في الإيمان: باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، وابن منده في الإيمان 197 من طريق أحمد بن عبدة الضّبي، بهذا الإسناد . وتقدم برقم 174 من طريق القعنبي، عن الدراوردی، به، وتقدم عنده تخريجه.

عَصَمُوا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . (3:7)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اس بات کا حق دیا گیا ہے' میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ یہ اعتراف نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ لوگ مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان نہیں لے آتے' جب وہ ایسا کریں گے' تو وہ اپنی جانیں اور اپنے مال محفوظ کر لیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مُسْتَمِعَهٗ اَنَّ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّهَادَةِ حَرُمَ عَلَيْهِ دُخُوْلُ النَّارِ فِيْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے سننے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ جو شخص اس گواہی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اس پر جہنم میں داخلہ ہر حالت میں حرام ہو جائے گا

221- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ

(متن حدیث): عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ نَحْرِ بَعْضِ ظَهْرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِنَا اِذَا لَقِيْنَا عَدُوَّنَا جِيَاعًا رَجَّالَةً وَلٰكِنْ اِنْ رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقِيَّةِ اَزْوِدَتِهِمْ فَجَاؤُوا بِهٖ يَجِيْءُ الرَّجُلُ بِالْحِفْنَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ وَكَانَ اَعْلَاهُمُ الَّذِيْ جَاءَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَجَمَعَهٗ عَلٰى نِطَعٍ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ دَعَا النَّاسَ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَمْلُوْءٌ وَبَقِيَ مِثْلُهٗ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ رسول اللّٰهِ وَاَشْهَدُ عِنْدَ اللّٰهِ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

221- المطلب بن حنطب: صدوق، وهو وإن كان موصوفًا بالتدليس قد صرح بالتحديث فى رواية أحمد والطبرانى والبيهقى، وباقى رجاله ثقات، وأخرجه أحمد 3/417، 418 عن على بن إسحاق، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1140' بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى الكبير 575، من طريق محمد بن يوسف الفريأبى، وعبد الله بن العلاء، والبيهقى فى دلائل النبوة 6/121 من طريق عمرو بن أبى سلمة، ثلاثتهم عن الأوزاعى، به. وأخرجه الطبرانى 575 من طريق عبد الله بن العلاء، عن الزهرى، عن المطلب بن حنطب، به. وأورده الهيثمى فى المجمع 1/20، وزاد نسبته إلى الأوسط وقال: رجاله ثقات. وأخرجه من حديث أبى هريرة: أحمد 2/421، ومسلم 27 44 فى الإيمان: باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، وأبو عوانة 1/8 و9. وأخرجه مسلم أيضًا 27 45، وأبو عوانة 1/7 من حديث أبى هريرة أو أبى سعيد، شك الأعمش روای الحديث.

اَبُوْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ هٰذَا اسْمُهٗ ثَعْلَبَةُ بن عمرو بن محصن. (3:41)

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' لوگوں کو شدید بھوک لاحق ہوگئی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے سواری کے بعض جانور قربان کر دیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم بھوک کے عالم میں پیادہ ہو کر دشمن کا سامنا کریں گے' تو پھر ہمارا کیا بنے گا۔

یارسول اللہ! اگر آپ مناسب سمجھیں' تو آپ لوگوں کو کہیں' ان کے پاس جو کچھ بھی کھانے پینے کی چیز بچی ہوئی ہے' وہ لے آئیں۔ (نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دے دیا) تو لوگ وہ چیزیں لانے لگے' ایک شخص ایک مٹھی اناج یا اس سے زیادہ لے آیا۔

جو شخص سب سے زیادہ لے کر آیا تھا' وہ ایک صاع کھجور لے کر آیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سب کو ایک دستر خوان پر جمع کروایا' پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا' وہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی' پھر آپ نے لوگوں کو بلایا کہ وہ اپنے برتن لے آئیں اور آپ نے وہ اناج ان میں ڈالنا شروع کیا' تو لشکر میں موجود کوئی برتن ایسا باقی نہیں رہا' جو بھر نہ گیا ہو اور وہ اناج پھر اتنا ہی باقی رہ گیا۔

تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان دو باتوں کے ہمراہ حاضر ہوگا' تو یہ دونوں چیزیں اس شخص کے لئے قیامت کے دن جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔"

حضرت ابوعمرہ انصاری کا نام ثعلبہ بن عمرو بن محصن ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَجَبَتَاهُ عَنِ النَّارِ اَرَادَ بِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْتَكِبَ شَيْئًا يَسْتَوْجِبُ مِنْ اَجْلِهٖ دُخُوْلَ النَّارِ وَلَمْ يَتَفَضَّلِ الْمَوْلٰى جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِ بِعَفْوِهٖ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

"یہ کہ وہ دونوں اسے جہنم سے بچالیں گے"

اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے: وہ شخص کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کرے' جس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہونا اس کے لئے لازم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنی معافی کا فضل نہ کرے

222 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سليمان المرادی حدثنا بن وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُ اَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ جَلَّ وَعَلَا انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ فَاَخْرِجُوهُ قَالَ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا حمما بعد ما امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تروها كيف تخرج صفراء ملتوية. (3:41)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اہل جہنم' جہنم میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم ان لوگوں کا جائزہ لو جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان تمہیں مل جائے اسے (جہنم میں سے) نکال دو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ لوگ جہنم سے یوں نکلیں گے کہ وہ جلنے کے بعد کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا' تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے کنارے پر دانہ پھوٹ پڑتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' وہ کس طرح زرد رنگ کا ہوتا ہے' اور ادھر ادھر لہرا رہا ہوتا ہے؟

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى النَّارِ مَنْ وَحَّدَهُ مُخْلِصًا فِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ دُونَ الْبَعْضِ

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام کیا ہے' جو خلوص کے ساتھ اس کی وحدانیت کا اعتراف ایک حالت میں کرتا ہے اور دوسری حالت میں نہیں کرتا

223 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حرملة بن يحيى حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا يونس عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

(متن حدیث): اَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رسول اللّٰهِ اِنِّي اَنْكَرْتُ بَصَرِي وَاَنَا اُصَلِّي لِقَوْمِي وَاِذَا كَانَ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ اَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَاْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَفْعَلُ قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ: فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ

222– إسناده صحيح. الربيع بن سليمان: ثقة، ومن فوقه رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 184 في الإيمان: باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار، وابن منده 821، كلاهما من طريق ابن وهب، بهذا الإسناد. وتقدم من طريق معن ابن عيسى عن مالك برقم 182، وخرّج هناك من طريق إسماعيل بن أبي أويس عن مالك أيضًا، فانظره.

وَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ حَوْلَهُ حتى اجتمع فى البيت رجال

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ اَحَدُ بَنِىْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فصدقه بذلك. (3:9)

ذُوْ عَدَدٍ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ

223– أو ابنُ الدُّخَيْشِن، وهما رواية البخارى 425 ومسلم 33 264 فى المساجد، ونقل الطبرانى فى المعجم الكبير 18/ 50 عن أحمد بن صالح أن الصواب: الدخشم بالميم، وهى رواية الطيالسى، ومسلم 33 فى الإيمان، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1105 و 1108، والطبرانى. 2 إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه مسلم 33 263 فى المساجد: باب الرخصة فى التخلف عن الجماعة بعذر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى 18/ 50 من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 5/450، والدارقطنى 2/80 من طريق عثمان بن عمر، والطبرانى 18/ 51 من طريق عنبسة بن خالد، كلاهما عن يونس بن يزيد، بهذا الإسناد مختصرًا. وأخرجه عبد الرزاق 1929 عن معمر، عن الزهرى، به، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/144 و5/449، ومسلم 33 264 فى المساجد، وابن خزيمة فى التوحيد ص 329، وأبو عوانة فى مسنده 1/12، وابن منده فى الإيمان 50، والطبرانى فى الكبير 18/ 47. وأخرجه أحمد 4/44، والنسائى 2/105 فى الإمامة: باب الجماعة للنافلة، من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، وابن سعد 5/330 عن محمد بن عمر، كلاهما عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 4/43، والبخارى 686 فى الأذان: باب إذا زار الإمام قومًا فأمّهم، و 838 باب يسلم حين يسلّم الإمام، و 840 باب من لم يرد السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة، و 6423 فى الرقاق: باب العمل الذى يبتغى فيه وجه الله، و 6938 فى استتابة المرتدين: باب ما جاء فى المتأولين، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1108، و3/64، 65 فى السهو: باب تسليم المأموم حين يسلّم الإمام، وفى التفسير من الكبرى كما فى التحفة 7/230، والبيهقى فى السنن 2/181، 182، من طرق عن عبد الله بن المبارك، عن معمر، عن الزهرى، به. وأخرجه الطيالسى 1241، والبخارى 424 فى الصلاة: باب إذا دخل بيتًا يصلى حيث شاء، و 1186 فى التهجد: باب صلاة النوافل جماعة، ولبن ماجة 754 فى المساجد: باب المساجد فى الدور، والبيهقى فى السنن 3/53 و87 و88، وابن خزيمة فى التوحيد ص 330 و333 و334، وأبو عوانة 1/11، والطبرانى 18/ 48 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهرى، به وأخرجه البخارى 425 فى الصلاة و 4009 فى المغازى: باب شهود الملائكة بدرًا، و 5401 فى الأطعمة: باب الخزيرة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 335، وأبو عوانة 1/11، والطبرانى 18/ 53، والبيهقى فى السنن 3/88، من طريق عقيل، عن الزهرى، به. وأخرجه أحمد 4/43، 44 من طريق سفيان بن حسين، ومسلم 33 265 فى المساجد، والطبرانى 18/ 55 من طريق الأوزاعى، كلاهما عن الزهرى، به. وأخرجه الطبرانى 18/ 52 من طريق إسماعيل بن أبى أويس، عن أبيه، و 18/ 54 من طريق عبد الرحمٰن بن نمر، و 18/ 56 من طريق الزبيرى، ثلاثتهم عن الزهرى به. وسيرد برقم 1612 فى كتاب المساجد، من طريق مالك، عن الزهرى، به. ويرد تخريجه من طريقه هناك. وأخرجه أحمد 5/449، ومسلم 33 فى الإيمانك باب الدليل على أن من مات على التوحد دخل الجنة قطعًا، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1107، وأبو عوانة 1/13، وابن منده 52، والطبرانى 18/ 43 من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، عن أنس بن مالك، عن محمود بن الربيع، عن عتبان. وأخرجه مسلم 33 55، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1105 و 1106، وابن خزيمة فى التوحيد ص 330 و331 و332، وابن منده 51 من طريق سليمان بن المغيرة، وحماد بن سلمة، عن ثابت، عن أنس، عن عتبان، ولم يذكر محمود بن الربيع، وله طرق أخرى عن أنس عند أحمد 4/44، والنسائى فى عمل اليوم والليلة 1103، والطبرانى 18/ 44 و 45 و 46.

اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يبتغى به وجه الله.

✿✿ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' ان کا تعلق انصار سے ہے' اور انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ میں اپنے محلے کے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں' جب بارش ہوتی ہے' تو نشیبی حصے میں میرے اور ان لوگوں کے درمیان پانی بہنے لگتا ہے' تو میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا کہ انہیں جا کر نماز پڑھاؤں اس لئے یارسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ (میرے ہاں) تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ آپ نماز ادا کریں' تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ کی خدمت میں اجازت پیش کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد پہلے تشریف فرما نہیں ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے گھر میں کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز ادا کروں؟

راوی کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ نے سلام پھیر دیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے آپ کو خزیرہ (مخصوص قسم کا کھانا) کھانے کے لئے روک لیا' جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔

راوی کہتے ہیں' محلے کے کچھ لوگ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ یہاں تک کہ گھر میں متعدد افراد اکٹھے ہوگئے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہے؟ تو کسی دوسرے نے کہا: وہ منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تم اس کے بارے میں یہ بات نہ کہو' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے' اس نے یہ کہا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے یہ کلمہ پڑھا ہے۔

لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ہم نے تو یہ بات نوٹ کی ہے' اس کی توجہ اور اس کی خیرخواہی منافقین کے لئے ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیا ہے' جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حصول کے لئے ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے سوال کیا: یہ بنو سالم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں' اور ان

کے اکابرین میں سے ہیں۔

ان سے میں نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے اس روایت کی تصدیق کی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ لَا يُدْخِلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَلٰى سَبِيْلِ الْخُلُوْدِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت ایسے شخص کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل نہیں کرے گا' جس کے دل میں ایمان کے شعبوں میں سے سب سے کم تر شعبہ ہوگا

224 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ من إيمان. (3:79)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر ہوگا اور جہنم میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا بِتَفَضُّلِهٖ قَدْ يَغْفِرُ لِمَنْ اَحَبَّ مِنْ عِبَادِهٖ ذُنُوْبَهٗ بِشَهَادَتِهٖ لَهٗ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَضْلُ حَسَنَاتٍ يَرْجُوْ بِهَا تَكْفِيْرَ خَطَايَاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت' اپنے بندوں میں سے جس کے گناہوں کی چاہے گا' مغفرت کردے گا' کیونکہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی (رسالت) کی گواہی دی ہوگی

224- عبد الغفار بن عبد الله: ذكره المؤلف في الثقات 8/421، وباقي رجال الإسناد ثقات على شرطهما وأخرجه مسلم 91 148 في الإيمان: باب تحريم الكبر وبيانه، وابن ماجة 4173 في الزهد: باب البراءة من الكبر، وابن منده في الإيمان 542 من طرق عن علي بن مسهر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 9/89، وأحمد 1/412و 416، وأبو داوُد 4091 في اللباس: باب ما جاء في الكبر، والترمذي 1998 في البر والصلة: باب ما جاء في الكبر، والطبراني 10000 و 10001 ، وأبو عوانة في مسنده 1/17، وابن منده 542 من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه مسلم 91 في الإيمان، والترمذي 1999 ، وابن خزيمة في التوحيد ص 384، وأبو عوانة 1/31، وابن منده 540 و 541 ، والبغوي في شرح السنة 3587 من طريق ابان بن تغلب، وأحمد 1/451 من طريق حجّاج، كلاهما عن فضيل بن عمرو الفقيمي، عن إبراهيم النخعي، بوأخرجه أحمد 1/399، والطبراني 10533 ، والحاكم 1/26 من طريق عبد العزيز القسملي. وأخرجه الطبراني 10066 من طريق قيس بن الربيع.

اگرچہ اس بندے کے پاس ایسی اضافی نیکیاں نہ ہوں، جن کی وجہ سے اس کے گناہوں کی معافی کی اُمید کی جا سکے

225- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إن الـلّـه سيخـلـص رجل من أمتي على رؤوس الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ اَتُنْكِرُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ اَوْ حَسَنَةٌ فَيُبْهَتُ الرَّجُلُ وَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ لَهُ بِطَاقَةً فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ قَالَ: فَلَا يَثْقُلُ اسْمَ اللّٰهِ شيء. (3:74)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق میں سے الگ کرے گا' پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھول دے گا۔ ان میں سے ہر ایک اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا نوٹ کرنے والے محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟

وہ جواب دے گا: جی نہیں۔ اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے یا نیکی ہے؟ تو وہ شخص مبہوت ہو جائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس ہے' اور آج کے دن تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

پھر اس شخص کے سامنے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا' جس میں یہ تحریر ہوگا۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میزان کے پاس آ جاؤ' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

225- إسناده صحيح، عبد الوارث بن عبيد الله: صدوق، وباقي رجاله على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 2/213، والترمذي 2639 في الإيمان: باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، والبغوي 4321 من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 4300 في الزهد: باب ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة، من طريق محمد بن يحيى، عن ابن أبي مريم، والحاكم 1/529 من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن الليث، به، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/222 من طريق قتيبة، عن ابن لهيعة.

AlHidayah - الهداية

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا' تو رجسٹروں والا پلڑا اوپر چلا جائے گا اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یا شاید نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی یا شاید کسی راوی کے یہ الفاظ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کے اسم سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يَغْفِرُ بِتَفَضُّلِهٖ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا جَمِيْعَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت اس شخص کی مغفرت کردے گا' جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا' جو اللہ تعالیٰ کے اور اس بندے کے درمیان میں ہوں گے

226 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): قال اللّٰه تبارك وتعالى: يا بن اٰدم لَوْ لَقِيْتَنِىْ بِمِثْلِ الْاَرْضِ خَطَايَا لَا تشرك بى شيئا لقيتك بملء الأرض مغفرة. (3:68)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین جتنی خطائیں لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو' لیکن تم کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہو' تو میں زمین جتنی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملاقات کروں گا''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ مَرَّتَيْنِ لِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

اللہ تعالیٰ کا اہل کتاب میں سے اسلام قبول کرنے والے شخص کو دو مرتبہ اجر دینے کا تذکرہ

227 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ اَتَاهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اِنَّ مَنْ قَبْلَنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ

226- شريك: هو ابنُ عبد الله النخعي الكوفي، سيّء الحفظ، لكن تابعه أبو معاوية وباقي رجال الإسناد ثقات، فالحديث صحيح. وأخرجه أحمد 5/153، 169، ومسلم 2687 في الذكر والدعاء: باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، من طريق أبي معاوية، ومسلم 2687، وابن ماجة 3821 في الأدب: باب فضل العمل، من طريق وكيع، والبغوي في شرح السنة 1253 . وأخرجه أحمد 5/147 و148 و155 و180 من طرق عن المعرور بن سويد، به. وأخرجه أحمد 5/154 و167 و172، والدارمي 2/322 في الرقاق.

AlHidayah - الهداية

إِذَا عَتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ ثُمَّ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهُ فَلَهُ اَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عليه وحق الذى عليه لمولاه فله اَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَاَحْسَنَ غِذَاءَهَا وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فله أجران. (1:2)

قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فيما هو دونه.

❀❀ صالح ہمدانی' امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے خراسان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ امام شعبی کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعمرو! ہماری طرف اہل خراسان اس بات کے قائل ہیں' جب کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کرے' تو اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہو جاتا ہے' تو امام شعبی نے بتایا: ابوبردہ نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں دگنا اجر عطا کیا جائے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے' اور پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آئے اور آپ کی پیروی کرے' تو اسے دگنا اجر ملے گا۔

ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا اپنے ذمے حق ادا کرے اور اپنے ذمے اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے اسے بھی دگنا اجر ملے گا۔

227– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه مسلم 154 فى الإيمان: باب وجوب الإيمان برسالة محمد صلى الله عليه وآله وسلم إلى جميع الناس، والدارمى 2/154 _ 155، وسعيد بن منصور فى سننه 913، والطحاوى فى مشكل الآثار 2/394، والبيهقى 7/128، من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 768، وأحمد 4/395، والبخارى 3011 فى الجهاد: باب فضل من أسلم من أهل الكتابين، ومسلم 154، والترمذى 1116 فى النكاح: باب ما جاء فى الفضل فى ذلك، وسعيد بن منصور 914، وأبو عوانة 1/103، والطحاوى 2/396، وابن منده 395 و 397، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 7، والبيهقى 7/128، من طريق سفيان بن عيينة، وسفيان الثورى، وابن المبارك، عن صالح، به. وأخرجه الطيالسى 502، وأحمد 4/402 و414، والبخارى 97 فى العلم: باب تعليم الرجل أمته وأهله، 3446 فى الأنبياء: باب ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ﴾، و 5083 فى النكاح: باب اتخاذ السرارى، وفى الأدب المفرد 203، ومسلم 154 فى الإيمان، والنسائي 6/115 فى النكاح: باب عتق الرجل جاريته ثم يتزوجها، وابنُ ماجة 1956 فى النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والدارمى 2/155، وأبو عوانة 1/103، والطحاوى 2/395 و396، وابن منده 396 و 398 و 399 و 400، والبغوى 25 و 26 من طرق عن صالح، به. وأخرجه أحمد 4/405، والبخارى 2544 فى العتق باب فضل من أدب جاريته وعلمها، وأبو داوٗد 2053 فى النكاح: باب الرجل يعتق أمته ثم يتزوجها، والترمذى 1116 فى النكاح، والنسائى 6/115 فى النكاح، وأبو عوانةُ 1/103، وابن منده فى الإيمان 400، والطبرانى فى الصغير 1/44، والطحاوى فى المشكل 2/395، 396، من طرق عن الشعبى، به.

اورایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو وہ اسے اچھی خوراک فراہم کرے۔ اس کی اچھی تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرے تو اس کو دگنا اجر ملے گا''۔

امام شعبی نے خراسان کے رہنے والے اس شخص سے کہا: تم کسی معاوضے کے بغیر اس حدیث کو حاصل کر لو ورنہ پہلے اس سے کم (مضمون والی) روایت کے لئے مدینہ منورہ تک سفر کر کے جانا پڑتا تھا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا تَفَضَّلَ اللّٰهُ عَلَى الْمُحْسِنِ فِيْ إِسْلَامِهٖ بِتَضْعِيفِ الْحَسَنَاتِ لَهٗ

ان روایات کا تذکرہ جن کے مطابق اسلام میں اچھائی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ یہ فضیلت دے گا کہ اس کی نیکیوں کو دگنا کر دے گا (یا کئی گنا کر دے گا)

228 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا يُكْتَبُ لَهٗ مِثْلُهَا حتى يلقى الله جل وعلا. (3:66)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا اسلام اچھا ہو جائے تو وہ جو بھی نیکی کرتا ہے اس کا اجر اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے اور ہر برائی جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے وہ ایک برائی کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے''۔

228- إسناده صحيح على شرط مسلم، والعباس بن عبد العظيم، هو العنبرى، ثقة، حافظ، أخرج له مسلم، ومن فوقه على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/317 عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 42 فى الإيمان: باب حسن إسلام المرء ومن طريقه البغوى 4148 عن إسحاق بن منصور، ومسلم 129 فى الإيمان: باب إذا همّ العبد بحسنة كتبت، وإذا همّ بسيئة لم تكتب، عن محمد بن رافع، وابن منده فى الإيمان 373 من طريق حماد بن حماد الطهرانى، وأحمد بن يوسف السلمى، كلهم عن عبد الرزاق، به.

5- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(باب 5 اہل ایمان کی صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)

229 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنْ حُسْنِ إسلام المرء تركه ما لا يعنيه . (2:88)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک چیز لایعنی چیزوں کو ترک کرنا ہے۔''

230 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هاجر ما نهى الله عنه . (3:49)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں' مہاجر وہ شخص ہے' جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَعُوْنَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فِي الْاَسْبَابِ الَّتِيْ تُقَرِّبُهُمْ اِلَى الْبَارِيْ جَلَّ وَعَلَا

وہ اُمور جن کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کر سکتے ہیں ان کے بارے میں مسلمانوں کو

229- حديث حسن لغيره، اسناده ضعيف لضعف قرة، وأخرجه ابن ماجة 3976 في الفتن: باب كف اللسان في الفتنة، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعي في مسند الشهاب 192 من طريق الوليد بن مزيد، عن الأوزاعي، به . وأخرجه الترمذي 2317 في الزهد، عن أحمد بن نصر النيسابوري. وأخرجه مرسلًا مالك في الموطأ 3/96 في حسن الخلق: باب ما جاء في حسن الخلق.

230- إسناده صحيح على شرط البخاري، وعامر هو الشعبي . وتقدم برقم 196 من طريق داوٗد بن أبي هند، عن الشعبي، به، وأوردت تخريجه هناك.

ایک دوسرے کی مدد کرنے کا حکم ہونا

231 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يشد بعضه بعضا . (1:13)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی مانند ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔''

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْبُنْيَانِ الَّذِىْ يُمْسِكُ بَعْضُهُ بَعْضًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل ایمان کو ایسی عمارت کے ساتھ تشبیہ دینا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو تھامے ہوئے ہوتا ہے

232 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ قال: وأدخل أصابع يده فى الأرض وقال: يمسك بعضها بعضا . (3:28)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان کی آپس میں مثال ایک عمارت کی مانند ہے۔''

راوی کہتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں زمین میں داخل کر دیں اور ارشاد فرمایا: ''اس کا ایک حصہ دوسرے کو تھام کے رکھتا ہے''۔

231- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخارى 2446 فى المظالم: باب نصر المظلوم، ومسلم 2585 فى البر والصلة: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والقضاعى فى طمسند الشهاب برقم 135 من طريق أبى كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1928 فى البر: باب ما جاء فى شفقة المسلم على المسلم من طريق الحسن بن على الخلال، والقضاعى 134 من طريق إبراهيم بن سعيد، كلاهما عن أبى أسامة، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبى شيبة 11/21 _ 22، وأحمد 4/405، والقضاعى 134 من طريق محمد بن إدريس، والطيالسى 503 من طريق ابن المبارك، كلاهما عن بُريد، به.

232- إسناده صحيح على شرط مسلم . أحمد بن عبدة الضبى: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه الحميدى 772 ، وأحمد 4/404، 405 عن سفيان، عن بريد بن عبد الله بن أبى بردة، عن جده أبى بردة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 481 فى الصلاة: باب تشبيك الأصابع فى المسجد وغيره عن خلاد بن يحيى، و 6026 فى الأدب: باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضًا، ومن طريقه البغوى 3461 عن محمد بن يوسف، والنسائى 5/79 فى الزكاة: باب الخازن إذا تصدق بإذن مولاه.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ تَمْثِيلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا يَجِبُ اَنْ يَّكُونُوْا عَلَيْهِ مِنَ الشفقة والرأفة

نبی اکرم ﷺ کا اہل ایمان کی مثال بیان کرنا' جو اس حوالے سے ہے کہ ان پر جو شفقت اور مہربانی لازم ہے

233 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متنِ حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ شَيْءٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الجسد . (3:28)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی مثال جسم کی مانند ہے' جب اس کا ایک حصہ تکلیف کا شکار ہوتا ہے' تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' اس سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

234 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ بِاللّٰهِ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ . (1:2)

233- إسناده صحيح رجاله رجال الصحيح، وأخرجه أحمد 4/270، والبخارى 6011 فى الأدب: باب رحمة الناس والبهائم، ومسلم 2586 فى البر: باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، والبيهقى فى السنن 3/353، والبغوى فى شرح السنة 3459 من طرق وأخرجه أحمد 4/268 و276، ومسلم 2586 67 ، والقضاعى فى مسند الشهاب 1367 ، والبغوى فى شرح السنة 3460 ، من طرق عن الأعمش، عن الشعبى، به . وأخرجه الحميدى 919 ، والطيالسى 790 ، والرامهرمزى فى الأمثال ص 84و85 من طرق عن الشعبى، به . وأخرجه أحمد 4/271 و276، ومسلم 2586 من طريق الأعمش، عن خيثمة، عن النعمان بن بشير . وأخرجه بنحوه أحمد 4/274، والطيالسى 793 من طريق سماك بن حرب، والرامهرمزى 84 85، والقضاعى 1366 و 1368 من طريق عبد الملك بن عمير، كلاهما عن النعمان بن بشير . وسيورده المؤلف برقم 297 من طريق المغيرة، عن الشعبى، عن النعمان بن بشير.

234- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه أحمد 3/176 و272، ومسلم 45 فى الإيمان: باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه، وابن ماجة 66 فى المقدمة: باب الإيمان، وابن منده فى الإيمان 296 من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى 13 فى الإيمان، والترمذى 2515 فى صفة القيامة، والنسائى 8/125 باب علامة المؤمن، والدارمى 2/307، وابن المبارك فى الزهد 677 ، والقضاعى 889 ، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 296 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي 2004 ، وأحمد 3/251 و289، وأبو عوانة 1/33، وابن منده 297 ، والبغوى 3474 من طرق عن همام، عن قتادة، به . وسيورده المصنف فى الرواية التالية من طريق حسين المعلم عن قتادة، به.

AlHidayah - الهداية

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ پر اس وقت تک (کامل ایمان رکھنے والا) شمار نہیں ہوسکتا' جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَفْيَ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ اِنَّمَا هُوَ نَفْيُ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ لَا الْإِيمَانَ نَفْسَهُ مَعَ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَا يُحِبُّ لِاَخِيهِ اَرَادَ بِهِ الْخَيْرَ دُوْنَ الشَّرِّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے' تو ایسے شخص سے ایمان کی نفی سے مراد ایمان کی حقیقت کی نفی ہے نفس ایمان کی نفی مراد نہیں ہے

اور اس بات کا بیان کہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرنے سے مراد بھلائی ہے برائی مراد نہیں ہے

235 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى سَمِينَةَ قال حدثنا بن اَبِى عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبْلُغُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لنفسه من الخير . (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند نہیں کرتا' جو بھلائی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

ذِكْرُ نَفْيِ الْإِيمَانِ عَمَّنْ لَا يَتَحَابُّ فِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت نہیں رکھتے ان سے ایمان کی نفی کا تذکرہ

(**236**) (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرَّمَّاحِ قَالَ

235- إسناده صحيح على شرط البخاري. وأخرجه أحمد 3/206، والبخاري 13 في الإيمان: باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ومسلم 45 72 في الإيمان، والنسائي 8/115 في الإيمان: باب علامة الإيمان، وأخرجه ابن منده في الإيمان 294 و 295 .

236-وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، 625 ومن طريقه مسلم 54 في الإيمان: باب بيان لا يدخل الجنة إلا المؤمنون. وبن ماجة 68 في المقدمة: باب في الإيمان، و 3692 في الأدب: باب إفشاء السلام، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي 2688 في الاستئذان: باب ما جاء في إفشاء السلام، عن هناد، وأبو عوانة 1/30 من طريق أبي عمر الكوفي، وابن منده في الإيمان 331 من طريق زكريا بن عدي، وإسحاق بن إبراهيم، وعبد الله بن محمد العبسي، ومحمد بن العلاء ، ستتهم عن أبي معاوية، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/624، وأحمد 2/495، وابن ماجة 3692 ، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 329 من طريق عبد الله بن نمير، وأحمد 2/442 و477، ومسلم 54 93 ، وابن ماجة 68 ، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 328 و 332 ، والبغوي في شرح السنة 3300 من طريق وكيع، وأحمد 2/391 من طريق شريك، ومسلم 54 94 ، وابن منده 332 من طريق جرير بن عبد الحميد، وأبو داوُد 5193 في الأدب: باب في إفشاء السلام، وأبو عوانة 1/30، وابن منده 330 وأخرجه أحمد 2/512 من طريق أسود بن عامر، عن أبي بكر، عن عاصم، عن أبي صالحوأخرجه البخاري في الأدب المفرد 980 ، وابن منده 333

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بينكم. (1:2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم مومن نہیں ہو جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے' جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے۔ کیا میں ایسی چیز کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں کہ جب وہ تم کر لو گے' تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی' تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ وُجُوْدِ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ لِمَنْ اَحَبَّ قَوْمًا لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

جو شخص اللہ کے لئے کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کے لئے ایمان کی حلاوت کی موجودگی کے اثبات کا تذکرہ

237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَالرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا فِی اللّٰهِ وَالرَّجُلُ اِنْ قُذِفَ فِی النَّارِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا. (1:2)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو کسی شخص میں ہوں گی' تو وہ ایمان کی حلاوت کو پا لے گا۔ وہ شخص کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

ایک وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہو اور وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے ان لوگوں سے محبت رکھتا ہو۔

اور ایک وہ شخص جسے آگ میں ڈالا جانا' اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ دوبارہ یہودی یا عیسائی ہو جائے۔

237- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/174 و248 عن المؤمل بن إسماعيل وعفان بن مسلم، و3/230 عن يونس وحسن بن موسى، ومسلم 43 68 في الإيمان: باب بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، من طريق النضر بن شميل، وابن منده في الإيمان 283 من طريق حجاج بن منهال، كلهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 1959، وأحمد 3/172 و275، والبخاري 21 في الإيمان: باب من كره أن يعود في الكفر، و 6041 في الأدب: باب الحب في الله، ومسلم 43 68 في الإيمان، والنسائي 8/96 في الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن ماجة 4033 في الفتن: باب الصبر على البلاء، وابن المبارك في الزهد 827، وابن منده 282، والبغوي 21 من طريق 237–وأخرجه النسائي 8/94 في الإيمان وشرائعه: باب طعم الإيمان. وأخرجه أيضًا 8/97 عن علي بن حجر، عن إسماعيل، عن حميد عن أنس،. وأخرجه الطبراني في الكبير 724؛ و الصغير 1/257 _ 258 .

238 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لا يحبه إلا الله وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُوْقَدَ لَهُ نَارٌ فَيُقْذَفَ فِيْهَا . (1:93)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین خصوصیات جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول' اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

(دوسری) یہ کہ وہ کسی شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہو اور وہ صرف اللہ کے لئے اس سے محبت رکھتا ہو۔

اور (تیسری) یہ کہ وہ کفر کی طرف واپس جانے کو اسی طرح ناپسند کرے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ آگ جلا کر اسے اس آگ میں ڈال دیا جائے''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْقِيَامِ فِىْ اَدَاءِ حُقُوْقِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کو پورا کرنا واجب ہے

239 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ عَلَى الْمُسْلِمِ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدُ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰه . (3:32)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین باتیں ہر مسلمان پر لازم ہیں' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے میں شریک ہونا اور چھینکنے والا شخص جب ''الحمدللہ'' کہے

238- إسناده صحيح على شرط الشيخين، عبد الوهّاب هو ابن عبد المجيد الثقفي، ثقة تغير قبل موته بثلاث سنين، لكنه لم يحدث في زمن التغيير، إذ حجب الناس عنه، كما ذكره العقيلي في الضعفاء 3/75، ولم ينفرد به كما في الحديث السابق . وأخرجه البخاري 16 في الإيمان: باب حلاوة الإيمان، وابن منده في الإيمان 281 من طريق محمد بن المثنى، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/103، والبخاري 6941 في الإكراه: باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر، ومسلم 43 في الإيمان: باب بيان خصالٍ من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، والترمذي 2624 في الإيمان، وابن منده 281 ، من طرق عن عبد الوهاب الثقفي، بهذا الإسناد.

239- إسناده حسن، عمر بن أبي سلمة: صدوق يخطىء، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه الطيالسي 2342 عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/356 عن يحيى بن إسحاق، و 357 عن إسحاق بن عيسى، و 388 عن عفان بن مسلم، والبخاري في الأدب المفرد 519 عن مالك بن إسماعيل، أربعتهم عن أبي عوانة، بهذا الإسناد . وسيورده برقم 241 من طريق ابن المسيب، عن أبي هريرة . وبرقم 242 من طريق العلاء ، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفي الباب عن أبي مسعود في الحديث التالي.

تو اسے جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ نَفْيًا عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے اس مذکورہ عدد سے مراد
یہ نہیں لیا کہ اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

240 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ يَعُودُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ ويجيبه إذا دعاه. (3:32)

✿✿ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو جائے' تو اس کی عیادت کرے' جب وہ فوت ہو جائے' تو اس کے جنازے میں شریک ہو' جب وہ چھینکے' تو وہ اسے چھینک کا جواب دے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اس کی دعوت قبول کرے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الَّذِي ذَكَرَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ اَبِي مَسْعُودٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ عدد جس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

241 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ

240–وأخرجه أحمد 5/273، والبخاري في الأدب المفرد برقم 923 عن علي بن عبد الله، وابن ماجة 1434 في الجنائز: باب ما جاء في عيادة المريض؟

241– إسناده صحيح على شرط البخاري باب الأمر باتباع الجنائز، والنسائي في عمل اليوم والليلة 221، والطحاوي في مشكل الآثار 1/222، و4/150، والبيهقي في السنن 3/386، من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2299 عن زمعة، ومسلم 2162 في السلام: باب من حق المسلم للمسلم، ردّ السلام، من طريق يونس بن يزيدن كلاهما عن الزهري، به. وأخرجه عبد الرزاق 19679 .

الدعوة وتشميت العاطس. (3:32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِىْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْىَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ سعید بن مسیّب سے منقول روایت میں مذکور ''عدد'' سے مراد یہ نہیں ہے: اس کے علاوہ کی نفی کردی جائے

242 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قَالُوْا: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاهُ اَجَابَهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَ نَصَحَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ يُشَمِّتُهُ وَاِذَا مرض عاده وإذا مات صحبه. (3:32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب وہ اس سے ملاقات کرے' تو اسے سلام کرے اور جب وہ اس کی دعوت کرے' تو وہ اسے قبول کرے اور جب وہ اس سے خیر خواہی کا طلب گار ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے اور جب وہ چھینک کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو یہ اسے جواب دے' جب وہ بیمار ہو' تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو جائے' تو یہ اس کے جنازے کے ساتھ جائے''۔

242- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه البخارى فى الأدب المفرد 991 من طريق مالك، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، بهذا الإسناد. وفيه خمس . وأخرجه أحمد 2/372، ومسلم 2162 5 فى السلام، والبخارى فى الأدب المفرد 925 ، والبيهقى فى السنن 5/347 و10/108، والبغوى 1405 من طريق إسماعيل بن جعفر، وأحمد 2/412 من طريق عبد الرحمٰن بن إبراهيم القاص، كلاهما عن العلاء ، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذى 2737 فى الأدب: باب ما جاء فى تشميت العاطس والنسائى 4/53 فى الجنائز: باب النهى عن سب الأموات، كلاهما عن قتيبة بن سعيدن عن محمد بن موسى المخزومى المدنى، عن سعيد بن أبى سعيد المقبرى، عن أبى هريرة . وأخرجه أحمد 2/321 من طريق أبى عبد الرحمٰن، عن سعيد، عن عبد الله بن الوليد، عن ابن حجيرة، عن أبيه، عن أبى هريرة. وفى الباب عن البراء عند البخارى 1239 فى الجنائز، و 2445 فى المظالم، و 5175 فى النكاح، و 5635 فى الأشربة، و 5650 فى المرضى، و 5849 و 5863 فى اللباس، و 6222 فى الأدب، و 6235 فى الاستئذان، وفى الأدب المفرد 924 ، ومسلم 2066 ، والبيهقى فى السنن .10/108 وعن على عند الترمذى 2736 ، وعن أبى أيوب الأنصارى عند البخارى فى الأدب المفرد 922 ، والطحاوى فى مشكل الآثار 1/223 و.4/149

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُشْبِهُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْأَشْجَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمانوں کو درخت سے تشبیہ دی گئی ہے

243 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمِ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ يُخْبِرُنِىْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى السَّمَاءِ تُؤْتِىْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ هِىَ النَّخْلَةُ فَمَنَعَنِىْ مَكَانُ اَبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِىَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ فَقَالَ: لَوْ قُلْتَهَا كَانَ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَحْسَبُهُ قَالَ: حمر النعم. (3:66)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کون شخص مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتائے گا' جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے' جس کی بنیاد مضبوط ہے' اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے پروردگار کے اذن کے تحت پھل دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن اپنے والد صاحب کی موجودگی کی وجہ سے میں ایسا نہیں کر سکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعد میں) میں نے اپنے والد سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے' تو میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ محبوب تھا۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُشْبِهُ الْمُسْلِمَ مِنَ الشَّجَرِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں مسلمان کی درخت سے تشبیہ کی صفت بیان کی گئی ہے

243- إسناده صحيح. أبو عمر الضرير ومن فوقه على شرطهما . وأخرجه أحمد 2/123، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/61، والبخارى 131 فى العلم: باب الحياء فى العلم عن إسماعيل بن أبى أويس، والترمذى 2867 فى الأمثال: باب ما جاء فى مثل المؤمن القارء للقرآن من طريق معن، وابن منده 188 من طريق القعنبى، أربعتهم عن مالك، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/61 أيضًا عن عبد الملك بن عمر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به . وأخرجه الحميدى 677 ، وأحمد 2/157، من طريق سفيان، والبخارى 62 فى العلم: باب طرح الإمام المسألة على أصحابه. وسيورده المؤلف برقم 246 من طريق إسماعيل بن جعفر، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، به. وأخرجه أحمد 2/31، والبخارى 6122 فى الأدب: باب ما لا يستحيى من الحق للتفقه فى الدين، وابن منده 190 من طريق شعبة، عن محارب بن دثار، عن ابن عمر. وأخرجه البخارى 4698 فى التفسير: باب (كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ...) ، و 6144 فى الأدب: باب إكرام الكبير، ومسلم 2811 . وسيرد بعده من طريقين عن مجاهد، عن ابن عمر.

244- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ بَرَكَتُهَا كَالْمُسْلِمِ قَالَ: فَاُرِيتُ اَنَّهَا النَّخْلَةُ ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِیَ النَّخْلَةُ. (3:28)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران "جمار" (کھجور کے درخت کا گوند) لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درخت ایسا ہے' جس کی برکت مسلمان کی مانند ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا۔ پھر میں نے حاضرین کا جائزہ لیا' تو میں وہاں دس آدمیوں میں سے دسواں فرد تھا' اور میں وہاں سب سے کم سن تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

245- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ ابی الخليل عن مجاهد عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ قَالَ: فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَذَاكَرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْوَادِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاُلْقِیَ فِیْ نَفْسِیْ اَوْ رُوْعِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ فَاَرٰی اَسْنَانًا مِنَ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمْ يَكْشِفُوا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِیَ النَّخْلَةُ.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتاؤ! جس کی مثال بندہ مومن کی طرح ہے۔

راوی کہتے ہیں: لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں بات چیت کرنے لگے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہوسکتا ہے۔ پہلے میں یہ بات کہنے لگا' لیکن جب میں نے حاضرین کی عمر کا جائزہ لیا' تو

244- إسناده صحيح على شرطهما، وأخرجه أحمد 2/41 عن أبى معاوية، والبخارى 5444 فى الأطعمة: باب أكل الجُمّار، من طريق حفص بن غياث، كلاهما عن الأعمش، به. وأخرجه الحميدى 676، وأحمد 2/12و115، والبخارى 72 فى العلم: باب الفهم فى العلم، و 2209 فى البيوع: باب بيع الجُمّار وأكله، و 5448 فى الأطعمة: باب بركة النخلة، ومسلم 2811 فى صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، والبزار 43.

245- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو كامل الجحدرى: هو فضيل بن حسين، وأبو الخليل: هو صالح بن أبى مريم، وأخرجه مسلم 2811 64 فى صفات المنافقين: باب مثل المؤمن مثل النخلة، وابن منده 189.

AlHidayah - الهداية

مجھے بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی' کوئی بھی شخص اس سوال کا جواب نہیں دے سکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِيْ مَا هِيَ ؟ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوْا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هِيَ النَّخْلَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ: لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبَّ اِلَيَّ من كذا و كذا. (3:53)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے' جس کے پتے گرتے نہیں ہیں اور اس کی مثال مسلمان کی مانند ہے' تم لوگ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟

لوگ جنگلات کے مختلف درختوں کے بارے میں غور وفکر کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں یہ آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے' لیکن مجھے شرم آ گئی۔

پھر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

(راوی کہتے ہیں) بعد میں' میں نے اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے کہ یہ کھجور کا درخت ہے' تو یہ میرے نزدیک اس' اس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی۔

ذِكْرُ تَمْثِيْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنَ بِالنَّخْلَةِ فِيْ اَكْلِ الطَّيِّبِ وَوَضْعِ الطَّيِّبِ

مصطفیٰ کریم ﷺ کا مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینا' جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے

247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: قَالَ

246- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه فى صحيحه 2811 63 عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 61 فى العلم: باب قول المحدث: حدثنا أو أخبرنا، ومسلم 2811 63 فى صفات المنافقين، والبغوى 143 من طريق قتيبة وعلى بن حجر، وتقدم برقم 243 فانظر تخريجه هناك.

AlHidayah - الهداية

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ لَا تَأْكُلُ إِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَضَعُ إِلَّا طَيِّبًا. (1:2)

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: شُعْبَةُ وَاهِمٌ فِي قَوْلِهِ: عُدُس إِنَّمَا هُوَ حُدُسٍ كما قاله حماد بن سلمة وأولئك.

❁❁ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے جو صرف پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور جو صرف پاکیزہ چیز دیتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نامی راوی کو روایت میں راوی کا نام ''عدس'' نقل کرنے میں وہم ہوا ہے۔ اصل لفظ ''حدس'' ہے جیسا کہ حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات نے یہ لفظ بیان کیا ہے۔

247– حديث حسن. مؤمل بن إسماعيل سيّء الحفظ، ووكيع بن عُدُس لم يوثقه غير المؤلف. وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 7/248 من طريق حَرَميّ بن عمارة، والنسائي في التفسير، كما في التحفة 8/335، والطبراني في الكبير 19/ 460 من طريق محمد بن أبي عدي، والقضاعي 1353 و 1354 من طريق حجاج بن نصير، ثلاثتهم عن شعبة، به. ونسبه الهيثمي في المجمع 10/295 إلى الطبراني في الأوسط، وأعلّه بحجاج بن نصير.

AlHidayah - الهداية

فَصْلٌ: ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ أَكْفَرَ إِنْسَانًا فَهُوَ كَافِرٌ لَا مَحَالَةَ

(فصل: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص کسی انسان کو کافر قرار دے تو وہ لازمی طور پر کافر ہو جاتا ہے)

248 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا سلمة بن الفضل عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا أَكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ إِلَّا بَاءَ أَحَدُهُمَا بِهَا إِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَفَرَ بِتَكْفِيرِهِ. (2:54)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو وہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک شخص کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اگر وہ (دوسرا شخص) کافر ہو (تو ٹھیک ہے) ورنہ (پہلا شخص) اسے کافر قرار دینے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے''۔

249 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا. (2:54)

248- سلمة بن الفضل _ وهو الأبرش الأنصاري _ كثير الخطأ إلا أنه أثبت الناس في ابن إسحاق، وباقي رجال الإسناد ثقات، ويشهد له حديث ابن عمر التالي، وحديث أبي هريرة، عند البخاري 6103 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل، فهو كما قال، وحديث أبي ذر عند البخاري 6045 في الأدب، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 593، والبغوي 3552 بنحوه.

249- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وأخرجه البغوي في شرح السنة 3551 من طريق أبي مصعب أحمد بن أبي بكر، عن مالك، بهذا الإسناد. وهو في الموطأ 2/984 في الكلام: باب ما يكره من الكلام، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، والبخاري 6104 في الأدب: باب من أكفر أخاه بغير تأويل، فهو كما قال، والترمذي 2637 في الإيمان: باب ما جاء فيمن رمى أخاه بكفر، وأبو عوانة في مسنده 1/22، والبيهقي في السنن 10/208. وأخرجه أحمد 2/18 و60 و112، وابن منده 595 من طريق سفيان، وأحمد 2/44 و47، وابن منده 521 والبغوي 3550 من طريق شعبة، وأبو عوانة 1/23، وابن منده 521 من طريق يزيد بن الهاد، ثلاثتهم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، بهذا الإسناد. وسيورده بعده من طريق إسماعيل بن جعفر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، به. ويخرج عنده. وأخرجه أحمد 2/23 و142، ومسلم 60 في الإيمان: باب بيان حال من قال لأخيه المسلم يا كافر، وأبو داؤد 4687 في السنة، وأبو عوانة 1/22 و23، وابن منده 596 و 597 من طرق عن نافع، عن ابن عمر.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صفت کا تذکرہ

''وہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''

250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سمع بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قال وإلا رجعت عليه . (2:54)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص اپنے بھائی کو کافر کہے' تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ شخص ویسا ہی ہو جیسا کہ اس شخص نے کہا ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ یہ (کفر) کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا''۔

250– إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه في صحيحه 60 في الإيمان، عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم أيضًا 60 ، وابن منده 521 من طرق.

AlHidayah - الهداية

6- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ

باب 6: شرک اور نفاق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ دُخُوْلِ النَّارِ لَا مَحَالَةَ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے تو وہ لازمی طور پر جہنم میں داخلے کا مستحق ہو جاتا ہے

251 - (سندِحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَلِمَتَانِ سَمِعْتُ اِحْدَاهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاُخْرٰى اَنَا اَقُوْلُهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ يُشْرِكُ بِهٖ اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ وَاَنَا اَقُوْلُ: لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ لَمْ يشرك به إلا أدخله الجنة . (2:109)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو کلمات ہیں، جن میں سے ایک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے اور دوسری بات میں کہتا ہوں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو بھی بندہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ ضِدُّ الشِّرْكِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اسلام، شرک کی ضد ہے

251- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 1/374، وابن منده 73 من طريق هشيم وأخرجه أحمد 374/1، وابن منده 73 من طريق هشيم عن سيار ومغيرة بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 256 ، وأحمد 1/382 و425 و443، والبخاري 1238 في الجنائز، و 4497 في التفسير: باب قوله تعالى: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا) ، و 6683 في الأيمان والنذور، ومسلم 92 في الإيمان: باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة ، والنسائي في التفسير كما في التحفة 7/41، وابن منده 66 و 67 و 68 و 69 و 70 و 71 من طرق عن الأعمش، عن أبي وائل، به . وأخرجه الطبراني 10410 من طريق أبي أيوب الإفريقي، عن عاصم، عن أبي وائل، به . وأخرجه أبو عوانة 1/17 من طريق الأعمش.

252- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِى يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَيَأْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرِيْدُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ فَيُنَادَى اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَىْ رَبِّ اَبِى قَالَ فَيَتَحَوَّلُ فِى صُوْرَةٍ قَبِيحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ.

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنَ اَنَّهُ اِبْرَاهِيمُ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ. (3:78)

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کرنا چاہے گا' تو پکار کر یہ کہا جائے گا: بے شک کوئی مشرک جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو ہر مشرک کے لئے حرام قرار دیا ہے' تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرا باپ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اس کا باپ انتہائی بدصورت اور انتہائی بدبودار ہو جائے گا' تو وہ شخص اسے چھوڑ دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ سمجھتے تھے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ الفاظ استعمال نہیں کیے۔ (جو اس روایت میں پہلے ذکر کر دیئے گئے ہیں)

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الظُّلْمِ عَلَى الشِّرْكِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے پر لفظ ''ظلم'' کا اطلاق ہوسکتا ہے

253- (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ الْبَالِسِيُّ بِاَنْطَاكِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ حدثنا بن اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث):لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآية (الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: 82) قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ قَالَ: فَنَزَلَتْ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ) (لقمان: 13)

252- إسناده صحيح على شرط البخاري، وأخرجه البزار برقم 94 . وأخرجه الحاكم 4/587، 588 من طريق عبيد بن عبيدة القرشي. وصححه على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: حَدَّثَنِيْهِ اَبِىْ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْاَعْمَشِ ثم لقيت الأعمش فحدثنى به. (3:64)

✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی،

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: ہم میں سے کون شخص ایسا ہے' جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''بے شک شرک' عظیم ظلم ہے۔''

ابن ادریس نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت میرے والد نے مجھے ابان بن تغلب کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میری ملاقات اعمش سے ہوئی' تو انہوں نے بھی مجھے یہ حدیث سنائی۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى مَنْ اَتَى بِجُزْءٍ مِّنْ اَجْزَائِهٖ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص نفاق کے اجزاء میں سے کسی ایک جزء کا ارتکاب کرے اس پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے

(254) (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بن جنادة حدثنا بن نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

253- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 124 198 فى الإيمان: باب صدق الإيمان وإخلاصه، والطبرى 7/255 من طريق محمد بن العلاء بن كريب، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 124 197 ، والبيهقى فى السنن 10/185، عن أبى بكر بن أبى شيبة، عن عبد الله بن إدريس، به. وأخرجه الطيالسى 270 ، وأحمد 1/387 و424 و444، والبخارى 32 فى الإيمان: باب ظلم دون ظلم، و 3428 و 3429 فى أحاديث الأنبياء : باب (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ) ، و 4629 فى التفسير: باب (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) ، و 4776 باب: (لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ) ، و 6918 فى استتابة المرتدين: باب إثم من أشرك بالله، و 6937 باب ما جاء فى المتأولين، ومسلم 124 فى الإيمان، والترمذى 3067 فى التفسير: باب ومن سورة الأنعام، والطبرى 7/255و256، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 7/100، وابن منده 265 و 266 و 267 ، والبيهقى فى السنن 10/185، من طرق عن الأعمش، به.

254- إسناده صحيح، سلم بن جنادة: ثقة، أخرج له الترمذى، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/593، 594، ومن طريقه مسلم 58 فى الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو داوُد 4688 فى السنة: باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، عن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 58 عن محمد بن نمير، والترمذى 2632 فى الإيمان: باب ما جاء فى علامة المنافق، عن الحسن بن على الخلال، وأبو عوانة فى مسنده 1/20، وابن منده 522 ، والحاكم فى معرفة علوم الحديث ص 11، والبيهقى فى السنن 9/230 و 10/74 من طريق الحسن بن على بن عفان العامرى، ثلاثتهم عنعبد الله بن نمير، به. وأخرجه أحمد 2/189 و198، والبخارى 34 فى الإيمان: باب علامة المنافق، و 2459 فى المظالم: باب إذا خاصم فجر، ومسلم 58 ، والترمذى 2632 ، ووكيع فى الزهد 473 والنسائى 8/116 فى الإيمان: باب علامة الإيمان، وفى التفسير كما فى التحفة 6/382، وأبو عوانة 1/20، وابن منده 523 و 524 و 526 ، والبغوى 37 من طريق سفيان الثورى، وشعبة، وأبى إسحاق الفزارى عن الأعمش، به. وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنهَا كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا وَعَدَ أخلف وإذا خاصم فجر . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار عادات جس شخص میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے۔(وہ عادات درج ذیل ہیں)

جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے اور عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب وہ وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں عبداللہ بن مرہ نامی راوی منفرد ہے

255- (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فيه خصلة من النفاق . (3:49)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔

وہ شخص جب بات کرے' تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب عہد کرے' تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت موجود ہوگی' اس میں نفاق کی خصلت موجود ہوگی''۔

256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ عَقِبِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله.

255- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري 3178 في الجزية والموادعة: باب إثم من عاهد ثم غدر، عن قتيبة بن سعيد، وابن منده 525 من طريق إسحاق بن إبراهيم .

256- إسناده صحيح على شرط مسلم، فإن البخاري أخرج لأبي سفيان _ وهو طلحة بن نافع القرشي _ مقرونًا بغيره.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَ لِغَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: اس روایت کا خطاب غیر مسلموں کے لئے وارد ہوا ہے

257 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَحَبِيْبٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وإذا ائتمن خان . (3:49)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین خصلتیں جس شخص میں موجود ہوں' وہ منافق ہوگا' اگرچہ وہ روزہ رکھے' وہ نماز پڑھے' اور یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ وہ شخص کہ جب وہ بات کرے' تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے' تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے سپرد امانت کی جائے' تو خیانت کرے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلٰى غَيْرِ الْمَعْدُوْدِ اِذَا تَخَلَّفَ عَنْ اِتْيَانِ الْجُمُعَةِ ثَلَاثًا

اس بات کا تذکرہ کہ جب کوئی شخص تین مرتبہ جمعے کی نماز میں شریک نہ ہو اس پر کسی حد بندی کے بغیر لفظ نفاق کا اطلاق ہوسکتا ہے

258 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

257- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم 59 110 في الإيمان: باب بيان خصال المنافق، وأبو عوانة 1/21 عن محمد بن هارون، والبيهقي في السنن 6/288 من طريق محمد بن بشر، ثلاثتهم عن أبي نصر التمار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/397 و536، ومسلم 59 110 ، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 530 ، والبيهقي في السنن 6/288، والبغوى 36 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/357، والبخارى 33 في الإيمان: باب علامة المنافق، و 2749 في الوصايا: باب (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا) ، و 2682 في الشهادات: بباب من أمر بإنجاز الوعد، و 6095 في الأدب، ومسلم 59 في الإيمان، والترمذى 2631 في الإيمان: باب ما جاء علامة المنافق، والنسائى 8/117 في الإيمان: بباب علامة الإيمان، وفي التفسير كما في التحفة 10/313، وأبو عوانة 1/20، 21، والبيهقي في السنن 6/288، وابن منده 527 ، والبغوى 35 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، عن نافع بن مالك، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم 59 109 في الإيمان، والترمذى 2631 في الإيمان، وأبو عوانة 1/21، وابن منده 528 و 529 من طرق.

AlHidayah - الهداية

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلاثًا مِنْ غير عذر فهو منافق. (3:49)

❁❁ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر تین جمعہ ترک کردے وہ منافق ہے''۔

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ النِّفَاقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ

جو شخص عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کردے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جائے اس شخص پر نفاق کے لفظ کا اطلاق ہونے کا تذکرہ

259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّي بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ اَصَلَّيْتُمَا الْعَصْرَ قَالَ: فَقُلْنَا لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَكُمَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يُمْهِلُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كانت الشمس عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لا يذكر الله فيها إلا قليلا. (3:49)

❁❁ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور میرے ساتھ ایک اور صاحب تھے' ہم ظہر کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم دونوں حجرہ میں نماز ادا کرلو۔

ہم اس سے فارغ ہو گئے انہوں نے نماز طویل ادا کی جب وہ نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو انہوں نے سب سے پہلے ہم سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے' اُن میں سے کوئی شخص نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگیں مارتا ہے' وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر' بہت کم کرتا ہے''۔

258- إسناده حسن، يحيى بن داؤد: هو ابن ميمون الواسطي، ثقة، ومن فوقه على شرط الصحيح، إلا محمد بن عمرو _ له أوهام، فحديثه من قبيل الحسن. وأخرجه ابن خزيمة برقم 1857 عن سلم بن جنادة، عن وكيع، بهذا الإسناد. وبهذا اللفظ. قلت: بلفظ: طبع الله على قلبه، سيورده المؤلف في باب الجمعة.

259- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه الطيالسي 2130 عن ورقاء. وأخرجه أحمد 3/102، 103 عن محمد بن فضيل، عن محمد بن أبي إسحاق، عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به. وانظر سنن الدارقطني 1/254. وسيعيده المؤلف برقم 263. وسيورده برقم 261 من طريق مالك، و 262 من طريق إسماعيل بن جعفر، كلاهما عن العلاء، به. وبرقم 260 من طريق أسامة بن زيد.

AlHidayah - الهداية

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو نقل کرنے میں علاء بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

260 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى بِالْمَوْصِلِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بن معروف حدثنا بن وهب أَخْبَرَنَا أسامة بن زيد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِيْنَ يَدَعُ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ كَنَقَرَاتِ الدِّيكِ لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِنَّ إلا قليلا . (3:49)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں منافقین کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ عصر کی نماز کو ادا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے سینگ تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ مرغ کی طرح ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے''۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الْمُنَافِقِ عَلَى الْمُؤَخِّرِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اِلٰى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ

عصر کی نماز کو سورج زرد ہونے تک مؤخر کرنے والے شخص پر لفظ ''منافق'' کے اثبات کا تذکرہ

261 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قرني الشيطان أو على قرني الشيطان فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قليلا . (2:109)

260- إسناده حسن من أجل أسامة بن زيد وهو الليثي، وأخرجه أحمد 3/247 عن هارون بن معروف.

261- إسناده صحيح على شرط مسلم، وأخرجه أبو داؤد 413 في الصلاة: باب وقت العصر، ومن طريقه البيهقي في السنن 1/444، عن القعنبي، بهذا الإسناد . وهو في الموطأ 1/221 في الصلاة: باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/149 و185، والطحاوي في شرح معاني الآثار 1/192، والبغوي في شرح السنة 368 . وسيرد بعده من طريق إسماعيل بن جعفر، عن العلاء ، به.

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ظہر کے بعد حاضر ہوئے' تو وہ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو ہم نے یا شاید انہوں نے جلدی نماز ادا کرنے کا تذکرہ کیا' تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافقین کی نماز ہے یہ منافقین کی نماز ہے۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی:

''اُنمیں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے' اور وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں پر پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے''۔

وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ تَاْخِيرَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ يَّقْرُبَ اصْفِرَارُ الشَّمْسِ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کرنا کہ سورج زرد ہو جائے' یہ منافقین کی نماز ہے

262- (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ

(متن حدیث): اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا . (5:7)

علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا جب وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آئے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کرلو! تو ہم نے عصر کی نماز ادا کر لی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

262- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو في صحيح ابن خزيمة برقم 333 ، وأخرجه مسلم 622 في المساجد، والترمذي 160 في الصلاة: باب ما جاء في تعجيل العصر، والنسائي 1/254 في المواقيت: باب التشديد في تأخير العصر، ثلاثتهم عن علي بن حُجْر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم أيضًا 622 ، والبيهقي في السنن 1/443، 444 من طريق محمد بن الصباح.

AlHidayah - الهداية

"یہ منافقین کی نماز ہے (منافق شخص) بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے۔ وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے"۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

263 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبٌ لِيْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ: اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: لَا قَالَ: فَصَلِّيَا عِنْدَنَا فِي الْحُجْرَةِ فَفَرَغْنَا وَطَوَّلَ هُوَ وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَا كَلَّمَنَا بِهِ اَنْ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ يَقْعُدُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ اَوْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيْلًا. (5:7)[1]

❀❀ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک ساتھی ظہر کی نماز کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ہاں حجرے میں نماز ادا کر لو جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے طویل نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو انہوں نے سب سے پہلی بات ہمارے ساتھ یہ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ منافقین کی نماز ہے۔ ان میں سے کوئی ایک شخص بیٹھا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے سینگ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے' وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے"۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ عِشْرَةِ الْمُنَافِقِ لِلْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ جو منافق کی مسلمانوں کے ساتھ طرزِ معاشرت کی صفت بیان کرتی ہے

264 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عبد الله اليحمدى حدثنا بن الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ بِمَكَّةَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ

---

[1] هو مكرر الحديث 259.

بْنُ صَفْوَانَ وَنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ اِنْ مَالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ وَاِنْ مَالَتْ اِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ نُطِحَتْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَيْسَ هٰكَذَا فَغَضِبَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَقَالَ: تَرُدُّ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: فَكَيْفَ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ قَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمَيْنِ سَوَاءٌ قَالَ: كَذَا سَمِعْتُ كَذَا سَمِعْتُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ شَيْئًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهُ. (3:28)

ابوجعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر مکہ مکرمہ میں تقریر کر رہے تھے۔ ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام بھی موجود تھے عبید بن عمیر نے یہ بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان والی بکری کی مانند ہے اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں' اگر وہ اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے' تو اسے سینگ مارے جاتے ہیں۔''

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ اس پر عبید بن عمیر غصے میں آ گئے اور بولے: آپ میری بات کو مسترد کر رہے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہاری بات کو مسترد نہیں کر رہا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات ارشاد فرمائی تھی اس وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ ارشاد فرمایا

اس پر عبداللہ بن صفوان نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا؟

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریوڑ کے لئے) لفظ ''ربیضین'' استعمال کیا تھا (جب کہ تم نے لفظ ''غنمین'' استعمال کیا ہے)

تو عبید بن عمیر یا شاید عبداللہ بن صفوان بولے: اے ابوعبدالرحمٰن! ربیضین اور غنمین دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے' تو اسی طرح سنا ہے' میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔ میں نے' تو اسی طرح سنا ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی لفظ سنتے' تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کرتے تھے۔

264- إسناده صحيح، عتبة بن عبد الله اليحمدي: صدوق، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه الحميدي 688، والدارمي 1/93 من طريق سفيان، وأحمد 2/82 من طريق مصعب بن سلام.

AlHidayah - الهداية

7- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّفَاتِ

باب 7: صفات کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

265 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يحيى الذهلي حدثنا المقرىء حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ

(متنِ حدیث): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا) اِلٰى قَوْلِهٖ: (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا) (النساء: 58) رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ وَاُصْبُعَهُ الدَّعَّاءَ عَلٰى عَيْنِهٖ. (3:37)

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَرَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهٖ اُصْبُعَهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ وَعَيْنِهٖ تَعْرِيْفَ النَّاسِ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يسمع بالأذن التي لَهَا سِمَاخٌ وَالْتِوَاءٌ وَلَا يُبْصِرُ بِالْعَيْنِ الَّتِيْ لَهَا اَشْفَارٌ وَحَدَقٌ وَبَيَاضٌ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ اَنْ يُّشَبَّهَ بِخَلْقِهٖ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ بَلْ يَسْمَعُ وَيُبْصِرُ بِلَا اٰلَةٍ كَيْفَ يشاء.

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے اہل لوگوں کو ادا کردو۔"

یہ آیت یہاں تک ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے کان پر رکھا اور اپنی انگلی جس کے ذریعے نماز کے دوران اشارہ کیا جاتا ہے اسے اپنی آنکھ پر رکھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلی کو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں پر رکھنے کا مطلب یہ ہے: آپ لوگوں کے سامنے اس بات کو واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کان کی وجہ سے نہیں سنتا جس میں سوراخ اور موڑ ہوتا ہے۔

265- إسناده صحيح على شرط الصحيح . وهو عند ابن خزيمة في التوحيد ص 42، 43. وأخرجه أبو داؤد 4728 في السنة: باب في الجهمية، ومن طريقه البيهقي في الأسماء والصفات ص179 .

AlHidayah - الهداية

اوراس آنکھ کی مدد سے نہیں دیکھتا ہے' جس میں پتلیاں اور ڈیلا اور سفیدی ہوتی ہے۔

ہمارا پروردگار اس بات سے بلند و برتر ہے کہ اسے اس کی مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ مشابہ قرار دیا جائے بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر سنتا اور دیکھتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔

266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِى لَهُ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهَا اَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ كُلَّ شَىْءٍ اَدْرَكَهُ بَصَرُهُ وَاضِعٌ يَدَهُ لِمُسِىءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِىءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى تطلع الشمس من مغربها . (3:67)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے' اور یہ اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے کہ وہ سو جائے' وہ پلڑے کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے۔ دن کے اعمال' رات ہونے سے پہلے اور رات کے اعمال دن ہونے سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے۔ اگر اس کے ایک پردے کو ہٹا دیا جائے' تو اس کی ذات کے انوار ہر اس چیز کو جلا دیں' جو اس کی بصارت کے دائرے میں ہیں۔ اس نے اپنا دست رحمت رات کے وقت گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تاکہ دن میں اس کی توبہ قبول کرے اور دن میں گناہ کرنے والے شخص کے لئے پھیلایا ہوا ہے' تاکہ رات میں اس کی توبہ قبول کرے''۔

(ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ كُلَّ صِفَةٍ اِذَا وُجِدَتْ فِى الْمَخْلُوْقِيْنَ كَانَ لَهُمْ بِهَا النَّقْصُ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى الْبَارِىْ جَلَّ وَعَلَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: وہ صفت جو مخلوق میں پائی جائے گی' تو وہ ان کے لئے نقص سمجھی جائے

266– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في التوحيد لابن خزيمة ص 19. وأخرجه الطيالسي 491، وأحمد 4/395 و401 و405، ومسلم 179 في الإيمان: باب في قوله عليه السلام: إن الله لا ينام، وابن ماجة 195 و196 في المقدمة: باب فيما أنكرت الجهمية، والآجرّي في الشريعة ص304، وابن خزيمة في التوحيد ص 19 و20، وابن منده 775 و776 و777 و779، والبيهقي في الأسماء والصفات ص180، 181، والبغوي في شرح السنة 91 من طرق عن عمرو بن مرة، بهذا الإسناد.

AlHidayah - الهداية

ایسی صفت کی نسبت باری تعالیٰ کی طرف کرنا جائز نہیں ہے

267 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مَوْلٰى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى:

(متن حدیث): كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يُكَذِّبَنِي وَيَشْتُمُنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَشْتُمَنِي فَاَمَّا تَكْذِيبُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَانِي اَوَ لَيْسَ اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كفوا أحد. (3:68)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أوليس اَوَّلُ خَلْقٍ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهِ فِيهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ اَنَّ الصِّفَاتِ الَّتِي تُوقِعُ النَّقْصَ عَلٰى مَنْ وُجِدَتْ فِيهِ غَيْرُ جَائِزٍ اِضَافَةُ مِثْلِهَا اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِذِ الْقِيَاسُ كَانَ يُوجِبُ اَنْ يُطْلِقَ بَدَلَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ بِاَصْعَبَ عَلَيَّ فَتَنَكَّبَ لَفْظَةَ التَّصْعِيبِ اِذْ هِيَ مِنْ اَلْفَاظِ النَّقْصِ وَاُبْدِلَتْ بِلَفْظِ التهوين الذى لا يشوبه ذلك.

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے جھوٹا قرار دیتا ہے۔ حالانکہ اسے اس بات کا حق نہیں ہے کہ مجھے جھوٹا قرار دے۔ ابن آدم مجھے برا کہتا ہے' حالانکہ اسے اس کا حق نہیں ہے کہ وہ مجھے برا کہے' جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا' جس طرح اس نے مجھے پہلے پیدا کیا ہے۔

تو کیا اسے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں پہلی مرتبہ پیدا کرنا میرے لئے زیادہ آسان نہیں ہے؟

جہاں تک اس کے مجھے برا کہنے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد اس کا یہ کہنا ہے' اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' حالانکہ میں اللہ تعالیٰ ہوں' میں یکتا ہوں۔ میں بے نیاز ہوں۔ میں نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے' اور مجھے جنم نہیں دیا گیا اور کوئی میرا ہمسر نہیں ہو سکتا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''کیا پہلی مرتبہ پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں زیادہ آسان نہیں تھا''۔

اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے کہ وہ صفات' جو اس شخص میں نقص واقع کر دیں جس میں وہ صفت پائی جاتی ہے' تو یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس کی مثل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے' کیونکہ قیاس اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ بات لازم ہو کہ ''میرے لیے زیادہ آسان'' کے بجائے ''میرے لیے زیادہ مشکل'' کے الفاظ ہونے چاہیے تھے۔

267- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/393، 394، والبخاري 3193 في بدء الخلق، من طريق سفيان الثوري، و 4974 في التفسير: باب سورة (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، والنسائي في النعوت كما في التحفة 10/175، وابن منده 1073، من طريق شعيب بن أبي حمزة، والنسائي 4/112 في الجنائز: باب أرواح المؤمنين.

لیکن مشکل ہونے کے لفظ کو اس لیے ترک کیا گیا' کیونکہ یہ نقص کے الفاظ میں سے ہے' اور اس کی جگہ آسان ہونے کے لفظ کو بدلے کے طور پر لایا گیا جس میں نقص کا پہلو نہیں پایا جاتا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ شَنَّعَ بِهِ اَهْلُ الْبِدَعِ عَلٰى اَئِمَّتِنَا حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر اہل بدعت ہمارے آئمہ پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ ان اہل بدعت کو اس کے مفہوم کے ادراک کی توفیق ہی نصیب نہیں ہوئی

268 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا قَدَمَهُ فِيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ.(3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هذا الخبر من الأحبار الَّتِىْ اُطْلِقَتْ بِتَمْثِيْلِ الْمُجَاوَرَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْقٰى فِى النَّارِ مِنَ الْاُمَمِ وَالْاَمْكِنَةِ الَّتِىْ عُصِىَ اللّٰهُ عَلَيْهَا فَلَا تَزَالُ تَسْتَزِيْدُ حَتّٰى يَضَعَ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا مَوْضِعًا مِنَ الكفار والأمكنة فى النار فتمتلىء فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ تُرِيْدُ حَسْبِىْ حَسْبِىْ لِاَنَّ الْعَرَبَ تُطْلِقُ فِىْ لُغَتِهَا اسْمَ الْقَدَمِ عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) يُرِيْدُ مَوْضِعَ صِدْقٍ لَا اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَضَعُ قَدَمَهُ فِى النَّارِ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَاَشْبَاهِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا' تو جہنم کہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا' تو وہ کہے گی: بس' بس''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ان روایات میں سے ایک ہے' جس میں مجاورت کی مثال کا اطلاق کیا گیا ہے' اور اس کی صورت یہ ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں اور جگہوں کو جہنم میں ڈال دیا جائیگا وہ جگہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی تھی جہنم مزید کے حصول کا تقاضا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ پروردگار کفار اور جگہوں میں سے ایک جگہ جہنم میں ڈال دے گا' تو وہ بھر جائے گی۔

268- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى 4848 فى التفسير: باب (وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ)، و 7384 فى التوحيد: باب قوله تعالى: (وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ)، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 349، من طريقين عن حرمى بن عمارة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/134و141 و224. والبخارى فى الأيمان: باب الحلف بعزة الله، ومسلم 2848 فى الجنة: باب النار يدخلها الجبارون، والترمذى 3272 فى التفسير: باب ومن سورة (ق)، وابن خزيمة فى التوحيد ص 97 و98، والطبرى 26/106، من طرق عن قتادة، به. وفى الباب عن أبى هريرة عند البخارى 4849 و 4850 فى تفسير سورة (ق)، ومسلم 2846 فى الجنة، وابن خزيمة فى التوحيد ص 92 و93 و94 و95. وعن أبى سعيد الخدرى عند مسلم 2847، وابن خزيمة فى التوحيد ص 98.

AlHidayah - الهداية

تو جہنم کہے گی: بہت ہے بہت ہے اس سے مراد یہ ہے: یہ میرے لئے کافی ہے یہ میرے لیے کافی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: عرب بعض اوقات لفظ ''قدم'' کو اپنی لغت میں ''جگہ'' کے لئے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں سچائی کا مقام ہوگا''

اس سے مراد سچائی کا مقام ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں جہنم میں رکھ دے گا۔

ہمارا پروردگار اس سے اور اس جیسی دیگر چیزوں سے بلند و برتر ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُوْنَ الْحُكْمِ عَلٰى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: اس نوعیت کے الفاظ جب مثال بیان کرنے اور تشبیہ کے طور پر ذکر کئے جائیں' تو وہ لوگوں کے عام محاورے کے حساب سے ہوتے ہیں

ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگایا جاتا

269 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بِنَسَا قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يوم القيامة يا بن اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي وَيَقُوْلُ يَا بن اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يا بن اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا اسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي . (3:67)

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا' لیکن تم نے میری عبادت نہیں کی بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کس طرح کرسکتا ہوں؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا

269- إسناده صحيح على شرط الصحيح، وأخرجه مسلم 2569 في البر: باب فضل عيادة المريض، من طريق بهز، والبخاري في الأدب المفرد برقم 517 من طريق النضر بن شميل.

AlHidayah - الهداية

پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: میرا فلاں بندہ بیمار ہوا ہے' اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی؟

کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پالیتے؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو تم نے مجھے پانی نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پانی پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے: اگر تم اس شخص کو پانی پلا دیتے۔ (تو اس کا اجر وثواب) میرے پاس پالیتے۔

اے آدم کے بیٹے! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں' جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے' تو تم اس کا (اجر وثواب) میرے پاس پالیتے[1]۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ عَلٰى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ دُوْنَ كَيْفِيَّتِهَا اَوْ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ روایات جب تمثیل اور تشبیہ کے طور پر نقل کی جائیں' تو یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال ہوں گی اس سے مراد ان کی حقیقت کی کیفیت یا ان کا حقیقی وجود مراد نہیں ہوگا

270 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بن عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَصَدَّقَ عَبْدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ اِلَّا طَيِّبٌ اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ وَفَصِيلَهُ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ اَوِ التَّمْرَةَ لَتَاْتِي يَوْمَ القيامة مثل الجبل العظيم . (3:67)

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ يُبَيِّنُ لَكَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اُطْلِقَتْ بِاَلْفَاظِ التَّمْثِيلِ دُوْنَ وُجُوْدِ حَقَائِقِهَا اَوِ الْوُقُوفِ عَلٰى كَيْفِيَّتِهَا اِذْ لَمْ

---

[1] (نوٹ: یہاں شاید روایت کے متن میں کچھ الفاظ کی کمی ہے' موسسۃ الرسالہ سے شائع ہونے والے نسخے میں یہ روایت انہیں الفاظ میں منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہونے چاہئیں تھے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں پلایا تھا۔ مترجم عفی عنہ)

AlHidayah - الهداية

یتهیأ معرفة المخاطب بهذه إلا بالألفاظ التی أطلقت بها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب بھی کوئی بندہ حلال کمائی میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے، ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز کو ہی قبول کرتا ہے' اور آسمان کی طرف صرف حلال چیز ہی بلند ہوتی ہے' تو اس کے ساتھ یوں ہوتا ہے' جیسے پروردگار اس صدقے کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے' اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ ایک لقمہ یا ایک کھجور قیامت کے دن جب آئیں گے' تو وہ بڑے پہاڑ کی مانند ہوں گے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''بالکل اسی طرح جس طرح اس نے اس کو رحمٰن کے ہاتھ میں رکھ دیا ہے''۔

یہ بات آپ کے لئے اس بات کو بیان کرتی ہے کہ ان روایات میں مثال کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے اس کی حقیقت کا موجود ہونا مراد نہیں ہے یا اس کی کیفیت پر وقوف کرنا مراد نہیں ہے' کیونکہ مخاطب شخص کو ان چیزوں کی معرفت صرف ان الفاظ کے ذریعے ہو سکتی ہے جن پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

270- إسناده صحيح . إبراهيم بن بشار: حافظ، ومن فوقه على شرط مسلم . وأخرجه الحميدى 1154 ، والشافعى 1/221 222، والبغوى 1631 ، من طريق سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/418، وابن خزيمة فى التوحيد ص 61 عن بكر بن مضر، وأحمد 2/431، وابن خزيمة ص 60 من طريق يحيى بن سعيد، كلاهما عن ابن عجلان، به . وأخرجه أحمد 2/331 عن أبى النضر، والحسن بن موسى كلاهما عن ورقاء ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عن سعيد بن يسار، به . وأخرجه أحمد 2/538، ومسلم 1014 فى الزكاة: باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها، والترمذى 661 فى الزكاة: باب ما جاء فى فضل الصدقة، والنسائى 5/57 فى الزكاة: باب الصدقة من غلول، وفى النعوت كما فى التحفة /10 75، وابن ماجة 1842 فى الزكاة: باب فى فضل الصدقة، وابن خزيمة ص 61، والآجرى فى الشريعة ص320 و321، والبيهقى فى الأسماء والصفات ص 328، والبغوى 1632 ، من طرق عن الليث . وأخرجه ابن خزيمة فى التوحيد ص 61 و62 و63، وفى صحيحه 2425 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 56 ، وابن المبارك فى الزهد 648 ، والنسائى فى التفسير كما فى التحفة 10/75، والآجرى ص 321، والدارمى 1/395 من طرق. وأخرجه مالك فى الموطأ 2/995 فى الصدقة: باب الترغيب فى الصدقة، ومن طريقه ابن خزيمة ص 61 62 و63 عن يحيى بن سعيدن عن سعيد بن يسار، به. وأخرجه البخارى 1410 فى الزكاة: باب الصدقة من كسب طيب . وأخرجه أحمد 2/381 و419، ومسلم 1014 64 فى الزكاة، من طريقين عن سهيل بن أبى صالح، عن أبيه، عن أبى هريرة . وأخرجه عبد الرزاق 20050 ، وابن أبى شيبة 3/111-112، وأحمد 2/268 و404 و471، والترمذى 662 ، والدارقطنى فى كتاب الصفات 55 ، وابن خزيمة ص 63، وفى صحيحه 2426 و 2427 ، والبغوى 1630 ، من طُرق عن القاسم بن محمد عن أبى هريرة.